

ٹیکنالوجی اور دین

کرونا:-

عالم الفاظ میں ایک نیا کلمہ پیدا ہوا، اہل دنیا نے اس نومولود کا نام کرونا رکھا ہے، اس کا حقیقہ اس کے مکشف ڈاکٹر سے کیا گیا ہے۔ ابھی تک اس کی تعریف واضح الفاظ میں نہیں آئی ہے۔ کرونا اپنی جسامت میں انتہائی حقارت کے باوجود اتنی نحیف نازک تھا طبعی آنکھوں میں نہیں آتی تھی صرف خوردبین کی نظر میں آتا تھا۔ یہ مخلوق حقیر صغیر ہے صرف خوردبین سے دیکھ سکتے ہیں یعنی ہماری انظار، البصار، حواس ظاہرہ سے نظر میں آنے والی نہیں ہے۔ خوردبین کتنے باریک کو بڑا کر کے دکھانے والی ہو ہمیں معلوم نہیں البتہ کرونا کی طاقت اور قدرت اس حد تک بتائی جاتی ہے کہ یہ دشمن پر گرانے والے بم سے بھی طاقتور ہے۔ کرونا کی جائے پیدائش چین کا شہر وہان بتایا جاتا ہے۔

کرونا اور چین

کرونا کی نسبت چین سے ہونا معلوم ہے، کرونا چین کے شہر وہان میں پیدا ہوا اس حوالے سے چین کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ معلومات ہونی چاہیں کہیں ایسا نہ ہو جائے رات بھر قصہ یوسف سننے کے بعد بعض روشن خیال دانشور اپنے عالم دین سے غیر مربوط سوالات کر کے ہم جیسے کم پڑے لکھے مولویوں کو شرمندہ کرتے ہیں، جیسا کہ کسی عالم قصہ خواں سے پوچھا حضور حضرت یوسف مرد تھے یا عورت۔ غرض کتاب موسوعہ عربیہ عالمیہ جلد ۱۵ ص ۲۶۵ پر آیا ہے چین آبادی کے حوالے سے سب سے بڑا ملک ہے لیکن انکی آبادی کیوں اتنی بڑھی؟ شاید انھیں پاکستانی قیادت جیسی حکومت نہیں ملی ہوگی جو خاندانی منصوبہ بندی پر تلے ہوئے ہیں۔ غرض ان کی طرف سے اللہ کو نہ مانتے ہوئے بھی خلق اللہ کو بڑھانے سے نہیں روکا گیا شاید دشمن سے مقابلہ جتنا انسان کرتا ہے اتنا اسلحہ نہیں کر سکتا ہے، اسلحہ کو بنانے اور نگہداشت اور مارنے نے سب کے لیے پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے جبکہ انسان اپنے خرچے کو تلاش کرتے ہیں اور دوسرے افراد کی کفالت بھی کرتے ہیں۔ اگر ان کے پاس زمین وسیع ہونے کیوں روکیں۔ اتنی بڑی طاقت قدرت اقتصاد بننے کی تاریخ پرانی نہیں ہے بعض کالم نگاروں نے لکھا پاکستان بننے کے کچھ عرصہ بعد چین ایک طاقت ور متعارف ہو گیا تھا۔ چین عالم کو جبکہ پاکستانی حکومت دھرنے میں بھی گولیاں آمادہ رکھتی ہے، اس حکومت کی سب سے بڑی خدمت قرضہ بڑھانا اور آبادی کم کرنے پر مرکوز ہے۔ مال دولت میں دنیا کی مثال چین ہے۔ سنا ہے چین پہلے سے ایسا نہیں تھا زیادہ عرصہ نہیں گزرا وہ

اقتصادی دنیا میں اپنا نام اور لوہا منوانے والا ہے۔ لیکن سوال ہے کہاں ہوں نے اتنی کم مدت میں اس قدر دولت کیسے بنائی؟ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا لیکن کرونا متعارف ہونے کے بعد پتہ چلا اس میں کیا راز پوشیدہ ہے۔ حلال و حرام کی پروا نہیں کرتے ہیں، حشرات، سور، کتے، خنزیر، بلی، چوہے، چمگاڈ تک کھانے کی بھی پروا نہیں کرتے بلکہ دنیا کو برآمد کرتے ہیں۔ یہاں سے ہمارے تحقیقاتی اداروں کو ایک نمونہ مل جائے گا کہ ہمارے ملک میں مختصر عرصے میں بڑی دولت والے شریف خاندان، زرداری وغیرہ اربوں کے مالک کیسے بنے، کیونکہ وہ بھی حلال حرام کے پابند نہیں ہیں۔

کرونا نے نولاکھ سے دو کروڑ سے زائد انسانوں کو نشانہ بنایا لیکن ابھی تک اس کے خاتمہ کرنے والی دوا کا ذکر نہیں آیا ہے۔ ابتدائی مراحل میں مسئولین امراض اور حکومتوں نے ذرائع ابلاغ عامۃ سے اپنے اپنے وزیر اطلاعات کے ذریعے بلند اعلان کرتے ہوئے کہا ”عزیز شہریو آپ لوگ جہاں کہیں موجود ہیں جلدی سے اپنے گھروں میں جا کر اپنے دروازے بند کر دیں، ہمارے ملک میں نیا دشمن داخل ہوا ہے کہیں آپ کرونا کا نشانہ نہ بن جائیں“۔ وائرس زدہ انسانوں سے بھی بچیں اور ان سے دور رہیں بلکہ غیر کرونا زدوں سے بھی بچاؤ کی ہدایت انتہائی سختی شد و مد سے اس پر عمل پیرا ہونے کا کہا ہے۔ ابھی تنہا کرونا سے بچاؤ کی ہدایت پر عمل نہیں ہو رہا بلکہ اس سے انکار کرنے اور اس کو مشکوک گردانے یا انتظامیہ پر تنقید کرنے والوں کو بھی پکڑ دھکڑ کر کے انھیں مخصوص قرنطینوں میں رکھا جا رہا ہے یا اس بارے میں خدشات و مظاہرے بھی جاری ہیں۔ لیکن خالق کائنات ان فرامین کے اوپر بھی ایک قدرت لامحدود بھی مسلط کر سکتا ہے جو معمولی سے معمولی لشکر سے کائنات کو تہس نہس کر سکتا ہے۔ کرونا کی جنس طاعون بتائی جاتی ہے۔

طاعون:-

طاعون کلمہ طعن ”ط، ع، ن“ سے بنا ہے ان تین حروف سے مرکب کلمہ کا معنی اہل لغت نے طعن بمعنی خرب دماغ کہا ہے نیز مارنا پھر ہر وہ ضرب جس میں مصروف کو حقیر نکیرے بس اور فیصلہ کن ضرب کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ ضرب مادی کے بعد ضرب نسائی کسی کے نسب یا دیگر اہم خصائص صفات و عیب و نقص نکالنے کو بھی کہا جاتا ہے۔ کسی کی آخری مرحلے میں داخل ہونے کو بھی کہتے ہیں، دین میں تنقید کرنے کو بھی کہا ہے ”وطعنونی دینکم“، توبہ ۹۔ طاعون مرض و باء کو بھی کہتے ہیں کتاب مفاتیح العلوم تالیف محمد بن احمد بن یوسف متوفی ۳۸۷ھ کے

ص ۱۵۶ میں ہے تاریخ اسلام میں طاعون کی پہلی وباء ۸ھ کو شام میں آئی جس وقت لشکر اسلام جنگ میں مصروف تھا۔ اس طاعون کو ”طاعون عمواس“ کہا ہے، عمواس اردن کے ایک قریہ کا نام ہے سب سے پہلے وہاں آئے اس طاعون میں ابو عبیدہ جراح اور معاذ بن جبل نے وفات پائی تھی۔

۲۔ طاعون شیریہ جس میں ملک عراق میں لوہو نے وفات پائی۔

۳۔ طاعون جارف جو سریہ عبداللہ بن زبیر کے دور میں آیا تھا۔

۴۔ طاعون فنیات، جس میں جوان لڑکیاں اور اشرف گزرے۔

۵۔ طاعون عزاب وہ شخص جو اس مرض سے مرا تھا۔

کتاب شذرات ذہب ج ۱ ص ۲۹ پر آیا ہے اس طاعون میں ابو جندب بن سہیل۔۔۔۔۔

طاعون کتاب موسوعة۔ اعجاز علمی فی القرآن الکریم والسنة والمطهرہ تالیف یوسف الحاج احمد ناشر مکتہ ابن حجر ص ۶۱۰ وباء سرطانی ہے اس کا مکتشف مکتشف العال بیہ سین ۱۸۴۹م میں اس کا کشف کیا اور وباء کو ان کے نام سے متعارف کیا اس کا نام مکتشف کے نام عصیہ پیرس یہ وباء ۱۸ ہجری کو دور خلاف عمر بن خطاب شام میں آئی، اس کا نام طاعون ہو گیا۔ طاعون ایک ایک چھوٹے گاؤں کا نام ہے جو قدس اور رملہ کے درمیان واقع ہے۔ یہ وباء سب سے پہلے یہاں ظاہر ہوا اور پھر پورے شام میں پھیل گیا، اس لئے اس کا نام طاعون جو اس رکھا گیا۔ اس طاعون میں پچیس سے تیس ہزار مسلمانوں کی جانیں گئی جیسا کہ تاریخ ابن کثیر بدایہ ونہایہ میں آباد ابن کثیر نے احمد سے نقل کیا ہے ”لا تغنی امتی الا بالاعطین والطاعون قلت یا رسول اللہ ہذا طعنی قدر فیا الچاعون طعن“ تو ہم نے سمجھا طاعون کیا ہے آپ نے فرمایا ”طاعون عدہ بصیرھے المقیم بعا کا الشہید والفار منها کالغرض الرصفھوئی“۔ اس طاعون میں خالد بن ولید کے چالیس اولاد فوت ہو گئے تھے۔

عبدالرحمن معاویہ کے ساتھ تھے فرزند خالد بن ولید مجاہد ہونے کی وجہ سے اہل شام معاویہ کے بعد ان کے خلیفہ بنانے کا ارادہ رکھتے تھے تو معاویہ نے۔۔۔ نصرانی کے توسط سے اسے زہر دیا۔

کرونا سے پرہیزی اور دوری:-

اب تک تین اہم اعلانات سامنے آئے ہیں

۱۔ ملک سے باہر جانے اور ملک میں آنے والوں پر پابندی لگائی جائے اور جو انکی مخالفت کرے اسے قریطینہ میں بند کریں۔

۲۔ شہریوں کو گھروں میں رہنے پر پابند کریں چنانچہ ہفتہ ۲۵ رجب ۱۴۴۱ق سندھ حکومت نے عوام سے کہا وہ تین دن تک اپنے گھروں میں بند رہیں۔

۳۔ اسپتالوں میں عام مریضوں کے شعبہ کو بالکل بند کیا جائے۔

ان پابندیوں سے متعلق ملے جلے اختلافات یا اظہار نظر سامنے آئے اسی طرح حزب مخالف کی طرف سے بھی اختلافات سامنے آئے۔

تاہم حکومت کے سخت مخالف سندھ حکومت اور پی پی نے وزیراعظم کو یقین دہانی کرائی کہ وہ اس سلسلے میں آپ کے تمام احکامات پر عمل کریں۔

۴۔ پی پی مسلم لیگ اور عوام جو بھی ہوں ملحد مشرک کمیونسٹ منافق سیکولر شیعہ سنی سب عمران خان سے شاکہ تھے لیکن اس حوالے سے ان سب نے اتفاق کیا اور انہیں ان کی ہدایات پر عمل کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں آئی ہے احتیاط پر آمادہ ہیں۔

کرونا کے بارے میں اخبار و جرائد، کالم نگاروں کے تجزیوں سے پتہ چلتا ہے کہ کرونا کا تعلق پرانے قدیم تصوف سے ملتا ہے جہاں کہتے ہیں دنیا کی ہر چیز سے الگ ہو جاؤ، بقول ایرانی لخت لخت ہو جاؤ، ساتھ ہی اسکا شمر و سنان کی سنگدلی سے بھی رشتہ معلوم ہوتا ہے جہاں عزیز واقارب سے دوری کا حکم دیا گیا اسی طرح والدین جو بڑھاپے میں اولاد کی دیکھ بھال کی امیدیں باندھے ہوتے اور ان کے ہر نخرے نرغے برداشت کرتے ہیں کہ وہ انھیں بڑھاپے میں انکی دیکھ بھال کریں گے وہ آج اولاد والدین کو ایمبولنس کے سپرد کر رہے ہیں، ان کی تیمارداری اس کی تکفین تشیع، کہاں دفنائیں اس کا ذکر بھی نہیں کرتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے یہ موت جان نہیں بلکہ موت ضمیر و جان شفقت محبت شرافت احساس مروت سب کی موت ہے۔ یہ سب دیکھنے کے باوجود یہاں کے لوگوں نے کرونا سے مرنے والوں کو شہید کہا گیا ہے۔

کرونا:-

علی ای حال کرونا کے بارے میں مختلف زاویے سے بحث کرنے کی ضرورت ہے، کسی بھی چیز کے

بارے میں تحقیق کے درپے مختلف ہوتے ہیں:

۱۔ مادیاتی اشیاء کی تحقیقات وسائل مادیات سے ہی ممکن ہیں۔ مادیات کی تین سطح ہیں مادیات کثیف، متکاشف الاجزاء۔

۲۔ دوسری مادیات سیلانی اور تیسری ادیات انرجی ہے۔ ان تینوں کے بارے میں وسائل ذراع مادی سے ثابت ہونا ضروری ہے اور نہ جاننے والوں کو جاننے والوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے کہ وہ انھیں مطمئن کریں۔ جب کسی بھی چیز کے وجود کو تسلیم کریں گے تو اس کے لوازمات کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ اگر مادہ ہے اگر وہ ساکن ہے تو اس کو حرکت بدون محرک نہیں ہوگا جیسا کہ مادی میکانیکی کہتے ہیں یا اندر سے حرکت صدی رکھتا ہے جیسا کہ دیالیکٹک کہتے ہیں۔ وہ چیزیں تینوں قسم مادہ سے خارج ہے وہ دو حال سے خالی نہیں وہ فسطائی سحر جادو ہے گویا کرونا نامی کوئی مادہ وائرس نہیں ہے۔

عقلی ہے، معقولات میں ہیں تو دلائل عقلی سے سمجھائیں۔ ۲۔ ماوراء مادہ ہے تو اس کو اثبات وحی سے ہوگا اور اس وقت وحی کا سلسلہ منقطع ہے۔ ۳۔ اجتماعیات میں سے ہے تو دنیا والے جہان بھی ہوں تسلیم کریں۔ کرونا زدوں کے اعداد و شمار:-

روزنامہ دنیا برزمنگل ۷ اشوال ۱۴۴۱ق کو نشر ہونے والے دنیا کے کالم کے صفحات کے صفحہ ۱۰ پر دنیا کا تجسس کے عنوان کے نیچے مزید معلومات لکھی ہیں جن میں سے چند معلومات اہم ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے اس مرض کا پتہ ۲۰۱۲ میں سعودی عرب میں پتہ چلا تھا کرونا ایک خاندان ہے جس کی بہت سے اقسام ہیں ان میں سے ایک کا نام کووڈ ۱۹ ہے۔

۲ منگل ۷ اشوال ۱۴۴۱ق اخبار دنیا کے پہلے صفحہ کی سرخیوں میں سے ایک سرخی یہ ہے آدھی آبادی کرونا کو افسانہ سمجھتی ہے آدھی عالمی سازش غیر سنجیدہ کو پھیلا رہی ہے (چتر مین گیلپ دنیا کا مران کے ساتھ)

۳۔ منگل ۷ اشوال پاکستان میں کرونا مریضوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ اور اموات ۲۰۶۷

۴۔ امریکہ ۲۰۲۰۴۰۷ اموات ۱۷۲۹۰۴

:-

روزنامہ دنیا برزمنگل ۷ اشوال ۱۴۴۱ق کو نشر ہونے والے دنیا کے کالم کے صفحات کے صفحہ ۱۰ پر دنیا کا

تجسس کے عنوان کے نیچے مزید معلومات لکھی ہیں جن میں سے چند معلومات اہم ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے اس مرض کا پتہ ۲۰۱۲ میں سعودی عرب میں پتہ چلا تھا کرونا ایک خاندان ہے جس کی بہت سے اقسام ہیں ان میں سے ایک کا نام کووڈ ۱۹ ہے۔

۲۔ منگل ۷ اشوال ۱۴۴۱ اق اخبار دنیا کے پہلے صفحہ کی سرخیوں میں سے ایک سرخی یہ ہے آدھی آبادی کرونا کو افسانہ سمجھتی ہے آدھی عالمی سازش غیر سنجیدہ کو پھیلا رہی ہے (چتر مین گیلپ دنیا کا مران کے ساتھ)

۳۔ منگل ۷ اشوال پاکستان میں کرونا مریضوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ اور اموات ۲۰۶۷

۴۔ امریکہ ۲۰۲۰ ۲۰۲۰ اموات ۱۷۲۹۰۴

کرونا اور اس کا استعارائی

۱۔ ہر لفظ کا ایک لغوی معنی ہوتا ہے جو اس لغت کی کتاب سے ملتا ہے۔

۲۔ لفظ کا ایک ترجمہ ہوتا ہے۔

۳۔ اس کا ایک معنی استعارائی ہوتا ہے ہوتا ہے۔

کرونا کلمہ چینی ہے اس کا ترجمہ اردو میں ابھی تک دیکھا نہیں۔ معنی المعنی ہوتا ہے جس طرح طاعون عارض انسان کو مارتا ہے، فقر انسان کی عزت کو مارتا ہے، انسان عزیز کو ذلیل کرتا ہے لہذا انسان کو فقر فاقہ کشی سے بھی احتیاطی تدابیر کرنی چاہیے اور اس سے بچنے کی کیا احتیاط اپنانی چاہیے۔

فقر کسے کہتے ہیں، فقر انسان کی کمر کی ہڈی کو کہتے ہیں جو نیچے زمین پر بیٹھنے عضو عقد ہوتی ہے فقر کی ضد غنی ہے غنی جہاں فقر کو مارتا ہے وہ ساتھ ہی فقیر کو بھی مارتا ہے، غنی فقیر کے مال کو اپنے مال سے ملانے سے ہی غنی مالدار ہوتا، وہ مال دار جمع ہونے سے ہی غنی نہیں ہوتا ہے۔ اسی لئے مال کو اللہ نے انسان کا دشمن کہا ہے اور دشمن کمین میں رہتا ہے، مور چرن ہوتا ہے اور موقع محل کی تلاش میں رہتا ہے۔

مبدت تاریخ کرونا:-

مسلمان ظلم ستم بربریت وحشت سے نجات ملنے کی حساب سے حضرت محمد اور یاران کی مدینہ ہجرت کی حساب سے مناتے ہیں۔ کرونا یہاں سے جانے کے بعد اس کو آغاز سال کے طور پر کون منائے گا؟ وہ بھی معلوم نہیں شاید ووحان والے ان کی تاریخ پیدائش منائیں یا اٹلی والے ان کی تاریخ وفات یا برسی منائیں۔

جنگ مومنین مشرکین، جنگ کرونا اور اہل دنیا جیسا ہے کیونکہ کرونا اللہ کے قہر و عذاب کا پیغام رساں ہے۔ ابھی تو ہمیں حکم نہیں کہ جہاں جہاں شرک دیکھیں ماریں۔ اگر مجھے حکم ہو جائیں دیکھتے ہی جہاں ہے گرجا بیگا۔ فلسفہ وجود کل موجودات کا فلسفہ دو ہی ہے، اس کا سبب کیا ہے؟ کس نے اس کو لایا ہے پیدا کیا ہے دوسرا اس کی غایت کیا ہے؟ ہر چیز کا سبب ضروری ہے بغیر سبب کوئی چیز وجود میں نہیں آتا۔ کرونا کا خالق اللہ ہے، اللہ نے کرونا وجود میں لایا ہے غایت جہاں اللہ انسانوں کو مارنے کا حکم دیں وہاں کرونا کو بھی مارنے کا حکم دیا ہے ہیں لیکن انسان کا فر کو نہیں مارے۔

عام الکر ونا ہے:-

دنیا میں تاریخ تین چیزوں سے مرکب ہے۔

۱۔ دن رات دونوں کے وقفے ۱۲-۱۲-۸-۱۲ اس تناسب سے ہوتا ہے۔ چونکہ جلدی جلدی تکرار ہوتی رہتی ہے اس کی اہمیت نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ مہینے سے بنتے ہیں جیسے رمضان، ذوالحجہ اہمیت کے حامل ہیں، سینہ مار، کمر ماروں کیلئے محرم کے مہینے اہم ہیں، ہمارے سیکولروں اور روزہ خوروں کے یکم شوال اہمیت کے حامل ہے۔

۳۔ سنہ ہے، کہتے ہیں بارہ مہینے گزرنے کے بعد ایک سال پورا ہوتا ہے دوسرے دن نیا سال شروع ہو جاتا ہے اس کا کوئی اصول نہیں ہوتا ہے یہ قوموں کا اپنے خوشی اور مصیبت تلخ روزگار کی مناسبت سے یقین کرتے ہی حضرت کی ولادت کے سال حبش کے بادشاہ نے مکہ پر حملہ کرنے کے لیے ہاتھی سواروں کو لایا تھا یہ اہل مکہ کی مجد و عظمت کو لالکارنے کا حملہ تھا یہ چاند سورج سے مربوط نہیں ہے یہ آفتوں اور خوشیوں کے حساب سے بتاتے ہیں۔

مسیحی حضرت عیسیٰ کی ولادت کے تناسب سے حساب کرتے ہیں، اہل فارس کسی مجوسی بادشاہ کی تخت نشینی کے حساب سے یاد کرتے ہیں۔ عرب جاہلیت ان پر پڑے توہین، اہانت، ذلت و عار، ان کے مصدرات کی توہین کے حساب سے عام الفیل سے یاد کرتے تھے۔

کرونا اور تاریخ

خورشید ندیم نے اپنے کالم میں لکھا ہے کیا کرونا ایک مقطع تاریخ ہو سکتا ہے یعنی ماقبل کرونا اور مابعد کرونا،

جس طرح یونان کی تاریخ میں آیا ہے ماقبل المسیح مابعد مسیح ہے۔ اس بارے میں کہنا قبل از وقت ہے خاص کر شرور مقطع تاریخ کم بنتا ہے چنانچہ اہل مکہ حملہ اصحاب فیل کو بعد از عام الفیل حساب کیا تھا جو کہ بعثت حضرت محمد کے بعد ختم ہو گئی۔

کرونا اور قرآن:-

بعض مسلمانوں کا دعویٰ ہے ہر چیز قرآن میں موجود ہے، اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ قرآن میں ہر خشک و تر کا ذکر موجود ہے۔ لیکن کرونا کا ذکر قرآن میں کہاں ہے؟ کسی نے ایک ایسے ہی شخص سے پوچھا تھا انگریزی قرآن میں کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا تھا سورہ توحید میں کفواحد۔ اس طرح بعض لوگ کہتے ہیں قرآن میں فرج، پنکھا، گھڑی، ٹیلیفون، جہاز کا ذکر کہاں ہے؟ لیکن ان لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ قرآن کتاب لغت یا دائرۃ المعارف نہیں، قرآن کرونا کی کیمیائی، فزیکائی خصوصیات کا ذکر نہیں ہے۔ بعض نے یہاں تدلیس کی کہ وحی میں قرآن اور حدیث دونوں شامل ہیں اور جو چیز قرآن میں نہیں وہ وحی حدیث میں ملے گی، یہاں ایک مشکلہ درپیش آتا ہے کہ ہم حدیث کو کیسے وحی مانیں؟ خود مسلمان حدیث کو وحی نہیں مانتے ہیں جس کی دلیل یہ ہے۔ نحوی نے کلمہ کے عربی ہونے یا نہ ہونے یا ترتیب احادیث سے یہ کہہ کر اجتناب کرتے ہیں احادیث قول رسول نہیں ہیں بلکہ قول مترجم یا فعل یا قول رسول ہے الفاظ راوی کے ہیں۔

۱۔ خود رسول اللہ نے حدیث لکھنے سے منع کیا تھا اگر حدیث وحی ہوتی تو رسول کریم منع نہیں فرماتے۔

۲۔ حدیث نبی کریم کی وفات کے ڈیڑھ سو سال کے بعد لکھی گئی ہے اس پر کیسے اعتبار کریں؟

۳۔ احادیث کے مجامع پر علماء رجال نے اعتراض کیا ہے حدیث کے راویوں میں ناقابل اعتماد اعتبار راویان موجود ہیں، ہم ان پر کیسے اعتماد کریں؟

۴۔ بہت سے علماء نے ان کتابوں سے جعلی خود ساختہ احادیث نکالی ہیں۔

۵۔ آپ کے دین کے ستون قاعدہ نحویں ہیں، علماء نحویں نے احادیث کے وحی ہونے سے انکار کیا

ہے۔

۶۔ کثیر احادیث قرآن کی آیات سے متضاد ہیں ایسی صورت میں انھیں اس کو کیسے مانیں؟

کرونا اور قرآن:-

دین اسلام کے واحد یکتا مصدر قرآن کریم جرائم و موبقات مہلکات سے بچنے کیلئے دو جملے تکرار سے آئے ہیں۔ تکرار سے مراد ایک جرم ایک جنایت نہیں امہات جرائم و موبقات ہیں یعنی جرائم ساز مہلک پرور جرائم کا ذکر ہے ایک کلمہ تقویٰ ہے ان جرائم کے مرتکبین کو مصالحہ کی ہدایت نہیں ہے۔۔۔ عمل سے گریزی ہے کیونکہ ایک دفعہ ارتکاب کے بعد یہ چھوڑتا نہیں ہے لہذا تاکید ہے اس کا نزدیک ہی نہ جائیں۔ اس کیلئے تقویٰ آیا ہے، تقویٰ ہمارے ہاں تحریف کر کے کہتے یا۔۔۔ بمعنی ہے یا مستحبات مراد لیتے ہیں بلکہ ان سے فاصلے پر ہی رہنا اس کلمہ پر ایک تاکید اضافہ کر کے آیا ہے ولوزحمت مشقت کرنا پڑتا ہے تب لغوی نہ چھوڑیں یہ ان آیات میں آیا ہے۔ بقرہ، ۲۱، ۶۳، ۱۷۹، ۲۲۴، عمران، ۲۸، ۱۲۰، ۱۲۵، ۱۷۹، ۱۸۶، نساء، ۲۸، اعراف، ۶۳، انفال، ۲۹، محمد، ۳۶، انعام، ۱۵۳، اعراف، ۶۵، یونس، ۳۱، نحل، ۵۲، مومنون، ۲۳، ۳۲، ۸۷، شعراء، ۱۰۲، ۱۴۲، ۱۶۱، صافات، ۱۲۴۔ دوسرا کلمہ لا تقربا ہے بقرہ، ۳۵، اعراف، ۱۹، نساء، ۴۳، انعام، ۱۵۱، اسراء، ۳۲، ۳۴۔

کرونا آیت حق:-

کرونا کو بھی اللہ کی نشانی کہہ سکتے ہیں، عربی زبان میں نشانی کو آیت کہتے ہی، لیکن ہر نشانی کو آیت نہیں کہتے ہیں بلکہ فکر انگیز محیر العقول توجہ طلب اشیاء کو آیت کہتے ہیں۔
نفس انسانی ہے۔ اولم یفکرون فی انفسہم سورہ روم ۸
ومن آیاتہ ان خلقکم روم ۸۰، ومن آیاتہ خلق الازواج روم ۲۱۔ خلق السموات والارض روم ۲۲، نوم منامکم اللیل روم ۲۳۔

برق روم ۲۴، سماء کا معلق ہونا روم ۲۵، دن رات آیات حق اسراء ۱۲، قوم نوح فرقان، ۳۶، شعراء ۱۲۱۔ عذاب الہی بھی آیت نحل ۵۲، خلق عنکبوت ۱۵۔

شہادت حق نحل ۶۹، ۶۷، ہر آیت سے بری ایت ذکر ف ۴۸، ذاریات ۳۷، قمر ۲، ۱۰۔

کفر آیات بقرہ ۶۱۔ بقرہ ۱۶۴، ۲۱۹، آیات عذاب دخان ۳۳، تند و تیز جاثیہ ۶، زمین اللہ کی نشانی ہے

ذاریات ۲۰۔

اللہ کی نشانیاں :-

آیت اشیاء عجیبہ و غرائب کو کہتے ہیں، جو ایک بے نظیر دقت اور توجہ طلب سے پتہ چلتا ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے، اس زمین میں اللہ کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔

ومن آیاتہ منا مکم باللیل
مقومات حیات انسانی دو ہے۔
۱۔ حرکت عمل ہے۔

۲۔ نوم و موت ہے، ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ... روم.. ۲۳﴾ ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ... انفال.. ۱۱﴾ ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَوْ لَآ تَسْمَعُونَ... قصص.. ۷۱﴾ ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُباتًا... نباء.. ۹﴾

نیند جہاں حرکت میں وقف لاتے ہیں فکر اور سوچ میں بھی وقف لاتے ہیں چنانچہ مریض جو نہی سوجاتا ہے درد و الم ختم ہو جاتا ہے۔

نوم انسان کیلئے ایک نعمت ہے کبھی انسان چاہتے ہوئے بھی نہیں آتا ہے کبھی نہ چاہتے ہوئے آتے ہیں وہ بے اختیار آتے ہیں۔

پہلے کلمہ ایت کا معنی کروں کلمہ ایت اس حیرت اور تعجب اور نشانی کو کہتے ہیں جو عام آدمیوں میں نظر نہیں

آتے سوائے ایک کے کسی اور نسبت دینا ممکن نہیں کائنات میں کسی وجود کی تصدیق دو طرح سے ہوتی ہے ایک خود وجود ہے بطور مثال شخص زید ہے خود زید ہے آپ اس کا نام لیں گے تو وہ سراٹھا کر کہیں گے جی میں ہوں دوسرا زید خود نہیں لیکن اس کا لوازمات لباس جو تے عینک قدم کے نشانے ہیں۔ اسکی ایک مثال کبھی خود چور کو پکڑتے ہیں کبھی اس کی نشانی پکڑتے ہیں اثبات وجود باری تعالیٰ دوسری قسم میں آتا ہے ہمارے پاس اللہ کی نشانیاں ہے غرض ایت کا معنی نشانی ہے یہ ایک دفعہ کل کائنات کے ذرہ ذرہ حتیٰ الیکٹرون پروٹان خلیہ تک اللہ کی نشانی ہے جو حد و احصار سے باہر ہے۔

کرونا آیت اللہ ہے۔

کرونا ایٹ اللہ ہے کیونکہ کائنات کی ہر چیز دل پسند دل پذیر دل ربا اور الفت کراہت نفرت والی چیزیں بھی وجود باری تعالیٰ کی نشانی ہے انہی میں سے کرونا تو مغبوض مطعون پورے بشریت ہے خاص کر جن کی دل اس دنیا سے وابستہ ہے ان کا کہنا ہے زندگی صرف یہی دنیاوی زندگی ہے لہذا کافرین ملحدین زیادہ موت سے ڈرتا ہے کرونا اپنے اندر پیغام موت رکھتا ہے موت ایک تصور فرض خیالی وہی نہیں وہ بھی مخلوق ہے ہاں ہم نے عرض کیا کرونا ایٹ اللہ ہے کیونکہ وہ موت کے پیغام دیتا ہے دنیا میں انسان اللہ سبحانہ کے تمام اوامرو نہی کو رد کر سکتا ہے حتیٰ اس کی بعض نعمتوں کو رد کرتا ہے اللہ کی بہت سی نعمتوں کو بہت سوں نے رد کیا لذیذ کھانے مزیدار مشروبات اچھے چمک دار لباس آرائش حتیٰ بعض نے قوت بینائی کو بھی رد کیا ہے کہتے ہیں مجھے نہیں چاہیے لیکن موت کو رد نہیں کر سکا یہ انسان کے سر پر لٹکا ہوا چیز ہے کس وقت گر سکتا ہے لیکن انسان بے بس ہے جانتے ہوئے اس کو رد نہیں کر سکتے یقین کامل رکھتا ہے اس کے باوجود کاوشیں جاری رکھتے ہیں کہ موت سے فرار کریں موت کو ٹال دیں مایوس نہیں ہوتے ہیں کتنی انسان عرصے بین موت و حیات کی کشمکش ہے چنانچہ پورے ملک لاک ڈاؤن ہے تاکہ موت کو روک سکیں اگر ان سے پوچھیں کیا موت کو روک سکیں گے تو کہتے ہیں کوشش کرتے ہیں اس کا مطلب نہ چاہتے ہوئے ایک قدرت مطلقہ کے حضور بے بس ہے۔

کلمۃ آیت کو اپنی جگہ باقی رکھتے تو اشتباہ کی گنجائش نہ ہوتی کسی دھوکے تدلیس کی گنجائش نہ ہوتی لیکن انھوں نے تدلیس کے لیے آیت کی جگہ معجزہ رکھا جو غیر مربوط ہونے کے ساتھ خیانت پر مبنی تھا۔ دوسرا معجزہ کو فعل انبیاء بنا کر معجزات کی موسوعات بنائی اور خالقیت اللہ میں انبیاء کو شریک بتایا پھر معجزہ کو کمزور کرنے کے لیے کرامت کو گرٹھا گیا اور آخر میں صوفیوں کو بھی صف انبیاء میں شریک بنایا۔

۳۔ انبیاء معجزات نہیں کرتے بلکہ آیت ہوتے

معجزہ کلی طور پر خیانت پر مبنی پر تھا، اگر بڑے بڑے علمای نے معجزہ کہا ہے تو انھوں نے اس بارے میں سوچا نہیں یا وہ فرقہ باطنیہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے مجبور تھے۔

کرونا آیت حق:-

دنیا کی سب بڑی طاقت قدرت والا ملک جس نے ویتنام، افغانستان عراق پر حملہ کرنے کیلئے دنیا بھر کے ملکوں سے مددو ہے، تعاون کی گدائی کی۔ ان سب نے مل کر پسماندہ ترین ملک پر حملہ کیا اور سولہ سال قبضہ

جمایا اور آخر میں اپنے دشمن سے صلح کیلئے پاکستان کو وسطِ شفیع بنایا۔ لیکن کرونا نے جب حملہ کیا تو مہینے ۱۹ شعبان ۱۴۴۱ دنیا اخبار میں آیا ہے پانچ لاکھ ستاون ہزار اکہتر ۷۰۷، ۵۵۷، ۱۸۵۲ موتیں ہوئیں۔ جنگی تیار من منصوبہ بندی میں پیش حکمران کے ورلڈ میڈیا پر لکھا ہے ڈونلڈ ٹرپ نے ابتدائی بیانات میں مذاق اڑایا اور کہا ہمیں کوئی خطرہ نہیں اگر ہوا تو بروقت فیصلہ کریں گے۔ آج ہفتہ رمضان ۲۲ رمضان ۱۴۴۱ ق کو ۷۷، ۱۳۷، ۸۸۱ مرخص ۸۸۱۷۰ اموات دیا ہے۔

کرونا اور آیات رب

علامہ شعرای اپنی گرانقدر تفسیر میں ان دونوں مین فرق کو واضح کیا۔ آیات قرآنی کے کلمات کے موشگافی میں ان سے پہلے کوئی ہستی نہیں دیکھی گئی۔ انھوں نے فرمایا لعب ان یہودہ بے معنی باے فائدہ حرکات کو کہتے ہیں جو اختیار بے شعوری میں سرزد ہوتی ہیں، چھوٹے بچے غیر شعوری طور پر سرانجام دیتے ہیں جیسے بچے کے منہ نکلنے والا آب دھان کو لعب کہتے ہیں جو بے اختیاری سے نکلتا ہے، ایک بچے کے منہ ناک سے نکلنے والے چیز بے اختیار نکلتی ہے وہ اسے جلدی سے صاف کرتے ہیں اور اسکی کوئی مذمت بھی نہیں کرتا اسے برا نہیں سمجھتا۔ اما لھو باشعور باوجدان عقلا عقل و خرد والے بے ہودہ بے فائدہ کام کو لھو کہتے ہیں۔

کرونا آیت من آیات اللہ:-

کیا کرونا بھی آیت اللہ ہے، ہاں کائنات کے ہر ذرے و مادوں الذرہ آیت حق ہے پہلے ”آیت“ کا معنی بیان کروں گا۔ ”آیت“ نشان کو کہتے ہیں نشان ہمیشہ حاجب نشان کے غیب کے بعد نمودار ہوتی ہے کائنات کی ہر چیز اللہ کی نشان ہے صاحب کائنات غائب ہے کائنات اس کا نشان ہے، اللہ کی نشانیاں دو قسم کی ہیں۔

- ۱۔ نشانِ رحمت ۲۔ نشانِ قہر غضب ہوتا ہے۔
۱۔ آیت کبھی صرف اللہ کی غیب کی غیوب کی نشانی ہوتی ہے۔
۲۔ کبھی نبی کی نبوت، مبعوث من اللہ ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔
۳۔ الطاف و عنایت حق سبحانہ ہوتی ہے۔
۴۔ کبھی قہر و عذاب الہی ہوتی ہے قصہ موسیٰ میں آیاتِ شمع آئی ہیں۔

۱۔ آیت کبھی صرف اللہ کی غیب الغیوب کی نشانی ہوتی ہے۔

۲۔ کبھی نبی کی نبوت، مبعوث من اللہ ہونے کی نشانی ہوتی ہے۔

۳۔ الطاف و عنایت حق سبحانہ ہوتی ہے۔

۴۔ کبھی قہر و عذاب الہی ہوتی ہے قصہ موسیٰ میں آیات تسع آئی ہیں۔

غرض اللہ جب اپنے دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہتا ہے وہ اپنے قدموں سے چل کر آگے بڑھتے ہیں اس کی بہت سی مثالیں جنگ احزاب میں نبی کریم اپنی قلت مجاہدین کی وجہ سے خندق کھودے تھے عمر بن عبدود خود چھلانگ مار کے آئے قتل ہوئے فرعون نے دیکھا موسیٰ دریا پار کر گئے سوچا نہیں دریا ان کے لیے شگاف ہوا خود کو داغرق ہو گیا ہے تو وہ اپنے حواس کھو بیٹھتے ہیں، وہ فیصلہ نہیں کر پاتے یا انکا فیصلہ غلط ہوتا ہے بلکہ انکی موت کا سبب بنتا ہے۔ یہ سنت الہی ہے لیکن میں یہاں ایک حقیقت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ قارئین سوچیں جس طرح اللہ نے اپنے دشمن کو حیران و مبہوت اپنے چاہنے والوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل تکفین کرتا ہے، انبیاء اور انکے انصار کو پتہ کہ بعض غیر متوقع خوف میں بھی فتح و کامیابی سے ہم کنار کرتا ہے جیسے موسیٰ کو نبی بنایا اور فرعون کی طرف بھیجا۔ فرعون نے دلیل مانگی تو عصاء۔۔۔ ڈرا نہیں لیکن جب ساحران کے مقابلے میں سحران ڈر گئے اور اپنے عصاء پھینکا ڈر گئے، قوم کو شہر سے نکالنے کا کہانیل کے دہانے پر نہچے پھر ڈر گئے انھیں پتہ نہیں تھا یہاں بھی عصاء پھینکا۔

جمع دال تصور مطلعہ افاق و انفس میں سورہ فصلت ۵۳ علم مطلق حق سبحانہ و حکمت و اتقان پر دال

ہیں۔

۱۔ لیل و نہار فصلت ۳۷۔ دن و رات مل کر بنتے ہیں لیکن دونوں برابر نہیں کبھی دن بڑا ہے اور رات چھوٹی یا بالعکس رات بڑی اور دن چھوٹا۔ سورہ فصلت میں رات دن کے علاوہ سورج چاند کا بھی ذکر ہوا ہے۔

۲۔ السموات والارض سورہ شوریٰ ۲۹، غافر ۵۷

۳۔ الجوار فی البحر کا العلام سورہ ۳۲

۴۔ آیات کونیہ حق سباء ۴۔ آیات معجزات سے ایمان نہیں لائینگے بقرہ ۱۴۵، انعام ۴، انعام

۲۵، ۳۷، ۱۲۴، ناقہ

کرونا اور ٹیکنالوجی:-

ابتدائی دنوں میں سنا تھا کہ چین کے شہر و وہان میں حرام حیوانوں چمکا ڈر سانپ وغیرہ کا گوشت کھانے سے یہ وباء پھیلی ہے۔ جس کا نام کرونا اور اسکا کوڈ ۱۹ کہا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا ایران میں اسکے پھیلنے کی خبر

آئی، پھر رفتہ رفتہ اخباروں میں کالم نگاروں نے وباء سے منہ موڑ کر اس کو سیاسی اقتصادی جنگ کا نام دیا۔ اس کے بعد جب لاک ڈاؤن کر فیو نافذ ہوا تو ایک نئی جہت سے تبصروں میں آیا کہ آپ گھر کی ضروریات آن لائن بھی خرید سکتے ہیں۔

ہفتہ ۲۲ رمضان ۱۴۴۱ھ اق نشر ہونے والے اخبار ایکسپریس کے کالمی صفحات میں کالم نگار عینی نیازی وباء ٹیکنالونی کے عنوان مین لکھتے ہیں لاک ڈاؤن کے دوران باہر جانے کی ضرورت نہیں آپ گھر بیٹھ کر سبزی آٹا چینی دوائیاں چاول ماحس بھی آن لائن منگوا سکتے ہیں۔ یہاں سے وہ خدشات درست قرار پانے لگے دنیا میں جہاں کوئی ناگوارنا ہوا حادثہ ہوتا ہے تو اس میں انگریز کی سیاست ہوتی ہے اور کچھ عرصہ کے بعد اخبار تجزیہ کرتے ہیں، سیاست کچھ نہیں سب کچھ اقتصادیات ہے۔ یہاں سے ہمارے لئے سمجھنا آسان ہو گیا کرنا کوئی وائرس ہو گا یا استعارہ لیکن اسے چلانے والے سرمایہ داری نظام کے سربراہ ہی ہونگے۔

کرونا میں ٹیکنالوجی:-

کالم نگار آج کل بیک جنبش کمپیوٹر کمائی کرتے ہوئے ابھی تک چند کالم نگاروں نے آن لائن کی افادیت پر لکھتے دیکھا عمران یعقوب نے لکھا ہے۔ ہمارے ہاں کرنا کی وجہ سے لاک ڈاؤن ہونے کے بعد آن لائن خریداری متعارف ہوئی ہے جبکہ مغربی ممالک میں یہ چیزیں پہلے سے متعارف تھیں اس لئے انھیں لاک ڈاؤن ہونے سے کوئی مشکل پیش نہیں آئی ہے۔ اس کی مثال کچھ اس طرح سے دیتے ہیں کہ مسلمان ملکوں میں رمضان المبارک آنے سے خود رو نوش کے نظام میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں لیکن مغرب یا بلاد کفر میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی ہے مسلمان ملکوں میں عوام کو تنگ کیا جاتا ہے جبکہ دیار کفر میں ایسا نہیں ہوتا ہے اسے فوراپکڑ کر۔۔۔ میں ڈالتے ہیں لیکن یہ سب طبیعت سے تصادم ہے۔ ایک انسان گھر سے نکلتے ہیں راستہ صاف نظر آتا ہے کوئی تصادم کی بات نہیں ہے لیکن نظر نہیں آتا ہے تصادم ہوا ہے کس سے؟ ہوا سے ہوتا ہے۔ آن لائن سے بازار جانے کی زحمت ختم ہوئی ہے لیکن ورزش جو اس بہانے کرتے ہیں وہ نہیں ہوتی ہے۔ ایک دکاندار جب آپ کو سامان پہنچاتے ہیں تو اس کا کرایہ لگتا ہے وہ کرایہ وہ خود برداشت نہیں کرتا ہے آپ کے سامان میں حساب کرتا ہے۔ آپ نے یہاں ملازمین کو نکال کر دس آدمیوں کی جگہ ایک کمپیوٹر لگایا یوں یہ دس آدمی بے روزگار ہو گئے ہیں اور اتنا پیسہ اس ملک سے کمپیوٹر والے کو گیا۔

کرونا اور ڈاکٹر

کرونا ایک مرض ہے مرض سے نجات طبیب دلاتے ہیں، طبیعت مرض سے دفاع چھوڑنا برحمہ کے مقابل اہل مکہ کعبہ کو چھوڑ کر پہاڑوں جانا مزید خوف زدہ مایوس کن ہے۔

کرونا اور اہلبیت :-

ابتدائی دنوں میں کرونا اور اہلبیت کے درمیان کوئی رشتہ ربط نظر نہیں آ رہا تھا۔ بروز منگل ۸ ذوالقعدہ کو ایک اور موضوع میں اہلبیت پر کچھ لکھنا تھا تو کلمہ پر زیادہ توجہ دیں کہ اس اصلی لغوی معنی کیا ہے کیونکہ لغت کے چند ادوار ہوتے ہیں جو لغت پرانی قدیمی ہوتا ہے وہاں ترکیب کلمہ میں بہت ظرافت باریک بینی دقت حقائق طبعی سے زیادہ مجسم مربوط فلسفی ہوتا ہے۔ کلمہ اہلبیت دو کلمہ سے مرکب کلمہ مرکب مزجی کہتے ہیں یہاں دو کلمہ ہیں، ایک ”اہل“ دوسرا ”بیت“ ہے ان دونوں کے ایک معنی لغوی ہوتا ہے وہ اصل طبعی ہوتا ہے، ایک کلمہ عرفی ہوتا ہے جس میں کچھ توسیع ہوتی ہے چنانچہ مقامیں ص ۸۱ پر آیا ہے ”اہل اصلاں متباعدان اہل الرجل تزوجہ“ ازدواج کرنے کو کہتے ہیں ”تاهل یعنی تزوج اہل الرجل اخص الناس بہ“ سب سے زیادہ وابستہ شخص یہ معنی اخص الناس یہ اپنی مراتب و درجات رکھتے ہیں راتب میں پایا جاتا ہے سب سے زیادہ وابستہ ۔۔۔ انسان کے ساتھ اس کی بیوی ہوتی ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں ہوتی ہے، بیوی سب سے زیادہ اخص ہے۔ اس کے بعد نوبت اولاد والدین دوست مشاور و زیر شریک آتے ہیں تو معلوم ہوا مصداق جلی اہل بیت زوجہ ہے یہ پہلے مرحلے میں زوجہ پر صدق آئے گا پھر قرآن و شواہد ۔۔۔ سے دیگر ان پر صدق ہوگی۔

۲۔ کلمہ بیت بات سے پناہ گاہ جائے سکونت ہے تو اہل بیت وہ ذات جو بطور دائم گھر میں رہتے ہوں زوجہ ہی دائم سکون ہوتی ہے۔ قرآن میں مرد کیلئے نہیں آیا ہے گھر میں بیٹھی عورت کیلئے آیا ہے کہ گھر میں بیٹھو۔ جب ملک میں کرونا آیا تو حکومت نے اعلان کیا گھروں میں بیٹھو تو محفوظ رہو گے۔ کرونا کے لئے بھی کوئی دواء نہیں بنی ہے، اس سے بچاؤ تنہا گھر میں رہنے کی صورت میں ہے۔ خطرات سے بچنے کے لئے واحد ذریعہ گھر سے باہر جانا خطرہ گھر میں رہنا محفوظ ہے۔

کرونا اور اہل بیت :-

دوسرا کلمہ بیت ہے مقائس لغت ص ۶۸ (ب ع ت) سے مرکب ہے اسکی ایک ہی اصل ہے جس کے معنی الماوی الا مآب و جمع لشئ۔ یہاں سے ایک قافیہ شعر کو بیت کہتے ہیں کیونکہ تجوید الفاظ وحروف ہے۔ مجموعہ یعنی انسان کے مخصوص افراد کو اھل کہتے ہین، جس میں سرفہرت روجہ ہے، بیت پناہ گاہ اور مادی کو کہتے ہیں یہاں رہے محفوظ رہے باہر-----

محمد ان سب سے پھیلنے والے سب اہل بیت بنی ہیں، آپ کس کے شیعہ ہیں واضح کریں۔ آپ تدلیس کر رہے ہیں ایک لفظ کو عام استعمال کر کے اندر سے ایک خاص مراد لے رہے ہیں۔ آپ کے عقائد آپ کے احکامات، آپ کے سلوک۔

کرونا اور امام مہدی میں چندیں مماثلت پایا جاتا ہے۔

۱۔ بعض کا کہنا ہے کرونا ایک وائرس ہے جسے مفاد پرست انسانوں نے اقتصادی فوائد کی خاطر فضاء میں چھوڑا ہے۔ امام مہدی بھی صلیب و مجوس فارس مقیم کوفہ نے گھڑا ہے چنانچہ محمد بن نمیر کی کا تعلق نصاریٰ سے تھا جس نے اس فکر کی اختراع کیا ہے۔

۲۔ غیبت اور حضور میں مماثلت رکھتا ہے کرونا زدہ کو نظروں سے دور رکھا جاتا ہے پتہ نہیں اندر کیا پک رہا حقائق معلوم نہیں، امام اور غائب دو متضاد ناقابل جمع ہیں، امام کو غائب کر کے اس کی طرف دعوت کا سلسلہ دوسری صدی کے پہلے پچاس کے آخر میں شروع ہوا جہاں اسماعیل بن جعفر صادق کے بعد کسی امام غائب، کسی نے امام صادق کے غائب ہونے اور بعد میں محمد بن اسماعیل کو غائب کر کے امام غائب کی طرف دعوت دیا۔

۳۔ امام غائب کے نام سے جو فوائد اس وقت سے ابھی تک حاصل رہا وہ مفادات مالی ہی رہا جہاں عبد اللہ بن میمون دیصانی امام غائب کے نام سے پیسہ جمع کرتا تھا، ان سے پہلے محمد بن نصیر زمیری خود کو وکیل بنا کر پیسہ جمع کرتے تھے، بعد میں عثمان بن سعید، محمد بن عثمان، حسین بن روح اس کے بعد نو ابان عامۃ۔۔۔۔۔ ان سے بعض گروہ کی مالی فوائد حاصل رہا ہے۔

۴۔ کرونا کیا ہے اس کا سلسلہ نسب کہاں پہنچا ہے ابھی تک واضح نہیں کیا گیا ہے اس طرح امام مہدی بعض نے مجہول محض کیا ہے کچھ پتہ نہیں کس کے نسل سے کہاں سے آئے گا بعض نے امام حسن عسکری کی نسل بتایا جبکہ آپ لا ولد دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ کی متروکہ آپ کے بھائی جعفر نے لیا، ماں بھی مجہول ہے تین کنیزی نام دیا ہت ان میں سے ایک ہے۔ کبھی اس کا نام صفت، لقب، جائے سکونت سب مجہول در مجہول ہے یہ بھی امت اسلامیہ پر کرونا ہی ہے۔

کرونا کی توضیح تشریح اور تاویل:-

کرونا کیا ہے آیا بے طبعی ہے یا سیاسی، اقتصادی، اجتماعی یا مذہبی ہے۔ اس حوالے سے گوشہ و کنار سے قول قیل وقال پہلے دن سے چلتے آئے ہیں۔ اس حوالے سے ہر آئے دن شکوک اور شبہات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے عالمی سطح پر کرونا کا ذمہ دار کون ہے کبھی چین کو ذمہ دار ٹھراتے ہیں اور کبھی اس سے بری کرار دیتے ہیں، کبھی دواء کشف ہونے کی تاخیر کو سبب ٹھراتے ہیں اور کبھی لاک ڈاؤن ختم کرنے اور کبھی اسکی مخالفت کبھی اعادہ کرتے ہیں کبھی اسے تین ہفتے اور کبھی چھ مہینے سال تک محیط کرتے ہیں، کبھی عالمی سطح کی امداد میں اضافہ اور کبھی یہ پیشن گوئی کی گئی کہ کرونا آنے سے پہلے فلموں میں آیا ہے یا کسی کتاب کی صورت میں آیا ہے، کبھی فرانس نے کبھی برطانیہ نے چین رفع تہمت کیا ہے کبھی امریکا نے بے کبھی بل گیٹ نے کیا ہے، کبھی چمگا ڈر سے پھیلنے کی بات کی گئی۔ غرض ان متضاد باتوں سے تجزیہ کرنے والے کہتے ہیں یہ سب ایک منصوبہ بندی کے تحت چلائی گئی و باء

ہے۔

کرونا وائرس اردو سادہ زبان میں مخلوق خوردبین یعنی نظروں میں نہ آنے والی مخلوق ہے جو تعبیر قرآنی ”مالاتبصرون“ ہے۔ کرونا اس وقت علم اور دین کی جنگ کے بارے میں تبصرہ نگار تجزیہ نگاروں کا بھی موضوع بنا ہوا ہے جہاں اس پر سائنس، سیاسی، جنگی تجزیے ہو رہے ہیں، اور اسی طرح مذہبی نکتہ نظر بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ پیر ۲۰ رجب ۱۴۴۱ھ کو صادر ہونے والے روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات میں ایک عنوان کرونا اور مذہب آیا ہے اور اس روزنامہ کے جمعرات ۲۳ رجب ۱۴۴۱ھ میں ”کرونا عذاب الہی ہے“ دونوں خورشید ندیم کا تجزیہ ہے، اس نے کیا کہا خود قاری دیکھیں۔ ہمیں علم کی مذہب پر جیت یا مذہب کی علم سے ہار پر بحث نہیں کرنی، ان دونوں میں کون جیت گیا کون ہار گیا اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ جنگ میں جیت طاقت و قدرت والے کی ہوتی ہے کمزور ضعیف کو ہارنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ توازن بدلتا رہتا ہے چنانچہ قرآن میں ہے ”تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا“ چنانچہ تاریخ میں آیا ہے اسلام آنے سے پہلے روم و فارس میں جنگ ہوتی رہتی تھی کبھی فارس جیتنے اور کبھی روم، یہ دونوں مشرک تھے۔ دوسرا حق و باطل کی جنگ بدر میں اسلام جیتے اور احد میں مشرکین کی جیت ہوئی لہذا اللہ نے حضرت محمد کو جنگوں میں جیتنے کی ضمانت مشروط صورت میں بیان کی ہیں جس کا تذکرہ انفال ۶۰ میں آیا ہے۔ اس وضاحت کے تحت مذہب بھی ایک مخلوق ہے کرونا بھی ایک مخلوق ہے یا بڑی طاقتیں کرونا کی پشت پر ہیں وہ بھی مخلوق ہیں اسی طرح مذہب مخلوق ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام حنبل یا صفویوں کی مخلوق ہیں۔ مخلوق کا مخلوق سے جنگ میں ایک کو جیتنا اور دوسرے نے ہارنا ہے، یہاں مذہب سے مراد دین لینا اور کورونا ہے کیونکہ مذہب انسانی تصورات ہیں ان کی شکست دین کی شکست نہیں ہوگی کیونکہ دین اور مذہب علیحدہ علیحدہ ہیں یعنی آپ یہ نہیں کہیں گے کہ مصر و عراق کے بدوؤں نے اسلام کو اپنے خانوں میں قتل کیا بلکہ کہیں گے عثمان کو قتل کیا، تحکیم میں علی کی شکست ہوئی حتیٰ احد میں حضرت محمد کے لشکر کی شکست ہوگی یہاں آپ دین محمد کی شکست نہیں کہہ سکتے کیونکہ دین کو شکست نہیں دے سکتے۔

کرونا دبا طبعی یا مصنوعی

اس سلسلے میں اخبار جرائد ارباب اقتدار صحافیوں کے خدشات جمع کرنے کے بعد چلے گا۔ روزنامہ دنیا پیر

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق سرخیون میں آیا ہے یورپ اور چین مین دوسری۔۔۔ کا خوف آنے لگا۔ بعض

اخبارات میں آیا ہے ہر ایک قدرتی وباء مصنوعی۔ ایک دن وزیراعظم ٹرمپ اور گیٹ دونوں کو فون کیا اس میں گیٹ کے کردار کے ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ پیر ۷ رمضان دنیا کالمی میں ایک عنوان سازش نظریات آیا ہے کالم نگار جاوید حفیظ نے کہا لوگ اسے بل گیٹ کی طرف برگشت کرتے ہیں۔

کرونا اور وباء

کتاب موسوعة العربیہ العالمیہ جلد ۲ ص ۴۸۔ ”انتشار مرض بهاجم عددا من الناس“ اگر مرض کسی خاص جگہ پر رک جائے تو اسے مرض متوطن کہتے ہیں اور جب دوسروں جگہ سرایت کرتے ہیں تو اسے جائزہ کہتے ہیں۔ اس کی مثال مرض صیہ دیفتر۔۔۔۔۔ جب ۱۶۶۵ء کو یورپ میں یہ مرض پھیلا تو ساٹھ ملین کی ہلاکت کے بعد کشف ہوا یہ مرض چوہے سے پھیلا ہے۔ غرض وباء کا معنی ایک سے دوسرے کو پھیلنے کا نام ہے یہ امراض اپنی جگہ انواع و اقسام رکھتے ہیں کبھی یہ جراثیم فصل کو لگتے ہیں کبھی درختوں کو اور کبھی پرندوں کبھی حیوانات اور کبھی انسانوں کو لگتے ہیں۔ جس طرح انسان جسم کش وباء ہوتی ہے اسی طرح روح کش وباء بھی ہوتی ہے مثلاً دین نے پہلے دن شعر سے منع کیا تھا اس کے قریب مت جائیں ”لا تقربا“ بقرہ ۳۵، نساء ۴۳، انعام ۱۵۱، ۱۵۲، اسراء ۳۲، ۳۴، وہ دین کو مارنے والی وباء شعر و ادب ہے۔ صدر سلام میں لوگوں کی نقل و حرکت بود و باد کھانا پینا اور تعلقات اپنانے کی کتاب قرآن تھی لیکن قرآن کو کنارے پر لگانے کے لئے شعر کو دوبارہ واپس لایا گیا، یہ شعر کسی شرابی جواری حرامی نے تنہا نہیں پھیلائے بلکہ اس میں علماء فقہاء نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے، یہاں تک شعر کو دین کے مصادر میں قرار دیا گیا۔

کرونا اور تقلید

کرونا کا لغوی معنی کیا ہے معلوم نہیں لیکن وہ ایک زہریلی جراثیم کا نام ہے۔ یہاں آپ نے سمجھنا نہیں یہاں کرونا کے حوالے سے سوچا سمجھنا نہیں کسی قسم کا جواب نہیں دینا ہے جس طرح آپ اپنے مذہب کو عالم سے فقہ یا مجتہدین سے لینا ہے یہاں آپ نے کسی قسم کے سوالات استفسار نہیں کرتے ہیں انھوں نے آپ کی ذمہ داری لی ہے ان سے سوال کرنا کمزور ایمان کی دلیل ہے۔ مغرب کی تقلید بھی ایسے ہی کرتے ہیں جیسے ہمارے صحافی برادران کرتے ہیں اور کراتے ہیں یا مذہبی علماء ہوں، انہوں نے اصل اساس مذہب کو تقلید پر گاڑھا ہے۔ آپ جب کسی مجتہد کی تقلید کیا تو پھر آپ کو کوئی سوال کرنے کا حق نہیں، تنہا مجتہدین ہی نہیں بلکہ اپنے ملک کے

قائدین س کی بھی اندھی تقلید کرواتے ہیں اس ملک کو ناقابل جبران ناقابل تلافی نقصان تقلید مذہبی اور سیکولر حکمرانوں نے پہنچایا ہے۔ ناک زمین پر گرگڑیں سرچھت سے ماریں زمین پر لات ماریں مکا دیوار پر مکا ماریں کوئی سننے والا نہیں ہیں بس ہدایات پر عمل کرتے رہنا ہے۔

کرونا اور دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

رجب ۱۴۴۱ق میں لفظ کو رونا پہلی بار سننے میں آیا اور لاک ڈاؤن کا اعلان ہوا تو ہمارا ذہن دارالثقافۃ الاسلامیہ کی بندش کی طرف پلٹا میں جب اپنی بیس تیس سال میں میری زندگی کی صورت حال پر نظر دوڑاتا ہوں دیکھتا ہوں میرے ادارے کو تیس سال پہلے لاک ڈاؤن کیا گیا تھا آج شخص کو کو رونا لگتا ہے تو اس کے عزیز واقارب کو ہدایت ہوتی ہے ان کے نزدیک نہ بیٹھیں ان سے ان کی احوال پرسی نہ کریں اسی طرح پہلے دن سے میرے عزیز واقارب بنی اور بنات رشتہ داروں کو یہ سمجھایا گیا کہ وہ مجھ سے دور رہیں اس میں آپ لوگوں کی سلامتی ہے نیز اس احساس حقارت کراہت شقاوت کے بعد وہ جلدی سے یہاں سے رخصت ہو جائیں میرے دو بیٹے دو بیٹیاں دو داماد ایران میں ہیں وہ ہر سال یہاں آتے رہے گھر میں دس بیس دن رہے لیکن میرا حال تک نہیں پوچھا نہ ہی ہمارے مسائل پر کوئی بات کی نہ کہاں صورت حال سے نکلنے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں سورہ شعراء میں آیا ہے اپنے عزیز واقارب کو ڈرائیں لیکن جب وہ ہم سے اس سلسلے میں بات نہیں کرتے میری کتابوں کو مس کرنا جرم سمجھیں تو ہم کیسے ان کو دعوت دوں۔ گویا کو رونا سے نمٹنے کی یا اس کی آمد سے کیا بنتے ہیں میں عرصہ بیس سال سے واقف تھا اس کے بعد پریشان نہیں ہوں کیا ہوگا جلدی سے یہاں سے رخصت ہوونگا۔

کرونا اور دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

کرونا ایسی منفور مغبوض ملعون بیماری تھی جس کا واحد علاج ابھی تک اس سے گریزی دور رہنے ہی کو سمجھا گیا ہے۔ جاہلیت قدیم میں مستعملات خوردونوش کو قرآن کریم نے نجس العین قرار دیا تھا لیکن جاہلیت جدید نے اس کو حلال مباح مفید قرار دے کر استعمال میں لایا گیا، جس کے نتیجہ میں اس کے اثرات سے پیدا ہونے والے کو رونا نے سب کو اس کی نجاست کا اعتراف کرایا۔ یہاں تک اس کے معاون و مددگار چیزوں کو بھی بند کرنا پڑا لیکن دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان مذہبی خرافات سے پاک کرنے کے لیے تاسیس کیا گیا تھا کی خالص پاکیزہ کو اس کی زد سے نام سے دور رکھنے کیلئے اللہ نے اس کو کو رونا کی آمد سے بیس سال پہلے بند ہو گیا تھا۔

دنیا دار تصادم ہے:-

کورونا امراض مسربات میں شمار ہوتا ہے یعنی جلد ہی دوسرے میں تعدی کرتا ہے سابق زمانے میں طاعون چچک ٹی بی وغیرہ ہوتے تھے ان کے اسباب اور مداوا تشخیص ہوئے لیکن یہ ایک نیا جراثیم ہے اگر روڈ پر ایک اندھا انسان ہے تو بہت سی چیزوں سے تصادم ہو سکتی ہے لیکن ہوائی کی تصادم سے کوئی نہیں بچ سکتا ہے اگر مچھر کے ڈیرے سے بچیں گے اگر اس سے بڑوالے سے نہیں بچ سکتے ہیں جراثیم مادہ ہے پر مادی قابض ہو سکتا ہے۔

کورونا اور صحافیین:-

یہاں یہ سوال بھی ہو سکتا ہے کہ کورونا اور صحافیوں میں کوئی رشتہ یا ربط موجود ہے آیا کورونا کے حوالے سے اسکی تشہیر و ترویج یا تخویف علاج معالجے میں صحافیوں کا کردار ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس درست معلومات تو نہیں کیونکہ ہم پہلے سے لاک ڈاؤن کے قرطینہ میں تھے، دنیا و مافیہا سے تنگ آ کر ذراع ابلاغ سے بھی رابطہ و رشتہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ٹی وی سے بھی کٹے تھے کہیں دیکھنے سے طاعون نہ لگ جائے، بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے تمام اخبار پڑھ نہیں سکتے تھے تنہا سرخیوں پر گزارا کرتے ہیں۔ سرخیوں سے حاصل نتائج سے بعض جگہوں پر حدس لگاتے تھے۔ اخباروں میں یہ بھی سنا ہے کورونا زدوں اور کورونا کے خد متنگاروں کو بھی حوصلہ افزاء ہوتے تھے۔ اس حوالے سے جب جائزہ لیا گیا کہ صحافیوں کا کورونا سے روکنے میں کوئی کردار تو نہیں تھا لیکن اسکی تشہیر میں بہت کردار ہے مثلاً جمعہ و جماعت لاک ڈاؤن کے خلاف پڑھنے والوں کی مذمت، پاکستانی عوام کی تذلیل و تحقیر، مغرب گرانی کی رغبت، دھری شہریت والوں کی تحریف، اسلام آباد میں قائم اقلیتی کمیٹی کی ابحاث مندر بنانے میں کردار ادا کرنے پر وزیراعظم کی تعریف سے اندازہ ہوا کہ صحافیوں کا اچھا خاصا کردار رہا ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں بعض صحافیوں۔۔۔۔۔

کرونا اور اظہار الحق

اظہار الحق صاحب نے ابتداء میں پہلی بار جب کویت میں الصلاۃ فی بیوتکم سے استناد کر کے نمازوں کو گھروں میں پڑھنے کے بارے میں کہا، ہمارے اخباروں کے کچھ کالم نگار بنی امیہ اور بنی عباس اور عثمانیہ کے دور کے علماء کا کردار ادا کرتے ہیں اور حکومت کو راستہ دکھاتے ہیں۔ جس طرح بنی عباس کی حکومت کو ابو یوسف

جیسے قاضی ملے تھے اسی طرح آج کے صحافیوں کا کردار بھی ایسا ہے اسلام کی اصل اساس قرآن ہے جبکہ ان کے نزدیک اصل اساس اقبال اور جناح ہے کبھی مدد مولوی کی ضرورت پڑے تو احتیاط مولوی رکھتے ہیں ان کا لب و لہجہ ہمیشہ علماء پر تنقید ان کو بھی کرونا زدہ بتانا ہوتا ہے بروز منگل ۲۷ شعبان ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے اخبار دنیا کے کالمی صفحات میں ایک کالم جناب اظہار الحق کا موجود ہے جس کا عنوان ہے علماء کرام اور مفتیان عظام کی خدمت میں ادب کے ساتھ۔ یہ کیسا وقت آن پڑا ہے کہ بے دینی اور اسلام دشمنی کی لہر عالم اسلام تک آپہنچی ہے دشمن کے ایجنٹ ہمارے ملکوں میں گھس آئے ہیں جن میں سے کسی نے ایک لبادہ پہنا تو کسی نے دوسرا پہنا اور ہم انہیں پہچان بھی نہیں سکتے۔ کرونا کے نام پر ترکی سے لے کر مصر تک ایران سے لے کر مراکش تک ہماری مسجدیں موجود ہیں لیکن علماء نے مسلمانوں کو گھروں میں نماز پڑھنے کے لیے کہا جا رہا ہے، جامعۃ الازھر مصر کی سپریم کونسل اور سعودی عرب کے مفتی اعظم نے یہ فتویٰ دیا ہے۔

آپ اگر دانشور ہے تو دانشوری کے تقاضے پورے کریں دانش کا مطلب ہے ہر چیز کی اصلی مصدر ماخذ کو نکالیں کیا آپ نہیں جانتے کہ مساجد میں پڑھنے کا حکم اللہ نے دیا ہے۔ یہاں چند مسائل ہیں جن کی تحلیل کریں ہونی چاہیے، ایک حکم اللہ ہے ”اقیمو الصلوٰۃ“ کی آیتیں ملاحظہ کریں دوسرا لوگوں کو مساجد سے نہ روکیں آیت ہے یہ دونوں حکم قرآن میں ہیں اور تطبیق رسول کی سنت و سیرت ہے جبکہ ان کے مقابل تیسرا حکم حکومت کا ہے کہ مساجد بند کرو تا لے لگا و مفتیان و مصر و حجاز و ایران ہمارے حاکم دین نہیں لیکن میں اپنی عرائض پیش کرنے سے پہلے علماء کے بارے میں دو تصور پیش کرتا ہوں وہ ملاحظہ کریں۔

دانشور اظہار الحق اور علماء مفتیان پاکستان :-

میں بذات خود عالم اسلام میں موجود تمام علماء بغیر استثناء کے سب کو ایک فرقے کا ترجمان سمجھتا ہوں وہ دوسرے فرق اور مذاہب کے مفتی نہیں بن سکتے ہے چہ جائیکہ خالص اسلام کا ترجمان بنیں اس کے علاوہ جنہوں نے فتویٰ دیا ہے ان کا فتویٰ قرآن کی کس آیت سے استناد ہے، فتویٰ دینے کا حق کسی بھی عالم یا دانشور کو نہیں حتیٰ نبی کریم کو بھی نہیں ”یستفتونک قل اللہ“ عالم ناقل حکم اللہ اگر اللہ کا حکم بیان کریں تو اس کی مصدر ماخذ بیان کرنا پڑے گا وہ آپ نے طارق جمیل، قبلہ ایاز صاحب، نور الحق کو ان کی تائید یا ان پر سرکاری مولوی ہونے وجہ سے عدم اتعما د کا خدشہ دور کرنے کیلئے مصر و سعود کے مفتیان بھی اپنی حکومت کے منتخب مفتی ہوتے ہیں۔

۲۔ دین جس طرح فطرت سے آمیخہ ہے دین دار و لورسی ہی کیوں نہ ہو حکومت اور عوام الناس کا آخری سہارا سہی علماء ہوتا ہے چنانچہ بھٹو کو بھی جو یہاں کمینیزم کے داعی تھے اپنے ساتھ کچھ مولوی فتویٰ دینے کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ کوثر نیازی اجتہاد میں غلام محمد غروی جیسے تھے۔

ہم فرقوں کے علماء کے فصل کے کاٹنے کا دور سمجھتے ہیں جو انہوں نے بویا ہے وہ کاٹ رہے ہیں لیکن اس میں بڑھتی ہوئی الحادی دور میں ان کو ہم اسلام کا نہیں بلکہ فرقوں کا ترجمان تصور کرتے ہیں۔

۳۔ آپ کو بحیثیت ایک دانشور سائنسدانوں پر تو ہنسنا چاہیے آخر انہوں نے ابھی تک اس مرض کی دواء کیوں تشخیص نہیں کی۔ آپ نے مصر سعودی عرب کے مفتیوں کا فتویٰ کا حوالہ دیا ہے لیکن آیا مصر اور سعودی مفتیوں کا فتویٰ قرآن سے استناد ہے یا ان کی اپنی تشخیص ہے اگر ان کے فتاویٰ کا استناد قرآن ہے تو ان کو چاہیے ان آیات کا حوالہ دیں اور اگر ان کے اپنی تشخیص ہے تو یہاں کے علماء ان کی تقلید میں نہیں ہے ان کا فتاویٰ مصری اور سعودی سے مختلف ہوگا۔ آپ اگر مسلمان ہیں چاہے برطانیہ یا اسپین یا نیویارک یا ماسکو میں قیام پذیر ہیں تو آپ کو حکم شرعی کو قرآن سے ہی لینا ہوگا

حضور کا فرمان اور مضبوط ایمان کا لم نکر امیر حمزہ:-

صحیح بخاری اور صحیح مسلم دو ایسی کتابیں ہیں جن پر امت کا اتفاق ہے کہ قرآن کے بعد ترتیب وارا نہی دو کتابوں اعلیٰ ترین مقام حاصل ہے پھر آپ نے جبریل امین ایک جوان خوبصورت خوش لباس میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا اور آپ سے کچھ سوالات کئے اور نبی کریم نے جوابات دیے تو سائل نے کہا آپ نے سچ بتایا آخری سوال جبریل نے نبی کریم سے یہ پوچھا قیامت آنے کی کیا نشانی ہوگی تو آپ نے فرمایا ایک لونڈی اپنی مالک کو جنم دے گی اس کا مصداق ان صدیوں واضح ہوا گویا آپ کے ارشادات کی تصدیق و توثیق آج کے سائنسی انکشافات نے کی ہے پھر آپ نے اس کے چند نمونے پیش کئے اور ایمان مضبوط ہو گیا۔ ہم یہاں آپ کی احادیث صحیح بخاری اور مسلم کے بارے جو لکھا ہے کے بارے میں کچھ گزارشات کریں۔ یہ جو جملہ صحیح بخاری اور مسلم کے بارے میں نقل کیا ہے اس میں تدلیس پائی جاتی ہے پہلے کہتے تھے احسن کتاب بعد میں القرآن یا بعد کتاب اللہ صحیح بخاری ہے ابھی آپ نے کتاب کے ترتیب کے بارے میں بتایا۔

جناب محترم صحافی ہیں دین میں غلط گوئی چشم پوشی گناہ ناقابل بخشش ہے۔ دین کی اہانت جسارت ترک نہی از منکر کی سنت اہل دین کے لئے دنیا و آخرت دونوں قہر اعذاب ہے، معذرت کے ساتھ آپ سے عرض ہے ہمارے ہاں بہت سے لوگ اپنا نام امیر حمزہ رکھتے ہیں۔ امیر حمزہ سے مراد نبی کریم کے چچا مراد لینا غلط ہے، کیونکہ نبی کریم کے چچا کا نام امیر حمزہ نہیں تھا، کسی علاقے کے والی بھی نہیں تھے، دوسرا وہ کسی جماعت کے امیر نہیں تھے، میدان جنگ کے قائد کو امیر نہیں کہتے دوسرا ان کا نام صرف حمزہ تھا۔ امیر حمزہ آج سے دو تین سو سال پہلے بلوچستان میں ایک فاسد الایمان شخص کا نام تھا، آپ تحقیق کریں۔ محسوس ہوتا ہے کہ آپ ایک ضد اسلامی شعبہ پر شعوری یا غیر شعوری طور پر کام کر رہے ہیں۔ دین اخباروں میں لکھنے والے کلام جیسا نہیں ہے یہ کالم نویسی نہیں ہے کیونکہ دین کے بارے میں جو بھی غلط مشکوک امر ہوگا قیامت کے دن ان سے پوچھا جائے گا سوال ہوگا۔ آپ کے اس معرف و مقبول اخبار میں بعض حضرات ہر آئے دن بے بنیاد ضد دین احادیث سے دین کا مذاق اہانت جسارت کرتے ہیں جو قابل برداشت نہیں ہے۔ ایک عرصہ سے دنیا کفر والحاد نے دین اسلام کو افسانہ کہا ہے۔ دین اور سائنس اور حدیث کے نام سے معروف حدیث اور سائنس دونوں دین کو فرسودہ کرنے کیلئے اسے جوڑتے ہیں۔ احادیث اور سائنس کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت قرآن کو پیچھے رکھنا ہے۔ چنانچہ کرونا کے دوران وضو کی سائنسی فوائد لکھے جاتے ہیں۔ احادیث میں بہت سے باتیں موجود ہیں، احادیث جو جامع میں نقل ہیں وہ خود راویوں کے الفاظ ہیں۔

۲۔ آپ نے صحیح بخاری کے ساتھ مسلم کو بھی شامل کیا ہے اسے خیانت یا دین میں تحریف کہتے ہیں۔ جامع روائی کی کتابوں کے مندرجات سے واضح ہو جاتا ہے جب باطنیہ کے بانیان عبداللہ بن میمون قداح اور اس کے دوست تھی جو عراق کی جیل میں تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اسلام کے خلاف جنگ کس کس محاذ پر لڑیں گے چنانچہ مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ یہ کیا کہ پہلے مرحلے میں قرآن کو میدان عمل سے دور کریں کیونکہ وہ اصل قرآن کو غائب نہیں کر سکتے تھے کہ قرآن مت پڑھو یا قرآن کو گم کرو اس لیے اس لئے انھوں نے اسے نہیں چھیڑا اور انھوں نے اس پر عمل کو روکنے کیلئے احادیث سازی شروع کی اور حدیث سازی مکہ اور مدینہ سے دور شروع ہوئی۔ جہاں کے رہائشی یہود و نصاریٰ مجوس و غلات مردہ و ارثان اقتدار رفتہ تھے وہاں مسلمان حقیقی نہیں بلکہ احادیث اور رجال لکھنے والے فاسق ملحد نکلے اس کے حوالہ جات دیکھ سکتے ہیں، ان میں زیادہ تر مذاہب فاسد

کا بنیان یہاں سے نکلے ہیں۔

۱۔ حدیث جمع کرنے اور یاد کرنے والوں کے لئے مادی انعامات کے علاوہ اجتماعی سیاسی دینی اعلیٰ مقام دینے کا فیصلہ کیا جیسے آج کل اس کے لئے رضا کار فورس بنائیں اور اس کام کیلئے مجہول النسب لوگوں کو اس کام پر لگایا حدیث جمع کرنے والوں کے لئے جنت اور درجات بتائے جیسے کہا بہشت میں انبیاء کے ساتھ رہیں گے وارث انبیاء بن جائیں گے۔

۲۔ احادیث جمع کرنے والوں کے لیے غیر مربوط متضاد قصہ کہانیاں بنایا بطور مثال چالیس احادیث جمع کرنے والوں کے لیے کتنا اجر و ثواب جنت میں مقام وہ بھی اس نبی کریم کے جوار میں ہونگے۔

۲۔ اولین جامع احادیث محمد بن اسماعیل کی شخصیت ابھی تک واضح نہیں جب تک ان کی احادیث پر تحقیق کرنے کے بعد پتہ چلے گا، ان کو انکے جرم میں پکڑنے سے بچانے کیلئے انھیں اٹھایا ہے چنانچہ آج کل مقدس سازی شروع کی اور دین اسلام کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس ثقافتی جنگ میں لوگوں کو مقدس متعارف کرایا جاتا ہے۔ غرض ان کے دور کے کسی برجستہ معروف عالم دین نے توثیق کی ہو نہیں ملیں گے لکھتے ہیں کہ آپ حدیث لکھنا شروع کرنے سے پہلے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر حدیث لکھنا شروع کرتے تھے۔

۳۔ قرآن کے بعد اصح کتاب صحیح بخاری ہے قرآن کے بعد کوئی کتاب صحیح نہیں ہوں گے چہ جائیکہ اصح ہو بغداد میں چالیس عالم دین نے احادیث کے متن قلب کر کے یعنی تقدیم تاخیر آگے پیچھے کر کے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا میں اس حدیث کو نہیں جانتا ہوں اس کو بھی نہیں جانتا ہوں بعد میں خود اس کی تصحیح کیا کیا آزمائش دین کا طریقہ یہ ہے یا یہ بازاروں میں دھاندلیوں کا طریقہ ایسے علماء کو لوگوں کے سامنے شرمندہ کرنا چاہیے۔

۲۔ یہ چالیس علماء کون تھے ان کی شناخت ہونی چاہیئے۔

۳۔ یہ واقعہ اپنی جگہ صحت رکھتا ہے کہاں سے ثابت ہے؟

۱۔ پہلے صرف بخاری کو صحیح گردانتے تھے۔

۲۔ صحیح مسلم کا اضافہ کیا۔

۳۔ ابوداؤد و ترمذی کو شامل کیا۔

۴۔ موطا اور امام مالک تمام کے تمام مراسلات مرفوعہ فتاویٰ کی کتاب ہے بزور اس کو بھی کتاب شامل کیا

ہے۔

۵۔ نسائی تو سنیوں کے لیے غلات مردہ تھے شام میں غالیوں کی پناہ میں تھے۔
اس طرح کی باتیں نہج البلاغہ کے بارے میں کی گئی کس نے کہا ہے معلوم نہیں فوق الکلام مخلوق تحت کلام خالق
۴۔ خاص کر اعتقادات کے بارے میں جمع احادیث کو علم حدیث علم رجال والوں کی تحقیق یا نقد سے
بچانے کے لئے تو اتر بنایا چنانچہ شیعوں کی دو اساسی حدیث غدیر اور ثقلین کے بارے میں علم حدیث تالیف زین
العابدین قربانی لکھتے ہیں یہ حدیث سنیوں کی انہی کتابوں میں درج ہے۔ کیا سنیوں کی کتابوں میں ہونا صحت
حدیث کی دلیل ہے؟ اگر ہے تو سنیوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں، بخاری کا نام لیکر لعن طعن کیوں کرتے ہیں۔
کرونا اور امیر حمزہ:-

امیر حمزہ حضور کا فرمان اور مضبوط ایمان

جس کا ایمان قرآن کریم سے راسخ اور مضبوط نہ ہو سکے کہ کسی اور کی حقانیت سے مضبوط ہوگی قرآن خود
اپنی حقانیت خود آیات دلیل قاطع ہیں جہاں قرآن اپنے تردید کرنے والوں کو دعوت مزاحمت دعوت مقابلہ دی
ہے۔ کیسے احادیث مشکوک در مشکوک در مشکوک سے ایمان مضبوط ہو جائیں سوائے دھوکہ دہی
تدلیس کے یہ ایسی بد شکل بد صورت سیاہ بھوڑی عورت کا ذلیخا کا نام دے بد شکل بد صورت جیسے ایک حبشی کو یوسف
کہہ کر دعوت دینا ہے ان مجامع روائی کو صحیح نام رکھنا ایک سازشی تدلیسی ابلیسی لگتی ہے۔ آپ اور دیگر سائنس
پرستوں کی احادیث سائنس کے خلاف ہوں تو کہتے ہیں یہ سائنس کے خلاف ہے ہم اس حدیث کو نہیں مانتے
بلکہ بعض یہ بھی کہتے ہیں صحیح بخاری حدیث سب کو معلوم ہے آپ کا ایمان سائنس سے مضبوط ہو گئے ہیں
حدیث سے نہیں۔

۲۔ احادیث چاہیے جس فرقے کی طرف منسوب ہوں ان کی ابتداء تدوین سے لیکر متن احادیث بھی
مخدوش ہیں، خاص کر وہ احادیث جن میں نبی کریم سے غیب گوئی کی نسبت دی گئی ہے جبکہ کثیر آیات میں صریحا
نبی کریم کے علم غیب سے نفی کی گئی ہیں۔ محسوس ہوتا ہے آپ قرآن کو کنارے پر لگا کر احادیث اور سائنس کو
معیار بنانا چاہتے ہیں۔

۳۔ یہ احادیث نبی کریم کے منع تدوین کی مخالفت میں تدوین کی گئی ہیں ان کی کیا حیثیت ہوگی؟ نبی

کریم کے منع کرنے کے بعد حدیث نویسی کرنے تعزیرات یا تعقیبات کے مستحق ہوں گے، تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ منع تدوین حدیث کے راوی ابو ہریرہ اور عبداللہ عمر، عبداللہ بن عمر عاص ہیں دوسری طرف سب سے زیادہ جمع کرنے والے بھی یہی شخصیات ہیں، علی اور معاویہ کی جنگ میں علی سے دور رہنے کی تبلیغ کرنے والے بھی یہی ہیں اور انہیں خصوصی اجازت حاصل کرنے والا بتایا ہے گویا نبی کریم پاکستان کے سربراہان ہیں۔، اس حوالے سے اگر کوئی اسے قرآن پر باطنیہ کا حملہ کہے تو غلط نہیں ہوگا۔

۴۔ احادیث رحلت رسول اللہ کے دو سو سال گزرنے کے بعد جمع کی گئی ہیں۔

۵۔ احادیث جمع کرنے والے تمام افراد کی تحقیق توثیق تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

۶۔ علماء نے ان کتابوں میں موجود اکثر احادیث کے خود ساختہ ہونے ضعیف ہونے بے بنیاد ہونے کے بارے میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔

۷۔ صرف البانی نے ۱۵ ہزار سے زائد احادیث ضعیفہ نکالی ہیں۔

۸۔ جب سے مصر میں بولاق پریس وجود میں آیا تو کتنی احادیث کا اضافہ کیا ہوگا کیونکہ اس کا کوئی نگران نہیں تھا۔

۹۔ یہ جوان دو کتابوں کی احادیث پر متفق علیہ کا بورڈ لگایا ہے کس نے لگایا ہے ذرا اس کی بھی وضاحت کریں۔

کرونا اور اخلاق:-

اس عصر میں کوئی شہر دنیا میں خالص ایک قوم کی نہیں اس گلوبل دنیا میں ایک ملک صرف اسی ملک کے شہری نژادی نہیں رہتے بلکہ مختلف اقوام و ملل کا مخلوط اجتماع ہوتا ہے اس طرح دنیا میں مظاہر اخلاق بھی ایک نہیں ہیں دنیا میں ایک قسم کے اخلاق نہیں بلکہ سینکڑوں اخلاق ہیں ایک انسان کو تمام اقوام و ملل کے اخلاق کو اپنانا ممکن ہے، اہل سندھ کا اخلاق جھک کر گھٹنے پکڑنے میں ہے، اہل لکھنؤ اعلیٰ حضرت کہتے ہیں مسلمان ہوتے ہوئے سلام کے لیے پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہیں ہے اخلاقیوں کا میلہ بھی نہیں لگتے یا اخلاقیوں کا بھی مقابلہ نمائش کرنا چاہئے کوئی ممبر نصب کوئی میز کرسی منصب نصب ہو ہر ایک اپنی اخلاق اور اس کی خوبیوں امتیازات کو پیش کرنا چاہیے۔ ہر قوم کے اپنے اخلاق ہوتے ہیں۔

انسان اگر گرائش اجتماعی رکھتا ہے وہ فلسفہ رکھتا ہے یہ اس کے مفادات کی خاطر ہے جیسے دین دار بے دینی موحد و ملحد میں کوئی فرق نظر نہیں پایا جاتا ہے۔ نیاز زندگی ہے ایک انسان کی زندگی تمام ضروریات تنہا خود پورا نہیں کرتا یہاں آپس میں تبادلہ جنس پہ جنس تبادلہ نقد ایک قسم کی یا متبادل کا ہوتا ہے کہ لیکن ایک فقر نیاز مند اللہ بابا کو ایک روپیہ دس روپیہ یا بوری راشن کا ہزار روپیہ دینا اخلاقی نہیں کہلاتے ہیں وہ کیوں فقیر کو کھانے کا چائے کا پیسہ دیتا ہے۔

۱۔ لوگ اس کی تعریف کریں آئندہ علاقہ میں خیرات پیسہ تقسیم کرنے کا حق اسے ملے، اجتماعی تعاون کو اخلاق نہیں کہہ سکتے ہیں یا کچھ دیتے وقت کیمرہ بھی ساتھ رکھتے ہیں، اخباری نمائندہ بھی ساتھ لے جاتے ہیں اخبار دنیا میں آیا تھا عامر خان نے لندن میں اپنے فلاں روڈ پر بنی اپارٹمنٹ کو کرونا کے انسداد مصالحہ کے لئے حکومت کو پیش کیا تھا لیکن حکومت نے اس کا جواب نہیں دیا انسان اگر زمین پر ہزار والا نوٹ دیکھیں نہیں اٹھائیں تو اس کا نام بنے گا لیکن ہزار بنڈل ڈال کر دیار یال درہم اگر خلوت میں ملے تو آرام سے اٹھائیں۔ اب دنیا میں ترقی ہو چکی ہے، دولت کی فراوانی ہے کمی نہیں برطانیہ جیسے ملک میں بھی نفرتاوار انسان سرمایہ دار کھانے کا پیکیٹ ان کے دروازے پر رکھ کر جاؤ پتھر پتھر اٹھا کے لے جائے

کرونا اور اخلاق

کرونا وباء کے حملے کے دوران میں اٹھنے والی ثقافت میں سے ایک کلمہ اخلاق نمودار ہوا کہ کرونا زدوں کے ساتھ ہمیں اعلیٰ اقدار اخلاقی کا مظاہرہ کرنا چاہیے بغیر رنگ و نسل و مذہب و جنس کے گرچہ گذشتہ بیس تیس سال میں ہم نے یہاں رہنے والوں غیر اردو والوں اور غیر سندھیوں کے لئے روزگار تنگ کر رکھا اور انکا جینا حرام کیا ہے اگرچہ ابھی ہم نے مذہب والوں سے بدتمیزی کیا تھا ہے گرچہ سندھ کے خزانے کو صرف سندھ ثقافت یا مہاجر ثقافت تک محدود کیا ہے۔ اسی طرح پاکستان اور اسلام کے تصور کو بھلانے کے لئے صوبائی خود مختاری کا بل منظور کیا تھا لیکن اس وقت آپ اس کو بھول جائیں لیکن اگر ہمیں موقع مل جائیں تو ہم اخلاق سندھی ہندی ہی کو زندہ رکھنے کے لئے دین اسلام اور اس کے لانے والے محمد سے تھوڑا سا رشتہ رکھنے والوں سے کسی قسم کا اخلاقی مظاہر نہیں۔۔۔ مظاہرہ کریں غرض مسلمانوں کا حافظہ بہت حد تک کمزور ہے اگر یاد بھی آجائے تو بھول جاتے ہیں چونکہ محمد نے مسلمانوں کو یہی سکھایا سمجھایا تھا غرض کرونا کی وجہ سے عین ثقافت اسلام اور غیر اسلام میں تمیز

کرنے کا موقع ملا ہے لہذا کوشش کریں گے خود کلمۂ اخلاق ایک دو قسم کا نہیں بلکہ سینکڑوں اقسام کے اخلاق پائے جاتے ہیں بعض کے نزدیک وہی اخلاق ہندوبت پرستی ہے بعض کے نزدیک سندھی اخلاق کے کھٹنے پکڑنے بعض کے نزدیک اپنی بیوی اور بیٹیوں بہن کا دوسروں سے بلا تکلف ملنے مصافحہ تصویر کشی آزاد خیالی تصور کریں گے تقاضا پورا کرنے کے لئے مصافحہ کرے ان کے پہلو میں بیٹھنا اخلاق ہے ہمیں پہلے مرحلے میں اس اخلاق کے تصور کی حقیقت معلوم کرنا ضروری ہے۔

کرونا اور ایٹم بم

کسی نے کسی عاقل سے پوچھا عقل کسے کہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا جو خیر و شر میں تمیز کرتی ہے۔ اس نے کہا ایسا نہیں کیونکہ بچے کو ٹافی دیتا ہے اسے اچھا سمجھتا ہے اور جو اسے ادب تمیز سکھاتے ہیں اسے برا سمجھتا ہے۔ شخص سائل نے دوبارہ پوچھا پھر کیا ہے اس نے کہا خیر سے خیر تر شر سے شر تر میں تمیز کرو۔ اس حوالے سے کرونا کو سب تسلیم کرتے ہیں لیکن بعض ایٹم بم کو بھی شر سمجھتے ہیں ایسی صورت میں ان دونوں میں کس کا شر زیادہ ہے کی تحلیل کریں۔ اس پر تو اتفاق ہے ایٹم بم تو قوموں کے لقمہ حیات سے بنا ہے کہتے ہیں ٹھیک ہے قوم کی حیات بچانے کیلئے بنا ہے۔ پاکستان نے ایٹم بم بنایا مقروض ہوا لیکن قوم کو نہیں بچایا اور پچاس سال سے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کر رہے ہے۔ اسی طرح ایران نے ایٹم بم بنایا آخر میں سارا سامان وہاں پہنچایا

کرونا اور متر فین سباء ۳۴، ۳۵

کرونا اور اموات

روزنامہ دنیا بروز جمعرات ۲۲ شعبان ۱۴۴۱ھ پہلے صفحہ کی سرخی ہے کراچی میں سانس کے مریضوں میں اضافہ کے عنوان سے جناح ہسپتال کے۔۔۔ ص ۳، ۱۳۔۔۔ تمام مریض دیگر بیماریوں کے باعث انتقال کر گئے ہیں۔ ان دنوں مین مرنے والے تمام مریضوں کو کرونا سے جوڑنا درست نہیں ہے۔ یہ خبر انتہائی دکھ والی افسوس اور حسرت کی بات ہوگی کیونکہ اس سے عوام الناس میں خوف پھیلایا ہے۔ ایک طرف کہتا ہے کرونا کا دوا نہیں بنی ہے ابھی اس مرض کو کوئی دوا نہیں دوسری طرف سے اس بیمار کا مفروضہ اکثر و بیشتر صحت یاب ہونے کا اعداد و شمار دیا جاتا ہے دوسری طرف خوف پھیل رہا ہے

کرونا اور انسان:-

کرونا اور انسان میں بہت سے چیزوں میں مماثلت نظر آتی ہے۔ تین مہینے یہاں کے شہری سے یہاں جیتے ہوئے رہنے کی یقین دہانی کے باوجود اس اصل اور تاریخ اور جائے پیدائش اصلیا بھی تک طبی نہیں ہوگا وہ انسانوں سے کیا جاتے ہیں معلوم نہیں ہوسکا دور دور سے اس کا تعارف ہوتا رہا ہے، انسان اس سے دور ہونا جاتے ہیں لیکن وہ بہت پیار کرتے ہیں مختصر تعارف پر گھل مل جاتا ہے۔ انسان بھی ایسا ہی رہا ہے اس لیے کہتے ہیں انسان حیوان اجتماعی ہے معلوم نہیں انسان شناسی کیلئے درسگاہیں جامعات تشکیل دیئے ہیں، اس کی کتنے شعبے بنائے ہیں، لیکن ابھی تک اس کی ایک جامع تعریف نہیں ہوسکی ہے۔ کسی نے اس کی تعریف میں اسے حیوان ناطق کہا ہے حالانکہ یہ تعریف جامع افراد مانع اغیار نہیں ہے یہ تعریف صحیح نہیں کیونکہ بعض حیوانات سے بھی نطق کرتے ہیں انسانوں کے سمجھنے میں نہ آنے سے وہ غیر ناطق نہیں بنتے ہیں۔ اگر کسی کو بات سمجھ میں نہ آئے وہ غیر ناطق ہوتا ہے، ہر قوم و ملک کیلئے دنیا بھر کے دیگر انسان غیر ناطق کہنا چاہیے لیکن ایسا نہیں کہتے، انسانوں نے انبیاء سے کہا ”آپ کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی“ تو کیا انبیاء غیر ناطق ہوں گے؟ فلاسفہ کی باتیں فلسفہ نخواستہ والوں کو نہیں آتے۔

انسانوں کی تعریف میں ہے وہ ایک حیوان مدنی طبع ہے لیکن یہ خود ایک گونگ لفظ ہے جیسے فلسفہ میں ایک لفظ بتایا جاتا ہے ”اسقطس“ اس جملے کی تعریف درست نہیں ہوئی۔ یہاں دو لفظ ہے ایک مدنی ہے دوسرا طبع ہے کلمہ مدنی کی جدید لغات میں ترقی پسند ترقی خواہ کو کہا ہے یعنی طبیعت انسان ترقی پسند ہے ایسا نہیں صرف عورتیں اور بچے مفت خوار والے کہتے ہیں زیادہ سے زیادہ مشنری سکول کے پڑھے لکھے دانشور کہتے ہیں غرب سے واپس آنے والے کہتے ہیں ہم نے ترقی کرنی ہے۔ ہمارے ایک ماموں زاد بھائی کا نام غلام نبی ہے جاہل اجڈ انسان ہے جسے اپنی جائیداد فروخت کر کے ٹریکٹر خریدی، اس کے بچے نے اس سے پوچھا ابو ہم سیٹھ صاحب کب بنیں گے تو باپ نے کہا باقی زمین فروخت ہونے کے بعد بنیں گے۔ تو ہم مسلمانوں کے۔۔۔۔ نے بھی کہا ہم ترقی کرنے ترقی دینے والوں نے کہا آپ کو ترقی کرنے کیلئے سب کچھ ہمارے حوالے کرنا پڑے پھر آپ کو ترقی ملے گی کہا کوئی بات نہیں ابھی ہمارے ملک میں ہر ایک اتنی رقم کے مقروض ہو گئے۔ دین کا بھی حال سب دیکھ رہے ہیں، ناموس بھی گئی جمعہ جماعت بھی ختم ہو گئے اب ترقی ہی ترقی ہے۔ اب تجربات، سب کچھ جاننے کے بعد

معلوم ہوا ترقی ہماری کرونا تھے۔

کرونا اور انسان:-

انسان کی تعریف میں ہے وہ مدنی الطبع ہے اور اجتماع دوست ہے یعنی اس کی طبیعت میں میلان میں اجتماع دوستی پائی جاتی ہے۔ کیا یہ تعریف سابقہ تعریف کے مقابل میں قرین صحت ہے؟ بعض کا کہنا ہے ظاہری طور پر تو لگتا ہے وہ اجتماع دوست ہے لیکن ایسا نہیں ہے اگر اجتماع دوست ہوتا تو قابیل ہابیل کو قتل نہیں کرتا اولاد اپنے بوڑھے باپ کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتے برادرزادے تایا کو برے نظر سے نہیں دیکھتے۔ اگر انسان کی طبیعت میں میلان اجتماع ہے تو عالمی طاقتیں لوگوں کو حیلہ بہانے سے بمباری نہیں کرتیں ایک مایوسی عالم دین ایک محلے میں ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتا اور ایک سطح کے دانشور دل سے دوسرے کو برداشت نہیں کرتے وہ کیوں دوستی کرنا چاہتے کرنا ہی کیا حاصل چاہتے ہیں دوستی کا مقصد کیا ہے؟ یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے اس کیلئے پہلے مرحلے میں خود اجتماع کا مفہوم واضح ہونا چاہیے بعض افراد کے جمع ہونے سے اجتماع بنتے ہیں گرچہ ایک دوسرے کو برداشت نہ کریں۔ ایک دوسرے سے نفرت کریں ہر ایک دوسرے کے مال و جان و ناموس لیوا ہو جائیں۔ انسان دوسرے انسان کو اس وقت پسند کرتا ہے جب وہ اس کے فائدے میں آتا ہو اس کے کام آتا ہو۔ کہیں بھی نہیں دیکھا دونوں ایک دوسرے کو صرف انسان ہونے کی بنیاد پر دوستی رکھتے ہوں۔ اس حوالے سے علم اجتماع کو پڑھنا ہوگا علم اجتماع جیسا کہ اس کی تاریخ پیدائش میں آیا ہے، وہ قریب العہد ہے یہ یورپ میں انقلاب صنعت دین جدید کیلئے وجود میں آیا ہے اس کا موسس اوگست کونٹ دور کا ایم ہے، انہوں نے اجتماع کی کیا تعریف کیا ہے؟

علم اجتماع اور اس کی تعریف سے پہلے اس علم کے وجود میں آنے کے اسباب عوامل اور تاریخ پیدائش اور اس کا موسس کا تعارف نہایت ضروری اور ناگزیر ہے۔ علم اجتماع کا موسس کا نام اوگست کونٹ ہے۔ کتاب مذاہب فکریہ معاصرہ تالیف محمود محمد مزوعہ ص ۲۱۳ اوگست کونٹ فرانس کے شہر پیرس میں ۱۷۹۸ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۸۷ء میں مرے لیکن اس کے پھیلانے گئے دیانت کش نظریہ آج انتہائی شد و مد سے مانند عالمی سطح گھر گھر میں پھیل گیا ہے۔ جس اوجست کے ایجاد کردہ مذہب نے جوانوں کو نشانہ بنایا تھا آج کرونا کو بھی زیادہ تر جوانوں کو ہی نشانہ بنا رہا ہے، ان کی نظر میں تاسیس علم اجتماع کی ضرورت کیسے پیش آئی ہے اس سلسلے میں تاریخ یورپ پر

ملک مکمل لاک ڈاؤن:-

ہوتے۔

کورونا اور لاک ڈاؤن

مسلمان کو پتہ نہیں اپنے پڑوس میں کوئی مسلمان بھائی ہے مسیحی ہے یا عیسائی یا ہندو، ہم پہلے ہی ہمسائیوں سے نہیں

ملتے وہ صاحبانِ حیثیت ہونے کی وجہ یا اپنے مذہبی تعلیمات کی وجہ سے پڑوسی کی حیثیت سے نہیں دیکھتے، ہم ایسی حرکت کرنے والے بھی نہیں جو پڑوسیوں کیلئے باعثِ اذیت و آزار ہو یہ تنہائی ہمارے محلے میں ہی نہیں پورا ملک ایسا ہی ہے۔ یہ تعلیمات مذاہب ہیں کیونکہ مذاہب کی بنیاد تائیس کی گئی ہے لہذا ہر ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں تاکہ مذاہب کرونا سے بچ جائیں۔ ہمارے گھر دائیں بائیں اہل سنت کے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے گھر میں عرصہ دس سال سے کسی قسم کی مذہبی سرگرمیاں نہیں ہوتی ہے اس کے باوجود انہیں کہاں سے تہ چلا کہ گھر والے فلاں مذہب والے سے تعلق رکھتے ہیں عرصہ دس سال سے گھر سے ملے عالیشان چار منزلہ گھر بنایا ہے بکرا عید کے موقع پر اونٹ بیل بکرا کے قربانی کرتے ہیں، قربانی کے بارے میں سنا تھا فقراء مساکین پڑوس ہم تو اسلام میں کسی عید کو نہیں مانتے میں تقسیم کریں، بھی حصر نہیں دیتے کیونکہ انھیں۔۔۔۔۔ ہمارے گھر میں ہماری اولادوں، بنو بنین کو ہدایت دیتے ہیں ہم سے فاصلے پر رہو۔ ہمارے دامادوں اور برادر زادوں کو ہدایت دی گئی کہ اگر ان سے کچھ حاصل کرنا ہے تو ضرورت کی حد تک ملیں ورنہ فاصلہ پر رہیں۔ اسی طرح ہمارے رشتہ داروں کو بھی ہدایت دی ہم سے فاصلہ پر رہیں یہ تو اللہ کی نعمت سبلی ہے کہ کم سے کم ان کی شر و شقاوت سے محفوظ ہیں۔

کرونا اور لاک ڈاون دودھاری تلوار ہے ایک طرف موڑیں گے تو اس طرف والے مریں گے اگر دوسری طرف موڑیں گے تو پہلے طرف والے مرجائیں گے اگر کرونا کو نہ روکیں گے تو سراسیمہ سے لوگ مریں گے اگر کرونا کو روکنے کے لیے لاک ڈاون کریں گے روزانہ کمائی سے کھانے والے مرجائیں گے، دکاندار مریں گے صنعتیں مریں گے بعد میں ارباب صنعتیں بچے کچھ سکے فرار ہو جائیں گے اب انتظار کریں کون زیادہ یا کس طرف زیادہ مریں گے تقلید کا یہی فائدہ بعد میں کہے گا ہم تو معصوم نہیں تھے پہلے کہ رہے تھے ہمارے اوپر اعتماد کریں ہمارے ساتھ ماہرین تجربہ کار ہے جب غلطی ثابت ہوتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو معصوم تو نہیں تھے۔

اب کرونا ختم ہونے کے بعد معلوم ہو گا یہ طریقہ کار صحیح تھا یا نہیں یہ فیصلہ کس دلائل کے تحت کیا تھا۔ علماء دین اور غیر دین کار و ارج علماء دین نے دین کے نام سے خطرے لاگو کر کے پیسہ جمع کیا وہ پیسہ دین کی سر بلندی میں خرچ نہیں کیا عمارتیں بنانے والے علماء کی زندگی کی سہولیات میں خرچ کیا۔

لاک ڈاؤن میں جمعہ جماعت مساجد کا بند ہونا بھی شامل ہے، ٹرانسپورٹ دکانیں کا رخانے بند اور کھولنا شہری نظام میں آتا ہے، لیکن جمعہ جماعت مساجد شہری نظام شامل نہیں ہے یہ تو اللہ سبحانہ کی حدود میں آتا ہے یہ کیوں کس منطق کے تحت بند کیا ہے؟ اس کے جواب میں حکومت نے کہا ہے صدر مملکت نے مصر کے جامع الازہر اور علماء سعودی سے فتاویٰ حاصل کیا ہے ان سے عرض ہے یہ حدود دین ہے دین اللہ کی ہے دین کا مواد قرآن میں ہے قرآن کو محمد نے لایا ہے، تطبیق عملی رسول اللہ نے کر کے دکھایا ہے مسلمان اپنے دین تابع از علماء ازہر و سعودی نہیں ہے۔ حلال حرام جائز و ناجائز صرف اللہ بتائے گا اگر کوئی عالم دین دین کا ترجمان بنے ہیں تو انہیں قرآن سے استناد کرنا پڑے گا، یہ قرآن کی کس آیت سے استناد کیا ہے؟

لاک ڈاؤن موجب شکوک شبہات ہے:-

- ۱۔ بعض ممالک نے لاک ڈاؤن نہیں کیا بلکہ اسکی مخالفت کی ہے۔
 - ۲۔ ملک میں بعض جگہوں پر اس حکم کو مسترد کیا۔
 - ۳۔ لاک ڈاؤن سے ناقابل تلافی نقصانات بتائے ہیں
 - ۴۔ بیلاروس کے صدر نے لاک ڈاؤن کو پاگل پن کہا ہے۔
 - ۵۔ خود یورپ میں بھی لوگوں نے مخالفت کی ہے۔
 - ۶۔ لوگوں کے دلوں میں نفرت کدورتیں جنم پائیں۔
 - ۷۔ کراچی اسلام آباد کے ڈاکٹروں نے اکثر و بیشتر مریضوں کو رونا سے متاثر نہیں بلکہ دیگر امراض سے مرنے کی تصدیق کی ہے
 - ۸۔ بہت سے مریض بغیر دواء کے صحت یاب ہوئے ان کا اعلان نہیں کیا۔
 - ۹۔ ہسپتالوں میں جو بھی گیا اسے کرونا سے متاثر بتایا گیا۔
- کرونا کے بارے میں حکومتی اقدامات مشکوک:-

کراچی میں جس دن لاک ڈاؤن کیا گیا اس دن مارکیٹوں مین بہت رش ہو گیا دوسرا اخباروں میں آیا

لوگوں کی عدم احتیاط کی وجہ سے کرونا کیسز میں اضافہ ہو گیا۔ ایک جلوس کی حکومت نے اجازت بھی۔۔۔ لیکن اس بارے میں نہیں جلوس کی وجہ سے کیسز بڑھ گئے۔ علامہ طالب جوہری کی نماز جنازہ میں بہت رش تھا قدم رکھنے کی جگہ نہیں تھی یہاں حکومتی انتظامیہ بھی شریک ہوئیں لیکن دوسرے اخبار میں نہیں آیا اس کی وجہ سے زیادہ کیسز آئے۔

کرونا اور حکومت:-

حکومت کا پہلا عنصر قانون ہے قانون عقلی مفروضے کی تحت دوہی ہیں۔ ایک قانون وضعی ہے جسے بشر بناتے ہیں بشر کے بنائے ہوئے قانون میں چند خامیاں ہیں۔

۱۔ بشر بشر کیلئے قانون بنائے اس پر دوسرے بشر عمل کریں اس میں۔۔۔ نقادین ہر انسان کہے گا میں اس کے بنائے ہوئے قانون پر کیوں عمل کروں؟ قانون اپنے سے مافوق ہستی کا ہونا چاہیے۔

۲۔ قانون بنانے والے کو اس قانون میں کوئی فائدہ، عائد نہیں ہونا چاہیے، اس کے فائدے اس قانون میں ملحوظ ہونگے تو دوسرے کے زیان میں ہوگا۔

۳۔ قانون کامل و شامل ہونا چاہیے اس میں کوئی خلل نہ ہو، کوئی انسان آئندہ آنے والے حالات سے واقف نہیں ہوتا ہے چنانچہ کرونا اس کی روشن مثال ہے کہ نشر کے خطور میں ہی نہیں تھا۔ انعام آیت ۵۱ کی تفسیر میں شعر ادوی اپنی تفسیر ص ۳۹۸ پر لکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

کرونا اور مستقبل کی جنگیں:-

سرور صدیقی صاحب کے ٹو اخبار بروز منگل ۶ شعبان ۱۴۴۱ھ میں لکھتے ہیں کہ ”مغرب کی آئندہ کی جنگیں بغیر ہتھیار عقل سے لڑیں گے“ یہ تعبیر ایک ناقص تعبیر ہے کیونکہ کرونا بھی ایک اسلحہ مادی ہے پہلے قریب دور میں ایک چھوٹی گولی سے مارتے تھے پھر گیس سے مارتے تھے پھر اقتصادی جنگ سے مارتے تھے اس کے بعد پیاس کی جنگ سے مارا ہے۔ دنیا کو اصلاح کرنے کیلئے انبیاء آئے جبکہ فساد کرنے کیلئے شیطان آتے ہیں۔

کرونا کے بارے میں اظہار خیال:-

۱۔ کرونا نامی کوئی وائرس کا ہونا انکار نہ پذیر ہے۔

۲۔ اس کا پھیلاؤ طبعی تھا یا کسی نے پھیلا یا تھا اختلاف پایا جاتا ہے۔

۳۔ یورپ میں اس سے برآمد نتائج تو ابتر ہی ہے انکار ممکن نہیں۔

۴۔ پاکستان میں اس میں سیاست کا دخل زیادہ ہونے کے زیادہ قرآن و شواہد ملے ہیں۔

کرونا اور شکوک و شبہات:-

کرونا جس دن ہمارے ملک میں آنے کا کہا گیا ہے اس دن سے آج بروز پیر ۵ ذوالحجہ کالم نگاروں نے اس کو ایک متنازع مشکوک متنازع بنانے میں بہت کردار ادا کیا ہے کبھی یہ تیسری عالمی جنگ کا آغاز ہے، یہ وائرس کی جنگ ہے، کسی نے اقتصادی کسی نے امریکا اور چین کی اقتصادی جنگ کہا، کسی نے کہا یہ بل گیٹس نے پھیلا یا ہے۔ چنانچہ پیر ۵ ذوالحجہ کے اخبار دنیا کی سرخیوں میں آیا ہے بل گیٹس نے کسی امریکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کرونا پھیلانے میں میرا کوئی کردار نہیں ہے۔

لاک ڈاؤن مین نرمی۔

کرونا سے لڑنے کیلئے پہلے دفاعی حملہ میں زندگی کی سرگرمیوں کو دکان صنعت تعلیم وغیرہ کو جام کر کے لاک ڈاؤن میں دو مہینے رہنے کے بعد کرونا میں اضافہ لاک ڈاؤن کو خاتمہ اس حکمت عملی کی تضادی۔۔۔ نقطہ ہوگی۔

لاک ڈاؤن سے حاصل شدہ۔ ڈاکٹر عسکری رضوی

۲ ذوالعقدہ ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے اخبارات دنیا کے کالم میں ایک کالم لاک ڈاؤن سے حاصل شدہ اسباق ہے۔ جہاں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں بظاہر لگتا ہے پاکستانیوں نے کرونا اور اس کے منفی اثرات کے سامنے ہتھیار ڈال ہیں کیونکہ کسی نے بھی اس صورت حال سے نجات ملنے کی کوئی امید نہیں دی ہے۔ لوگ دو متحارب گروہوں میں بٹ گئے ہیں بعض اپنی صحت کے بارے میں محتاط ہیں اور بعض بلکہ اکثر و بیشتر اس کے وجود سے انکار کر رہے ہیں۔

کرونا اور امریکا

روزنامہ دنیا پیر ۱۰ رمضان ۱۴۴۱ق، امریکا چھ ہفتوں میں تیس کروڑ افراد بے روزگار ہو چکے ہیں۔ ۱۵ مارچ سے ۱۸ مارچ تک پندرہ مارچ سے اٹھارہ اپریل تک ۸۹ لاکھ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ کرونا اور سعودی عرب روزنامہ دنیا پیر ۱۰ رمضان ۱۴۴۱ق کے سرخیوں میں آیا ہے، کرونا معیشت کیلئے دھچکا تکلیف دہ عمل ہے۔ فیصلوں

کا وقت آ گیا ہے۔ سعودی عرب۔۔۔۔۔

کرونا اور امریکا:-

چند دن پہلے بلال رشید نے روزنامہ دنیا میں کرونا کس نے پیدا کیا ہے کے عنوان میں یہ احتمال بھی پیش کیا تھا کہ کرونا کو امریکا نے ایجاد کیا ہے۔ آج بروز جمعہ ۹ شعبان ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے روزنامہ دنیا کے کالم نگار صابر شا کرنے کرونا سے تبدیلی کی خبریں کیوں میں لکھا ہے اس وقت کرونا سے خطرہ سب سے زیادہ امریکا کو درپیش ہے لکھا ہے امریکی افواج پر حملہ ہو چکا ہے اس کے بعد امریکا نے کرونا کو امریکی سلامتی کیلئے سب سے زیادہ خطرناک قرار دیا ہے۔ کہتے ہیں امریکی بحری جہاز جس میں پانچ ہزار فوجی ساز و سامان کے ساتھ ایران پر حملے کی تیاری میں تھے اس پر حملہ ہو چکا ہے اس جہاز میں سوار ۱۸۰ افراد یا ۱۰۰ افراد کرونا سے متاثر ہو گئے ہیں۔ اس جہاز کو انامی جزیرے پر لنگر انداز کیا گیا ہے، تمام سہولتوں کے باوجود کرونا کا امریکا پر حملہ پھر اس کی افواج پر حملہ۔ اس آیت کریمہ۔۔۔ ترجمہ ہے اگر محکم۔۔۔ میں چھپے بھی ہوں موت آ سکتی ہے۔ آیت دوسری جن کی جہاں آنا ہے اس انسان کو اپنی آرام گاہ سے اٹھا کر لیجاتے ہیں۔ کرونا کے ابتدائی دنوں میں صدر ٹرمپ اس سے سیاسی چال کھیل رہے تھے بعد میں چین سے منت سماجت مزاق آخر میں خود طبیب بن کر ملی و باء کو دواء سے علاج کرنے کی بات کر رہے تھے۔

کرونا اور امریکہ:-

روزنامہ دنیا بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ پہلے صفحہ کی سرخیوں میں آیا ہے امریکہ میں چھ ہفتوں میں تین کروڑ لوگ بیمار ہو چکے ہیں۔ ۱۵ مارچ سے ۱۱ اپریل تک مزید ۸۹ لاکھ افراد بے روزگار ہو گئے ہیں۔

امریکا اور کرونا:-

دنیا اخبار میں کرونا سے متعلق موقف ابتدائی کرونا ظاہر ہونے کے بعد آج ۹ محرم الحرام ۱۴۴۲ق کے ورلڈ میڈیا اور دیگر سرخیوں میں صدر ٹرمپ کی کرونا سے متعلق بے اعتنائی سست روی کی شکایت میں خاص کر عالمی ادارہ صحت پر تنقید اور دوسری طرف سے ۵۶ لاکھ سے زائد کرونا سے متاثر۔۔۔ لاکھ سے زائد اموات کرونا کو ایک تنازعہ غیر تسلیم شدہ مشکوک مختلف فیہ پیش کرتے ہیں۔

اسی اخبار کے کالمی صفحات کے ورلڈ میڈیا میں صدر ٹرمپ کو کرونا کے بارے میں غیر سنجیدہ اقدامات یا خیالات رکھنا کے الزام لگایا ہے۔ ان میں سے ایک صدر ٹرمپ ماسک پہننے کے خلاف بار بار بیان دیتے آیا ہے چنانچہ ایک انتظامیہ نے صدر کو ماسک پیش کیا تو انہوں نے پہننے سے انکار کیا اور کہا ہم میڈیا کو خوش کرنے کیلئے ماسک نہیں پہنوں گا۔ ورلڈ میڈیا میں پہلے سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ وہ کرونا کے بارے میں عالمی پالیسی کے حامی نہیں ہے۔ جب۔۔۔ مرکز ہدایات کا کرونا کے بارے میں صورت حال ہو اس کا صدر مخالف تصور کس نے دنیا کو تشویش نہیں ہوگی۔ اس مضمون میں آیا ہے کہ ایک شہر میں صدر ٹرمپ نے خطاب کرنا تھا لوگوں نے ماسک نہیں پہنے۔ کالم نگار لکھتے ہیں ابھی سنا ہے کرونا کیسز یہاں بڑھ رہے ہیں۔

ماسک نشان نفرت:-

بروز بدھ ۱۶ ذوالعقد ۱۴۴۱ھ اخبار دنیا میں ورلڈ میڈیا میں آیا ہے ٹرمپ ماسک کیوں نہیں پہنچتے مضمون آیا ہے۔ امریکا کا ایک بڑا طبقہ ماسک نہیں پہنتا اسے اپنی کمزوری سمجھتا ہے یہ انکی اپنی رائے تھی یا ٹرمپ کی حمایت میں تھی۔ کرونا کے بارے میں اہل دنیا کو لمحہ فکریہ ہے دنیا کا سب سے بڑی حکومت کا حکام جہاں آج کی تاریخ ۲۲/۸/۲۰ مریض ہوئے اور ۵۵۳۷۱۳۳۷۵۵ موات ہوئیں وہ ماسک نہیں پہنتے یہ کرونا کے بارے میں شکوک آور ہے۔

کرونا اور برطانیہ:-

روزنامہ دنیا بروز بدھ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ میں آیا ہے برطانیہ میں چین نہیں یورپی ملکوں سے وائرس آیا ہے۔ کرونا اور امریکا روزنامہ دنیا بروز بدھ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق میں آیا ہے کل مریض بارہ لاکھ تیس ہزار نو سو چھتر ۱۲۳۰۹۷۶۱۱ موات ۸۳۷۱۷۱ ہوئی ہیں بروز جمعرات ۲۰ رمضان ۱۴۴۱ق ۱۲۳۳۸۲ مریض اموات ۲۸۷۸۴ امریکا مزدور طبقہ بے روزگاری الاؤنس پر قناعت اکتفاء کرتے ہوئے کام کرنے سے گریز کر رہے جس پر ریاستوں نے حکم نامہ جاری کیا ہے جان خطرے میں ڈالو یا فاقوں سے مرد بعض بے روزگاری الاؤنس بند کریں گے یہ ہوتا ہے قانون وضعی کے اثرات نیز اس اخبار میں آیا ہے کہ امریکا نے کہا ہے وائرس چین کے شہر دوہان کی لیبارٹری سے نکلنے کی تفصیل رپورٹ جاری کریں گے کرونا اور برطانیہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کل مریض ۱۱۹۴۹۹۹۰ موات ۲۹۴۲۷ ہیں۔

کرونا اور افطار پارٹی:-

کرونا جہاں ایک قسم کا عذاب قہر و غضب کی صورت میں نمودار ہوا ہے شاید اس بارے میں سیاستدان، اقتصادان، علماء دین کے اظہار نظر میں تضاد اپنے عروج پر ہے معلوم نہیں آخرین تشخص کہاں رکھی ہے لیکن میرے لئے اس کے خوف کے سائے، چھاؤں میں کچھ ضروری ناگزیر حقائق پر اظہار نظر کرنے کا موقع ملا۔ کرونا جہاں انسانی جسم کو عارض ہوا تو دنیا میں تہلکہ مچ گیا لیکن انسان کیلئے اس کے جسم سے زیادہ روح، روح سے زیادہ دین ہے۔ دین کو ایک طویل عرصے مختلف انواع و اقسام مختلف ناموں سے کرونا لاحق ہوا ہے اگر کرونا جس میں اعدا و شمار کرنے والے دو تین فیصد بھی نہیں پہنچا ہے لیکن دین کو لگنے والے کرونا نے دین کے پورے ڈھانچے کو بدل کر نیا ڈھانچہ لگایا ہے جیسے ہاتھ پیر کٹنے والوں کو مصنوعی اعضاء لگاتے ہیں، دین کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہے۔ آپ دنیا بھر کے علماء اسلام سے پوچھیں دین اسلام کی اصلی برگشت کیا ہے تو زبانی حد تک ایک جواب ملے گا، قرآن اور محمد ہے۔ قرآن تو مسلمانوں کے پاس بطور کامل و اتم موجود ہے لیکن محمد کی ذات ہم سے غائب ہے۔ قرآن کا ذکر بغیر نام محمد ادھورا ہے لیکن آپ کی سیرت مطہرہ کے بارے میں خود آپ کے نبی از تدوین اور بعد میں دو صدی مکمل گزرنے کے بعد سب سے پہلا سیرت محمد پر غزوات محمد کے نام سے محمد بن اسحاق یا واحدی کی کتاب ہے دونوں کی توثیق نہیں ہوئی ہے۔ علماء اور محققین نے تین چیزوں کے بارے میں وارد روایات غیر موثق ناقابل اعتبار گردانا ہے، شان نزول غزوات اور پیشگوئیاں سیرت محمد کے بارے میں مرویات کو مشکوک بنایا ہے، جب مشکوک ہو جاتا ہے تو حجت سے گرجاتا ہے یہ پہلا نکتہ ہے۔ دوسرا نکتہ قرآن اور محمد دونوں کو یکسرہ چھوڑ کر امت تحت چھتر باطنیہ ایک نے مذہب اہل بیت دوسرے نے مذہب اصحاب بنایا ہے۔ اس وقت مسلمان سنت رسول اللہ پر نہیں بلکہ سنت اہلبیت یا سنت اصحاب پر عمل پیرا ہیں۔ ان دونوں کو حجت بنا کر کل دین ان کے نام سے چلا رہا ہے، یہ اصل دین کیلئے کرونا سے زیادہ مہلک، مدمر ثابت ہو چکے ہیں اس وقت مسلمانوں کے پاس جس چیز کا دین کے نام سے چرچا ہے بے دینی نقلیات چلتی ہیں۔

افطار پارٹیاں:-

افطار کی اصل شرعی حیثیت کے بارے میں گفتگو کرنے سے پہلے اس کی۔۔ مفروض کے بارے میں کچھ

عرائض پیش کرتے ہیں۔ ہم فرض کرتے ہیں افطار کی فضیلت کہاں اور کس حد تک متصور ہے یہ بعد کی بات ہے موجودہ افطار جیسا کہ وجاہت نے لکھا ہے وراثتی اور پر لطف مزے کی ہوتی ہے۔

۱۔ افطار پارٹیاں اس وقت جہاں کہیں ہوں کمروں میں یا خیابان یا اسلام آباد کے کسی چوک پر ہو جہاں وز ہر اعظم وزیر اطلاعات حاضر ہو یا یہاں بندر روڈ پر یا مساجد یا یوانوں میں ہوں وہاں ریا اور شرک ان پر غالب ہے، اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ خاص سرمایہ داروں میں ہو، پت تنوع پر لطف پر مزہ پر خوری سے حیوانات جیسا کھانے کا موقع سمجھیں۔

۲۔ روزہ انسان کو بھوک پیاس کی یاد دلاتا ہے جبکہ افطار اس وقت لذیذ پر لطف مرغن مشروب سے بھرے ہوتے ہیں۔

۳۔ افطار پارٹیاں ارباب اقتدار صاحبان مال و دولت، معروف خاندانوں والے اثر رسوخ والے پیش پیش ہوتے ہیں اکثر اور اکثر و بیشتر روزے میں نہیں ہوتے۔

۴۔ افطار انسان غذا خوری کو بھول جاتا ہے حیوانی غذا خوری یاد دلاتی ہے۔

ماہ مبارک رمضان میں ایک بے سند یا کم سے کم مشکوک مخدوش عمل کو ماہ مبارک رمضان کے عبادت صوم میں بطور قاجاتی شامل کیا گیا عمل کا نام ہے محلے کے مفاد پرست مساجد کے انتظامیہ چہرہ بناتے ہیں یہاں ماہ مبارک کے مغرب کی نماز کو پکڑا نماز کہا گیا ہے۔ آیا یہ ایک قسم کی مہمان نوازی ہے ایک قسم ہے اگر روزہ کھولتے وقت حاضر افراد کو طعام دینا افطار کہا گیا ہے مہمان نوازی سنت اعراب فارس ترک ہندی ہے اسلام نے اس کی توثیق کی ہے یا مزید رنگ ڈالا ہے یا اسلام اس کے بارے میں ساکت ہے یہ باتیں قرآن اور سنت و سیرت محمدی ملنی چاہیے جو رمضان کے مہینے میں افطار سے شروع ہوتے ہیں افکار کا ذکر نبی کریم کے آخری شعبان کے خطبہ جمعہ میں آتا ہے جہاں یہ احتمال قوی ہے اس وقت مسجد نبوی کے ایک کونے پر بعض تازہ نو مسلمان جن کا خانہ آشیانہ گزراوقات تھا وہ لوگ مراد رسول اللہ تھے اس مزید فضائل چڑھا کر اسے خاص عنوان بنایا گیا ہے۔

قرآن اور سنت و سیرت رسول اللہ کے ۲۳ سالوں میں ایسا کوئی اہتمام نظر نہیں آیا، گذشتہ صدی کے ایک عالم دین دمشق بنام علی ططاوی فن خطابت اور کتاب نویسی میں اپنے دور کی ایک مایہ ناز شخصیت تھے نے مہمان

نوازی کو زمان جاہلیت قبل از اسلام عربوں کی روایات کہا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عمل اس وقت کی ایک ضرورت ناگزیر تھی کیونکہ اس زمانے میں ہوٹل دکانیں نہیں ہوتی تھیں اشیاء خورد و نوش کی دکان ہوٹلوں میں میسر نہیں ہوتی تھیں، سفر ایک ضرورت انسانی ہے دوسرا لوگ اپنی مدت سفر کی غذا اپنے ساتھ میں نہیں لے جاسکتے تھے تو مسافر صاحبان اعیان امراء اغنیاء کے گھروں کے قریب فرش بچھا کے استراحت کرتے تھے اور وہ انھیں غذا پہنچاتے اس طرح یہ عمل عربوں میں ایک شرافت و فضیلت والا عمل قرار پایا۔ دین اسلام ایک مکمل نظام حیات آنے کے بعد بے مقصد جو دوسٹا ریاکاری نام نمود وغیرہ پر پابندی لگائی حتیٰ قرآن کریم میں نبی کریم کو زیادہ جو دوسٹا کرنے سے منع کیا ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ فرقان ۶۷۔ ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا﴾ اسراء ۲۹۔ اسلام میں جو دوسٹا اور شجاعت کو قرآن کی آیات کی حدود کا پابند کیا ہے، قرآن میں مساکین فقراء ابن سبیل اسیر کو کھان کھلانے کا حکم آیا ہے سرمایہ دار و وزراء سربراہ مملکت علماء برسر اقتدار کو کھانا کھلانے کا حکم کہیں بھی نہیں آیا ہے اس میں عقل اور شروع دونوں میں کوئی بہتری کی منطق نہیں پائی جاتی ہے۔ جن دسترخوانوں کو حوالہ امام حسن کے حوالے سے دیا جاتا ہے وہ غلط ہے، امام حسن کے پاس ایسی کوئی درآمد نہیں تھی اگر تھی بھی تو آپ تابع قرآن تھے۔

افطار پارٹی:-

ملک کے حکمرانوں کو نگرہ کرتے ہیں کم و بیش واضح ہو گیا عمران خان کو کس نے وزیراعظم بنایا، نواز شریف کو کس نے وزیراعظم بنایا ہے۔ کہتے ہیں جہانگیر ترین جیسے سرمایہ داروں کو بنایا ہے انہوں نے ہی گمراہ کیا۔ ملک کے تاجروں کو کس نے حرام خوری سکھائی معلوم ہے حکمرانوں نے سیکھایا ہے، سرمایہ داروں نے بنایا ہے۔ ملک میں عیاسی کس نے پھیلائی، سرمایہ داروں نے ملک میں علماء کو عیاش کس نے بنایا، سرمایہ داروں دین فروش کر کے اپنے لئے آخرت جہنم کا بنگ کس نے کی۔ سرمایہ دار ملک میں دشمنان اسلام کی تخریب اسلامی کا بجٹ کون تقسیم کرتے ہیں وہ سرمایہ دار ہیں۔ افطار پارٹی کون دیتے ہیں سرمایہ داروں کے گماشتے کرتے ہیں۔ سرمایہ دار سے مراد منظور صرف وہ افراد نہیں جنہوں نے میرے آباد گھر کو ویران خانہ بنایا، اسلامی سرگرمیوں کو بند کیا میرے اعضاء کو میرا دشمن عاقیہ باغیہ بنایا بلکہ ملتان سے لیکر ملک کے گوشہ کنار میں موجود مختصر

سے مال حرام مال مفت جس کے مال میں شامل ہو گیا یا حلال ہی ہو اس میں طغیان آیا ہے بے راہ روی پر گامزن کیا۔ انہی سرمایہ داروں نے مدارس دین میں تربیت دینی لینے حوزات درس اجتہاد لینے افراد کو دین کا دائیں بائیں اوپر نیچے کاٹ کاٹ کلمہ گوئی سے روکنے والے خمس دے کر۔۔۔ سرمایہ دار ہیں۔ دین و دنیا بے اعتدال صاحبان مال ہیں گمراہ کنندگان علماء ہیں۔

کرونا اور افطار پارٹی:-

نبی کریم کی دس سالہ حیات طیبہ میں کوئی مثال نہیں ملتی کہ مسجد نبوی میں دسترخوان بچھایا ہو اور سب انصار و مہاجرین شریک ہوئے ہوں۔ افطار خلفاء راشدین کے دور میں ایسا کوئی تذکرہ نہیں ملتا نہ قرآن میں ایسا ملتا ہے۔ غریبوں کا خیال ان کے لئے مقررہ کردہ حقوق انھیں پہنچانا ہے مفت کی کہانیاں دینا یہودیوں کی تلقین ہے کہ مسلمان میں گداگری کو فضیلت قرار دیں یہ بدترین بدعتوں میں سے ہوگا آخر میں یہاں بھی سرمایہ داروں کا ہی قبضہ ہوگا۔

بروز پیر ۱۰ رمضان ۱۴۴۱ق ورلڈ میٹیا کے عنوان سے رمضان المبارک اور کرونا وائرس کا لم نگار و جاہت علی رمضان المبارک میں مسلمان اور خاص کر دینی گھر میں اور مساجد میں افطار پارٹیاں کھانوں میں تنوعات مظاہر اور رونق کا ذکر کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں ماہ رمضان میں ہم لوگ ایک دوسرے کے گھر میں یا مسجد میں ایک پر لطف افطار کے مزے اڑاتے ہیں۔ جس میں خوراک کی بڑی ورائٹی پائی جاتی ہے اس کے بعد اور مسائل رقمطراز کئے کہ یہ ہمارا عنوان نہیں ہم اپنے موضوع کی طرف آتے ہیں۔

۱۔ واجب نمازوں کے ساتھ نفلیات اس میں ماہ مبارک کی تعقیبات ہیں۔

۲۔ شبینہ اور شبہائے قدر

۳۔ عید جو بے اساس ہونے کے علاوہ مزاج اسلام کے سراسر منافی ہے۔

۴۔ ماتم و اعیاد

۵۔ افطاریات یعنی مہمان نواز جو ہمیشہ ان کے بقول مستحب اچھے فضائل میں شمار ہوتا ہے۔ ماہ

رمضان بہت فضیلت رکھتا ہے۔ افطار کے بارے میں لاک ڈاؤن کے اعلانات ہدایات میں آیا ہے اس سال

افطاروں کو چاہیے گھروں میں ہوں یا مساجد میں ممانعت ہوگی۔ دین ملاوٹوں خود نماؤں تکبراًوں سے پاک دین ہے اور دین الخالص فضائل اگر سیرت و فطرت مسلمان ہو یہ قدر و قیمت والا ہوگا ورنہ اصل دین کو روکنے پیچھے دھکیلنے کے ہتھکنڈے ہوں گے۔

کرونا اور اذان:-

اذان یعنی اعلان و اعلام دخول وقت صلاۃ ہے، صلاۃ وہ عبادت ہے جو بندے اپنے خالق و رازق کے حکم پر دین میں پانچ دفعہ ادا کرتے ہیں یعنی شعائر دین بلکہ شعائر اسلام ہے نماز کے بارے میں آیات ہے نماز اوقات مقررہ پر ادا کریں لہذا بروقت حضور کے لیے اعلان ناگزیر ہے یہ اعلان خود نبی کریم بنیاد رکھتی ہے جب یہاں دیکھو وقت صلاۃ کی رمز ہے وہاں ساتھ ہی شہادت توحید کے ساتھ شہادت رسالت بھی ہے یہ شہادت رسالت اس جملہ کا مصداق جلی ہے جہاں اللہ نے نبی کریم سے فرمایا تھا آپ کے دشمن ہی ابتر ہے۔ روزنامہ دنیا بروز بدھ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کے پہلے صفحہ کی سرخیوں میں آیا ہے لندن آذانوں سے گونج اٹھا۔ امید ہے آئندہ آنے والے دنوں میں اسلام عزیز کے اصول و مبانی کی عملی تفسیر سامنے آئیگی۔ یہاں میں اس حوالے سے دو حقیقتوں کے میں اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ پرویز مشرف اتاترک پاکستان کے دور حکومت میں برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی پلیر پاکستان کے دورے میں آئے تھے تو پرویز مشرف نے فیصل مسجد کی اذان بند کی گی۔ اسلام آباد سرزمین پاکستان سے تمام حدود و ابعاد بھارت چین افغانستان ایران بحیرہ عرب کے سرحدوں کے اندر مسلمان ہی رہتے ہیں مسلمانوں کے شعائر دینی یہ دائمی ہمہ وقت ایک اذان ہے سرحد میں اسلام ہی آباد ہے اسکا دار الخلافہ راولپنڈی کے ایک مضافات کا خصوصی نام ہو گیا جہاں حکمران ملحد ہونے سے پہلا اقدام اذان کو بند کیا۔ آج ٹونی بلیر کے ملک کے دار الخلافہ لندن اشہد اللہ واشہد انامحمد رسول اللہ سے گونج اٹھا۔

کرونا اور اذان:-

کرونا اس وقت دنیا کے مظاہر طاقت و قدرت کو لاکار رہا ہے۔ ایک عجیب مہلک۔۔۔ کنندہ چیز ہے اس کو مارنے کیلئے ڈرون بھی نہیں چاہیئے، میزائل بھی نہیں۔ عالم اسلامی کو۔۔۔ دینے والے ایٹم بھی اس کو نہیں لگتے ہیں۔ لوگوں کو بد بخت بنانے والے اپنی سیاسی اجتماعی اقتصادی تنظیم چلانے کیلئے بنائے گئے سب خوف اللہ نہ

ہونے کی وجہ سے جعلی قصہ کہانیوں سے رونے جعلی۔۔۔ پکار والی دعائیں وہ نہیں سنتے ہیں اب کرونا کسی خوف زدہ نہیں صرف نام اللہ خام خالق کرونا سے خائف ہے۔

کرونا اور اسد عمر:-

بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ روزنامہ دنیا کی پہلی سرخی میں وزیر منصوبہ بندی اسد عمر نے کہا ہے ”ہر مہینے میں چار ہزار آٹھ سو (۲۸۰۰) لوگ حادثات میں مر جاتے ہیں لیکن ٹریفک بند نہیں ہوتی ہے۔ مزید کہا ہے معاشی بندش کرونا سے زیادہ مہلک ہے، کرونا کے باعث پاکستان میں معاشی نظام شدید متاثر ہوا ہے۔ بے روزگار ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ اسی لاکھ (۱۸۰۰۰۰۰۰) ہو سکتی ہے۔ دس لاکھ چھوٹے ادارے بند ہو سکتے ہیں۔ پاکستان کسی کی تقلید نہیں کریگا، پاکستان میں ماہانہ ۱۴۸۳۸ اموات عام ہوتی ہیں۔

کرونا اور فرانس

روزنامہ دنیا بروز پیر ۱۰ رمضان ۱۴۴۱ھ پر پہلے صفحے کی سرخیوں میں آیا ہے فرانس مین کتوں کے ذریعے کرونا کے مریض کی تشخیص کرے گے۔

کرونا اور فرانس:-

روزنامہ دنیا بروز منگل ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ ص ۶ پر آیا ہے فرانس میں کرونا دسمبر ۲۰۱۹ء میں تھا انکشاف کیا۔

کرونا اور فرانس

روزنامہ دنیا بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے پہلے صفحے کی سرخیوں میں آیا ہے ”فرانس میں کتوں کے ذریعے کرونا کے مریض کی تشخیص کریں گے“۔ دین انسانیت کے محل پیدائش میں انسانی اقدار اس حد تک پہنچا یا گیا ہے، کتوں سے انسانوں کی تذلیل کریں گے۔

کرونا اور اخبار

اخبار خبر کی جمع ہے، خبر کی تعریف میں علماء معانی لکھتے ہیں: کتاب بحوث منہجیہ فی علوم

الابلاغۃ ص ۲۲۱ الخبر ما یصح ان یقال لقائلہ انه صادق او کاذب فان کان الکلام مطابقا

للو واقع کان قائلہ صدق وان کان کاذبا غیر مطابق له کان قائلہ کاذبا۔

انسان کے منہ سے صادر کلمات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک انشاء ہے کلام انشاء کے لئے کلام سے پہلے کوئی واقع خارجی نہیں ہوتا تا کہ دیکھیں یہ کلام مطابق واقع ہے یا نہیں بلکہ واقعہ خود اس کلام کے بعد تحقق پاتا ہے جیسے مولانا صاحب محفل عقد زوج میں کہتے ہیں فلان کو فلان کی زوجیت میں دیتا ہوں، اس کلام اجراء کے بعد زوجیت وجود میں آتی ہے یا کہتے ہیں میرا فلاں جگہ واقع گھر کو فلان کو اتنی رقم میں فروخت کرتا ہوں اس قسم کے کلام کو کلام انشاء کہتے ہیں۔

دوسرا کلام خبری ہوتا ہے جہاں کلام سے واقع اپنی جگہ قائم پیدا ہوتا ہے جیسے زید آگیا، عمر چلا گیا یہاں اس کلام کے بعد آپ زید کے حوالے سے تحقیق کریں اگر زید آیا ہے تو کلام صادق ہے اگر نہیں آیا تو کلام کاذب ہے۔

کرونا اور ادب:-

دنیا میں رائج علوم میں سے بعض کا سلسلہ نسب معلوم ہے کہ یہ علم کہاں سے ملتا ہے یا اس کا مبتکر کون ہے۔ علوم کی اقسام ہیں جن میں بعض علوم نقلی ہیں جس میں عقل کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ اس میں سرفہرست علم تاریخ ہے۔ تاریخ گذشتگان کے احوال نقل کرنے کو کہتے ہیں، اس میں ناقلین کے اپنے اصول و ضوابط ہیں، اگر ان ناقلین نے اس نقل کا صحیح نسب بیان نہیں کیا تو وہ نقل اساطیر و خرافات کہلاتی ہے۔

دوسرا نقل روایات ہے جو بزرگانِ روساء بادشاہانِ انبیاء علماء کے فرمودات سے نقل کرتے ہیں، اس میں بھی قبول اور غیر قبول کا کوئی اصول وضع ہے کہ وہ معروف مصادر سے انتساب ہو صحیح غلط جانچنے کا کوئی نہ کوئی پیمانہ بھی رکھتے ہیں نقل کو رواج دینے اور غلط نقل کو روکنے والوں میں ٹکراؤ چلتا رہا ہے۔ اس طرح کچھ علوم اس سلسلے میں وجود میں آئے علم رجال پھر اس کا بحث نقد رجال پھر اس کا توڑ نقد و نقد آئے۔ تیسرے میں اخبار جرائد میں حوادث روز گذشتہ کے اخبار ہیں۔

تیسرا علم، علم لسانیات ہے، اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ پورے کا پورا نقلی ہے یا اس میں عقل بھی شامل ہے۔ چوتھا علم فلسفہ ہے مابعد طبعیت نامرئی چیزوں کے بارے میں منقضاوت کرنا ہے یہ عقلی ہے۔ اس علم فلسفہ کا نسب یونان سقراط، افلاطون سے ملتا ہے۔ چونکہ یہ علم عقلی لہذا زیادہ بھروسہ ان کے قیل و قال پر نہیں

ہوتا ہے، ان کے بعد آنے والوں نے ان کی نقد کی ہے، اس میں غلطیاں کم ہوتی ہیں لیکن جو غلطی نکلتی ہیں وہ بڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

تیسرا علم، علم وحی کہلاتا ہے، اس کی سند انبیاء کو جاتی ہے جہاں انبیاء نے دعواء کیا ہے کہ یہ اللہ کا فرمان ہے، یہاں بھی تحقیق ضروری اور ناگفاری کیونکہ بات کو منوانے کے لیے کہ یہ اللہ کا کلام ہے یا نہیں۔ یہ علم انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ نے بھیجا ہے اور اس کا مصدر قرآن ہے اور نبی کریم کی سیرت طیبہ ہے۔
کرونا اور احزاب مخالف

حزب مخالف کے دو ہی تصور بنتے ہیں، حزب مقتدر کی اغلاط۔۔۔ عدم ادراکات پر عمل درآمدی سے روکا جائے۔ اس کا طریقہ نہیں ہو سکتا ہے ہر وہ مسائل جو حکومت پیش کرتی ہے اس پر رائے پر دازی کریں اور ہر ایک اپنے رائے کے دلائل پیش کریں جو حل ہو اسے کثرت رائے ہو اس پر عمل کریں اور رائے غیر مدلل کو مسترد کریں۔ یہاں حزب مخالف کے ممبران بدلتے رہیں گے۔

دوسرا حزب مخالف وہ ہے جو اقتدار لینے کا مہم رہتا ہے اس کے دل میں حزب مقتدر کے عدوات کینہ رہتا ہے۔ یہاں حکومت کے ہر اقدامات کی مخالفت کرنا ہے، وہ موقع محل کی تلاش میں رہتے ہیں، ایسے حزب مخالف ملک کے لئے کرونا سے بھی زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ وہ حکومت کو مستقر ہونے نہیں دیتے اس کی کامیابی اس میں حساب ہوتی ہے۔ لہذا ان کا مخالفت ہمیشہ حکومت کے زوال کے لئے مختص ہونگے۔ اس طرح عقل اور شریعت دونوں میں ممنوع تشدد و تفرقہ طریق قانون سے چلتا رہے گا جو اس ملک کے مفاد میں نہیں اور بیرون ملک پاکستان کے دشمنوں کے مفاد میں ہوگا۔ اس کے باوجود پاکستان میں حزب مخالف اور مقتدر۔۔۔ اقدامات کے بارے میں عدم اختلاف پر ہمیشہ سے اتفاق رہا ہے۔

۱۔ بیرون ملک دشمنان کے ایماء و اشارہ پر بننے والے قوانین میں اتفاق رہتا ہے۔

۲۔ اسمبلی میں آنے والوں کی تنخواہوں مراعات بڑھانے پر اتفاق ہے۔

۳۔ ملک کے نوامیس کی عفت دری۔۔۔ عمل رائیگاں اسان کرنے، مردان بے دینوں کے

شہوت انگیز بل پر اتفاق رہا ہے۔ اس طرح پاکستان کے عوام میں بعض عداوت شقاوت قساوت ایک دوسرے شرارت کراہت بڑھانے میں احزاب مخالف کر کردار ہے۔ خاص کر مرد کتنا ہی فاسد کیوں نہ ہو وہ کچھ نہ کچھ

غیرت و ناموس رکھتا ہے۔ اس وجہ سے پاکستانی عورت بے زواج بیوہ بنے۔

کرونا اور اتفاق

کرونازدوں کے علاج معالجہ اور ان کے لواحقین کے زندگی کی ضروریات کو مخیر حضرات پورا کریں۔ کیا چند روپاوں میں ہو جائے گا یا ہزاروں میں ہوگا ہزاروں روپے خرچ کرنے کے بعد اس سے حاصل نتائج فوائد کیا ہوگی کہان سے ملے گا کون ذمہ دار ہوگا چندین سوال ہیں اس کا جواب کون دے گا اس کی سبسڈی کون دے گا انفاق مال کو ختم خرچ کرنے کو کہتا ہے۔ وزیراعظم عمران خان کہتا ہے بزدار مرادشاہ کہتا ہے شجاعت بلاول کہتا ہے نام اللہ نام دین اس کو عذاب الہی کہنے پر پابندی ہے کس نام پر وزیراعلیٰ کہیں گے اہل خیرات آگے آجائیں خیرات دیں اگر نہ کریں تو کیا سزا ہوگی کچھ نہیں وہ ٹیکس نہ دینے والوں کو سزا دے سکتا ہے۔ انفاق نہ کرنے والوں کو سزا نہیں دے سکتے تو کیوں کس لئے انفاق کریں جواب ندارد۔

کیا صاحبان مال کے مال انفاق سے کرونا ختم ہوگا، کرونا انفاق مال سے ڈرتا ہے نہیں۔

ایک دفعہ وزیراعظم، وزیراعلیٰ صاحب مال کو دکانوں کو بند کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ دکان بند کریں کارخانے بند کریں اور انکے پاس جو کچھ مال ہے وہ ہماری خواہش پر انفاق کریں۔ لیکن یہ دونوں عمل آپس میں جڑتے نہیں ہیں۔ جب تین ہفتے دکان کارخانے بند کئے تو کروانے زیادہ حملہ کیا اور زیادہ لوگوں کو مروایا۔ اس سے ثابت ہوا کروانہ دکانیں بند کرنے اور خیرات دینے یہ ڈرتا نہیں ہے۔

مال انسان کی رگ حیات ہے، مال کون جمع کرتا ہے۔ آپ کی عمر کا زیادہ حصہ گزر چکے باقی ماندہ کے

زیادہ سے زیادہ اتنا کافی۔۔۔۔۔ کہتے ہیں اپنی اولاد کیلئے جمع کرتے ہیں وہ کھائیں گے اور اگر اولاد ہی آپ کی دشمن ہے آیا پھر بھی مال دشمنی والی اولاد کیلئے جمع کریں گے۔ اگر سیکولر وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے خزانے میں جمع کریں تو کیا فرق پڑتا ہے کیونکہ دونوں انفاق فی سبیل الطاعات ہے اور فی سبیل الطاعات کرنے کی ممانعت ہے۔

کرونا اور اتفاق

اپنے مال کو باطل طریقے سے مت کھاؤ یعنی انفاق مال اور ضیاع مال کی دو صورتیں بنی ہیں۔ ایک ضیاع فی سبیل اللہ اور دوسری ضیاع فی سبیل طاغوت ہے۔ ضیاع مال فی سبیل طاغوت سے علاوہ گناہوں سے ہووہ

چیزوں اعیاد میں حرف فی سبیل طاغوت ہوتی ہے کیونکہ یہاں خود غنا کبریائی دوسروں پر برتری کے لیے خرچ کرتے ہیں یہاں ضیاع طاغوت مستحکم ہونے کا سبب بنتا ہے اگر مال کو راہ اللہ میں ضائع کریں اور وہ بھی اس کے حکم پر ضائع کریں وہ اس کے عوض اس دنیا اور آخرت دونوں میں دے کیونکہ دوسرے جہاں وہ حکم کریں صحیح راہ میں صرف ہے۔ بندگان اللہ فائدہ اٹھائیں گے اگر غلط راستے طاغوت کی راہ میں خرچ کریں تو طاغوت مزید طاقت میں آئے گا۔

انفاق قرآن میں:-

- ۱۔ انسان کے پاس جمع مال امانت اللہ ہے اجتماع امانت ہے۔ انسان کے پاس موجود مال میں چار شرکاء ہیں۔ ہر شریک کا حصہ ہے اس لئے قابضین مال کو اس میں خیانت سے گریز کرنا چاہئے۔ مال مصادیق کیانت میں سے ایک اسراف و تبذیر سے باز پرس ہوگا اجتماع انسانی کو لاحق معائب و آلام کی برگشت انسان کے پاس موجود مال میں غیر متوازن تصرفات کرنا ہے۔
 - ۲۔ انفاق فی سبیل اللہ کریں۔ فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کریں اللہ کی راہ دین و شریعت، دین و شریعت سے وابستہ امور، وابستہ افراد کیلئے خرچ کریں۔
 - ۳۔ بخل کنجوسی اور اسراف و تبذیر کے درمیان میں خرچ کریں۔
 - ۴۔ سبیل طاغوت، اللہ کے عصیان نافرمانی دین کے خلاف امور میں خرچ نہ کریں۔
- کرونا اور سیاست -

آیا کرونا ایک وبا ہے؟ یا ایک نظام کو روک کر نئے نظام کے لیے خوف و ہراس پھیلارہا ہے۔ میدان سے لوگوں کو ہٹایا جارہا ہے، حکومت جارہی ہے اور کوئی حکومت آرہی ہیں چہ مہ گوئیاں کہاں تک درست ہیں اور کہاں تک غلط ہیں جی کے جان کی حفاظت کی ذمہ داری خود دیتے ہوئے چین نے پیچھے یا ہوئے سے فیصلہ کیا ہے اور اندر سے فیصلہ کیا ہے جو بھی دیکھیں گے ان سے بات کریں گے اور جنگی جان کی قیمت کے فیصلے کسی اور کے ہاتھ میں ہیں وہ بھی سکون سے پیچھے ہیں یہاں تو کرونا کا معنی معلوم ہے جان لیوا ہے وہ سیاسی ہو اقتصادی ہو یا اجتماعی ہو لیکن یہ بلا سیاست کیا چیز ہے یہ بھی کرونا سے کم نہیں کوئی کہتا ہے یہ کام اشرار دروغ گو اور دھوکہ بازوں کا ہے دوسرا کہتا ہے عین دیانت ہے عین عبادت ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ نہ دین سیاست ہے اور نہ

سیاست دین ہے یہ سیاست دین کے حق میں اہانت و جسارت ہے بہر حال تھوڑا سیاست کی بات کرتے ہیں اسکا سلسلہ نسب جاننے کی کوشش کرتے ہیں کتاب فلسفی حلیہ ج ۱ ص ۲۷۹ پر آیا ہے سیاست کا مصدر ساس ہے ”ہی تنظیم امور الدولة و تدبیرھا“ ہے لیکن یہ تنظیم و تدبیر کبھی شریعت کے دائرے میں رہ کر کرتے ہیں یا نظام مدنیاتی شہری ہے اگر دین ہے تو ہدایت دین سے لیں گے اگر مدنیت ہے تو یہ ایک حکمت عملی ہے موضوع علم السیاسة نزد فلاسفہ بحث انواع و اقسام حکومتات سیاست ایک حکومت کا رعایا سے ارتباط ہے۔ بعض نے سیاست کو اوپر کی سطح سے تنزل کر کے نیچے افراد تک لایا ہے سیاست اپنی درآمدات اور مصارف کا توازن رکھتا ہے بعض نے اہل خانہ بیوی بچوں سے سلوک میں بھی سیاست رکھی ہے اس نظریہ کے تحت انہوں نے سیاست کی تقسیم بندے کی ہے سیاست شخصی نفس اسکا اخلا کیا ہے اسکی تدبیر منزل کیا پس سیاست شہری اس سیاست من کیا ہے سیاست ملکی یا عائلی سیاست معنی لغوی اور مصطلحات معلوم کرنے کے بعد اب ہمارے پاس اس سے متعلق دو مفہوم ہیں۔

۱۔ کرونا اور سیاست ۲۔ دین اور سیاست

کرونا اور سیاست :-

جمعرات ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات کی پشت پر تجزیہ گراں، تحلیل گراں نے بھرپور طریقہ سے تجزیہ کیا کرونا سیاست کا شکار ہو گیا ہے لیکن ان کے مقابل میں بعض کا کہنا ہے سیاست کو کرونا لگنے والے ہیں عین ممکن ہے اس کرونا کے جاتے جاتے نئے انداز سیاست، نئی سیاست سامنے آجائے، کیونکہ تحلیل گراں کا کہنا ہے عالمی اقتصادی ڈھانچہ بدل سکتا ہے تو سیاسی ڈھانچہ بھی بدل جائے گا شاید سنت الہی کے تحت مذاہب بھی کرونا کی زد میں آکر مجبور، مہاجر جلاوطن دین اپنے مقام دوباری سنبھالیں۔

کرونا اور سیاست :-

کرونا اور سیاست کے درمیان کس نوعیت کا رشتہ ہے۔ بعض نے کہا ان کے آپس میں ایک رشتہ ہے کہ دونوں کے سینے میں دل نہیں ہوتا اور سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتے اس طرح کرونا کے سینے میں بھی دل نہیں ہوتے لیکن اسے کھولنے کی ضرورت ہے۔ سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا یعنی رحم نہیں ہوتا ہے اس کی زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ وضاحت ایک قسم تکرار ہوگی اسی طرح خود سیاست کے معنی بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا مطلب سمجھ میں نہیں آیا؟ دل کی خصوصیات یا خاصہ کیا ہے، دل کا خاصہ حیات ہے اور حیات نہ ہونے کا مطلب موت ہوتی ہے یعنی حرکت نہ ہونے کی وجہ سے وہ جسم کا مرجانا ہے یعنی سیاست اب مرچکی ہے۔ اگر سیاست مرچکی ہے تو اسکی فاتحہ بھی نہیں پڑھ سکتے کیونکہ سیاست یعنی شرک کیلئے فاتحہ نہیں ہے اگر مرجائے تو اسکی قبر پر بھی نہیں جاسکتے کیونکہ قبر فاتحہ کیلئے بنائی گئی ہے۔

سیاست کا معنی بے اصول و بے اساس ہونا ہے۔ جو کچھ سامنے آتا ہے اسے کرنا ہے۔ آپ کے پاس جب سیاسی انتخاب کرنے کوئی اساس نہیں تو اس منتخب سیاسی کو کیوں کس اصول پر پابند کرتے ہیں۔
دل یعنی بے رحم یہ جملہ بھی درست نہیں

دل سلطان کشور۔ اس حوالے سے اگر معنی کریں سیاست سلطنت یعنی نظام مملکت ضرورت نہیں کیونکہ یہ تکرار ہوگا۔ اسکے ایک زاویہ دل کی تشریح سے پتہ چل جائے گا۔ دل عرف عام میں عام و خاص میں کیا مفہوم رکھتا ہے۔ دل کے بہت سے معانی اور مفاہیم تصورات ہوتے ہیں اور خاصیات بیان کئے گئے ہیں۔
۱۔ دل یعنی عضو صنوبری یہاں سے پورے اعضاء جسم عضلات شریانوں کو خون سپلائی کرتا ہے
۲۔ دل یعنی سلطان فرماں راء مملکت جسم ہے، عقل مسودہ ہدایات دیتی ہے اور دل نافذ کرتا ہے اگر عالمی اور ملکی سیاست ابر وقت کرونا کا استقبال نہ ہوتا ہے اس کا کون پوچھتا ہے

۳۔ دل مقسم ارزاق

۴۔ مرکز حیات

۵۔ دل ضعیف کمزور ناتواں بے بسوں عزیز و اقارب پر رحم کرتا ہے

دل جائے رحم بے دل یعنی بے رحم ہے۔ اس بارے میں اگر تاریخ دیکھیں دلاؤں اپنے باپ کیلئے رحم کی جگہ شقاوت قساوت رکھتے ہیں۔ دل یعنی فرمان روا سیاست میں دل نہیں ہوتا ہے۔ یعنی جہاں افراد بلا قانون ہوتے ہیں۔

کرونا اور سیاست

علم سیاست کرونا جس کے تحقق میں سیاست کی مداخلت، دین میں سیاست کرونا ہے۔ وہ تحقیق کامیاب نہیں ہوگی۔ جس دین میں سیاست داخل ہو وہ کرونا جیسی ہوگی زود مرگ ہوگی۔ کرونا ضد

فطرت----- تنہا مرج بھوک نہیں ملک دیگر خطرناک جرائم شروع ہونگے، قتل سرقہ
دھا کہ بد امنی بھی شروع ہو سکتی ہے۔

سیاست کی تعریف میں ہے سیاست کے سینے میں غیرت نہیں وعدہ وفا فی نہیں-----
کالم نگار حسنات اسلام مثل کرونا پر ہیز کرنے کی وجہ سے----- بحران رہتا ہے ورنہ سیاست کی
تعریف کرتے سیاست یعنی نفاق----- تحریک اسلامی وحدت مسلمین ریاست مدینہ کے شعار کے تحت
الحادیت کا فروغ شعار منافقین تھا۔

قانون اسلام کہہ کر قانون ابوحنیفہ، قانون جعفری، وحدت مسلمین کسی کے وہم و خیال میں نہیں تھا۔ اذا
جاء القدر عی البصر قصص العرب----- ج ۴ ص ۲۹۵
جوع کلکب پیتعاک شمس الدین ج ۴ ص ۳۳۶
انا از اھد فی الدنیا واتم ترھد فی الاخر----- ج ۴ ص ۳۴۵
کرونا اور سیاست:-

سیاست کے بارے میں سب سے پہلے سوال یہ پیش آتا ہے کہ سیاست کے کیا اصول ہیں جس پر چل کر
سیاسی سیاست میں کامیاب ہوتے ہیں۔ سیاست کے اصول سے ناواقف نا کام ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں
ماہرین سیاست چند گروہوں میں تقسیم ہیں:

۱۔ ایک گروہ کا کہنا ہے سیاست کا کوئی اصول نہیں ہے۔ سیاست کے اصول بلا اصول ہے جو اصول کی
پابندی کے عادی داعی ہیں وہ اسکے پاؤں کے بیڑیاں بن جائیگے۔ حقیقت اور واقعیت یہ ہے سیاسی اس وقت
کامیاب ہوتے ہیں جب وہ اصول کولات مار کر گزرتے ہیں۔ تاریخ میں اصولوں کی بات کرنے والے ہر گئے
ہیں چنانچہ علی کا نام نا کام سیاستمداروں میں شمار کیا جاتا ہے جبکہ معاویہ کو کامیاب سیاستمدار کہا جاتا ہے۔ اس فکر
کے داعی عصر معاصر میں میکاول کو گردانا جاتا ہے۔ دنیا میں اقتدار میں آنے والے زیادہ تر غیر متوقع افراد
غیر۔۔ بغیر کسی تیاری کے آئے اور انھوں نے از خود اپنے لئے اصول وضع کیئے۔ چنانچہ آج دنیا میں سیاست کفر و
الحاد پر آئے دن غلبہ جو نظر آتا ہے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ سیاست کے بنیادی طور پر دو محور ہوتے ہیں۔ ایک عوام الناس کے مصالح کی تشخیص کر کے کام کرین یہ

عام طور نا کام ہوتے ہیں۔ دوسرے عوام الناس کی خواہشات و امنگوں کو نظر رکھتے ہیں تاکہ آگے بڑھیں۔ تیسرا عوام الناس کا انتخاب بھی دو قسم کا ہوتا ہے۔

کرونا اور سیاست :-

کرونا و باء تھی یا سیاست، ہر چیز کی شناخت اس کے فارمولے سے ہوتی ہے اگر کرونا طبعیات میں سے ہے تو اس پر بات طبعیات کے فارمولے سے ہوگی، دنیا میں طب اپنے عروج پر پہنچنے والے ملکوں میں سے ہے جیسے چین امریکہ برطانیہ فرانس وغیرہ تین مہینے تک کرونا کی دواء کی تشخیص کا نہ ہونا اپنی جگہ لمحہ فکریہ ہے۔ اگر کرونا سیاست ہے تو یہ اجتماعات کے فارمولے میں آتی ہے یہاں اجتماعیات کے فارمولے کا تجزیہ کر نیوالے بھی اپنے عروج پر پہنچ چکے ہیں۔ اس حوالے سے بہت سے قرائن و شواہد ملتے ہیں بطور مثال کرونا کا کون کون پر تپاک استقبال کر رہا ہے اگر ملک کے حکمران احزاب سیاسی نے پہلے رست میں استقبال کی ہے تو یہ کہہ سکتا ہے اس میں سیاسی عنصر بھی ہے اگر دانشوری دباڑی فروخت کرنے والوں نے کیا ہے تو سمجھ لیں یہ معاشی اصلاحات اگر عوامی استقبال ہو جائے تو سمجھ لیں یہ غریبوں کا غریب نواز ہے کرونا اپنی خری لہر میں پیسہ والوں کو لگا تھا معلوم ہوا عوامی نہیں ہے

۱۔ ۲۲ شعبان ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے اخبار میں دنیا میں آیا ہے جناح ہسپتال، سول ہسپتال وغیرہ میں آیا ہے جتنے مریض مرے ان مین سے کوئی بھی کرونا سے نہیں مرا ہے۔

۲۔ اکثر و بیشتر مریض پسماندہ علاقوں سے تعلق رکھتے تھے۔ کرونا ایک جراثیم ہے اسے سرمایہ دار افسر غیر افسر کی تمیز کرنا نہیں آتا۔

۳۔ مریضوں سے نہ ملانا مردوں کے جنازے وارثین کو نہ دینا نہ دکھانا۔

۴۔ سب سے پہلے مساجد پر تالہ لگانا۔

۵۔ بڑے ملکوں کے وزیر اعظم ملکہ کا قرنطینیہ مین داخل ہونا بتاتے ہیں کوئی اقدامات کرنے کا تمہید بناتے

رہے۔

۶۔ حزب مخالف کا ارباب اقتدار سے نہ ٹکرانا۔

۷۔ پی پی کا زیادہ دلچسپی لینا۔

- ۸۔ کالم نگاروں کی عبارات میں دین کی بات کرنے سے گریز کرنا۔
- ۹۔ امریکہ، برطانیہ فرانس اٹلی کا زیادہ متاثر دکھانا۔
- ۱۰۔ اخبار دنیا بروز جمعہ ۲۳ شعبان ۱۴۴۱ق کالمی صفحات میں امیر حمزہ کا وزیر اعلیٰ کی دین و دیانت کی داد دینا اور کرونا کو سائنسی تحقیقات جوڑنا، انسانی جسم کے ہر خلیے پر بائیوجیکل گھڑی نصب ہے، ہر انسان کے جسم میں دس کھرب گڑھیاں ہیں۔
- ۱۱۔ اہل باطل کا اس پر اتفاق ہونا یعنی حزب اقتدار اور حزب اختلاف سب کا دلچسپی لینے میں کسی کالی سیاست کی بو آتی ہے۔
- ۱۲۔ اس کا واحد علاج فاصلہ قرار دینے کے بعد اور باہر آتے وقت ۔۔۔۔۔ جاننا دلیل ہے۔
- ۱۳۔ عمران خان کو ہر آئے دن یہ کہنا بڑی غلط فہمی نہیں۔۔۔۔۔ کرونا نے بڑھنا ہے۔
- ۱۴۔ کرونا کا دنیا پر اقتصادی بور پرا چھا اثر پڑے گا۔
- ۱۵۔ سعودیہ اور ایران کا اس بارے میں سختی بتاتے ہیں۔
- ۱۶۔ پی بی پی کا ملک مین تند و تیزی سے معلوم ہوتا ہے اگلے دنیون مین نئی سیاست کی ہوا چلے گی۔
- ۱۷۔ شہباز شریف کا لند سے دوبارہ آنا بھی علامت ہے کہ آئندہ سیاست ۔۔۔۔۔
- ۱۸۔ عالمی قرضے موخر کر دئے گئے۔
- ۱۹۔ عمران خان کا پہلے دن سے اپنے سے رعایت یافتہ علماء کو اعتماد میں لینا اور اس میں انھیں کردار ادا کرنے کا کہنا۔
- ۲۰۔ امریکا مین وباء کا مظاہر کرنے سے پہلے صحافی کا ٹرپ سے پوچھنا کہ آپ نے اس وباء کی روک تھام کیلئے کوئی تدابیر کی ہیں، صدر ٹرپ انکار اگر آگیا۔۔۔۔۔
- ۲۱۔ ہم سب کچھ بند و بست کر کے بیٹھے ہیں۔
- ۲۲۔ ٹرپ نے چین کو کبھی چین کو وباء پھیلانے کا ذمہ دار ٹھرایا کبھی خبریں چھپانے والا کہتا، کبھی معلومات نہ دینے کی شکایت اور کبھی سینٹ کے ممبران کی طرف سے حرام گوشت بند کرنے کا کہا، کبھی عالمی ادارہ صحت کو دھمکی دینا دلیل ہے کہ یہ سیاست ہے وباء نہیں البتہ اس کو سیاسی وباء کہہ سکتے ہیں۔

۲۳۔ صدر ٹرمپ کی عمران خان کی تعریف کرنا۔

۲۴۔ مودی کا کشمیر کا مسئلہ اٹھانا، ٹرمپ کا ثالثی پیش کرنا اور شہریت ختم کرنا ہیں۔

سیاست:-

عرف عام میں امور مملکت اور رعایا چلانے کو کہتے ہیں اما یہ عمل ایک علم ہے جسے درس و تدریس مطالعہ کتب سے حاصل کرتے ہیں یا کسی تجربہ کار کے ساتھ کچھ عرصہ رہنے کے بعد حاصل کرتے ہیں یا اقتدار پر آنے کے بعد حالات کو دیکھ کر سیکھتے ہیں۔ قدیم ایام میں یہ ایک علم کی صورت میں نہیں تھا لیکن سولہویں صدی کے بعد مغرب میں یہ علمی شکل اختیار کر گیا اور باقاعدہ اس کی درس گاہیں قائم ہوئیں۔ تاہم عمل کسی مسلمات عقلیہ شرعیہ پر قائم نظام کہنے کی بجائے ابلیسی، تدلیسی، میکاولی وقت و حالات کے تناظر میں بروقت فیصلہ کرنا وہ بھی اس کی راہ میں کوئی چیز مانع نہ سمجھنے والی شخصیات ہی اس میدان میں۔۔۔۔۔ رہی ہیں لہذا جب سے مملکت اسلامی چلانے کی لجام بنی امیہ بن سفیان اور بنی مروان کو ملی وہاں دینی رجحان زیادہ رکھنے والے علماء نے اس سے کنارہ کشی کی، اس سے علماء اس گندگی سے محفوظ رہنے کا کہا جاتا ہے لیکن مملکت اسلامی ایک حوالے سے لاابالی ہاتھوں۔۔۔۔۔ بن گئے تھے۔

لیکن یہ تصور اہل۔۔۔۔۔ کیلئے قابل قبول ہو لیکن جن کا کہنا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات کا قائل ہے یعنی انسان کے اعمال سے سوال ہوگا جواب ہوگا، انسان جہاں آزاد ہے وہاں وہ مسئول ہے انسان کی آزادی وہاں ختم ہوئی ہے جہاں دوسرے کی آزادی شروع ہوتی ہے وہ اجتماعی زندگی میں آزاد غیر محدود نہیں رکھتے ہیں۔ اس کی آزادی دوسروں کی آزادی کی سرحد پر ختم ہوتی ہے اگر یہ حکمران رعایا کا وکیل ہے وہ پابند ہوگا کہ وہ رعایا کی مصلحت اور مفاد میں کام کریں۔

کرونا اور فواد چوہدری:-

محسوس ایسا ہوتا ہے کہ فواد چوہدری نے ابلیس کو وعدہ دیا ہے اگر آپ مجھے تحریف و۔۔۔۔۔ میں وزارت کا عہدہ دیں گے تو میں آپ کے اس اعلان پر عمل کروں گا ”لا اغویٰ نہم اجمعین، الا عباد المخلصین“ یہ ان کا ابلیس سے وعدہ ہے ورنہ سائنس میں ان سے بڑھ کر پڑھنے والے عطاء الرحمن ہے، مبارک ہے اور بھی دیگر ہونگے اگر آپ کی تعلیم سائنس ان سے زیادہ ہوتے اتنی چھوٹی وزارت قبول نہیں کرتے لیکن آپ کے دل میں

دین کیلئے۔۔۔ اور قادیانیوں سے غلاظت بھرے ہوتے جیسے کسی کو۔۔۔ تنگ کرتا ہو آپ کو تنگ کر رہا ہے۔ عید کا چاند چاہے رویت بصری ہو یا دور بینی خورد بینی ہو یا تخمینی نجومی ہو خبر دینے والے صادق و امین ہو یا شرط اصلی چاہتے ہیں کا ذہین کی خبریں مردود ہے۔
کرونا اور طارق جمیل:-

سنا ہے طارق جمیل صاحب تبلیغی جماعت سے وابستگی رکھتے ہیں، تبلیغی جماعت صوفی جماعت سے ہیں۔ صوفیوں کے دو گروہ ہیں ایک گروہ دنیا و مافیہا سے نفرت و کراہت، گریزی رکھتے ہیں وہ ارباب اقتدار کیلئے بہت برے کلمات استعمال کرتے ہیں، شاہ اسماعیل صفوی نے تختہ درویشی کو، تختہ اقتدار میں بدل ہی لیا، اس وقت سے صوفیوں کے ایک گروہ کی یہ سنت رہی کہ وہ خود اقتدار پر آجائیں یا اقتدار والوں کے ساتھ رہیں۔ مولانا طارق جمیل صاحب صوفیوں کے اقتدار طلب گروہ سے تعلق رکھتے ہیں، کرونا آنے سے پہلے بھی آپ کے وزیر اعظم سے تعلقات قائم ہو چکے تھے اور جب ملک میں کرونا پہنچا تو آپ نے کرونا سے لڑنے کیلئے افتتاحی دعائی فقرات پڑھنے یا امام ضامن باندھنے کیلئے آپ کو بلایا تھا تو آپ نے ملک میں ارباب اقتدار اور ان کے مشیر۔۔۔ کے لہجے میں کذب غالب ہونے کی شکایت کی تھی جو بعض سیکولر صحافیوں پر بہت گراں گزری تھی۔

اس کے لیے آپ نے ارباب اقتدار کو بادموت دلانے طریقہ کار میں بہت صلاحیت رکھتے ہیں اس میں سحر بیان رکھتے ہیں، پاکستان میں کرونا کا حملہ ہونے کے بعد وزیر اعظم نے حکومت سے دوستی رکھنے والے علماء کو دربار میں بلایا تھا ان سے معہ جماعت مسجد پر بندش میں تعاون کا اظہار کیا ہو ہمیں تو دین اسلام کے متوازی میں فرقے اچھے نہیں لگتے لیکن طارق جمیل کا یہ ملاقات سیکولروں صحافیوں کی آنکھوں میں خار بنے تھے کرونا کا راج ہونے کا

خطرہ یہ رہتا تھا کرونا کو یہاں سے بھگانے کیلئے لوگ مسجدوں کی طرف رخ کریں گے اس طرح علماء کی جان روح رفتہ میں دوبارہ جان آجائے گی اس کیلئے حکومت اپنے ہم فکر، ہم خیال علماء کی طرف رجوع کیا۔ ان علماء۔ طارق جمیل میں طرز ادائیگی میں اپنی ذاتی صلاحیت ہوگی لیکن مواد وہی ہوگا جو معاشرے میں چل رہا ہے، جہاں اشیاء ضروریہ پر گانٹی کیلئے جرمنی، فرانس، جاپانی لکھتے ہیں۔ گریہ میں یہاں کی۔۔۔ نہ ہوا، انہی میں سے ایک کلمہ ”دعاء“ ہے یہ وہی فکر ہے جو مغرب میں صاک غفران کے نام سے چلتا ہے، سنا آغان یہی چلانا ہے۔ جب مولانا کو وزیر اعظم نے بلایا اور کہا کہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں تو آپ نے کہا ہوگا ہماری پوری کوشش

ہوگی لیکن اثر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔

کورونا اور باقر الصدر

کورونا اس سال میلادی کے دوسرے مہینے فروری بمطابق ۱۴۴۱ق میں پیدا ہوئے جبکہ محمد باقر الصدر کو دنیا سے رخصت ہوئے تقریباً تیس سال گزر چکے ہیں۔ وہ بہجت بھول ابطحی زیدی جیسے غیب گوئی کرنے والے بھی نہیں تھے اور نہ ہی ان کا شرف شاگردی کا مظاہرہ کرنے کے لیے بے راقم نے ان کے چند اقوال نقل کرنے کے لیے نام درج کیا ایسا نہیں بلکہ نہیں اس وقت جاہل نالائق احمدیہ سبوتی بھی اچھی طرح سے سمجھنے والے باز حمت کشی طالب بھی نہیں تھے مجھے ان سے درس لینے کا موقع نہیں ملا ہے یہاں ان کا ذکر کرنے کی وجہ ان کے آخری لمحات حیات چند ہفتے درس سنتی تاریخ کے نام دیے تھے یہ درس بطور کیسٹ ایران پہنچے جس وقت میں ایران میں تھا میں نے اسے بار بار سنا ان کی عربی رائج حوزہ کی عربی سے مختلف اور ان کے مفاہیم حوزہ کے مفاہیم سے مختلف تھے خود ایک ذلیل مخلوق ان کو آسمان میں طالع ستارے سمجھتے تھے کاش اس ستارے روشنی میرے ذمیں لگے حوزہ نجف کربلاء قم یا مدارس پاکستان کے علماء جیسے نہیں۔

ایک چھوٹے فرقے بے اساس کے لیے امت اسلامیہ کے مقدر کو داؤ پر نہیں لگاتے ہیں نجف میں ان کے اسلامی گرائی وجہ مخالفت شدید ہوئے جہاں ۹ ربیع الاول کو عید طنتری غیر علانیہ نحوں ہلاکت عمر بن خطاب منانے والوں کے پہنچ سے دور اہلسنت سے خطاب ہیں یا ابناؤ الی بکرو عمر میں آپ کے لیے اتنا دکھ درد محبت رکھتا ہوں جتنا علی والوں سے رکھتا ہوں غرض آپ نے اس چودہ درس سنت اولادوں کو اسلام سے دشمنی مول لینے ولای علم سکھانے کے لیے ہجرت مع ذلت کی زندگی گزار رہے تھے اس وقت میں اس چودہ درس کا اپنی نالائق اور نااہلی کا ادراک ہوتے ہوئے ترجمہ کیا تھا یہ ابھی صغتنا اللہ میں آپ دیکھ سکتے ہیں

کورونا اور مذہب

کورونا اور مذہب میں کس قسم کا رشتہ ہے؟ اس کا جاننا ضروری ہے فائدے سے خالی نہیں ہے گرچہ کورونا آمد کے موقع پر درست فلائق احترام نہ کرنے کی وجہ سے حکومت اور صحافیوں کی طرف سے معتب و مطعون قرار پایا ہے لیکن عند التحقیق ان دونوں میں قوی رشتہ نظر آتا ہے۔ کورونا کی درست تعریف یہ ہے کہ جسم انسان کے لئے مہلک جان لیوا چیز ہے۔ مذہب بھی دین کے لئے مہلک فاسد شدہ ہے، دین کے فقدان کے بعد روح انسان خود

بخود مردہ ہو جاتی ہے لہذا دونوں انسان مسلم کے لئے خطرناک چیز ثابت ہوئے ہیں۔ دو کروڑ انسانوں کے لئے انتہائی خطرناک ہونے کے باوجود حکمرانوں اور صحافیوں نے ان کی بہت پذیرائی کی اور اسے اٹھایا ہے۔ مذہب جسکو حکومت دہشت گرد سے متعارف کرنے کے باوجود اس سے تعاون جاری رکھا اور مذہب کے ذریعے دین کو دبایا ہے۔ مفادات کے تعمیرات تحفظات اور وہاں رقا صوں شرا بیوں کو تحفظ اور رجوعۃ افراد کا جدید مزارات بنانے چادر چڑھانے بریانی کھلانے جیسے تعاون کیا ہے اور اس کے لئے خصوصی بجٹ اور خصوصی وزارت بھی بنانا اور دین کو دبانے دفنانے کی آخری کوشش مندر بنانا ہے۔

کرونا اور بلال رشید

عطائی نے جب کہا اللہ ہی دیتا ہے تو آپ نے اس کا مذاق اڑایا جس کی دو صورت ہو سکتی ہیں ایک صورت اس نے آیت کریمہ کی غلط تفسیر کی ہو آپ کے پاس اس بارے میں بہتر تفسیر ہو اور اس وجہ سے آپ نے اس کو پاگل کہہ دیا ہے۔ اس کو تنہا پاگل کہتے کہتے تو قابل قبول تھا لیکن دوسری صورت میں تو ہیں خود آیت قرآن ہے کہ چہ اس کو نہیں مانتے وائرس بغیر ویکسین ختم نہیں ہو سکتا ہے یہ اللہ کی قدرت مطلقہ کا تحری ہے کیا اللہ نے نمرود سطاقت جلاؤ کو روک دیا کیا اللہ نے دیا تیل بہاؤ کو روک دیا پانی کے بغیر آگ کو ٹھنڈا کیا۔ کیا اللہ وائرس کو سکھا نہیں سکتا ہے اس کو مصطح قرآنی میں سائنس پر شدہ کہتے ہیں۔

مصادر دین علماء نے چار مصاص در ذکر کئے ہیں قرآن۔ سنت۔ عقل۔ اجماع۔ اما اجماع باتفاق یمین ویسار باطنیہ اس کی قابل صورت ابھی تک پیش نہیں کتاب اور اختلاف نقام نعمتہ اعداد محمد احمد صا در از مطبوعات حدیثہ جدہ ص ۶۹ پر آیا ہے اجماع کی دو قسم ہے قطعی، قوی، فعلی، ظنی قوی فعلی فہذا لا سبیل یہ ایک دعواء سے زیادہ کچھ نہیں بفرض محال اگر ہوتا بھی ہے خالی ان کی اجماع حجت ہونے کی کوئی دلیل کا فقدان نہیں بلکہ حجت نہ ہونے کی دلیل فراوان ہے۔

۲۔ اجماع استقراری کوئی اجماع کہیں کس زمانے میں محقق ہوا ہو نہیں ملتا ہے اما عقل اپنی جگہ ایمان باللہ تک محدود ہے اللہ معبود ہے اس کی اطاعت عبادت کرنی چاہیے اما شریعت میں عقل مستقل حجت ہو یہ دھوکہ انحرافی بات ہوگی۔

۳۔ اما سنت سنت کلی بور پر کسی کا سند کسی کا متن مخدوش مشکوک ہے اس کے علاوہ یہ شرک در شریعت میں آتا ہے

کے اسناد مشکوک ہے مشکوکات حجت نہیں بن سکتا ہے حجت اس کو قرار دیا جاتا ہے کس کے حکم کو رد نہیں کر سکتا ہے
۴۔ قرآن حجت ہونا اپنی جگہ نبی کریم کی فرمان کی وجہ سے نہیں خود قرآن رد نہ کر سکنے کی وجہ سے ہے۔

کرونا اور بلال رشید

آپ لوگوں کو آیات قرآن کی تلاوت کرنے یا دین کی بات کرنے والوں سے اس حد تک نفرت کراہت
کیوں ہوتے ہیں یہاں تک انھیں جاہل تک کہا جائے۔ اگر انسان عالم صرف اپنے حاصل کردہ علم کو ہی علم سمجھے
اور دوسروں کے علم کو جہالت خرافات سمجھیں گے تو دنیا میں کوئی بھی جہالت سے باہر نہیں ہو سکتا ہے آپ دین کے
جاہل اور ہم بیچارے عطائی و یکسین کے جاہل ہیں

دین یعنی مالک۔ مملوک معبود عابد نظام آئین عابد و معبود ہیں اور عابدین کے درمیان معبودات اس نظام کا نام
اسلام ہے اس نام کا کوئی متبادل نہیں من یتغ غیر اسلام دینا فلن یقبل منہ۔

اسلام کبھی اس کے مندرجات کا نام ہے دستور کا نام تورات۔ انجیل۔ قرآن ہے۔ قرآن کو کتاب اور فرقان بھی
کہتے ہیں

اس کتاب کی تعریف اس کے صاحب کی بیانی۔ نمل ۱۔ ۲ شعراء، فرقان ۱۱۔

کرونا اور بلال رشید

روزنامہ دنیا بروز بدھ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کالمی صفحات پر ایک عنوان اور ویکسین آیا ہے کام نگار
بلال رشید ہے۔

انسان کا سائنسی نام ہومو سپین ہے اس کی تاریخ کل تیس لاکھ پر محیط ہے پھر آپ نے اس کی دلیل میں اندازے کی
بات کی اور آپ کے نزدیک سائنسی اندازہ ناقابل تردید تشکیک ہے عطائی کا کہنا شفا اللہ دیتا ہے مذاق کی بات
ہے۔

سائنس تجربات اس لئے قابل قبول ہوتے ہیں کہ وہ مادے کو مشین میں لگا کر میکروسکوپ دور بین خوردبین میں
دیکھتے ہیں لیکن اس کشف میں حقیقت کیا ہے آیا جھوٹ بولا ہے یا اندازہ لگایا ہے یہ بات اپنی جگہ تحقیق طلب ہے
لیکن ان کی ساری حدس گویان صحیح تو نہیں ہیں۔

کرونا اور بلال رشید صاحب

ہمارے ملک میں انسانوں حیوانات و نباتات میں مختلف و متعدد امراض ہیں جن کی شدت وضعف جان لیوا ہونے میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ ان سے نجات و یکسین اور دواؤں کے بغیر ممکن نہیں سب سے نجات کی ادویات سائنس کی بدولت ہیں۔

آپ سے سوال ہے کیا انسان کو لاحق امراض صرف جسمانی انفرادی فسلو لوجی تک محدود ہیں یا انسان کی روح میں بھی امراض کثیرہ پائے جاتے ہیں دینی امراض میں مبتلاء انسانوں کو دیکھنا ہوگا تو فرقوں کی مساجد اور امام بارگاہوں میں جا کے دیکھیں اگر شیعہ مسجد و امام بارگاہ میں کوئی ہاتھ باندھ کے نماز پڑھے یا ہاتھ کھول کر نماز پڑھے تو اس کو فرقی کرونا ہوگا۔

انسانی اجتماع کے لئے بھی امراض کثیرہ ہیں۔

سب سے زیادہ خطرناک تباہ کن مرض عدالت اجتماعی کا فقدان ہے نہ میدان اقتصاد میں عدالت ملتی ہے نہ میدان تعلیم میں اور نہ ہی عزت نفس میں۔ نہ شرافت کا تحفظ ہے نہ عزت کا تحفظ ہے اور نہ ہی انسان کے ناموس کا تحفظ ہے جہاں انسان کو اجتماعی زندگی میں قدم قدم پر فقدان انصاف و عدالت ظلم بربریت استحصال نظر آتا ہے کیا ان امراض کا حل بھی سائنس میں ملتا ہے اگر سائنس میں ان امراض کی ویکسین ہے تو جہاں صفت سائنس ہے وہاں کیوں عدالت نہیں ملتی ہے۔ فقدان عدالت کی ایک واضح مثال اس کرونا کو لے لیں کرونا کے باعث پاکستان میں جمعرات ۳۱ رمضان ۱۴۴۱ ق کل مریض ۲۳۲۱۴ ہیں اموات ۵۴۴ ہے ہر روز حادثات میں کہیں زیادہ مرتے ہیں لیکن آپ نے ۲۲ کروڑ کو گھروں میں زندان کیا ہے۔

کرونا اور بلال رشید

آپ تو سائنس نہ جاننے والوں کو جاہل اور جاننے والوں کو عالم کہتے ہیں لہذا قرآن اور محمد سے جاہل کوئی زیادہ معیوب نہیں۔

آپ سائنس کو سیاست سے پاک کیسے سمجھتے ہیں آج کرونا کے بارے میں ماہرین نے یہ کہا ہے سب حقیقت پر مبنی ہے یا اس میں سیاست ملی ہے۔ اس حوالے سے آپ کے کیا دلائل ہیں۔ آپ کو پیدا ہونے کے بعد حفاظتی انجکشن لگائے تھے ورنہ آپ پولیو ویکسین نہ پینے کی وجہ سے گرفتار ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیا پولیو ویکسین ایجاد ہونے سے پہلے کتنے لوگ معذور تھے اور انھیں ویکسین نہیں پلائی گئی تھی۔

مذہب اہل بیت و صحابہ ابداع باطنیہ

دعوت حضرت محمد میں سبقت لینے والوں میں آپ کے خاندان کے لوگوں میں سے حضرت علی، حمزہ، جعفر الطیار اور فرزند ان عباس کا کردار درخشاں و روشن ہے نیز دیگر خاندانوں میں سے ابوبکر، عمر بن خطاب، عمار یا سر اور انصارین میں سے بعض ذوات آپ کی دعوت کو اٹھانے والے ہیں بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں آپ کو دعوت دینے والوں نے اعلیٰ و ارفع مثال قائم کی ہے لیکن باطنیہ نے ایک کلمہ عمومی کو بطور چھتری وضع کر کے اس کے نیچے بعض خیانت کاروں اور جنایت کاروں کو تحفظ دیا ہے امثال عبداللہ بن حسان، حسان بن ثابت کعب احبار معاویہ عمر بن عاص کو ارفع دکھایا بلکہ خود رسول کے ردیف میں انھیں اٹھایا اور بے داغ شخصیات کو تحت شعاع کر دیا۔ امت اسلامیہ کو چاہیے کہ قرآن کریم اور سنت و سیرت عملی قطعی الثبوت کو سامنے لا کر مشکوکات مخدوشات کو کنارے پر لگائیں۔ سازش باطنیہ کو دشت بام کریں اور انکی سحر انگیزی و شعبدہ بازی کو فاش کریں۔ انسان عاقل کو ہوش کے ناخن لے اور دین اسلام کو قرآن و محمد سے لینے کی بجائے حضرت علی یا انکی چھٹی پشت سے لینا عقل سے دور ہے۔۔۔

کرونا اور بر:

بر عربی میں کنویں کو کہتے ہیں، عربوں میں حیوانی اور انسانی شکار کیلئے راستوں میں کنویں کھودتے تھے اور اس کو کسی معمولی چیز گھاس وغیرہ سے ڈھانپتے تھے اس میں گرنے والے کو بعد میں جر کر پکڑ لیتے تھے بد قسمتی سے کوئی شخص خود اس کنویں میں گر گیا تو یہ ضرب المثل ہو گیا۔ دنیا میں عام طور پر افعال شرور والے خود ایسے اعمال میں پھنس جاتے ہیں۔ دنیاۓ ترقی یافتہ نے ایسے منصوبے بنائے ہیں جن کا مقصد انسان اور خاص کر مسلم خاندان کی افزائش کو بند کرنا ہے۔ آج کرونا سے ان کی نسل کم کرنے لگے ہیں۔

کرونا اور بلال رشید

بلال رشید نے کالمی صفحات میں ایک عنوان لکھا ”کیا کرونا انسانیت کے خلاف ایک سازش ہے“ بلال رشید لکھتے ہیں افسوس اس بات کا نہیں کہ کرونا وائرس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی عطائی ٹی وی چینلز پر

نمودار ہوئے اصل قصور وار وہ تھے جنہوں نے انہیں مدعو کیا اور اپنی مہلک زدہ باتیں عوام تک پہنچائی اور انہیں کھلی چھٹی دی۔ ایک۔۔۔ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں۔۔۔ میں ہی کھلاتا ہوں اور میں بھی شفاء دیتا ہوں۔

کرونا اور بلال رشید

اللہ نے کسی ویکسین کو ذکر نہیں کیا صرف کھلانے پلانے کا ذکر کیا ہے۔ بلال رشید صاحب پہلے تو آپکو علم ہونا چاہیے ایک عرصے سے ٹی وی ایران میں نیم عالم نماؤں کو عذاب لایا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو دین سے نفرت روشن خیالوں کے معبود برحق سائنس کو سمجھتے والوں کو اٹھائیں اور دین سے مذاق کرنے کا موقع ملے اور یہ کام وہ عدا سر انجام دیتے ہیں۔

آپ خود قرآن کریم کی اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔ کیا یہ آیت دور جاہلیت والوں کے لئے مخصوص ہے۔ کیا انسان اپنے خورد و نوش میں احتیاط کریں گے تو بیماری سے بچ جائیگے۔ یا ویکسین کی ایجاد صرف سائنس دانوں نے کرنی ہے اس میں اللہ کا کوئی حصر نہیں ہے۔

کرونا اور پر خوری:-

پر خوری اور تنوع خور بھی کرونا جیسا ہے یہ بھی ایک بڑی آفات و بلیات میں سے ایک ہے۔ کتاب آداب الملوک تالیف ابی منصور عبد الملک الثعالبی متوفی ۴۲۹ھ ص ۱۵۵ پر آیا ہے، پر خوری اور تنوع خوری سلاطین بنی امیہ سے شروع ہوئی اس میں پہلا نام معاویہ کالیتے ہیں جیسا کہ نہج البلاغہ میں آیا ہے لیکن شہرت سلیمان بن عبد الملک سے ہوئی ہے۔ کہتے ہیں وہ ایک دن میں تیس مرغیاں کھاتے تھے، دوسرے سلطان واثق باللہ تھے یہاں تک وہ بیمار ہو گئے۔ تو چند نیشاپوری طبیب لائے گئے اور ان کو تنور میں رکھ کر پسینہ لانے سے علاج کیا اور ان سے کہا کھانے سے پرہیز کریں لیکن نہیں کیا اور مر گئے۔ سلاطین بنی امیہ اور بنی عباس کھانے پینے، شراب اور جنسیات میں غرق ہو کر مرے خورد و نوش میں اتنے دلدادہ تھے کہ کوئی حد نہیں تھی ہارون رشید کے دربار میں حاضر غذاؤں میں سے ایک غذا کا نام فالودہ تھا جو تازہ تازہ متعارف ہوا تھا اتفاق سے ایک اور مخصوص غذا لائی گئی تو دونوں میں زیادہ لذیذہ ہے فیصلہ نہیں کر پایا قاضی ابو یوسف کو بلایا ان سے پوچھا ان دونوں میں کنسی لذیذ ہے قاضی نے کہا کہ ان میں نے دونوں کو دیکھا نہیں غائبانہ قضاوت کیسے کروں دونوں غذا حاضر کیا دونوں سے تناول کیا پھر ہارون نے پوچھا اب فرمائیں دونوں میں لذیذ کونسا ہے قاضی نے کہ دونوں میں صلح ہوگی ہے

ہارون کو یہ فیصلہ پسند آیا ابو یوسف کو ایک لاکھ درہم دیا۔ واضح ہے پاکستان کے حکمران اس میں پیچھے نہیں ہیں۔ چنانچہ نواز شریف کے بارے میں آیا ہے کہ کراچی کے تاجران اور صنعتکاراں نے ایک ظہرانہ دیا تھا وہ کھانے دیکھ کے کھائے بغیر چلے گئے کیا کھانا اچھا نہیں بنایا گیا۔

کرونا اور نقد نقدات

کرونا اور نقدین کرونا میں کس نوع کا رشتہ قائم ہے رشتہ رد و نقد کا ہے یعنی بشریت نے کرونا کو مسٹر دکیا۔ نقد ایک حوالے سے اپنے مخالف پر حملہ ہوتا ہے، کوئی بھی شخص یا گروہ اپنے اوپر حملے کو برداشت نہیں کر سکتا، اسکی کوشش ہوتی ہے اس پر حملے کا جواب دیا جائے چاہے وہ کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو۔ اگر وہ ایمان باللہ رکھنے والا ہو وہ دیکھتا ہے جو نقد مجھ پر کی جا رہی ہے وہ واقعیت رکھتی ہے تو یہ میری اصلاح کیلئے تھی یا میری تنقیص کیلئے تھی۔ بعض اوقات نقد کا مقصد شخص کو نشانہ بنانا نہیں ہوتا بلکہ قوم کی اصلاح مقصود ہوتی ہے یا دین سے تہمت رفع کرنا ہوتی ہے اگر دین پر تہمت رفع کرنے پر پابندی لگ جائے تو ہر آئے دن دین بڑھتا جائے گا اور افسانہ اور اساطیر بن جائے گا، وہ کسی بھی وقت مختصر حوادث کے نتیجے میں صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ دین اسلام کے ساتھ ایسا ہوا شیعہ اور سنی میں رسمی اتفاق ہونے کے بعد بعض خرافات پر دونوں نے اتفاق کیا ہوا ہے۔ جب بھی ان خرافات پر انگلی اٹھائیں تو وہ فوراً کہتے ہیں یہ تو عامہ و خاصہ دونوں شیعہ سنی میں متفقہ بات ہے یہ تو سنی بھی مانتے ہیں میری امام مہدی کے بارے میری کتاب پر اقائے جواد نقوی نے فرمایا تھا یہ تو سنی بھی مانتے ہیں۔ بہت سی باطلیل بدعات میں دونوں کا اتفاق ہے بطور مثال منصب امامت پر دونوں کا اتفاق ہے۔ یہ معتزلہ کی ساخت ہے نبی کریم یا دور راشدین میں یہ کلمہ استعمال نہیں ہوتا تھا، مرکز میں حاکم کو امیر المومنین کہتے تھے باقی علاقوں میں والی کہتے تھے حتیٰ بنی عباس کے دور تک اس منصب کے لئے لفظ والی استعمال کرتے تھے۔ سنیوں نے معلوم نہیں کب کلمہ امام استعمال کرنا شروع کیا تھا تحقیق کرنے کی ضرورت ہے یہ قطعاً مسلم بات ابو حنیفہ کو اس وقت امام نہیں کہتے تھے اور شیعوں نے بارہ امام استعمال کئے اور لاتعداد امام بنتے گئے۔ امام مہدی کی دونوں فرقوں نے تصور دیا، قرآن کی جگہ احادیث، مزارات پر اجتماعی دعائیں، اوراد اور دوسری بدعات پر سب کا اتفاق ہے۔

نقد دین: دُنیا میں جاری نقدات میں سب سے زیادہ نقد دین پر کی جاتی ہے اس کی چند وجوہات ہوتی

ہیں۔

- ۱۔ دین تسلیم و قدرت لامحدود لامرئی کو کہتے ہیں جہاں انسان اور آخرت دونوں نامرئی ہے۔
- ۲۔ دین انسان کو نقصان دہ ضرر رساں اشیاء و اعمال سے روکتا ہے جس وجہ سے کم لوگ قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ دین سب سے پرانا ہے اس میں تقلیات زیادہ ہوتی ہیں۔ نقد دین کی انواع و اقسام ہیں جیسے:
 - ۱۔ نقد دین یعنی نقد ادیان سابقہ از اسلام پر جیسے یہود، نصاری، مجوس کی اسلام پر تنقیدات ان کے سفراء مستشرقین اور مستغربین نے دین اسلام کے الف سے ے تک نقد کیا جسے نقد مشرکین کہتے ہیں۔
 - ۲۔ نقد دین اسلام کی گذشتہ ادیان تورات انجیل اور علماء یہود کے فتاوی پر نقد جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے ادیان سابقہ میں تحریفات ہوئی ہیں۔
 - ۳۔ نقد ملحدین بہ ادیان سولویں صدی سے شروع ہوئی۔
 - ۴۔ نقد اجزاء و عناصر الدین یعنی ایمانیات اللہ اور احکامات صلاۃ، صوم، زکوٰۃ حج جہاد امر معروف نہی از منکر دین کا حصہ ہیں۔
 - ۵۔ نقد اہل دنیا کی طرف سے کہتے ہیں دین انکی آزادی کو محدود کرتا ہے۔
 - ۶۔ نقد مذاہب بہ دین
 - ۷۔ نقد مذاہب بہ مذاہب سنی کی شیعہ تنقید شیعہ کا سنی پر تنقید یہ عوامی سطح کی حد تک چلتی ہے یہ فسادی علماء چلاتے ہیں ورنہ اکثر علماء کو پتہ ہے کہ دونوں ایک ہی مذہب کی شاخیں ہیں چنانچہ آخر میں علماء سنی کہیں گے خلفاء پر سب ہماری کتابوں میں موجود ہے
 - ۸۔ نقد۔۔۔۔۔ دین
 - ۹۔ نقد بدعات دین
 - ۱۰۔ نقد بر نقود
 - ۱۱۔ نقد قانون
 - ۱۲۔ نقد آئین
 - ۱۳۔ نقد روایات، ۱۴۔ نقد رجال، ۱۵۔ نقد انقد، ۱۶۔ نقد البنات، ۱۷۔ نقد منطق، ۱۸۔ نقد فلسفہ، ۱۹۔ نقد اخلاق، ۲۰۔ نقد رسومات،

شعراء جاہ لیت عنقر بن عمرو بن العینی بعثت سے پلے مرا، اعشی قیس میمون اعز بعد از بعثت مرے۔

امتيازات دین الاسلام

یہ دین اسلامی ہے، یہ دین عربی فارسی ترکی، پنجابی سندھی بلوچی، مشرقی مغربی، شمالی و جنوبی افریقی، یورپی امریکی کسی بھی قومی، لسانی جغرافیائی تک مخصوص نہیں ہے۔ جیسا کہ ایران ہی کہا جاتا ہے۔۔۔ اس طرف خارجی بیٹھ جائیں اور جس میں پاکستانی افغانی ہندی ترکی وغیرہ ہوتے ہیں۔

۳۲

- ۸۔ انسان اور طبعیت کی جنگ ۲۱۔ موت و حیات کی جنگ
- ۹۔ نفس و عقل کی جنگ ۲۲۔ اللہ اور بندوں کی جنگ
- ۱۰۔ میاں بیوی کی جنگ ۲۳۔ امراض و صحت کی جنگ
- ۱۱۔ اولاد اور والدین کی جنگ ۲۴۔ قوی اور ضعیف کی جنگ
- ۱۲۔ بھائی اور بھائی کی جنگ لیکن ہر جگہ پر میدان میں فتح و کامیابی قوی کی ہوگی کیونکہ کائنات میں قوی صرف
- ۱۳۔ خاندان اور خاندان کی جنگ ذات اللہ سبحانہ ہے اور اسکے سوا باقی تمام ضعیف ہیں۔
- ۱۴۔ فرد اور اجتماع کی جنگ ۲۵۔ جند اللہ اور جند مخلوق کی جنگ میں بھی فتح جند اللہ کی ہوگی۔
- ۱۵۔ حق اور باطل کی جنگ
- ۱۶۔ باطل اور باطل کی جنگ
- ۱۷۔ ایمان اور کفر کی جنگ
- ۱۸۔ ادیان کی جنگ
- ۱۹۔ قدیم و جدید کی جنگ
- ۲۰۔ ایمان و عمل کی جنگ

کرونا اور عالمی حکومت

دنیا نظام قبائلی اور عشائری سے گزرتے ہوئے ۱ امبراطوری حکومتوں سے بھی گزر کر ایک واحد بڑی طاقتور طاقت حکومت سپر پاور ہے اصطلاح جدید کے ساتھ گلوبل حکومت کا قیام وجود میں آیا ہے اب دنیا میں اس کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہیں رہا ہے مرض کرونا بھی عالمی ہونے میں شبہات تمام رکھتے ہیں اس کو بھی روکنے والا کوئی طاقت نہیں یہ ایک عالم گیر حکومت ہے جس کے مقابل میں کوئی معارض یعنی شیعہ سنی وہابی دیوبندی باطنیہ قادیانی وغیرہ کو وہ اعتراف ہے کہ بقول امریکا جہاں ہمارے مفادات خطرے میں ہوں ہم وہاں حملہ کر سکتے ہیں اور اس بات کو انھوں نے عملاً ثابت کیا ہے۔ ابھی جہاں کرونا نے حملہ نہیں کیا یہاں انکی خود مصلحت ہوگی کوئی اسے روک نہیں سکے گا۔ لیکن اگر ان سے صحافی سوال کریں جناب کرونا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ جسورانہ غیر رحمانہ حملہ جو کرتے ہیں آپ کی طاقت قدرت کا سرچشمہ کیا ہے کوئی سرمایہ دار مافیا القاعدہ آپ کی پشت پر ہے، آپ کی حکومت بادشاہی ہے منصوص من اللہ یا منصوص من الرسول ہے یا سقیفہ سے نکلا ہوا نظام توراتی ہے یا مغرب میں پیدا ہوئی جمہوریت ہے تو وہ کہیں گے۔ ہمیں ان چیزوں کا پتہ ہی نہیں، ابھی آپ سے سنا ہے ہمیں یہ پتہ نہیں ہے ہم منصوص من اللہ ہیں یا منصوص متحدہ ہیں جہاں کرکمر حملہ کرنا ہے ہم وہاں ہی کرتے ہیں ہمارا رخ ساخت میں کوئی مسئلہ نہیں ہے جس طرف موڑ لیں ہم اس طرف جا کے مارتے ہیں۔

کرونا اور جنگ:-

کرونا اور جنگ مین کیا رشتہ ہے سب کو معلوم ہے کرونا نے انسانوں پر حملہ کیا ہے ایک حوالہ سے بعض کی نظر میں تیسری جنگ عالمی ہے جو سابقہ عالمی جنگوں سے مختلف ہے عالمی جنگ پر اچانک نہیں لڑی جاتی ہے بلکہ سالہا سال اس کی تیاریاں تمہیدات ہوتی ہیں حملہ کرنے والے اپنے پاس تمام جنگی وسائل تیار کرتے ہیں دوسری طرف کو ہر طرف سے کمزور کرتے ہیں تنہائی کرتی ہے تئاریوں نے اس طرح بنی عباس کے ساتھ ایسا کیا تھا۔ جنگیں اچانک نہیں برپا ہوتیں، جنگیں جتنی بلا جواز ہونگی اتنا ہی لمبی منصوبندی ہوتی ہے۔ دونوں اطراف سے تیاریاں ہوتی ہیں، ایک طرف طاقت کو بڑھانا، نیا اسلحہ بنانا، خوراک کا ذخیرہ لگانا ہوتا ہے۔ دوسری طرف جن پر حملہ کرنا ہے معلومات جمع کرنے ہوتی ہیں ضعف کی معلومات کرنی ہوتی ہیں، واسطے تلاش کر کے اپنے لئے جواز بناتے ہیں۔۔۔۔۔ مثالیں بہت بنتی ہیں، لمبی ہو جائیگی اختصار کرتے ہیں۔ خلافت اسلامی کو انھوں نے جب ختم

کرنا تھا تو انھوں نے پہلے مرحلے میں مسلمانوں کے اندر اختلافات پیدا کئے اور اپر اطوری کو توڑا، صوبائی خود مختاری کی مہم چلائی، حاکم علاقہ نے مزید سہولیات مانگیں۔ خوارزم کو الگ کیا، خوارزم سے دوستی کی تجارتی تعلقات قائم کئے، اپنے تاجر بھیجے اور جاسوسی سے معلومات حاصل کیں۔ خوارزم نے انکو مارا، ان پر حملہ کیا پھر قلعہ الموت ایک حکومت تھی جو راستے میں ہوتی تھی وہ غیر مضرت تھی لیکن خود حکومت کے داعی تھے ان کو ختم کیا اور خلیفہ کو مزید کمزور کرنے کیلئے ایک وزیر انکی حکومت میں رکھا۔ وہ انھیں معلومات دیتے تھے اور انکے لئے راہ ہموار کرتے رہے اور آخر میں خاتمہ کیا اور ایک لمبا منصوبہ بنایا۔

عالم اسلامی پر قبضہ کرنا تنہا مقصود نہیں تھا بلکہ اسے صفحہ ہستی سے صفایا کرنا تھا۔

تغریب مقابل تشریق تغریب میں ہمیں مغرب گرائی کرنے والے مغرب والے ہیں مشرق والے حیوان ہیں یہاں سے مستشرقین اور مستغربین کے درمیان فرق کو تشریق گرائی میں فرق کو سمجھنا ضروری ہے آپ کو دقت نظر اور باریک بینی سے ان دو میں بہت فرق ملے گا لیکن پہلے عام لوگوں کو واضح کرنے کیلئے ان دو کلمات کی تشریح کرتے ہیں۔ تغریب یعنی مشرق زمین والوں کو مغرب والوں کے رہن سہن، اٹھنا بیٹھنا، فکر و سوچ اپنانے کی دعوت دینے کو تغریب کہتے ہیں۔ جبکہ مستشرقین مغرب کے پڑھے لکھے خاص کر کلیسا والوں کا مشرق زمین کے حالات اجتماعی اقتصادی فکری اور طاقت کے بارے میں معلومات جمع کرنے والوں کو مستشرقین کہتے ہیں۔ یہ معنی واضح ہونے کے بعد ان دونوں میں فرق واضح ہو جائے گا۔ وہاں کے لوگ انسان ہیں جبکہ مشرق والے حیوان ہیں۔ کیونکہ مشرق والوں کا ہم و غم زیادہ تر حیوانوں جیسا ہوتا ہے بلی مرغی کتے جیسا ہے، جہاں کھانا ملا وہ انھیں اچھا لگتا ہے چاہے شرف انسانیت سے دور ہی ہو۔ بلاد اسلام پر بلاد کفر کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب کہ مغرب سے مشرق کی معلومات جمع کرنے والے صعوبتیں مشکلات برداشت کر کے واپس اپنے ملک جاتے ہیں اور یہاں کے معلومات ان کو دیتے ہیں

اسلام پر بلاد کفر کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے یہاں کے وطن پرست خائن اور جاسوس ہیں جو مغرب کے لئے کام کرتے ہیں۔ مغرب کے لوگ اپنے وطن کیلئے کام کرتے ہیں وہ اپنے ملک و ملک کیلئے امین ہیں لیکن یہاں سوال پیش آتا ہے ایسا کیوں ہوا جواب موجود ہے کہ یہاں باطنیہ مسیحی یہودی اور مجوسی کے مشترک

نوائی ہے، یہاں باطنیہ ہے وہ ان کے۔۔۔ اسلام کو شکست دینے والا باطنیہ ہے۔

۲۔ انبیاء جب اللہ کی طرف سے دعوت لے کر آتے ہیں تو ان کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے والے انبیاء کے دعویٰ کو سچ ہونے کے ثبوت طلب کرتے ہیں اللہ ان کو مبعوث ہونے کی نشانیاں دیتا ہے قریب کے افراد جو ہر وقت خلوت و جلوت میں ان کے ساتھ ہوتے ہیں ان سے مدعی کی دلیل نہیں مانگتے جیسے خدیجہ حضرت علی زید بن حارثہ اور ابوبکر نے کوئی ثبوت نہیں مانگا لیکن شیعہ عمر و ابوبکر کو فرعون ہامان نمرود گور باچوف اور نہرو سے بھی برا سمجھتے لہذا کرونا عمر اور ابوبکر سے نبی اللہ کی طرف سے آنے کی شاید دلیل کو قرآن میں ایت کہا ہے علماء نے ایت کو دوسرے لفظ میں ترجمہ کر کے معجزہ کہا ہے یہ ترجمہ اپنی جگہ تدریس پر مبنی ہے خیانت کی اس وضاحت ہم نے مصطلحات عقائد میں کیا ہے۔

۳۔ قرآن کریم میں جہاں کلام مکمل ہوتا ہے اس کو ایت کہتے ہیں ایت کا معنی واضح اللہ نے ایک مستقل نشانی دیا ہے اس کو ایت کہا ہے اب واضح ہونے کے بعد کرونا اللہ کی نشانی ہے یا نہیں بیان کرنے کی ضرورت ہے ہونے کے بعد اب آتے ہیں کرونا کے معنی ہی ایت ہے کرونا اللہ کی مخلوق ہے لیکن بنی انسان کے لیے وہ نہیں مخلوق شر ہے خیر تو کوئی نہیں کہیں گے شر ہی ہے مخلوقات شر بھی مخلوق اللہ ہے اس وضاحت کرونا ایک مخلوق ہے کوئی انکار تو مجوس کہتے خیر کا خالق اللہ شر کا خالق اللہ ہے ہم تو مسلمان ہے دونوں کا خالق اللہ کو مانتے ہیں

کتاب الصلاة تألیف عبد اللہ بن محمد احمد ص ۱۴۴ عن وائل بن حجر

الحديث المرفوع هو ما نسب او ما السند الى النبي حديث مرفوع

قول هو يا فعل وتقرير هو صحابي هو يا غير صحابي رسول يا منقطع تيسر مصلح الحديث

السنة عن كتاب درس في نصوص الحديث ونج البلاغة تأليف مهدي مهر۔۔۔ صادر عن مرکز ادراست

السلامية المعدمة السنة وتقن كلام المعصوم وفعله وتقريره هي المصدر الكافي بعد كتاب الله سبحانه

وحجة سنة النبي الائمة الالية كريمه حشر، نحل ۴۴، نجم ۳۴، علي حجة سنة الائمة الحديث الثقلين والحديث

الصحي

السنة سنة النبي في قول وتقرير نبی اور سنت آئمہ اور سنت صحابہ سب کو حجت بنانا اپنی جگہ بلا دلیل نہیں

بلکہ ضد قرآن ہے مدارک آیات متشابہات الرویات مرسلۃ المرفوعات الموضوعات و مشکوک المحدثات
المشکوکات الموضوعات المصادرات کا نہایت عمل النوارین الاروین نبی کریم کی سنت حجت ہونے سے مراد
صرف وہ اعمال ہیں جو ۲۳ سال بطور مسلسل مداوم پوری امت نے مشاہدے کئے اور بلا اختلاف نقل کئے ہیں۔
اما قولیات مشکوکات و بھی غیر مصدقات بلکہ مصنوعات کا حجت ہونا خلاف عقل و نقل میں آتا ہے۔ انسان عاقل
اپنے اوپر ذمہ داریاں طریق مشکوک و مردود سے نہیں لیتے۔ یہ حجت البالغہ کے خلاف ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے
فلله الحجة البالغة نبی کریم کو اپنے بعد کسی کو حجت بنانے کا حق کس آیت سے ثابت ہے نہ ہی اس کا امکان عقلی موجود
ہے کیونکہ جو بھی ہوگا وہ وحی سے عاری ہوگا، ضمانت وحی کا دور نبی کریم کے بعد منقطع ہو چکا ہے۔ انسان خطا و
لغزش نسیان خواہشات سے محفوظ نہیں رہ سکتا کیونکہ خود نبی کریم کی حیات میں آپ کی طرف منسوب افراد سے
غلطیاں سرزد ہوئیں جیسے ابا بکر نے اسراء بدر کو چھوڑنے کی رائے دی، عمر نے حدیبیہ میں صلح کی مخالفت کی، علی
نے جنگ تبوک میں مدینہ میں رہنے کی مخالفت کی، عبداللہ تحشیش نے قافلہ کو لوٹا۔

کرونا اور اس کے اثرات

دین اور علماء حفظان صحت پرانے دور میں جس وقت امراض کی تشخیص و ادویات نہیں تھیں بوڑھے معمر لوگ اپنے
تجربات کی روشنی میں ہدایات دیتے تھے کہ کھانا ضرورت سے زیادہ نہ کھائیں یا جو چیز نقصان دہ ثابت ہے وہ بھی
نہیں کھائیں ایک شخص پیٹ کے درد کی شکایت لے کر طبیب یا حکیم کے پاس گئے حکیم نے پوچھا آپ کو کیا
شکایت ہے مریض نے کہا پیٹ میں درد ہے حکیم نے پوچھا کہیں آپ نے زیادہ کھانا تو نہیں کھایا مریض نے کہا
نہیں حکیم نے پوچھا صبح کوناشتے میں کیا کھایا تھا کہا صرف دس روٹی ایک درجن انڈے کہا دوپہر کو کیا کھایا تھا
صرف دس روٹی اور ایک مرغی کھائی تھی۔

بلتستان میں پرانے زمانے میں ۲۲ دسمبر کو آگ کا مظاہرہ کرتے تھے بلتستان کی تاریخ لکھنے والوں کا کہنا ہے ان کی
تاریخ برگشت بدھ مت کو جاتی ہے لیکن آتش بازی کہاں سے لی معلوم نہیں اور مخصوص قسم کے کھانے بناتے باہر
لوگوں کو کھلاتے تھے ایک مرد نے زیادہ کھایا تو اس کے پیٹ میں سخت درد ہو گیا تو اس نے کہا بھوک سے مرنا اچھا
نہیں کھانے سے مرنے سے علماء نے دین میں بہت سی چیزیں اپنی طرف سے شامل کی ہیں جس کا قرآن میں اس

کرونا اور صدر مملکت کی ہدایات ۲۴ شعبان ۱۴۴۱ق کو صدر مملکت نے ملک کے جید اور ممتاز علماء سے مساجد میں جمعہ و جماعت سے متعلق ہدایات جاری فرمائیں یہ ہدایات انتہائی حد تک باریک اور دقیق تھیں ان میں سے بعض ضروری تھیں مساجد میں سحر و افطار کی بندش انتہائی ضروری تھی کیونکہ اللہ اور قیامت کو بھولے عیاش اثر و رسوخ پیدا کرتے تھے روزہ افطاری میں غیر متوقع غذاؤں کا اہتمام تھا اس بابت میں سپلائی آتی تھی یا نہیں

کرونا اور مارچ مارچ کو روکنے کیلئے جو اہتمام حکومت نے کئے ہیں اس میں اکثر و بیشتر شہریوں نے اسے سراہا اور مستحسن قرار دیا ہے، گرچہ اس کے خطرات احتمالی تھے کسی کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔ جبکہ ملک میں دین و ناموس پر مارچ کے مارچ غنڈہ گردی سے انجام پاتے ہیں جبکہ قرآن کریم میں خواتین کو معاشرے میں اشاعت فحشاء پھیلانے کا زمرہ دار قرار دیا ہے۔ ان کا حجاب سے نکلنا، ان کے گانے رقص و دیگر امور کے بارے میں سورہ نساء، سورہ احزاب، طلاق و تحریم اور سورہ نور و بعض دیگر سوروں میں آیا ہے۔

امام بارگاہیں حریف مساجد ہیں، اغیار کہ کہنے پر یکمیشن ملنے پر بنی ہیں، انھیں ختم کرنے کی ہدایت فرمائیں۔

عید کے حکم پر پانچوں فرقوں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے چونکہ خود عید اسلام میں اغیار کی مداخلت ہے۔

۳۔۔۔۔۔ یہ سب دین میں شامل کر کے اسلام کو باہر کئے ہوئے ہیں۔

کرونا اور علم:-

کرونا اور علم میں کس نوعیت کا رشتہ ہے یہ جاننا ہر عالم و دانشور کے لیے ضروری ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ کرونا کو ماہرین علم طبعیت خاص کر ذرات و خلیات کے ماہرین نے ہی کشف کیا ہے یہ کرونا اور علم کا پہلا رشتہ ہے لیکن جب کرونا مثل بچہ دامن مادر میں چھلانگ مارتا ہے اور گلوگیر ہوتا ہے تو انسان پر حملہ کرتا ہے تو اس سے کیسے جان چھڑائیں یہ بھی علم ہی کے ذمے ہے یہ تو سرسری ابتدائی معلومات ہیں کرونا خود پھیل گیا یا کسی نے پھیلا یا ہے یہ ایک اور بحث ہوگی لیکن اس سوال کا جواب کبھی نہیں آئے گا یہ قیل و قال میں رہے گا مرغی پہلے ہے یا انڈہ پہلے ہے اس جنگ میں مرنے والوں کی قبر پر مزار نہیں بنے گا کیونکہ خطرہ باقی رہے گا وائرس لگ سکتا ہے بہتر ہے سماجی فاصلہ رکھیں۔

۱۔ علم ہی نے کرونا کو کشف کیا، کیونکہ وائرس نامی کوئی چیز ہونے کا کسی کو پتہ ہی نہیں جب دور بین اور خورد بین کشف ہوئی لہریں اور شعاعیں کشف ہوئیں تو کرونا وائرس کا پتہ چلا ہے اس کی تاریخ پیدائش بھی بنایا علم نے کشف کیا تھا اب یہ علم اس کو مارنے کا کوئی وائرس بنانے میں ناکام ہے علم کرونا کے سامنے عاجز و قاصر بے بس ہو گیا ہے۔

۲۔ کرونا بلا د کفر سے نکل کر آہستہ آہستہ مسلمانوں میں پہنچ گیا ہے۔

۳۔ کرونا بے جان امر تھا اس میں جان نہیں تھی لیکن حکومتوں نے شور شرابہ کیا اور یہاں تک کہ ہر مریض اور مرنے والوں کو کرونا کی طرف نسبت دے کر بیمار کے چہرے کو مسخ کیا۔

۴۔ کرونا اخبار میں آیا ہے کرونا کے نام سے بعض۔۔۔ بعض غریب ہو گے۔

۵۔ کرونا کی بات نہیں سنتے تھے۔

۶۔ کرونا نے لوگوں کو وحشت میں مبتلا کیا ہے۔

۷۔ کرونا یہاں کے مریضوں میں داخل ہونے کا شور شرابہ کیا ہے۔

۸۔ کرونا کو خوف و ہراس سے منوایا ہے۔

کرونا اور علم:-

کرونا کشف کرنے میں علم کا کردار ضرورت تھا، کہتے ہیں یہ چین کے شہر وہان میں آیا، معلوم ہے کہ جس

کرونا نے علم پرستان غرور تکبر اور فرعونیت والی ناک کو خاک میں رگڑا اور اس آیت کریمہ کا مصداق جلی بنایا۔ ۲۲ شعبان ۱۴۳۱ھ کو اخبار دنیا کے پہلے صفحہ پر آیا ہے کہ مکہ کے اس ٹاور کے اوپر خط درشت پر لکھا ہے علیک البیت - کاش ایک اور ٹاور پر لکھتے وما تیتم من اقلکم الا قلیل ۔ اہل دنیا نے طبیعت شناس گردانا ہے جبکہ طبعیت کی تعریف میں آیا ہے وہ جگہ گھیرتی ہے، جب جگہ گھیرتی ہے تو اس کی شش جہت بنتی ہیں۔ انسان نے اس شش جہتی مین سے ایک جہت کو جانا ہے وہ باقی جہات کو نہیں جانتا ہے۔ محققین نے یہ اعتراف کیا ہے کہ کلمات علم البشر زاد جھلک علوم غیر از معرفۃ اللہ واللہ شناسی تمام علوم غرور اور تکبر۔۔۔ جیسا کہ آج کل کے روشن خیال اسکالر شپ خواں علم دین کو خرافات سمجھتے ہیں۔ الرجب ہونے کے باوجود قرآن میں علم کی فضیلت میں آیات کو اپنی شان میں گردانتے ہیں جیسا کہ تمام آیات فضیلت کو شیعہ علی کی شان میں اور مذمت والی آیات کو ابابکر اور عمر کی طرف پلٹاتے ہیں۔ روشن خیال علم کو اپنی مثال میں نازل کرتے ہیں، اسی طرح صرف ونحو کے علاوہ کسی علم کو نہیں مانتے، اسی طرح اصولی فقہ بھی ایسے ہی ہیں۔ یہ اللہ کا احسان ہے اللہ نے مجھے ان غرور علموں سے دور رکھا، جاہل ہی رہا تاکہ-----

ایمانیات وجود باری تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی جہالت بشر ہے کہ وہ حقائق کائنات سے

جہالت زیادہ اور علم کم رکھتا ہے۔

دنیا میں گزرنے والی جنگوں میں سے ایک جنگ علم اور دین کی جنگ ہے۔ حالیہ جنگوں میں رائج مصطلحات جنگی میں سے ایک مصطلح جندی مجہول ہے، جہاں جنگ ختم ہونے کے بعد جنگ میں اچھے کردار والے ایک سپاہی کے نام سے ایک قبر جندی مجہول بناتے ہیں۔

عصر معاصر میں جنگ علم و دین ہی ہے جو ۱۷۸۸ء کے بعد شروع ہوئی ہے، اس جنگ کے سپہ سالار یہود یا یہود نواز علماء تھے ان میں سرفہرست اوجست کانٹ اور کاتم تھے ان کو جواب شکست دینے کے لیے بعض علماء ادیان مسلمین اٹھے انہوں نے طاعون زدہ انسانوں شمرانہ سنانہ سلوک رکھے کھاسالین میں مرجع کم یا ایسے کھانے سے پہلے نمک سے افتتاح کرنے کا رآنے کے بعد بند مال کھاتے غریزہ ہر چیز کے لیے علم ثابت کیے ہیں دین کو کنارے پر لگانے کے لیے کہا گیا ہے کیونکہ دین سے دفاع کرنے والوں نے دین کی جگہ مذہبی مورچے بنا کر دفاعی فائرنگ کی گئی ہے لہذا اللہ سبحانہ ایک جندی مجہول کو میدان میں اتارا کہ وہ مبارزہ طلبی کر رہا ہے لیکن اس نے دین کو یکسر نشانہ بنانے والوں کے ساتھ دینی محاذ چھوڑنے والوں کو بھی نشانہ بنایا ہے لہذا علم کے دلدادہ اور اداؤں کا ر سے مارنے والے بھی میدان چھوڑ کر پیچھے گئے ہیں۔

مذاہب جاسینگے لیکن اسلام رہے گا کیونکہ اللہ نے اسلام کی بقاء اور خلود کی خود ضمانت دی ہے۔ وہ اس طرح کہ:

ایات یعنی کشف موضوع آیات

انما بغیکم علی انفسکم۔ یونس ۲۳، شوری ۴۲،

توبخ پر بقرہ ۹۰، ۲۱۳، یونس ۲۳، یونس ۹۰، شوریہ ۱۴، ۲۷، قصص ۷۶، چاثیہ ۱۷

مرد عورت دونوں بچے پیدا کرنے میں اشتراک رکھتے ہیں، ایک کا نطفہ دوسرے کا پرورش خانہ ایک

فاعل ہے دوسرا مفعول ہے ایک قدر جسمانی فکری رکھتا دوسرا محافہ رکھتا ہے۔

عالم کو حقوق انسان پر بحث برداری کی ضرورت اس لئے پڑی کہ یہاں کوئی حق چھیننے وال ہے یا حق اس کے ذمہ ہے لیکن نہیں دیتا ہے۔ یہاں سے بحث کی ضرورت پڑی۔ کس کا حق کس کے ذمہ ہے اور اسکی کیا کسوٹی ہوگی، معیار و میزان کیا ہوگا، یہ بحث اپنی جگہ ادھوری ہوگی، یہ حق محض فرض ہوگا یا تحقق ہوگا یا وجود خارجی میں کوئی حق دینے والا بھی موجود ہوگا۔

۷ القرآن والا سلام ۱۰۰۰ سوالوں جواب ص ۹۰ پر آیا ہے۔

قرآن میں جتنے مشتقات ہیں اسلام کے بھی اتنی تعداد مشتقات ہیں دونوں میں تکرار ہوئی ہے۔

موت و حیات دونوں کے مشتقات برابر آئے ہیں۔

خیانت اور خبث برابر آئے دفعہ آئے ہیں

عقل و طور دونوں کے مشتقات برابر ۴۹ بار آئے

ایمان و کفر دونوں ۸۱۱ بار

کمانولی بعض ظالمین بعضا۔ سورہ انعام ۱۲۹

وماکان۔ انت منہم انفال ۳۳

قدسیہ زواج احزاب ۷، نساء ۲۱

قرآن نے عورتوں کو مکار کہا ہے۔ یوسف ۵۰

کرونا اور مفت خواران:-

کیا مفت خوران اور کرونا میں کوئی رشتہ ہے۔ علماء انساب شناساں کے نزدیک دونوں کے درمیان رشتہ پایا جاتا ہے۔ کرونا کے نسب میں بتایا ہے کہ یہ چین کے شہر دوہان میں پیدا ہوا، ان لوگوں کے جسم سے نکلا جو چگاڈ اور سانپ سے ملتے تھے کیونکہ چوہا ہوں سے نہیں تھے۔۔۔۔۔ پاکستان کے سربراہ بھی ہمیشہ مفت خور رہے ہیں، نواز شریف کی صفت تھی وہ اپنا مال خرچ نہیں کرتے تھے، عمران خان بھی مفت خوری سے سربراہ

بنے اور ان دونوں سے پہلے بھی یہاں مفت خوروں کی حکومت ہوگی۔ جو قرضہ لے کر گزارا کرتے ہیں اور وہ مفت خوری ہی ہے۔

طاعون موسوعة العالمیہ العربیہ ج ۵ ص ۲۸۳۔ طاعون کی اقسام ہیں

کرونا عذاب الہی ہے یا امریکا کی:-

جس دن یہاں یعنی ارض مقدس کے موحدین و مسلمین میں کرونا نے رخت اقامت بچھایا اس دن سے صحافی حضرات نے یہ مباحثہ مناقشہ چھوڑا ہے کہ کرونا عذاب الہی ہے یا امریکا کی یا عالمی ادارہ صحت ہے؟ قیل و قال بہت ہے۔ آخر یہ بحث یہاں چھیڑنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا یہ لوگ کسی جہت سے نظریں ہٹانا تو نہیں چاہتے۔ پوری رات قصہ یوسف سننے کے بعد یہ سوال اٹھانا یوسف مذکر تھے یا مونث؟ محسوس ایسا ہوتا ہے دشمنان اسلام نے اسلام کے خلاف دو محاذ کھولے ہیں ایک محاذ بحث سے الجھنیں بڑھنے کو رواج دیا جیسا کہ اسلام آنے سو سال گزرنے کے بعد معتزلہ نے کہا ”اللہ سبحانہ کی صفات کو عین ذات ہیں یا زائد بر ذات“۔ ”علی کل شئی قدیر“ عزیز الرحیم۔ علی کل شئی قدیر ”سبحانہ عما یعفور“ کے علم قدرت حیات اللہ کا عین ذات ہے یا زائد بر ذات؟ اللہ کے اوامر و نواہی پر دلالت کرتے ہیں کہ واجب ہے یا مستحب؟ یہ بحث چھیڑنے والے کیا مقاصد و اہداف رکھتے ہیں؟ لیکن یہ ایک حقیقت قاطعہ و ساطعہ ہے کہ پاکستان سمیت تمام ممالک پر یہ عذاب بن رہا ہے، تنہا کرونا زدہ کے لئے نہیں حکمران صنعت کار زمیندار مزدور سب کیلئے مصیبت بنا ہے خصوصی طور پر سندھ سے سیاست چلانے کیلئے آنے والے بھی پریشان ہیں۔ یہاں دھرنے والے بھی پریشان ہیں، علامہ اقبال و جناح کا اسلام لانے والے بھی پریشان ہیں رومی ہم رفتہ سب کیلئے عذاب ہے چاہے یہ عذاب اللہ نے خود نازل کیا ہو یا امریکا کے توسط سے نازل کیا ہو امریکا میں یہ قدرت تو نہیں، میں اگر ماروں گا تو اپنی طرف سے ماروں گا رب کی طرف سے نہیں ماروں گا لیکن موت و حیات کی قدرت نہیں ہے۔ ے

کرونا اور انسانیت:-

اتوار ۵ شعبان ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات میں ایک کالم سہیل احمد خان نے

لکھا ہے کیونکہ اس وباء سے انسانی زندگیاں بچانا مقصود ہے سوال یہ ہے کہ اولین ترجیح انسانیت کو ہی ہونی چاہیے۔ اس ترجیح کا تشخیص کنندہ کون ہے؟ کیا وائرس حیوانات کو لگے ہیں نباتات کو لگے ہیں یا صرف انسان کو لگے ہیں؟ اگر انسان کو لگے ہیں تو لگانے والے غیر انسان ہوں گے، غیر انسان میں جن آتا ہے جن میں اتنی قدرت نہیں کہ وہ انسانوں کو ہلاک کریں وہ روح انسان کو ہلاک کر کے گمراہ کرتے ہیں، وہ مشروط حالات اما جان انسان ہلاک نہیں کر سکتے ہیں۔ ملائکہ ذوات عصمت ہیں وہ انسانوں کے گناہوں کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں، رہ جاتا ہے کسی انسان نے کیا ہے تو یہ تجزیہ نگاروں کا ایک تجزیہ ہے جیسا کہ ایک صفحہ میں بلال رشید نے نقل کیا ہے اگر وہ درست ہے ان کی ترجیحات دنیا کو معلوم ہیں۔ دنیا میں بعض انسان ایسے ہیں جن کی ترجیحات انسانیت ہے جیسا کہ دین انسانیت بنانے والوں کی نظر میں انسانیت سے مراد انسان ہے۔

۱۲۱ اثرات۔۔۔ باللہ سبحانہ۔۔۔ ۱۹۸

۱. من آمن بوجود الله لم يكن من المستحيرين.
۲. ومن امن بالله لم يكن من البائسين.
۳. ومن امن بحكمة لم يكن من المترددمين.
۴. ومن امن بجبراته لم يكن من المتمردين.
۵. ومن امن بمراقبة لم يكن من المخادعين.
۶. ومن امن بدينون.. لم يكن من المنحرفين.
۷. ومن امن برزقة لم يكن من الطامعين.
۸. ومن امن بعد الله لم يكن من الظالمين.
۹. ومن امن بوعدہ لم يكن المتقاعين.
۱۰. ومن امن بوعيدہ لم يكن المخالفين.
۱۱. من امن بذلك كله كان من عباد الله المقربين.

تاریخ دین:-

دین انسان کے پیدا ہونے کے ایک عرصہ گزرنے کے بعد عارض ہونے والے عوارضات میں سے ایک نہیں ہے۔ یہ جڑواں ہے جو نومولود بچہ میں ہوتا ہے، جو اس کی پشت پر ہاتھ سسلانے کا احساس کرتا ہے اس حس کو عرف علمی میں حس تطلع کہتے ہیں۔

کرونا اور منیر احمد بلوچ

بدھ ۷ شعبان ۱۴۴۱ھ روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات پر یہ سرخی ہے ”دنیا کا اصل سپریم کمانڈر“ اس میں آیا ہے نیو ورلڈ آرڈر کے بانی عالمی قوت کہلانے والے کے وزیر دفاع نے دنیا میں لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا اور کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا ان کے علاوہ یا اوپر بھی کوئی سپریم کمانڈر ہے۔ آپ نے درست سمجھا ہے آپ نے بھی نہیں سوچا ہوگا آج کسی دن مجھے بھی شجاعت کے ساتھ اللہ کو یاد کرنا پڑے گا، آپ لوگوں کو یہ نصیب نہیں تھا دنیا کی سپر طاقتوں کے نزدیک سے خدمت کریں لیکن ان تک پہنچنے والوں کی خدمات کو ضرور یاد کرتے ہیں۔ یہ ملک ایک عرصہ سے کفر والحاد کے زغے میں ہے، یہاں اسلام مخالف مظاہرے ہوتے تھے، اسلام کو تخری کرتے تھے۔ آپ کے ہاتھ میں ابلاغی وسائل تھے لیکن کچھ نہیں بولے، آپ اسلام سے اس قدر انجان اور ناواقف ہیں اللہ کا نام تو قیفی ہوتا ہے غالیوں کی الفاظ سے اللہ کو یاد نہیں کیا جاتا ہے۔

کرونا اور دین:۔ کرونا دین سے دفاع کیلئے بھیجا ہے۔

اہل ایمان قرآن اور محمد کے اللہ نے گزندوں سے بچانے کا وعدہ دیا تھا ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ (ماندہ۔ ۶۷) کیا محمدؐ کو بچائینگے؟ قرآن کو نہیں بچائینگے؟ کیا اسلام کو نہیں بچائینگے؟

چینی کرونا اور خاندانی کرونا:۔

سائل سوال کر رہے ہیں کہ چینی کرونا اور خاندانی کرونا میں زیادہ طاقت اور حیلہ گریسیا ستمدار کونسا ہے دونوں میں فرق کیا ہے؟ اس میں اجمالی جواب کافی اور مفید بھی نہیں تفصیل ضروری ہے کیونکہ ہر ایک کی الگ خصوصیات ہیں، بطور مثال چینی کرونا کے بارے میں ابھی تک رائے یہ آئی ہے کہ اس سے احتیاط کر کے بچا جا سکتا ہے اور اس سے احتیاط بھی آسان ہے۔ اس سے بچنے کیلئے پہلے مرحلے میں ذرائع ابلاغ کو اپنے ساتھ ملانا ہوتا ہے، ذرائع ابلاغ جہاں عام طور پر وہ میاں بیوی کا کردار رکھتے ہیں، میاں جو بات کرے گا بیوی اس کی

مخالفت کریگی لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا ہے دونوں گروہ کرونا سے ڈرانے کی بات کرتے ہیں دوسرا حزب مخالف کو بھی اس میں مخالفت سے روکنا ہوتا ہے تیسرا مساجد بند کرنا ہوتا ہے کیونکہ کرونا مساجد سے نکلنے والی آواز سے ڈرتا ہے، جو نہی مساجد سے روک دیں گے تو سمجھ لیں لاک ڈاؤن کامیاب ہو گیا، لاک ڈاؤن کے بعد کورونا سے بچنا یقینی ہے۔ صدر ٹرمپ نے کہا ایک لاکھ مرنے کے بعد قابو کر سکا تو یہ ہماری کامیابی ہوگی لیکن خاندانی کرونا سے بچنا ناممکن ہے کیونکہ عرف عام اور شریعت دونوں اجازت نہیں دیتے کہ ان سے دور رہیں اس لئے احتیاط کرنا ہی مشکل ہوتا ہے دوسرے طرف سے ایسے خطرناک حملے کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ چور ہمیشہ کھلے راستے سے داخل ہوتا ہے، ہمارے گھر میں بہت سے کرونا آتے تھے، اگر ہم احتیاط کرنا چاہتے تھے ہوتے نہیں تھے کرتے تھے، گھر میں ہر آنے والے کو کرونا زدہ سمجھتے تھے اور احتیاط کرتے تھے لہذا بچ گئے لیکن خاندانی کرونا کو تیس سال تک اس کو روک نہیں سکے کیونکہ یہاں جو مشکلات عوامی عرفی تھا عرف اس کو پسند نہیں کرتے تھے یہ میرے لئے چنداں مسئلہ نہیں تھے کیونکہ میں عرف میں پہلے بدنام ہی تھا وہ میرا کیا کر سکتا تھا، عرف سے نہیں ڈرتے تھے لیکن دین و شریعت سے ڈرتے تھے کہیں شریعت کی گرفت میں نہ آجائیں۔ خاندانی کرونا میں برادر زادگان تھے اندر سے بہت بے دین حلال حرام کی کوئی تمیز نہیں کرتے تھے گویا میرا مال ان کیلئے شہد جیسا تھا لیکن ان کے بڑے بیٹھے میرے پروردہ بھی تھے اور میرے داماد بھی تھے خود کو عالم دین بھی کہتے ہیں اگرچہ مجھے انکی دین سے ناشناسی و بے دردی کا یقین عرصے سے ہو چکا تھا لیکن احتیاط کرتے تو میرے پاس نہ ذرائع ابلاغ تھے نہ مساجد میں جانا بند کر سکتے تھے اس لئے پرہیز ناممکن تھی کرونا دور تک مار کرنے والے میزائل جیسا ہے کرونا کے بارے میں ابھی تک یہ سنا ہے یہ بے جان چیز ہے بے جان حس و حرکت نہیں کرتے یہ تو متحرک چیز ہے میرے خاندانی کرونا نے میرے پورے خاندان کو کرونا زدہ بنایا۔

کرونا اور شجاعت :-

نامہ دنیا ہفتہ ۷ شعبان ۱۴۴۱ھ کے شہ سرخیوں میں سے ایک ہے ائمہ مسلمہ کے لیڈران خانہ کعبہ روضۃ رسول پر جا کر معافی مانگیں شجاعت صاحب مسلم لیگ جو کہ یہاں کے مسلمانوں کو سیکولر لادین ریل کی بوگیوں میں سوار کرنے والا پہلا سیاسی حزب ہے اس کی جنائیتیں اسلام کے خلاف سب پر واضح ہیں اور خود چوہدری شجاعت پاکستان کے اتا ترک کو اپنے کاندھے پر اٹھانے والے تھے اسلام سے تنہا نا آشنا نہیں بلکہ اسلام کو بے

دُخل کرنے والوں میں اپنی خدمت پیش کرنے والا ہے اسلام سے نا آشنائی کی وجہ سے دین سے متعلق کالم کی چند سطر میں ابتداء سے انتہاء تک غلط گوئی ہے اس میں معرفت اسلام پانا جاتی ہے نہ اخلاص نہ خوف اللہ پایا جاتا ہے کیونکہ اللہ سے معافی جہاں کہیں مانگیں وہ سنتا ہے کیونکہ اللہ اور بندوں میں زمان و مکان یا افراد حاکل نہیں ہوتے ہیں۔

۱۔ آپ خود اسلام کو بدر کرنے والے صف مقدم والے ہیں۔

۲۔ اللہ سبحانہ سے مناجات کیلئے کوئی خاص جگہ نہیں، توبہ و انابہ کیلئے کعبہ ہے کس نے کہا؟ کعبہ جائے اداء فرض ہے۔

۳۔ طلب دعاء میں اللہ کے ساتھ رسول کو بھی شریک کرنا شرک ہے۔

۴۔ اللہ عالم سر و اخفاء کا مالک ہے وہ لفاظی و لقلقہ والی دعا کا علم رکھتا ہے۔

۵۔ اب اس وقت کا عذاب پوری امت پر ہے جس میں۔۔۔ قصور وار و بے قصور سب شامل ہیں، انفال ۲۵ کو پڑھیں۔ جب امر بالمعروف نہی از منکر پر پابندی لگتی ہے تو ایسے عذاب نازل ہوتے ہیں۔
۶۔ عذاب نازل ہونے کے بعد دعا و توبہ قبول نہیں ہوتی ہے اس بارے میں چند آیات ہیں۔

کرونا اور موت:-

روزنامہ دنیا بروز منگل ۱۳ شعبان ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات پر ایک عنوان ”سیاست کوئی اساس مل گئی“ کے تحت لکھتے ہیں موت کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے خاردار تاروں سے روکا جائے پھر مقالہ نگار اسلام اعوان لکھتے ہیں قلعہ حیرہ فتح کرنے کے بعد راہب عمرو بن مسیحی کو خالد بن ولید کے سامنے پیش کیا تو ان کی جیب سے زہر کی ڈبی نکلی، ان سے پوچھا اس میں کیا ہے اس نے کہا اگ اپ اگر میری قوم کے ساتھ برا سلوک کریں تو میں زہر پی کر خود کو ختم کروں گا۔ خالد نے کہا اگر اس کا مقدر موت کا وقت نہیں آیا ہے تو وہ زہر پی کر نہیں مرتا ہے، خالد نے زہر کو تھیلی کو سے نکال کر بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض و سماء کہہ کر پیا، سب حیران ہو کر اسلام قبول کیا خالد نے اپنے دور کے شجاعان اسلام تھے ان کے جسم پر سو سے زائد تیرتلواریں نیزے کے نشانوں سے جسم چور چور تھے ان کے سامنے ان کے چالیس فرزند طاعون سے مرے لیکن وہ نہین مرے آخر میں اپنے بستر پر مرے۔
عمر بن خطاب کو کعب احبار یہودی نو مسلمان نے کہا یا امیر المومنین آپ ان تین دنوں میں مریں گے تو

عمر نے پوچھا کیا تم لوگوں کے موت کے وقت سے واقف ہو؟ کہا میں تو رات میں پڑھا تھا تو رات میں میرا نام ہے۔ کعب احبار ان تین سازش کاروں میں سے تھے جنہوں نے خلیفہ کو مارنے کی منصوبہ بندی کی تھی، غرض خبر موت دینے کے باوجود خلیفہ نے نہ ان کو پکڑا نہ ان پر نظر رکھا نہ چند دن کیلئے نماز جماعت چھوڑی۔ کیا اسی طرح جب خوارج کھل کے حضرت علی کی جان پیچھے لگے لوگوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ احتیاط کریں اس کے باوجود احتیاط بھی نہیں کیا یہاں تک آپ کو مسجد میں آپ پر ضربت لگی کیا کوئی یہ کہہ سکیں گے آپ، کیوں احتیاط نہیں کی؟ خالد بن ولید نے زہر کیوں پیا؟ عمر نے اپنے کو اپنے گھر میں علی اپنے گھر میں چند دن لاک ڈاؤن کیوں نہیں کیا؟ کیونکہ انہوں نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی ہے ﴿إِنَّمَا تَكُونُوا يُدْرِكُكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا.. نساء.. ۷۸﴾ اگر موت سے ڈر کر گھر میں رہیں گے تو قابض ارواح گھر میں تشریف لائیں گے اگر موت کسی حادثے میں ثبت ہو وہ بغیر ارادہ وہاں پہنچ جائیں گے جہاز کے حادثے سے مرنے اور بچنے والے جیسے ظفر مسود اور محمد زبیر زندہ بچ گئے افراد جنگجو چاہے کافر و مشرک کے لشکر ہو یا موسیٰ کے لشکر میں موت سے نہیں بچ سکتا ہے اگر مقدر ہے۔ ملک حکمرانوں کے دل میں ذرہ کے برابر مسلمان عوام کیلئے درد نہیں پایا جاتا ہے، ان کو عوام مچھر میں چنداں فرق نظر نہیں آتا ہے لیکن کرونا کی آمد پر ایسا مظاہرہ کیا کہ جیسے یہ پاکستانی عوام کی ماں ہیں اور خود حضرت عیسیٰ ہیں جو مرنے والوں کو بچانے کیلئے بے قرار تھے۔ یہ تصور ام آیات کریمہ سے متصادم و متعارض ہے ان میں آیا ہے موت کو نہ آگے کر سکتے ہیں نہ پیچھے۔

۱۔ ہر نفس کو مرنے سے عکبوت ۵۷۔

۲۔ قابض ارواح ملک الموت ہے سجدہ ۱۱

۳۔ موت یا قتل سے فرار ممکن نہیں ہے، احزاب ۱۶۔

۴۔ موت نہ آگے ہو سکتی ہے نہ تاخیر، اعراف ۳۴، یونس ۴۹، حجر ۵، مومنون ۴۳۔

۵۔ جب سلمان کو موت دینا تھا، دابہ کو حکم دیا سباء ۱۴۔

۶۔ جس کا معین زمر ۴۲۔

۷۔ جنت میں موت نہیں ہوگی۔

۸۔ موت سے فرار ممکن نہیں ق ۱۹۔

۹۔ موت خود آ کے رہے گی، جمعہ ۸۔

۱۰۔ موت کسی کے بھی ہاتھ میں نہیں فرقان ۳۔

موت جیسا کہ قرآن میں ذکر آیا ہے۔

۱۔ موت و حیات کسی کے بھی ہاتھ میں نہیں لہذا کوئی انسان یا جلا دیا ظالم حاکم یا بدعا سے کوئی نہیں مرتا ہے، کوئی یہ کہے فلاں کی بدعا سے مرا ہے غلط کہا ہے۔

۲۔ موت کو نہ آگے کر سکتا ہے اور نہ پیچھے کر سکتا ہے۔

انسان خود موت کی طرف نہیں جاتا ہے، موت اس کی طرف آتی ہے اگر یہ عقیدہ بطور ثقافت رائج ہو جائے تو اس کو کوئی شکست نہیں دے سکتا ہے۔

چند سال پہلے ایران میں یک شخص نے انتہاء تک و دو کر کے آسمان نامی جہاز میں ٹکٹ حاصل کیا تھا لیکن وہ دو منٹ دیر ہونے کی وجہ سے سوار نہیں ہو سکے تھے ان کی جگہ ایک اوپن ٹکٹ والے سوار ہو گئے تھے، وہ بہت پریشان سرگرداں حالت میں تھے کہ خبر ملی جہاز گر گیا ہے اور سب مر گئے ہیں۔

ہمارے دوست ڈاکٹر سرور صاحب کراچی یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے بعد عمان یونیورسٹی میں استاد رہ کر واپس آئے تو وہ صاحب دولت بنے تھے، جامعہ کی دیوار سے ملے ایک چار سو گز کا دو منزلہ گھر بنایا، اس کو چھوڑ کر نیورسویہ میں گھر بنایا، ابھی مکمل نہیں ہوا تھا۔ کبھی ان کو زکام کھانسی بھی نہیں آتے تھے سینے میں معمولی درد محسوس ہوا ڈاکٹر کے پاس گئے کہا یہ مرض خطرہ ہے بعض نے کہا چھوڑیں آپریشن نہ کریں بعض نے کہا کہ کامیابی ہونے کا احتمال کم ناکامی زیادہ ہے اس کے باوجود اسرار سے آپریشن کیا، دو تین ہفتہ کے بعد جوانی کی حالت میں چل بسے۔

کرونا اور کرامت انسان

انسان افضل و اشرف مخلوقات ہے۔ کرونا کو اس اشرف مخلوقات پر حملہ نہیں کرنا چاہیے تھا لہذا تمام انسانوں کو ملکر کرونا کا مقابلہ جنگ کرنی چاہیے۔ کسی نے کہا انسان اشرف مخلوقات ہونا کوئی فضیلت کی دلیل اللہ نے اس کو افضل خلق کیا اور اللہ نے اسے انعام سے بھی بدتر کہا، اخسر بھی کہا ہے۔

کرونا اور موت

اللہ سے نہ ڈرنے والے غیرت دینی اور ناموس نہ رکھنے والے قیامت کے دن حساب و جزاء سے نہ ڈرنے والے بھی موت سے ڈرتے ہیں کرونا سے سیاسی استفادہ کرنے کے لیے مہجر سے دوبارہ وطن واپس آنا اور کرونا سے لڑنے کے لیے تحریک انصاف کو تعاون پیش کرنا اپنی جگہ واضح دلیل ہے کرونا مخصوص وائرس تک محدود نہیں بلکہ یہ کلمہ استعارتاً بھی استعمال ہوتا ہے۔ شہباز شریف کرونا کی حیرت انگیز بڑھتی ہوئی حالت کو دیکھ کر آج ۳ شعبان ۱۴۴۱ھ کے اخبار میں دیا ہے کرونا موت بن کر دستک دے رہا ہے ہم سب ایک بنیں تو شاید ہمارے اتفاق کو دیکھ کر وہ واپس چلا جائے گا۔

کرونا اور موت۔

کرونا سے خوف خوف از وائرس نہیں بلکہ موت سے خوف ہے کرونا لگنے والی کی موت حتمی ہے یہ منطق کہاں سے استناد ہے یہ ڈر پیدا ہو چکا ہے یہ بات کرونا سے آگاہی دینے والوں کی معلومات کے منافی ہے بطور مثال آج ۱۸ شول ۱۴۴۱ھ کے اخبار دنیا کے صفحہ پر حساب تسلسل کرونا سے متعلق آگاہی میں آیا ہے ۲۶ فروری سے ۲ جون ۲۰۲۰ تک پاکستان میں مریض ۷۰۸۳۰۷ جبکہ اموات ۲۱۷۲ جبکہ دیگر ممالک ۷۲۸۱۱۴۲ مریض اور اموات ۷۱۱۰۸۷ کوئی معقول تناسب نہیں ہے جس کا دعویٰ کیا جا رہا کہ لاک ڈاون سے ہم نے انسانی جانوں کو بچایا ہے موت و حیات بلا شرکت غیرے صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہے ان آیات قرآن میں ہے کہ موت میں تقدیم امکان ہے نہ ہی تاخر کا امکان موجود ہے جس طرح کرونا ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن کرونا سے موت کی حقیقت مشکوک ہے تو موت کی کیا حقیقت ہے، اجل یعنی اپنے اصل معین پر مرنا حتمی ہے لیکن وہ تاریخ کے علاوہ کوئی اور حتی انبیاء نہیں جانتے لیکن پاکستانی حکام جانتے ہیں و

کرونا اور موت:-

بعض کا خیال ہے موت کسی چیز یا شخص کی بقاء کی گارنٹی ختم ہونے کو کہتے ہیں یعنی موت کسی چیز کی نفی کا مفہوم وہ کوئی خود وجود نہیں رکھتے۔ اللہ سبحانہ اس تصور کو رد کرتے ہوئے واقعہ ۶۰، ۶۱ اور ملک ۲ میں حیات سے موت کی تخلیق بتاتے ہیں یعنی کسی شخص کی پیدائش سے پہلے کہ وہ کب مرے گی، حیات کب آتی ہے اسے غیر از اللہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ سورۃ واقعہ ۶۱ میں اللہ سبحانہ نے انسان کو یہ بھی متنبہ کیا ہے کہ ہم تم سب کو اٹھا کر دوسری قسم یا کوئی اور مخلوق بھی لاسکتے ہیں۔ خلق موت اس قدرت کا مظاہرہ ہے، بیدہ الملک ملک سلطنت اس ارادے

کے سامنے خاضع و مطاع ہے کسی چیز میں حیات کم آئے موت کم آتے ہیں بعض کہتے ہیں ہم موت سے نہیں ڈرتے ہیں۔

کرونا اور موت۔

کرونا سے خوف نہیں بلکہ موت سے خوف ہے کرونا لگنے والی کی موت حتمی ہے اس طرح ڈرایا گیا ہے یہ بات کرونا سے آگاہی دینے والوں کی معلومات کے منافی ہے بطور مثال آج ۱۸ شول ۱۴۴۲ کے اخبار دنیا کے صفحہ پر حساب تسلسل کرونا سے متعلق آگاہی میں آیا ہے ۲۶ فروری سے ۱۲ جون ۲۰۲۰ تک پاکستان میں مریض ۱۰۸۳۰۷ جبکہ اموات ۲۱۷۲ جبکہ دیگر ممالک ۷۲۸۱۱۴۲ مریض اور اموات ۷۸۱۱۰۸ کوئی معقول تناسب نہیں ہے جس کا دعویٰ کیا جا رہا کہ لاک ڈاون سے ہم نے انسانی جانوں کو بچایا ہے موت و حیات بلا شرکت غیرے صرف اللہ کے ہاتھوں میں ہے چند آیات قرآن میں ہے کہ موت میں تقدم امکان ہے نہ ہی تاخر کا امکان موجود ہے جس طرح کرونا ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن کرونا سے موت ک حقیقت معلوم نہیں ہے تو موت کی کیا حقیقت ہے وہ اجل ہے حقیقت یہ ہے کہ مشاہداتی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ موت جسم سے خارج ہونے کے بعد کہاں جاتی ہے اس بارے اقوال ہے ملحدین کا اپنا قول ہے یہ اپنی جگہ مادیں ہر وہ بات زمرہ داری ہو یا جواہل ادیان کہتے ہیں رد کرتی ہے جس طرح شیعہ وہابی کو کرتا ہے اور وہابی شیعہ کے عقائد کو کرتا ہے خیریت وہاں پہنچے پیچھے کو بر باد دکھاتا ہے موحدین علاوہ فلاسفہ کہتے ہیں روح انسان کے جسم سے نکلنے کے بعد دوبارہ قبر میں انسانی جسم میں واپس آتا ہے اگر یہ بات ملا صدرا نے کی اور محمد حسین طباطبائی نے جواز تنقید کی ہے کرونا اور موت:-

ہفتہ یکم شوال ۱۴۴۱ھ کی اخبار دنیا میں آیا کہ ایک خاتون کی بھابھی والد سے ملنے جمعرات کراچی سے لاہور گئی۔ جمعرات کو ٹکٹ نہ ملنے کی وجہ سے جمعہ کو اثر رسوخ استعمال کر کے ٹکٹ حاصل کر کے کراچی آئی تھی کہ حادثہ ہو گیا۔

کرونا اور موت:-

اتوار یکم شوال ۱۴۴۱ھ کے اخبار دنیا کے پہلے صفحہ پر آیا ہے، مصطفیٰ احمد نامی شخص کے جمعرات کو تین چار دفعہ آن لائن ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کی کیونکہ ان کو جمعہ کو شام پانچ بجے سے پہلے کراچی پہنچنا تھا، ٹکٹ نہ ملنے

کی وجہ سے رہ گیا یہ ہوتا ہے اللہ کسی کو بچاتا ہے کسی کو موت خانے لاتا ہے۔
کرونا اور موت:-

کرونا کا نام سن کر انسانوں پر سکتہ آتا ہے چنانچہ گوجرانوالہ کے نواحی علاقہ اسلام آباد کی رہائشی خاتون نے اپنے شوہر کو کرونا لگنے کی خبر سن کر سکتہ قلبی سے وفات پائی۔ دنیا میں بعض جگہ لوگوں نے خودکشی کی ہے جبکہ تناسب سے زیادہ صحت یاب ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اتوار یکم شوال ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے روزنامہ دنیا کی ایک سرخی میں آیا ہے ”امام کعبہ نے فرمایا ہے کہ سعودی بادشاہ خادم حرمین کی حکمت عملی نے بڑی تباہی سے ملک کو بچایا اور سعودیہ میں دنیا بھر میں کرونا زدہ انسانوں کے مرنے والوں کی تعداد بلکہ انتہائی کم ہے جبکہ صحت یاب ہونے والے بہت تعداد میں ہیں۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو پیش آنے والے طیارے حادثہ میں سوار ظفر محمود اور محمد زبیر غیر متوقع انداز میں بچ گئے ہیں۔ ظفر مسعود نے کہا ہے مجھے کسی نے اٹھا کے دور پھینکا ہے، بعض تمام کوشش کرنے کے باوجود ٹکٹ حاصل نہیں کر سکے۔ ایک جہاز کے خدمتگار کو اتار کے کسی اہم شخصیت کو سوار کیا تھا اس سے ان آیات کریمہ کے معانی جلی ہوتے ہیں موت کا وقت معین و محدود ہوتا ہے اس میں تقدیم تاخیر نہیں ہوتی ہے۔ بعض آیات میں آیا ہے جس کی موت جہاں معین ہوتی ہے وہاں اٹھا کر لے جاتا ہے وہاں پہنچاتا ہے۔

موت ہر مغرور متکبر کو خاضع و خاشع کرتا ہے جہازوں کے کپتان سوار ہوتے وقت کسی انداز سے سوار ہوتے ہیں اور اترتے وقت کسی انداز سے اترتے ہیں فضاء میں جب اس کو۔۔۔ ہو جائیں اس کا قابض ارواح فضاء میں ان کو لینے کیلئے آیا ہے تو اللہ ضرور یاد آتا ہوگا۔

کرونا اور موت

دنیا کی کسی بھی حقیقت کو جھٹلا سکتے ہیں لیکن موت کو نہیں جھٹلا سکتے چونکہ موت ایک حقیقت ناقابل انکار ہے لہذا کافر بھی مرنے سے ڈرتے ہیں لیکن خالق موت کو نہیں مانتے لیکن موت کو مانتے ہیں۔ ترقی پرست غرب زدہ مسخرہ دین کرتے ہیں سابق زمانے میں بہت سے لوگ بے علاج مرجاتے تھے لیکن علم نے ترقی کی اور ہر مرض کی دوا ایجاد کی ہے، ٹی بی اور دمہ جیسی مہلک بیماری اب نہیں ہے لیکن کسی نے ابھی تک یہ دعواء نہیں کیا کہ موت کی بھی دوا پیدا کی ہے موت کو مانتے ہیں لیکن حیات مابعد الموت کے منکر ہیں لیکن خود موت کے منکر نہیں

ہیں۔ اس میں اہل دین اور غیر دین سب کا اتفاق ہے۔ ہمارے علاقہ شگر کے راجہ اعظم خان نے کہا راوی حاجی صادق مقیم کویت کہ جس طرح سامان ریڈیوٹی وی گھڑی اور مشین کی ایک گارنٹی ہوتی ہے جو ختم ہونے کے بعد رک جاتی ہے اس طرح انسان بھی ایسا ہی ہے، جسمانی طاقت مادی عضلاتی طاقت کی مدت ختم ہونے کے بعد انسان مرجاتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ چھوٹے بچے جوان کیوں مرجاتے ہیں اور طویل عمر کیوں زندہ رہتے ہیں۔ موت اللہ سبحانہ کی ایک ایسی علامت نشانی ہے جو کرونا کسی کو خود موت نہیں دے سکتا چنانچہ اس وقت عالمی سطح پر کرونا زندہ انسان میں کم تعداد کو موت لاحق ہوئی ہے اکثر و بیشتر صحت یاب ہوئے، موت کا وقت صرف اللہ ہی کو معلوم ہے کیونکہ اس کا تعین کردہ ہے وہ خالق حیات و موت ہے۔ عالمی حکومتیں اتنے شور شرابے سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے حکمت عملی سے بہت سوں کو موت سے بچایا ہے، چنانچہ صوبہ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے بتایا ہے ایک انسان کو موت سے بچانا ہزاروں کو بچانے کے مترادف ہے کوئی موت نہیں دے سکتا ہے نہ کوئی موت سے بچا سکتا ہے اللہ عذاب کو نازل کرتا ہے تو اس کو دفع کرنے کی طاقت قدرت حیلہ بھی سلب کرتا ہے چنانچہ آج جمعرات ۱۵ شعبان ۱۴۴۱ق اخبار دنیا کے کالمی صفحات پر عمار چوہدری نے لکھا ہے پوری دنیا چین امریکا یورپ ترقی یافتہ ممالک ابھی تک دواء کشف نہیں کر سکے ہیں۔ صدر ٹرمپ کا عالمی ادارہ صحت کو کرونا دواء، کرونا تشخیص نہ کرنے پر امداد بند کرنے کی دھمکی دی ہے۔

کرونا اور موت:-

کرونا وباء جان لیوا ہے، ایک وائرس ہے جسے امریکا نے بطور وائرس جنگ تجرباتی چھوڑا ہے یا کرونا کا ڈر سانپ کے کاٹنے جیسا ہے یا جن لوگوں نے دن رات کو کششوں سے بہت سی جانیں بخشی ہیں یا ان ڈاکٹروں کا کیا مقام ہے جنہوں نے سینکڑوں ہزاروں جانوں کو بچایا اس بارے بہت سی جعلی خود ساختہ فتاویٰ کہانیاں پیش کریں گے خلاصہ کلام کیا کوئی کسی کو موت دے سکتا ہے یا موت سے بچا سکتا ہے تو اس کی بات قول ابرہیم رد قول فرعون کی یا نمرود کی تصدیق ہوگی یا سورہ ملک ۲ کے منافی ہوگا، جہاں اللہ نے فرمایا موت و حیات دو مخلوق اللہ ہیں اس کی اجازت کے بغیر وہ مرتا نہیں زندہ ہوتا ہے، موت و حیات صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کو پیش آنے والے طیارہ حادثہ میں سوار ظفر مسعود جو پنجاب کے ایک بینک کے افسر

اللہ ضرور یاد آیا ہوگا۔

کرونا اور قصاص

ۛ

— — — ۱۱۳

کرونا عذاب ہے:-

عام لوگوں کا خاص کر بے سند روایات سے استشہاد کر کے خود کو سیکولرزم ہونے کے ساتھ دین شناسی کا دعویٰ کرنے والوں کا خیال امت مسلمہ کو اللہ سبحانہ نے اپنے قہر و غضب عذاب سے مستثنیٰ کیا ہے جو سابق اقوام کو

دیتے تھے اور کیوں اور کیسے کا مصدر کیا ہے یہ کثیر آیات سے متصادم ہونے کے علاوہ حقائق تاریخی بھی اس کو جھٹلاتے ہیں عالم اسلامی میں ابھی دنیا میں کتنے زلزلے آئے ہیں،، ایران میں تباہ کن زلزلے آتے ہیں، آزاد کشمیر کا زلزلہ کیا عذاب سے کمتر تھا۔ دنیا میں خلق اللہ کو گمراہ کرنے کے دو ہی طریقے ہیں، ایک گمراہ کن خود سامنے آ کر اپنے منظور نظر شخص سے مخاطب ہو کر کہتا ہے میرے خیال میں اگر آپ یہ کریں گے تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا، جیسا کہ ابلیس جس کو اللہ نے آدم کا دشمن فرمایا تھا وہ خود آ کر کہتا ہے آپ اس درخت سے تناول کریں تو ہمیشہ یہاں رہیں گے۔ آدم اور زوجہ دونوں نے تناول کیا دونوں جنت سے نکلنے کا حکم آیا۔ ابھی بھی ایسا ہے قومیں اور افراد زیادہ تر دشمنوں کے نصائح سے ہلاک ہوتے ہیں جیسا کہ آج کل دنیا میں ذلیل حقیر بد بخت قسبی شقی قومیں امریکا اور ان جیسے کافرین و ملحدین کی نصائح کی وجہ سے بے راہوں میں گامزن ہو کر تباہ و برباد ہو رہے ہیں وہ دوستوں کو دشمن دشمنوں کو دوست بناتے ہیں چنانچہ اس کی انفرادی مثال میرے گھر والوں کی ہے محصور ناظم آباد کا پورا گھرانہ ہے، حتیٰ ما یسمی علم دین پڑھنے والو اور علم دنیا پڑھنے والوں کی عیاشی میں چنداں فرق نہیں ہے دنیا میں انسان کی دو قسم کی زندگی ہے ایک عیاشی کی زندگی ہے جو اکثر و بیشتر قصر العمر ہوتے ہیں، ورنہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔ آج پاکستان کی عوام نواز شریف اور بھٹو خاندان کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ کیونکہ انہوں نے عوامی دولت سے عیاشی کی ہے اور عیاش طلبان کو عیاشی کا درس دیا ہے۔ حب دنیا حب عیش والوں کو گمراہ کیا دوسرا کفایت، قناعت شعاری جو دوام پذیر ہے آسودہ و راحت سے رہتا ہے غرض بات یہ ہے کہ عیاشی کا انجام قہر و غضب الہی کو دعوت دینا ہے پاکستان جیسے مقروض اعداء ملک نے ان چند سالوں میں جو عیاشی کی ہے ان کی عیاشی کے کچرے اٹھانے والوں نے اٹھائے ہیں وہ اعداد و شمار میں نہیں ہیں۔

عذاب اللہ اے دو قسم کے نہیں ہیں جن کا شمار نہیں ہے ایک عذاب خالص عاصی و طاغی کو ملتے ہیں دوسرا عذاب عاصی اور طاغیوں کو نہ روکنے والوں کو بھی ملتا ہے جس کے متعلق عذاب ہیں اگر پاکستان کے حکمران کسی بھی وقت عذاب کا مستحق قرار پائیں گے تو یہاں کی رعیت بھی گرفت میں آئے گی جو گناہ کرنے والوں کو نہ روکنے سے لاحق ہے۔

انفال ۲۵ کی آیت کی تفسیر میں شعر اوی کی تفسیر کے ص ۶۵۴ پر لکھا ہے اللہ سبحانہ نے ہمیں جرائم بڑھنے سے پہلے روکنے کی ہدایت کی ہے انسان کو اجتماع کے ہر قسم کے انحراف کو بڑھنے سے روکنے کی ہدایت دی ہے جو اس ملک

کے خزانے سے چوری کرتے ہیں وہ پہلے اپنے گھر میں باپ بھائی ماں کی چوری کرتے تھے نہیں روکا گیا دین اسلام میں نابالغوں کے جرائم کے ارتکاب کی جنایت باپ چچا کے ذمہ لگایا ہے تاکہ وہ ناظر رہیں گرد و پیش خاندان سے کوئی مجرم نہ نکلے فتنہ گروں کو محکم پائیدار ہونے سے پہلے روکنے کا حکم ہے۔
پاکستان پر آفتوں کا سلسلہ:-

کرونا عذاب تھا یا سیاست فیصلہ کرتے وقت بہت سے مسائل کو سامنے رکھنا ہوگا۔

۸ ذوالقعد کے اخبار دنیا میں آیا تھا امارات سے تیس ہزار پاکستانی بے دخل کر کے پاکستان پہنچے ہیں۔ ۹ ذوالقعد کو نشر ہونے والے اخبار دنیا پہلے صفحہ کی سرخی ہے پائلٹوں کے شکوک پی آئی اے کی یورپ میں پروزوں پر سات ماہ کیلئے پابندی۔ پی آئی اے نے اعتماد کھودیا یورپی یونین نے بھی آج سے معطل کیا ہے، برطانیہ نے بھی پابند لگائی ہے۔

کرونا کے اثرات پاکستان کیلئے آفت:-

کرونا ابتدائی تعارف کے دنوں میں یہ تصور واضح تھا اسلام عزیز کو کوئی پر لگانے کی سزا ہے جسے بعض علماء سنت تاریخ کہا ہے اور قرآن میں بی بعض قوموں کی ہلاکتوں کا اشارہ کیا لیکن بعد میں یہ تصور ذائل ہوا یہ عذاب نہیں بلکہ یہ بین الاقوامی سیاست ہے لیکن آج چھ مہینے گزرنے کے بعد پھر احساس ہو رہا ہے یہ آفت ہے۔
کرونا عذاب ہے:-

کرونا صرف کرونا زدہ کیلئے عذاب نہیں ہے بلکہ عذاب بلا استثناء تمام ذی ربط کیلئے عذاب ہے اگر اس ملک کی عدالت میں انصاف برائے نام ہے تو کرونا ہے اس نے اپنے مریض کے ساتھ مزدور کو بھی اندر خانہ بند کیا، مزدور بند ہونے کی وجہ سے کارخانے نو کر شاہی والوں کو بھی بند کیا اتنی خوف ناک آواز تھی گویا یہ ایک زلزلہ تھا جو تہہ اوپر کو نیچے، نیچے کو اوپر لانے والا عذاب ہے اس نے فراعنہ ذہنیت والے حکمرانوں کی بھی نیند حرام کی ہے۔ اب کالم نگاران تحلیل گراں کو کچھ لکھنے کو نہیں مل رہا ہے میں نے پہلے عرض کیا تھا ایک دشمن دو بدو آئے گمراہ کرتا ہے دوسرا عذاب کیلئے خود آمادہ کرتا ہے اس حوالے سے امت مسلمہ کے علماء افکار و نظریات دین دینے والوں کو یا توجاہوں اور ناخواندہ افراد نے بڑے القاب دیئے ہیں اور قائد عوام و مجتہد اعظم پیش کیا ہے بغیر کسی دلیل و سند کے کہتے امت محمدیہ پر پہلے جیسا اور عذاب نازل نہیں ہوگا کیا نئے عذاب نہیں بنا سکتا ہے، ان کے پاس عذاب کا

صرف ایک فارمولا ہے؟ یا وہ مجبور ہے دوسرا عذاب نہیں دے سکتے ہیں؟ کس نے اللہ کو منع کیا؟ آیا نبی کریم اللہ کے منتخب ہونے کے علاوہ کوئی امتیاز رکھتے ہیں؟ اللہ نے پیغمبرؐ سے کہلوا یا ﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ﴾ میں کوئی مختلف نبی نہیں ہوں یا پہلی اقوام کی بنسبت امت مسلمہ زیادہ شرافت مند ہے۔ تثار مغل کیا تھا؟ زیاد بن ابیہ، حجاج بن یوسف، ثمرہ بن جندب، اتاترک، پرویز مشرف، زرداری، نواز، شہباز، بلاول اسلام دشمنی میں اللہ سے عناد و وطنیان و سرکشی میں کم تھے؟

عذاب کسے کہتے ہیں کہیں دنیا قرظینہ بن گئی ہے کیا یہ عذاب نہیں تو کیا ہے؟

کرونا اور عذاب:-

انسان عذاب موجب نزول عذاب بنتے ہیں، مفردات راغب ۶۱ پر آیا ہے، ”بطر دھش یعتری الانسان من سوء احتمال النعمة و قلة القيام بحقوقها، و صرفها الى غير وجهها. بطرا و رداء الناس [انفال. ۴۷] [قصص ۵۸] اصلہ: بطرت معيشة“، یہودہ، بے معنی خوشیوں میں دولت صرف کرنا۔

بطر یعنی کسی نعمت ملنے پر بے ساختہ حواس باختہ ہونے کو کہتے ہیں جیسے کوئی غلط دواء کھانے سے بے چین ہوتا ہے ملے نعمت کو حفظ کر کے اچھے معمول کام لگانے کی بجائے یہودہ، بے مقصد، بے فائدہ کام میں لگائے ہیں اس کو اسراف کہتے ہیں، سورۃ مبارکہ انفال ۴۷ کی تفسیر میں مفسر کبیر شعر اوی ج ۸ ص ۳۷ پر لکھتے ہیں جب ابوسفیان کے قافلے پر جو شام سے مال لاکے مکہ واپس آرہے تھے اس کو پتہ چلا حضرت محمد اور ان کے یاران با وفاء ان کے پیچھے پڑے ہیں انہوں نے مکہ میں خبر دی کہ ہمیشہ محمد ہمارے پیچھے پڑے ہیں تو قریش طیش میں آگئے سب کو اعلان کیا مال مال تو سب مقابلے میں نکلے۔ ابو جہل اس کی قیادت کر رہا تھا ابھی وہ جہاں جانا چاہتے تھے نہیں پہنچے تھے کہ ابوسفیان کی طرف سے پیغام آیا قافلہ بچ گیا ہے واپس مکہ چلیں سب خوش ہو گئے لیکن ابو جہل اکڑ گیا کہ میں واپس نہیں جاؤں گا۔ وہاں جا کے رقص و ناچ کریں گے شراب پیئیں گے خوشی منائیں گے دنیا کو دکھائیں گے قریش کون ہیں۔ ان کا جنگ پر اصرار خوشیاں منانا لوگوں کو دکھانا اور اللہ کے راستے کو روکنا تھا۔ اسی طرح سورہ قصص ۵۸ میں آیا ہے بہت سے چندیں آبادیوں کو ہم نے ویران و تباہ کیا کیونکہ وہ زندگی میں طریقہ بطری پر چلتے تھے اسی طرح سورہ نحل ۱۱۶ میں آیا ہے اس قسم کی زندگی گزارنے والوں کیلئے اللہ کا قہر و غضب ہے۔

لہذا اس لفظ میں نہ حسن ہے اور نہ قبح۔ اما خلیفہ حکمی یعنی نبی کریم نے فرمایا ہو کہ میرے بعد خلیفہ ہوگا اس پر تو امت کا اتفاق ہے آپ کی وفات کے بعد دو صدی گزرنے تک اتفاق تھا کہ آپ نے کسی کی جانشینی کا اعلان نہیں کیا کیونکہ یہ آپ کے دائرہ کار میں نہیں تھا۔

اہلاک الاقوام اعراف ۱۰۰،۔۔۔، سہ ماہی، یسین ۴۳۔

عدم قبول دعا یونس ۹۰، ۹۱۔ غافر ۹۴، ۹۵۔

نسیان اللہ توبہ ۶۷۔ مجادلہ ۱۹۔

منافقین پر قہر و غضب فتح ۶۔

شیعت --- اعراف، ۸۵۔ ہود، ۸۳، ۸۵۔ شعراء، ۱۸۳، ۱۸۴۔

کرونا مصیبت اجتماعی:-

انسانوں کو لاحق مصائب و نوعیت کی ہوتی ہے انفرادی جسے عام امراض جو ایک کو لگتی ہے وہ ٹھیک بھی ہو جاتی ہے جان لیوا بھی ہو جاتی ہے ایک مصیبت اجتماعی ہوتا ہے جیسے اولاد کی مصیبت اولاد دوسرے ان سے وابستہ سب کو لپیٹ میں لیتا ہے جیسے قحط سالی کرونا دوسری قسم کی مصیبت ہے کرونا تنہا کرونا زدوں کیلئے مصیبت نہیں بلکہ اس کے عزیز و اقارب کو لاحقین بلکہ پورے ملک کیلئے مصیبت ہونا اس میں جائے شک و تردید نہیں ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ کیسے پیدا ہوا ہے؟ کہاں پیدا ہوا ہے؟ کیوں پیدا ہوا؟ اس کے اتنے برے اثرات کیوں ہیں؟ یہ تمام سوالات جواب طلب ہیں، پہلے آتے ہیں اصل کلمہ مصیبت اور اس کے مصادیق بیان کرتے ہیں۔ سورہ حدید آیت ۲۲ میں آیا ہے جو مصیبت روئے زمین یا انسانوں کے نفس کو لگتے ہیں وہ کتاب تقدیر اللہ میں ثبت شدہ ہے ہر مصیبت جو ہر انسان کو لگتا ہے ان سب کا ذکر اس کتاب میں مذکور ہوتا، اللہ کیلئے کوئی مشکل دشوار عمل نہیں ہے۔ آئیے پہلے مصیبت کا معنی بیان کرتے ہیں، مصیبت کا معنی جیسا کہ شعر اوی نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں اپنی کتاب تفسیر شعر اوی ج ۲۵ ص ۱۴۹۴۹ میں فرمایا ”مصیبت کا ما نصیب الانسان ... ویجر جہ عن سلامة اتصم“ یعنی ہر وہ چیز جو انسان کو برا لگے اور اس آرام و راحت سے خارج کریں اس کو مصیبت کہتے ہیں۔ یہ وہ چیز جو انسان کو ناگوار نا قابل برداشت لگے اس کو مصیبت کہتے ہیں، یہ مصائب کبھی اجتماعی ہوتی ہے جیسے قحط خشک سالی سوختگی سیلاب، طاعون وغیرہ شخصی ہوتا ہے جیسے موت وغیرہ، فقدان اہل و عیال، ضیاع اموم وغیرہ یہ سب معائب ہیں مصیبت ہیں۔

کرونا اور عذاب

بطور مستقیم قہر و غضب الہی کا مظہر بن کر جس طرح قوم شموذ و عاد پر نازل ہوا تھا ایسا ہے یا بعض افراد کو مسلط کیا تھا انہوں نے یہ انتخاب کیا ہے بعض اشرار کے ذریعے پھیلا، ہر حالت میں قہر و غضب ہی ہوگا۔ کرونا اور فواد چوہدری محسوس ہوتا ہے کہ فواد چوہدری نے ابلیس کو وعدہ دیا ہے اگر آپ مجھے تحریف رمضان میں وزارت

کا عہدہ دینگے تو میں آپ کے اس اعلان پر عمل کرونگا لاغوتنہم اجمعین الاعباد
الصالحین۔ مبارک۔۔ اور بھی۔۔ اگر آپ تعلیم سائنس ان سے زیادہ ہوتے اتنی چھوٹی وزارت قبول نہیں
کرتے لیکن آپ کے دل علمانیوں اور قادیانیوں سے غلاضت بھری ہوئی ہے جیسے کسی کو۔۔ تنگ کرتا ہو آپ کو تنگ
کر رہا ہو۔ عید کا چاند چاہے رویت بصری ہو یا دور بینی خورد بینی ہو یا تخمینی نجومی ہو خبر ہے اور خبر دینے والے
صادق ہونا چاہیے ورنہ کاذبین کی خبر میں مردود ہے۔

کرونا عذاب:-

زلزلہ، سیلاب، برسات، تند و تیز ہوائیں، آسمانی سنگ ریزوں کی ژالہ باری، طاعون، ایڈز، قحط
سالی، صفادع قمل سب عذاب ہیں لیکن ملحدین کا نظریہ جہل و نادانی بشر ہے۔ سابق زمانے میں اس کو سحر و جادو
کہتے تھے۔ اب تو نمازی، حاجی، زوار، داڑھی، تسبیح خواں تبلیغی جماعت اس کو تنبیہات کہتے ہیں یہ عذاب نہیں
بلکہ پلیٹیں ہلنے، بادل ٹکرانے، ملک میں انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، بڑے ملکوں میں جہاں سہولتیں ہوتی
ہیں کچھ نہیں ہوتا ہے۔ آج سے دس سال پہلے پورے ملک میں بہت تباہ کن سیلاب آیا ان دونوں میں ہمارے گھر
میں ایک پوتا ہوا تھا رمضان کا مہینہ بھی تھا افطار بھی دینا تھا کچھ عزیزان رشتہ دار دوست احباب کو بھی بلایا افطار
کرنے کے بعد سب خاموش ہو گئے کسی نے بھی بات نہیں کی میں نے سکوت کو توڑنے کیلئے دو سوال اٹھائے
، ایک اس وقت پورے ملک میں جہاں جہاں کوئی حلقہ ہو ہر جگہ ایک بات چلتی ہو وہ کونسی بات ہوگی؟ کمرہ کوئی
۱۲x۱۲ والے تھے بھرے ہوئے تھے کسی کو بھی نہیں آیا تو میں نے کہا وہ سیلاب کی خبر ہے میں نے اصل۔۔۔ یہ
معلوم کرنا نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ بعض کہتے ہیں یہ عذاب ہے اور بعض کہتے ہیں نہیں ہے سائنسی مسئلہ ہے تو
ایک سرمایہ دار تھا وہ دو تین مہینے سے اپنی بیٹی کی نوکری ملی تنخواہ کا صدقہ لاتے تھے فوراً کہنے لگے اگر عذاب ہے تو
غریبوں کو کیوں لگتے ہیں مجھے بہت اندر چل گیا برداشت کیا دوسرا سوال اٹھایا اس سیلاب سے بہت متاثر ہوئی ان
کی معاونت کرنی ہے کیسے کرنی ہے آپ تو مستحق غیر مستحق کا پہچان بھی مشکل ہو گیا ہے تو وہ صاحب فوراً کہنے لگے
پھر تو آپ کہتے ہیں ان کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔

کرونا اور عذاب:-

کیا کرونا عذاب ہے اگر عذاب ہے تو کیا عذاب الہی آخرت سے پہلے بھی ہوتا ہے اور آخرت میں بھی

ہوتا ہے؟ ﴿وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا﴾ سورہ اسراء ۵۸ میں آیا ہے آخرت سے پہلے بھی عذاب ہوتا ہے آخرت میں بھی ہوتا ہے، لیکن عذاب آخرت سے پہلے مشروط ہے۔

۱۔ قوم غفلت میں نہ ہو ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ.. انعام. ۳۱﴾
۲۔ قریہ میں کوئی جماعت یا گروہ اصلاح میں نہ ہو۔ ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا

مُضِلِّحُونَ.. ہود. ۱۱۷﴾

عذاب الہی دنیا میں دو قسم کا ہے۔

۱۔ عذاب اشتعال یعنی گاؤں تہس نہس کر رہے ختم کریں، جیسے قوم لوط، ہود، صالح۔

۲۔ عذاب ایقاطی و بیداری

کرونا عذاب الہی:-

کرونا عذاب ہے عذاب مادہ عذب سے لیا ہے عذب جیسا کہ مفردات راغب ص ۳۱۶ پر آیا ہے ماء طیب بار و فرقان ۵۳ فاطر ۱۲ والعذاب هو الایجاد اشد ہے وقد عذبہ تعذیباً اکثرہ جسہ فی العذاب نحل ۲۱ انفال ۳۳ یعنی عذاب استیصال نہیں کرتے انفال ۳۴ اسراء ۱۰، شعرا ۱۳۸، صافات ۱۳۰ بقرہ ۱۰، ۲۴ قرآن کریم میں عذاب کی نو مصادیق بیان کیے ہیں وجوہ والنظار دمعانی ص ۲۴۳ پر آیا ہے احزننا کو عذاب کیا ہے نور ۳ فتح ۲، اعراف ۱۶۵ سوسب الممالک قلم ۳۳ عقوبہ درد دینا انعام ۷۰ عقوبت آخرت عذاب برزخ انعام ۹۳ عذاب قحط۔ اسباب ہیں۔ دنیا میں عذاب کے انواع و اقسام ہوتے ہیں جاننے کی خواہش مند امریکا، برطانیہ روس نے چاہیے امریکا برطانیہ سے پوچھیں اما عذاب جو اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے دنیا اور عالم برزخ یا یوم الجزاء دیتے ہیں قرآن سے پوچھیں اس کی دونوعیت ہوتی ہے عذاب وقتی جس کے بعد زندہ رہے ان عذابوں کے استھقاق کے اسباب و عوامل کیا ہے قرآن میں آیا ہے ان میں سے ایک ظلم ہے جو ظلم کو اپنا پیشہ قرار دینگے یعنی کس کا حق کو چھیننا۔

کیا کرونا عذاب ہے یا تنبیہ ہے قرآن میں تو عذاب آیا ہے تنبیہ کہاں سے نکالی ہے عذاب کفیف

عذاب غلیظ عذاب دنیا عذاب آخرت آیا اگر عذاب آخرت سے پہلے بھی ہوتا ہے بعد میں بھی ہوتا ہے سورہ اسراء ۵۸ لیکن عذاب آخرت سے پہلے مشروط ہے، اقوام غفلت میں نہ ہو انعام ۳۱، قرآن میں کوئی جماعت گروہ اصلاح میں نہ ہو وھو

سورج آیت ۲۸ میں آیا ہے بہت سے اقوام کو مہلت دی گئی جب عذاب دیتے تو سخت گرفت میں لیتے، اخذ عزیز مقتدر کو لیتے قرآیت ۲۲، طارق ۱۷، حج ۵۱۔ جب عذاب نازل کرتا تو کوئی روکنے والا نہیں ہوگا۔ نحل یا آتی امر اللہ فلا تستعجلوہ۔

قل یا ایھا الناس انما لکم نزیذ حج ۴۹۔ نذیر کو معنی ہی عذاب دھمکی ہوتا ہے۔ غافر ۷۸، قمر ۴۵۔ آیات تقویٰ دلیل بر عذاب ہے قرآن کریم میں جہاں کلمہ تقویٰ آیا ہے واتقوا آیا وہاں اس حکم کی نافرمانی سرکشی سے ڈرو کی تہدید ہے اگر مخالفت عصیاں برتاؤ گے تو عذاب ہوگا۔ یہ آیات دو قسم کی ہیں کافرین و ملحدین سے خطاب ایمان لاؤ ورنہ۔۔۔۔۔ دوسرا ایمان لانے والوں سے خطاب ہے۔ اس وقت بغیر کسی استثنا کے عالم کفر والحاد و اسلامی اس و باء کی زد میں ہونے میں اشتراک رکھتے ہیں کوئی ملک یہ نہیں کہہ سکتا ہے، یہ عالمی و باء نہیں ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کو عذاب الہی نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ عذاب الہی صرف مغضوب علیہم پر نازل ہوتا ہے مسلمانوں پر کیوں نازل ہوا ہے جواب دیتا ہے یہ عذاب ظالمین پر نازل ہوا ہے ظلم میں کافر و مسلمان اشتراک رکھتے ہیں ظلم کا معنی عقلاء نے حد سے تجاوز کرنا کسی کی حدود میں بغیر جواز کے داخل ہونا کسی کا مال بغیر کسی استحقاق کے اپنے قبضے میں لینے کو کہتے ہیں مصادیق ظلم میں ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں یہ ظلم کتنے اقسام کے ہیں۔

۱۔ اللہ کی الوہیت کی حدود میں دخل ہونا اللہ کو الوہیت سے گرا کر بندوں میں حلول بتایا

۲۔ بندگان کے اللہ کے دیئے حقوق چھیننا۔

۳۔ شریعت اللہ کو کنارے پر لگانا۔

۴۔ قتل الناس کرنا ہے۔

اہل دین و بے دینوں کا مقابلہ دنیا فلسفہ اجتماع کو قصہ کہانیوں میں بیان کرنے والوں نے ایک انسان گرم نشین کا کسی سرد نشین میں سفر کرنے کا ذکر کیا ہے۔ وہ کسی سرد علاقے میں پہنچتے ہی صبح سویرے مسافر خانے

کرونا جند اللہ:-

لشکر انتظامی عسکری رضا کا اسلام کے خلاف پاکستان کے خلاف نعرہ بازی کرنے ہندو مسلم گھل ملنے کے نعرے ملک میں ہندو مسیح حکمرانی چلانے کے عزائم رکھتے تو اللہ کے پاس کرونا کا لشکر ہے۔

کرونا جند اللہ

عہد نامہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب بہ مالک اشتر میں آیا ہے واللہ جنود السمویۃ والارض جند اللہ کی اعداد و شمار نہیں اللہ کی جنود کی تعریف ہے کہ وہ زیادہ تر غیر مرئی ہوتی ہے ملائکہ جند اللہ ابابیل جند اللہ ہے ذیاب

بعضہ جند اللہ ہے جراثیم جند اللہ ہے ان پیدا ہونا بالغ ہونا نابالغ ہونا سب لحاظ و قانع میں ہوتا ہے کرونا بھی جند اللہ میں سے ہے دنیا مادی ہے مادے کو مادہ سے مارا جاتا ہے جس کی قدر کا پلہ بھاری ہے وہی غالب ہوگا قدرت میں تنہا افرادی قوت نہیں بلکہ قدرت تسلیمانی بھی ضروری اور ناگزیر ہے کبھی افراد جنگ سے ڈرتے ہیں لیکن اسلحے کے بل بوتے پر لڑتے ہیں دھمکی بھی دیتے ہیں دیکھیں امریکا کے پاس کتنے لشکر ہو گئے لیکن ان کو اپنے اسلحہ پر غرور ناز رہا ہے، اس طرح روس کو بھی اپنے اسلحہ پر غرور نے اسے دیوانہ بنایا اور ایک مسلمان ملک پر حملہ کیا۔ مسلمان ملک پر حملہ کیا اور جنگ علیہ دین کو اسلحہ کے بل بوتے پر جیتی اور ان کے خود زعم میں دین کو ہزیمت دی، دنیا میں اعلان کیا ہم نے دین کو ملک بدر کیا لیکن انھیں پتہ نہیں تھا ایک تیسری قوت و طاقت قدرت بھی موجود ہے، وہ افرادی اور اسلحہ کی کمی کی جگہ لیتے ہیں چنانچہ مسلمانوں کے پاس افرادی طاقت بھی نہیں تھی، اسلحہ بھی نہیں تھا جنگ بدر کی پڑھیں کتنے کے پاس گھوڑے نیزے تلواریں تھیں لیکن جند رسول اللہ میں شامل ہونے میں ملا نہ تھے، ملا نہ وہاں صرف مشرکین کو ڈرانے کیئے ہزیمت دینے کے لئے آئے تھے۔ بدر میں شامل مشرکین نے اپنی آنکھوں سے سفید پوش لشکر کو دیکھا جس سے وہ خوف زدہ ہوئے اور گرتے دیکھا، اللہ نے مشرکین کی آنکھوں میں مسلمانوں کو کم دکھایا تاکہ وہ جنگ میں کودیں اور مسلمانوں کو مشرکین جو ان سے دو گنا زیادہ تھے کو کم دکھایا تاکہ ہمت و جرات دکھائی آیت؟؟؟

کرونا عذاب نہیں

خورشید ندیم آپ نے عذاب اور تنبیہ میں فرق نہیں رکھا ہے تنبیہ بقول نواز شریف ڈاکٹر کلب صادق عورتوں کو مارنا دین میں نہیں ہے ان کو تنبیہ کیلئے پھول کر گچھ ماریں۔ یہاں دنیا کا کوئی عاقل بتائیں پھول کے گچھ سے کسی کو کوئی تنبیہ ہوتی ہے؟

عذاب درد و الم ناقابل برداشت کو کہتے ہیں جہاں زندگی پر موت کو ترجیح دینا ہے۔ دنیا میں بہت سے انسان ایسے صورت حال کا سامنا ہوتا ہے وہ اس سے بچنے کیلئے خودکشی کرتے ہیں۔ تارتخ میں آیا ہے۔۔۔۔۔ کو یورپ میں وباء کے خوف سے مرنے والوں کو بغیر تجہزے و تکفین سے ایک کھڈے میں پھینکا تو بعض زندہ انسان مرض لاحق ہونے سے پہلے خود کو اس کھڈے میں چھپاتے ہیں جس طرح۔۔۔ کیلئے درد اور روح کیلئے بھی ذلت اور روح کی ذلت، آج کرونا زدہ کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یا عزت کی نگاہ سے۔

کرونا دین اللہ سے جنگ لڑنے والوں پر صاعقہ ہے:-

دین زندگی کے مظاہر کا اللہ کی طرف سے انتقام کا نام ہے ہے دنیا کی طبیعت میں دنیا داروں کی طغیانی سرکشی ہے۔ اللہ سبحانہ نے اپنے دونوں بندوں طاغی اور مومن پر واضح کیا ہے یہاں کسی کو نہیں رہنا یہاں سے ہر شخص کافر و مومن کو جانا ہے اس لئے اس مخلوق کو یہاں بساتے وقت فرمایا، یہاں رہنے والے خلیفہ ہے خلیفہ لغت میں کسی کی جگہ بیٹھنے کو کہتے ہیں قرآن کریم عربی زبان میں ہے چنانچہ اس نے چند آیات میں فرمایا ہے یہ عربی زبان میں ہے، یہ شیعہ زبان میں نہیں کہ اس سے نفرت کریں، یہ سنی زبان میں نہیں ہے تاکہ اس کی پرستش کریں مسیحی زبان میں نہیں ہے وہ اللہ کی جاگزیں کہیں یہ عربی زبان میں ہے، جانے والے کی جگہ لینے والے خلیفہ کہتا ہے کبھی جانے والے فرعون نمرود، قارون حجاج زیاد بن عبید اللہ زیاد، ہٹلر، پولین، اتاترک، ہلاکو، پرویز، بھٹو ہوتا ہے۔ کبھی ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد، علی، ابوبکر، عمر، عثمان، حسن، حسین صالحین ہوتا ہے۔ دونوں کو اس سے دل نہیں باندھنا چاہیئے یہ اللہ کی نصیحت ہے اللہ کی نصیحت کم سنتے ہیں لیکن اللہ صرف نصیحت بلکہ اللہ کی سنت ہے اور وعدہ بھی ہے جس طرح انسانوں کو یہاں سے جانا ہے۔ لوگوں کے بنائے گئے مذاہب بھی جانا ہے لیکن مذاہب کے جانے طریقہ بھی انسانوں کے جانے سے زیادہ مختلف نہیں ہے یہودیت وہاں سے رخصت ہوتے وقت کتنی عار و ذلت، جنگ و محبت کے ساتھ جانا پڑا۔ فلسطین کا علاقہ یہود نشین تھا، فارس اور بابل کے بادشاہوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہو گئے۔ آخر میں دنیا ملعون قرار پایا کیوں اللہ کے اوامر و نواہی کو رد کیا طغیان و سرکشی کیا۔

انسان اور استحقاق عذاب اجتماعی:-

اہل دنیا اپنی دولت کو اپنی ضروریات اہل وطن کی ضروریات اور دین اللہ کی سربلندی کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے اسراف و تفاخر تکبر بلکہ ضد دین اللہ میں خرچ کرتے ہیں یہاں سے وہ استحقاق عذاب اجتماعی پیدا کرتے ہیں اس نعمت پر اللہ کا شکر کرنے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے ضد اللہ خرچ کرتے ہیں۔ پوری دنیا کو چھوڑیں صرف پاکستان کو لے لیں، یہاں بد امنی پھیلانے حکومت کو غیر مستحکم رکھنے کیلئے کتنی احزاب و جود میں آئی ہیں سب جانتے ہیں پی پی پی اور ایم کیو ایم اور دیگر بعض نام نہاد پارٹیوں نے وحشت و دہشت کو پھیلایا ہے بغیر کسی ضرورت کے کہنے پر مساجد بناتے ہیں کتنے مزارات بنائے، کئی طلاب کیلئے بغیر نصاب بغیر ضرورت کتنے نصابی مصادر بنائے ہیں ان سب کو چھوڑیں خود یہاں کے مسلمان جو پیسہ خرچ کر رہے

ہیں۔ ان دو عیدوں پر وہ کس ضرورت اور منطق کے تحت خرچ کر رہے ہیں؟ غیر از تکبر و غرور یا سنت مسیحین و مجوس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ دین قرآن ہے دین محمد ہیں ان دونوں میں کہیں بھی کسی عید کی اہمیت و ضرورت نہیں آئی ہے؟

ہماری لڑکیاں نعمت از دواج سے محروم، عفت و طہارت سے محروم، صیاد شیطان کے جال کا شکار بنی ہیں کیوں اس ملعون جہیز اور اس کے ملحقات میں اتنا خرچ کر رہے ہیں؟ یہ بطر و اسراف تبذیر ہے اس کی سزا دنیا میں ہوتی ہے، کرونا اس کا ایک واضح مصداق ہے۔
کرونا اور اس کا موجد:-

روزنامہ دنیا بروز پیر ۵ شعبان ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں سے ایک کالم کا عنوان ہے ”کرونا کس نے بنایا ہے“ کالم نگار بلال رشید ہے۔ اس کالم میں بلال رشید نے لکھا ہے مجھے ایک ویڈیو موصول ہوئی ہے اس میں آیا ہے اس کا موجد امریکا ہے، اس نے چین کو شکست دینے کیلئے بنایا ہے، اس کی دلیل یہ دی ہے ۲۰۱۱ء میں ایک فلم چلائی گئی ہے جس میں آیا ہے آئندہ دنیا کی ایک وائرس سے جنگ ہوگی۔ کالم نگار نے ویڈیو کے حوالے سے پوچھا تو اس نے کہا اس فلم میں کرونا کا نام بھی ہے۔ بلال رشید نے کہا میں نے اس کو مسترد کیا ہے نو سال پہلے اس فلم والے کو کرونا کا پتہ کیسے چلا اور دنیا میں کسی کو پتہ نہ چلا حتیٰٰ بی بی سی کو پتہ نہ چلے کیسے ہو سکتا ہے میں کالم نگار صاحب سے عرض کرتا ہوں اگر آپ کے پاس سچ اور جھوٹ کی کسوٹی ہے تو آپ اس کو کیوں اپنے دینی مسائل میں استعمال نہیں کرتے آپ کو دنیا سے اتنا درد ہے، یورپ میں اتنے انسان مر رہے ہیں افسوس ہے۔ آپ کو اپنا دین جو مغرب زدہ مسلمان منافقین کی وجہ سے پس منظر میں گیا ہے، دنیا میں مذاہب کی حکمرانی ہے منفور ہو گیا ہے، دین مخالف ہو گیا دین کے بارے میں سچ اور جھوٹ تمیز کیوں نہیں کرتے۔ نبی کریم کی رحلت کے چالیس سال بعد امام حسین نے یزید کی ولی عہدی کے خلاف قیام کیا، اس بارے میں آپ نے حسین اور آپ کے اہلبیت پر کترنے افترا نہیں باندھے ہیں۔

۔۔۔۔ بتایا معاویہ میرے ممبر پر بیٹھے گا، پیغمبر نے فرمایا میرے بعد میرے اہلبیت اصحاب سے تمسک رکھنا، میرے بعد میری امت ۷۳ فرقے ہوگی۔۔۔۔ بنی امیہ کے دور میں پیدا قدر یہ بنی امیہ کے دور میں پیدا جبر یہ پر لعنت، قدر یہ پر لعنت، اجتہاد دوسری صدی سے شروع ہوا لیکن لکھا خود نبی اجتہاد کرتے تھے، تیسری صدی

کے بعد امام مہدی کے بارے میں نبی کریم کی پیش گوئیاں ہر دو کا رشتہ حدیث بنتا ہے۔ کرونا کا نام بھی کچھ عرصے کے بعد حدیث میں آئے گا۔

کرونا زدہ

اخبار روزنامہ ایکسپریس ۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۲ق متاثرین کی تعداد ۲ کروڑ ۴۹ لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ ہوگی ہے اور ۸ لاکھ ۴۱ ہزار ۳۳۵ پازر افراد کی باری ہر چکے ہیں جبکہ ایک کروڑ ۷ لاکھ ۶۵۱ افراد صحت یاب ہوئے ہیں۔

کرونا اور چوہا:-

کیا کرونا چوہے کو بھی لگ سکتا ہے کیونکہ پرانی تحقیقات میں آیا ہے چوہے سے بڑی کوئی طاقت نہیں، کتاب کلیلہ دومنہ میں آیا ہے ”ناسک اور چوہا“ ناسک یعنی اولیاء جن کی دعائیں رد نہیں ہوتی، ایک ناسک لب دریا پر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک پرندے نے ناسک کے سامنے ایک چوہے کا بچہ چھوڑ دیا۔ ناسک کو اس پر رحم آیا، جیب سے رومال نکال کر اس کو لپیٹا تاکہ گھر لے جا کر اس کی پرورش کرنے۔ پھر خیال آیا کہ گھر والے چوہے سے ڈرتے ہیں وہ کیسے اس کی دیکھ بھال کریں گے اس نے اللہ سے دعا کی کہ اس کو لڑکی بنادے وہ لڑکی بنادے۔ گھر والوں سے کہا کہ یہ میری لڑکی ہے اس کی پرورش کریں شاید متعہ کی لڑکی تھی۔ گھر والوں نے اس کی پرورش کی، بڑی ہوگئی تو ناسک نے لڑکی سے کہا اب تم بڑی ہوگئی ہو تمھاری ازدواج کرنی ہے، تم خود اپنے شوہر کا انتخاب کرو کس کو پسند کریں گی۔ لڑکی نے کہا سب سے بڑی طاقت والا شوہر چاہیئے، ناسک نے پوچھا تمھاری نظر میں سورج ہوگا، ناسک نے جا کے سورج سے کہا اے مخلوق عظیم میری یہ لڑکی ہے اس کو اپنی زوجیت میں لیلیں، سورج نے کہا ہم سے زیادہ قوی بادل ہے جو میری حرارت و تپش شعاع کو روکتی ہے تم بادل سے کہو۔ ناسک لڑکی کو لیکر بادل کے پاس گیا، بادل سے کہا میری لڑکی کو زوجیت میں لیلیں، بادل نے کہا ہم سے زیادہ قوی پہاڑ ہے، میں ہر چیز کو اکھاڑ پھینکتا ہوں لیکن پہاڑ کو نہیں ہلا سکتا ہوں۔ پہاڑ کے پاس گیا پہاڑ سے کہا میری لڑکی کو زوجیت میں لیلیں، پہاڑ نے کہا میں تمھیں ہمارے سے بھی قوی و طاقت ور کا بتاتا ہوں ان سے کریں، وہ چوہا ہے جو یہاں کھودتا ہے سوراخ کر دیتا ہے اور میں کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ ناسک چوہے کے پاس گیا کہا تم اس لڑکی کو اپنے عقد میں لیگے؟ اس نے کہا میرا گھر چھوٹا ہے میں اس کو کہاں رکھوں؟ تو ناسک نے دعا کی کہ وہ دوبارہ چوہا

بنے۔

اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

غافر ۱۶ عمران ۱۵۴ انعام ۲۸ فصلت ۴ عمران ۵ ابراہیم ۳۸
اعلیٰ ۷ ہود ۵۶ الرحمن۔۔۔ علق ۱۴
اللہ بندے کے ہر راز سے واقف ہے۔

بقرہ ۲۳۵-۲۵۵ عمران ۲۹-۶۶ نساء ۶۳ مائدہ ۹۴-۹۷-۹۹
انعام ۳-۵۹-۶۰ توبہ ۴۲ یونس ۱۸-۶۱ ہود ۵ عدد ۸-۴۲
نحل ۲۳-۷۲ نمل ۶۵-۷۴ قصص ۶۹-۷۸ عنکبوت ۴۲ لقمان ۳۴
احزاب ۵۱ غافر ۱۹ محمد ۱۹

قرآن نازل من العزیز الحکیم

جاثیہ غافرا زمر

کرونا عذاب الہی نہیں تنبیہ ہے:-

کالم نگار خورشید ندیم سند غلط سے مشہور ہے کہ نبی اسلام کی امت پر آپ کے احترام میں عذاب نازل نہیں ہوگا۔ یہ ان آیات سے متصادم ہے۔ احزاب ۶۲، ۳۸-۶۲، فاطر ۴۳-۴۳، غافر ۸۵-۸۵، فتح ۲۳-۲۳، اسراء ۷۷-۷۷
کرونا ایک عذاب ہے عذاب جو قرآن کریم میں اللہ کے اوامر و نہی اور خطابات یا ایہا الناس یا ایہا الذین آمنوا والوں کے لیے بطور وعید آیا ہے ان کو ایک عذاب آخرت میں اور ایک عذاب اس دنیا میں دیا جاتا ہے جو گناہ نہ کرنے والوں کو کرنے والوں کو نہ روکنے سے لاحق ہے۔ انفال ۲۵ کی آیت کی تفسیر میں شعراوی نے اپنی تفسیر کے صفحہ ۲۶۵ پر لکھا ہے اللہ سبحانہ نے ہمیں جرائم بڑھنے سے پہلے روکنے کیلئے ہدایت کی ہے۔ جو اس ملک کے خزانے سے چوری کرتے ہیں وہ پہلے اپنے گھر میں باپ بھائی اور ماں سے چوری کرتے تھے لیکن انہوں نے نہیں روکا ہے۔ دین اسلام میں نابالغوں کے جرائم کے ارتکاب کی جنایت باپ اور چچا کے ذمہ لگائی ہے تاکہ وہ ناظر رہیں اپنے گرد و پیش خاندان سے کوئی مجرم نہ نکلے فتنہ گروں کو محکم پائیدار ہونے سے پہلے روکنے کا حکم ہے۔

کرونا ظالمین کیلئے عذاب ہے:-

پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ ظلم کسے کہتے ہیں اور ظالمین کون ہوتے ہیں ظالمین کی کیا شناخت ہے؟ کتاب مفردات راغب ص ۳۵۲ ”الظلمة عدم نور، جمع ظلمة ظلمات“۔

کتاب وجوہ و نظائر دامغانی ص ۳۲۶ پر ظلم کے چار مصداق آئے ہیں، شرک، عصیان، قتل، نقص۔

﴿إِنَّ الشُّرَكَاءَ لَظُلُمٌ عَظِيمٌ﴾ لقمان: ۱۳ ﴿

۲. ذنوبِ مادیوں شرک، شرک سے کم گناہ ﴿وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ... طلاق﴾ ۱. ﴿﴾

۳۔ ظلم الناس۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا... نَسَاءً ۝ ۱۰﴾

۴۔ ظلم النفس، ظلم بمعنی نقص کہف ۳۳، انبیاء ۴۷۔

آثار وانجام ظالمین۔

۱۔ صالح قیادت سے محروم، بقرہ ۱۲۴۔

۲۔ کامیابی سے محروم، انعام ۲۱، ۱۳۵، یوسف ۲۳، قصص ۳۷۔

۳۔ اللہ کی محبت سے محروم عمران، ۵۷، ۱۲۰، شوری ۴۰۔

۴۔ اللہ کی ہدایت سے محروم، بقرہ ۲۵، عمران ۸۶، مائدہ ۵۱، انعام ۱۴۴، توبہ ۱۹، ۱۰۸، قصص ۵۰،

احقاف ۱۰، جمعہ ۵، صف ۷۔

۵۔ حسرت انبیاء ۱۴، ۴۶، ۹۷، فرقان ۲۸۔

۶۔ خسران اعراف ۹، ۲۳، اسراء ۸۲، طہ ۱۱۱۔

۷۔ ہلاکت، بقرہ ۵۹، نساء ۱۵۳، انعام ۲۵، ۴۷، اعراف ۱۶۲، ۵۔

۸۔ دردناک عذاب اعراف ۱۶۵، انفال ۵۴، یونس ۱۳، ہود ۶۷، ۹۴، حجر ۷۹، ۷۸، کہف ۵۹، انبیاء ۱۱،

حج ۴۵، ۴۸، مومنون ۴۱۔

۹۔ تہدید، کثاف آیات -----۱۴۷-

کرونا عذاب ہے یہ تجزیہ و تحلیل طلب ہے مسلمان ملکوں میں اللہ کے دو قسم کے بندے ہوتے ہیں، ایک نافرمان سرکش، طاغی، مارکسی ہوتے ہیں۔ ان کی فکر کہیں سٹالین سے ماخوذ ہے، ان کا ہم و غم اللہ یا تصور دین کو

یہاں سے نکالنا ہے لیکن چونکہ مسلمان معاشرے میں رہتے ہیں، کافرین کو اللہ سزا دیگا سنا ہے لہذا اندر سے کلمہ عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں کہیں لوگ ہمارے خلاف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ عذاب ایک ایسی چیز ہے جس کی شناخت عالم کہکشاں علم ابدان اور انپڑھ و گونگ سب آسانی سے درک کرتے ہیں عذاب عذاب ہوتا ہے۔ بیوی اولاد دنیا کی نعمتوں میں سے ہے، بیوی کہیں اولاد طاعیہ باغیہ اولاد اولاد او باش بنتی ہے اس وقت ان کو بڑا عذاب گردانتے، نہ ان سے افہام و تفہیم ہو سکتی ہے نہ انھیں کاٹ کر پھینکا جاسکتا ہے۔ انسان کے جسم کو کوئی حصہ اگر کینسر زدہ ہو جائے تو کاٹنے سے باقی جسم زندہ رہ سکتے ہیں لیکن اولاد کو کاٹ نہیں سکتے اگر اولاد شقی ہو جائے تو ان سے زیادہ کوئی عذاب نہیں ہو سکتا۔ غرض ہر ایک کی تشخیص الگ بھی ہو سکتی ہے۔

دوسری طرف انسان مسلمان مومن باللہ بے بس بے چارہ صبح و شام ان کافرین کو کوئی تباہ کن حالات پیدا ہوتا ہے جیسے زلزلہ سیلاب یا امراض آتے ہیں سوچتا ہے اللہ نے یہ عذاب ان کافرین و ظالمین و ملحدین کی وجہ سے نازل کیا ہے شاید مومنین بھی لپیٹ میں آجائیں، دعا کرنے لگتے ہیں دونوں گروہ اپنی حدود میں ان آسیب و بلایا کی توضیح و تشریح کریں۔

عذاب اور محبت :-

اللہ ہر کسی بندہ یا قوم سے کو محبت نہیں کرتا ہے کیونکہ کفر و ایمان دونوں ان کے اختیار میں رکھا ہے، عذاب اس وقت کریں گے جب وہ عصیان پر اتریں گے۔ جب اللہ نے ان پر حجت تمام کیا ہے اس سلسلے میں سورہ تغابن کی تفسیر میں شعر اوی ج ۲۲ ص ۶۵۷ پر لکھتے ہیں، قیامت کے دن کا ایک نام تغابن ہے، تغابن اس لئے کہتے ہیں اہل النار کو خسارے میں ڈالیں گے اور اہل جنت جنت لے لیں گے، یوں مبادلہ خیر و شر ہے۔ اہل النار خیر کے بدلے میں شر لیں گے۔ تغابن یعنی خیر کے بجائے شر لیں گے نعمت کے بجائے عذاب لیں گے اور زیادہ درد و الم ہوگا۔ تغابن اس دق کو کہتے ہیں جو قابل جبران برداشت نہ ہو۔ اللہ نے جنت ہر شخص کیلئے بنائی ہے کافرین اپنے اختیار سے جنت چھوڑ کر جہنم جائیں گے، مومنون آیت ۱۰۔ اللہ سبحانہ نے جب مخلوقات خلق کی تو ان کیلئے یک جگہ جنت میں اور ایک جہنم میں بنائی ہے۔

کرونا اور مذاہب دینی :-

کرونا ایک مہلک وباء ہونا سب پر عیاں ہے کرونا کا نشانہ انسان ہونا یہ بھی واضح ہے اس حوالے سے

کرونا انسانوں کے نزدیک منفور مردود ملعون بھی ہے لیکن مذہب کا اس سے کیا رشتہ ہے جس طرح کرونا غیر محسوس طریقہ سے انسانوں میں داخل ہو کر ہو کر جان سے ہاتھ دھو لیتے ہیں مذاہب بھی غیر محسوس طریقہ سے اہل دین کی صفوں میں داخل ہو کر دین کو رگوں سوکھا دیتے ہیں مذاہب بھی غیر محسوس طریقہ سے داخل ہوتے ہیں ہماری ساخت کوئی مسئلہ ہے وہ جس طرح چاہیں موڑ لیں ہم اس طرف جاتے ہیں، زخمی ہوتے ے۔ جس طرح جسم انسان کے لاعلاج مہلک امراض و باء ہے۔ وہ امراض کے اسباب و وجوہات مخفی و پوشیدہ ہونے کی وجہ سے علاج ناممکن ہوا ہے۔ مرض سے نفرت و کراہت ہونے کے باوجود اس سے شفاء حاصل نہیں کر سکے جس کی وجہ سے لاکھوں انسان لقمہ اجل ہوئے ہیں۔ یہ انسانوں کیلئے لاحق خطرہ مہلک امراض ثابت ہوا ہے۔ دین کیلئے بھی چندین وبا تیں عارض ہوئی ہیں لیکن اہل دین کی بد قسمتی سے وہ ان و باد ہی کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔

کرونا اور مذاہب دینی:-

مذاہب دینی سے مراد وہ تصورات ہے جو بشر نے طول تاریخ میں اپنے وہم اور خیال سے اختراع کیے ہیں جس طرح قدیم ادوار میں بت پرستان بت بنائے تھے ان مواد جامد بے ساختہ کو رضاء و کرامت پیش کرتے تھے گزشتہ زمان کے بعد بت کی جگہ مزارات میں مدفونات کو صاحب علم و قدرت رواء حوانج پیش کیا قہراز بندگان اللہ سے بچنے کے لیے ان کے شان میں رسول سے جعل فرماں بنایا آیات متشابہات استناد کیا تھا مخالفین کے روزگار کو تنگ کیا تھا بعض نے قبور کی مخالفت کی بغیر قبر تنہا پر اکتفاء کر کے ان صفات الوہیت چڑائی دین کو اللہ اور رسول سے تنزل کر کے ان سے باندھا بعض نے خود اللہ کو عرش الوہیت سے اتار بیچ افراد میں دیکھا بعض نے حلال حرام کے تصور کو ختم کیا جب کرونا نے انسانوں پر نازل عذاب کا تحدی کیا ان مذاہب والوں کو ان کے عبادت گاہوں سے پکڑ کر باہر نکالا گیا۔

دین اور مذاہب مسلمین۔

اہل یورپ و ران سے وابستہ کافرین شرفاء علمائین مشرق کے دین کے بارے میں ان کے مدہنین نفرت کراہت کو دین کلیسا سے تجاوز کر کے تمام ادیان کو ایک تصور میں سمویا ہے مذاہب مسلمین نے اہل دین سے آنکھ چرانے یا سحر و شعبدہ جادو کھیلنے ہوئے لکھا ہے جو حشر کلیسا نے دین نصاریٰ کیا ہے وہ دین اسلام کو لاحق نہیں ہے یہ جملہ سفید جھوٹ ہے جس طرح فرق نصاریٰ دین عیسوی کو منسوخ کیا ہے مذاہب مسلمین نے دین اسلام کو اس طرح

مسک کیا ہے وحدت الوجود قائم ثلاثہ اس جیسا اسلام میں قائم کیا مجملہ رسالۃ الاسلام صادر از قاہرہ علالت عندہ الشیعۃ کے مضمون کے نیچے جواد مغنیہ کے بیانات ملاحظہ کریں۔

اسی طرح مسیحیت دنیا میں ان شریعت عقل اور علم کے برخلاف چلنے پر منفور عالم قرار پائے۔ تاریخ انقلاب یورپ دیکھیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے دین کو مسخ کیا، اس طرح اسلام سے منسوب مذاہب دیکھیں کتب مذاہب و فرق کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا اسلام کے خلاف اسلام کو مسخ کرنے کیلئے کتنے مذہب بنے تھے؟ کیا کیا نہیں کیا؟ سب صفہ ہستی سے مٹ گیا، منفور واقع ہوئے، ملعون قرار پائے ہیں۔ شیعوں کے کتنے فرقے بنے، دیوبند، خدمتگزار استعمار، انگریزی ثقافت کے مروج بریلوی، قادیانیوں کے مفاد کے محافظ اور شیعہ ہمیشہ مسیحیوں کے محافظ کیوں مٹ گئے؟ کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے باطل کا۔۔۔۔۔ ہوتا ہے باقی صرف حق کو رہنا ہوتا ہے وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ مذاہب چاہے یہودی ہو یا مسیحی یا مسلمانی ہو وہ اپنے نبی کے غیب کے بعد سودو سو سال کے بعد بنے مذہب ہیں لہذا یہ دم بریدہ ہے اس کو مصطلح قرآن میں دم بریدہ کہتے ہیں، جبکہ اسلام خلقت آدم کے ساتھ اللہ کا خلق کردہ ہے جس طرح انسان کو اللہ نے خلق کیا ہے اسلام بھی اللہ کا خلق کردہ ہے۔ اب کی دفعہ اسلام کی حفاظت اللہ نے خود اپنے ذمے لیا ہے اللہ اسلام کی حفاظت خود کیسے کریں گے؟ وہ اعراض میں ہے وجود خارجی نہیں رکھتا ہے۔

عقائد کروننا:-

دین اسلام کو لگنے والے عقائد یا اصول دین اسلام کے ایمانیات کو لگنے والی کورونیاں چند انواع کی ہیں۔ بعض کو عقائد و مذاہب کہتے ہیں بعض احکامات کا نام دیتے ہیں جن کا استناد آیات محکمات قرآنی سے نہیں بلکہ روایات جعلیات سے ہیں جیسے عقیدہ امامت، عقیدہ عدل، عقیدہ مہدویت، عقیدہ ائمہ اہلبیت افضل و برتر از انبیاء ہیں۔ یہ عقیدہ۔۔۔۔۔ عقیدہ نبوت ہے اس کا استناد روایات مستبدہ برواۃ مذاہب باطنیہ ہے۔

کرونا اور فقہاء:-

ہمارے فقہاء عظام، اللہ ان سے راضی نہیں ہیں، جس طرح دفنوں میں جب چاہے چھٹی دینے والے افسر کو اچھا سمجھتے ہیں لیکن نہ دینے والے کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ اس طرح عیاش نواش انسان دین میں سہولتیں دینے والے فقہاء کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کہتے ہیں دین میں سختی نہیں کرتے دین میں ہر چیز کی گنجائش ہے اصل

دین انسان کی خدمت کیلئے ہے مغرب والوں نے کتنی ترقی کی ہے کیونکہ ان کے علماء دین میں سختی نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ایسا عالم بہت پائے جاتے ہیں ہم یہاں کے چھوٹے چھوٹے علماء کا نام نہیں لیتے ہیں۔ ہمارے مراکز ایران عراق مصر سعودی عرب کے علماء بہت وسیع الذہن ہیں ان کے ہاں محرمات کم مباحات زیاد ہیں خاص کر اس دور میں جو دور آزادی ہے چنانچہ ایران کے مراجع عظام نے نوروز بادشاہان مشرکین کی یاد کو جاری رکھنے میں بادل ناخواستہ جائز نہیں کیا ہے بلکہ اس دن کو ہم مسلمانوں کیلئے بھی عید سعید کہا ہے انہوں نے اس کیلئے آیات قرآنی سے استناد کیا ہے۔ آیہ ”کَلُوا وَاشْرَبُوا“ اچھا کھانا کھانے کی ممانعت نہیں اچھے لباس پہننے میں کیا حرج ہے نئے لباس، شیمپو سے دھونا خوشبو لگانا کوئی عیب نہیں۔ آیہ ہے ”مَنْ حَرَمَ زِينَتِ اللَّهِ“ یہ آیات اس آیت جیسا ہے جس سے شراب پینے کے بارے بعض سلاطین مسلمین نے آیت ”وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ“ سے استناد کیا تھا۔ فتاویٰ تو چھوڑیں مفتح الجنان کھولیں تو نوروز کے کتنے اعمال بیان کئے ہیں ایران قم سے صادر مجلہ حوزہ میں بہت سے فقہاء کے مضامین آئے ہیں۔ چنانچہ آقا ی جناتی نے فقہاء کے آٹھ دور بتائے ہیں کیسے انہیں قرآن کریم کی اس آیت کریمہ پر نظر نہیں بڑی۔ اگر پڑی ہے تو قساوت قلب کی وجہ سے توجہ نہیں ہوئی ہے۔ ﴿قَالَ إِنَّمَا أُوتِيَتْهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَ أَكْثَرُ جَمْعًا وَلَا يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ﴾ قصص ۷۸۔

لوگوں کو اپنا دوست کیسے بنائیں، علامہ سباعی اپنی کتاب ”ہکذا علمتی الحیات“ ص ۱۹۰ پر لکھا ”کیف بحبک الناس افد الناس من علمک و اشر لحکم کہم فی مالک و سعمہم نجلعک پحبوک کثیر نسخہ ناکام نسخہ جاہلیت نسخہ جاہلین از قرآن“ ”تعلیم دائل کا اتخی علماء نفس ہے اس پر عمل کر کے کس نے خود کو محبوب۔۔۔ بنایا ہوا، ہاتھ کی انگلیوں سے بھی پورا نہیں ہوئے ایسا کوئی قرآن میں نہیں آیا ہے تجربات اس کو نہیں تسلیم کرتے ہیں۔“

کرونا اور مہنگائی:-

روزنامہ دنیا صادر از کراچی بروز بدھ ۷ شعبان ۱۴۴۱ھ پر آیا ہے، لاک ڈاؤن میں چینی، آٹا، دالیں مہنگی، جراثیم کش ادویات غائب۔ ابھی تو کرونا کو غنیمت سمجھیں آگے ایک اور آفت کی پیشگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اسی اخبار میں کالمی صفحات میں ایک کالم ”بے وقتی بانگیں“ کالم نگار رؤف کلاسرا نے لکھا ہے، وزیراعظم نے

اور سینر سے خطاب میں کہا ہے اپنے ڈالر سٹیٹ بنک میں رکھیں کیونکہ خطرہ ہے کہ ڈالر کی قیمت گر جائے اگر ایسا ہوا تو کرونا سے زیادہ دردناک عذاب ہوگا لیکن اسلام پڑھے بغیر اسلام کا تفسیر کرنے والے سیکولر غامدی اور ان کے شاگرد خورشید ندیم صاحب پھر بھی اس کو عذاب نہیں کہتے بلکہ بقول ڈاکٹر کلب صادق اگر عورت باغی ہو جائے تو پھول ماریں یہ بھی اللہ کی طرف سے ایک پھول مار سمجھیں ایسے حالات میں جہاں اشیاء خورد و نوش یا ضروریات زندگی غائب ہو جائیں تو اسکو کیا کہیں گے اس عذاب کی زد میں آنے والے شہید تھے یا جاں بحق تھے معلوم نہیں جان بحق سے مراد کیا ہے تاریخ مصر و بغداد میں آیا ہے مصر میں فاطمین کے دور میں قحط سالی آئی تھی پہلے یہ واضح کرتا جاؤں مصر میں فاطمین کی حکومت ان کی مراد فاطمہ بنت رسول اللہ ہے نہیں بلکہ اس کو استعارہ کے لیے لیا گیا ہے اس کو استعارہ کیلئے استعمال کیا ہے کیونکہ محققین تاریخ نویسوں کا اتفاق ہے ان کا سلسلہ نسب عبداللہ بن معجون سے ملتا ہے شاید فاطمہ جناح مانند کوئی عورت ہوگی جو اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے اسلام کی ہر اساس کے مقابل میں اپنا اساس بنانے والی ہو۔ انہوں نے مسجد کے مقابل جامعہ بنایا تھا جہاں وہ مسلمانوں سے ہٹ کے تعلیمات دیتے تھے۔ مسلمانوں کے زوال و نابودی فاطمین، آل بویہ، آل صفوی، آل مغول، آل حمقہ، علماء آل جماعت اسلامی، وحدت مسلمین، تحریک اسلامی، قادری، اسلام نما اندر سے الحاد چھپا کے مثل منافقین سدر اسلام میں اسلام نمائی کرنے والوں سے آج اس روزگار کا سامنا ہے۔ چنانچہ اس قحط سالی میں ایک خاتون اپنا زیورات کا صندوقچہ ہاتھ میں لے کر بچوں کی غذا لینے بازار آئی، لیکن غذا نہ ملنے پر زیورات روڈ پر پھینک کے چلی گئی۔

دین عزیز علیم کی طرف سے ہے۔

”العزیز الحکیم زمرا العزیز هو الغنی عن الحلق الذی لا تنفعه.... ولا تصرة معصیهم“۔ اللہ فرماتے ہیں میں اپنی طرف سے یہ کتاب یہ منہج نازل کر رہا ہوں تاکہ تمہاری دنیا کی سعادت آخرت میں سعادت کا سبب بنے تمہاری اطاعت سے میری سلطنت میں اضافہ نہیں ہوگا کیونکہ میں پہلے سے بے نیاز ہوں۔

”العزیز هو الذی یغلب ولا یغلب“ قرآن کریم کے بارے میں کلمہ مختلف صیغوں میں نازل ہوا ہے۔ انزلنا، نزلنا، تنزل، منزل، سب علو سے اترنے کی بات ہے یعنی اس میں بشر کے ہاتھ میں قرآن ہے۔

کرونا اور اس کا استعارہ

کرونا تو ایک زہریلے وائرس کا نام ہے لیکن کسی بھی خوف اور نفرت وحشت پھیلانے والی چیز کے لیے آپ کرونا کو بطور استعارہ استعمال کر سکتے ہیں کرونا اور تبدیل نام، کرونا ایک خوف زدہ وحشت آور کلمہ بن گیا ہے اگر کوئی روڈ پر چلنے والوں کو پیچھے سے آواز دیں اور کرونا کہیں تو وہ گرجائیں گے لہذا شرفاء فضلاء رجاء علماء سب کو بلا کر ایک نیا نام اختراع کریں جیسے انصار و مہاجرین جن کی مدح میں آیت قرآن اتری ہے لیکن بعد خوف سے یا نفاق سے تخریب کیلئے سب کو ملا کر اصحاب بنا کر دین الہی کا مذاق اڑایا۔

اہلبیت و آل رسول میں اچھے برے، نیک، منافق، سفاک، بے دین، حرام خور، خونخوار سب نکلے تھے لوگ ان میں تمیز کرتے تھے، کون اچھا کون برا ہے لیکن اسماعیل صفوی نے سب کو ملا کر سادات کہنے کا حکم دیا تو یہ وہ چیز ہے جو جان لیوا ثابت ہوئی ہے۔

اس ملک کی کونسی شخصیت ہے جس پر تمام اہل پاکستان خوش ہوں کیا بلاول پر تمام اہل پاکستان خوش ہیں؟ سوائے لاڑکانہ کے، پاراچنار، بلتستان، تھر کے سب اہل سندھ خوش نہیں ہیں؟ کیا نواز شریف پر سب خوش ہیں؟ نہیں ہیں سوائے حکومت بریطانیہ کے کیونکہ اس ملک کا خزانہ وہاں منتقل کیا ہے۔

مثال علی شرف الدین کو کل پاکستان تو چھوڑیں اہل بلتستان والے خوش بلتستان والے چھوڑیں اہل شگر والے خوش نہیں ہیں۔ اہل شگر چھوڑیں میرے برادر زادگان میرے داماد سید محمد سعید خوش نہیں ہیں ہونگے، برادر زادوں کو چھوڑیں میرے گھر میں بیوی بچے خوش نہیں ہیں، یہ سب چھوڑیں میں اپنے آپ پر خوشی کا معیار نہیں ہوں اس ملک کی تمام عوام کی مصلحت پورا کرنے کا وعدہ کون دیگا۔

وزیراعظم، صدر مملکت۔

کرونا اور حکومت:-

کرونا اور حکومت کے درمیان میں کس قسم رشتہ اور رابطہ ہے جواب واضح ہے کرونا اور عوام میں حکومت واسطہ ہے کرونا زدہ عوام کو طبی سہولیات دینا حکومت کے ذمے ہے کیونکہ عوام کی جان و مال کا تحفظ حکومت کے فرائض میں سے ہے۔ عوام کے اذہان اور خطورات میں یہ بات راسخ ہوگئی ہے کہ کرونا کو حکومت نے عوام پر ٹھونسنا ہے جس سے عوام کو بہت نقصان اذیت کوفت پہونچا ہے یہ بات خود حکومت سروے کرنے والوں نے بتایا

ہے عوام حکومت سے ناخوش ہے۔ انہوں نے پہلی دفعہ ۵۵ فیصد، دوسری دفعہ ۴۵ فیصد عوام اس میں حکومت پر الزام لگایا ہے حکومت اور عوام کے درمیان فاصلے کو بڑھانے میں صحافیوں کا بھی کردار اہم رہا ہے کبھی انہوں نے کہا کرونا چین سے نکلی کبھی برطانیہ سے کبھی فرانس کبھی امریکا کبھی معاشی مسئلہ کبھی ہر آئے دن شکوک و شبہات پھیلانے کا کردار ادا کیا یہ کام جس نے بھی کیا یہ اس ملک کے فائدے میں تھے یا نقصان میں تھے تعجب کی بات ہے دنیا کی بہت سے ممالک کی بنسبت پاکستان کی عوام جدید علوم میں پیش رفت رکھتے ہیں وہ اپنے نفع نقصان کا ادراک کر سکتے ہیں میڈیا انہیں گالی دیا ہے کہ ہماری عوام نہیں سمجھیں ہماری عوام کلیسا نوازی کے خلاف ہے یہ امر بڑا خطرناک ہے یہاں کی عوام کا اغلب مسلمان ہے وہ بھی۔۔۔ عرب مسلمان جیسا نہیں ان کی نسبت پابند صوم و صلوة و حج ہے وہ اپنی دینی شعائر پر ضربت لگانے والوں کے بارے میں حسن زن نہیں رکھتے ہیں۔

کرونا اور حکومت:-

کرونا اور حکومت جس کو آپ ملک کہیں صدر مملکت کہیں وزیر اعظم کہیں، چیف آف آرمی کہیں جو بھی نام رکھیں، اس کیلئے تین شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ پاکستانی ہو، دوسرا مسلمان ہو، غیر پاکستانی قبول نہیں کیونکہ جب کوئی شخص کسی ملک کی شہریت نہیں رکھتے اس ملک اور رعیت سے کیا توقع رکھیں نہ حکومت عوام سے تعاون کی توقع رکھیں نہ حکومت عوام سے تعاون کی توقع رکھ سکتے ہیں نہ عوام حاکم غیر شرعی س اچھی تمنائیں رکھ سکتے ہیں؟ اس کی سعادت راحت کیلئے مصیبت اذیت زحمت برداشت کریں۔

۲۔ مسلمان ہو کیونکہ غیر مسلم حکمران مسلمانوں کا حاکم نہیں بن سکتا ہے حکم قرآن ہے حاکم اور محکوم میں محبت و شفقت ضروری ہے اگر حاکم بنانا چاہیں تو اس کو اسلام قبول کرنا چاہئے۔

۳۔ اسلام دان ہو اور اسلام داری ہو، اسلام کو جانتا ہو اسلام پر پابند ہو یہاں کے مسلمان تو چھوڑیں کوئی غیر مسلم کیسے کہیں گے کہ ہمیں اسلام قبول نہیں آپ کو کیوں اسلام قبول نہیں؟ اسلام نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ اسلام میں کیا خرابی ہے؟

کہتے ہیں یہاں کی اقلیتوں کے حقوق ضائع ہو جائیں گے اس جملے سے گندہ غلط بیہودہ کوئی جملہ نہیں، اقلیت کو قبول نہ ہونے پر اکثریت کو ناراض کریں یہ آپ کی جاگیر نہیں ہے کہ آپ کی خوشنودی کو مقدم رکھیں

اور اکثریت کو کوڑے گٹر میں پھینکیں گے۔

کرونا اور حکومت

کرونا سے نمٹنے کیلئے ہماری حکومت کا کیا کردار اور کیا ہونا چاہیے۔ پہلے خود حکومت کسے کہتے ہیں کی تعریف ہونی چاہیے۔ دنیا میں کتنا ہی اقسام کی حکومتیں ہیں ہمارے ملک میں اس اقسام میں سے کونسی حکومت ہے اسے واضح ہونا چاہیے۔ حکومت ایک زاویے سے دو قسم میں تقسیم ہوتی ہیں پہلی وہ حکومت جو تمام کی خواہشات امنگوں تمنائوں پر اترے انکا خیال رکھے۔ عقلاء ایسی حکومت کو بدترین فاسد تر حکومت گردانتے ہیں ایسی حکومت ابلیسی حکومت ہوگی ایسے حکومت سے کوئی بیوقوف ہی توقع رکھ سکتا ہے، درخت سے پھل کی توقع رکھنا یا سہ عورت سے اولاد کی، جاہل سے عالم، کافر سے ایمان کی توقع کرنا ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان میں ان دونوں کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے وہ کیسے؟ یہاں معین قریشی اور شوکت عزیز وزیراعظم بنے جس دن ان کے وزارت ختم ہوئی وہ اپنے وطن واپس چلے گئے۔ اما مسلمان نہیں اس کی وضاحت ضروری ہے، یہاں پاکستانی کی نشانی شناختی کارڈ ہے لیکن شرعی شہری کلمہ پڑھنے والا ہونا ضروری ہے ان میں سے اکثر کو کلمہ تک نہیں آتا۔ کافر منکر قیامت حشر نشر سے ایمان داری کی توقع جیسا ہے ایس حکومت کسی بھی حالت میں ان سے ملک کیلئے خیر نہیں ہوگی۔ یہاں کے شہری خود دین سے دوری ہونے وجہ سے پہلے دن سے ایسی حکومتیں ان پر مسلط رہی ہیں۔ یہ خود ان حکومتوں کیلئے بھی اچھا نہیں کیونکہ ایک شخص یا گروہ سب کو خوش نہیں کر سکتا ہے سب سے برابر سلوک نہیں کر سکتا ہے اللہ سبحانہ دو بیویوں والوں سے فرماتا ہے ”دونوں بیویوں کے ساتھ برابر سلوک نہیں کر سکتے“ ایک انسان اپنے دو بیٹوں کے ساتھ یکساں برابر سلوک نہیں کر سکتا چہ جائیکہ لاکھوں کروڑوں کو خوش کریں۔ ایسی حکومت ملک کیلئے شے عظیم ہوگی۔

۲۔ حکومت کی یہ خواہش ہوتی کہ اس ملک کا مستقبل درختاں ہو سر دست کچھ وقت پریشان ہو جائیں کوئی بات نہیں ان کا مستقبل اچھا خود کفء، دنیا کیلئے ایک نمونہ حکومت بن جائے، ایسی حکومت عقلاً تو محال نہی عادتاً قابل۔۔۔ نہیں ہے حکومت وہ عاقل باشعور باپ جیسی ہونا چاہیے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے مستقبل کیلئے سوچتا ہے۔

۳۔ حکومتوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ رعایا ان کی خدمات کی تعریف کرے۔ معاویہ نے ایک دن اپنے خیال میں اچھا خطاب کیا مسجدس باہر نکلتے وقت اپنے اصحاب راز سے پوچھا میرا خطاب کیسا تھا ایک نے کہا اچھا

تھا ایک خاموش ہو گیا کچھ نہیں کہا تو اس نے دوبارہ سوال کیا آپ نے کچھ نہیں بتایا، تو اس نے کہا برابر ہا ہے پوچھا کہ کیسے تو کہا کہ خطاب سے آپ خوش ہیں اس لئے۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے سامنے کسی نے آپ کی تعریف کی تو آپ نے فرمایا بدترین حکومت وہ ہے کہ رعایا کے ذہن میں یہ ہو کہ ہمارا امیر ان کی تعریف سے خوش ہوتا ہے۔ بنی عباس کے حکمرانوں میں سے اس بارے سرفہرست ہارون الرشید اور ان کے بعد میں آنے والے رہے، ان کے خزانے کا بیشتر حصہ تملق گوئی میں خرچ ہوتا تھا۔ ہماری حکومتیں بھی اسی صف میں شمار ہوتی ہیں، اس کا تجزیہ کرنے سے پہلے ہماری حکومتوں کی توجہات کا محور ہندو اقلیت ہونا بھی تجزیہ طلب ہے۔ انھیں بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے عناصر اولیٰ اور ضروری حکومت کی تحلیل کرنی چاہیے کہ حکومت کے کیا عناصر ہیں۔ حکومت چار عناصر سے مرکب ہوتی ہے۔

۱۔ زمین ہے یعنی زمین اپنی ہو آپ کی اور ملک کی زمین حکومت نہیں بنا سکتی۔

۲۔ عوام کی دشت و بیابان میں حکومت نہیں بن سکتی۔

۳۔ ایسے لائق صاحب صلاحیت افراد ہوں جنہیں حکومت کا اختیار ہو۔

۴۔ وہ کام ہے ورنہ ابتداء اجتماعی ہوگی۔

کرونا اور حکومت:-

حکومت اپنے اندر دونوع حاکمیت سمور کھتی ہے، ایک نظام ہے اصول ہے رعایا کو اس پر چلنا ہے رعایا اس کو چاہتے نہ چاہتے تسلیم کرتی ہے ورنہ وہ گرفت میں آئیگا۔ دوسرا اس کو نافذ کرنے والے کی ضرورت ہے نظام خود بخود نافذ نہیں ہوتا ہے۔ دونوں کی درجات، مراتب و شرائط مختلف ہیں۔

پاکستان میں سیکولر حکومت کا قیام

پاکستان کی حکومت سیکولر ہونے کی وجہ سے اس ملک کو لاحق زیاں و خسارات اور سیکولرزم سے حاصل افادیات میں مقارنہ کرنے کی ضرورت اس عنوان پر برصغیر کے پہلے عالم دین ابوالحسن تھے جو بین الاقوامی سطح پر ایک نابغہ اسلامی شخصیت کے طور پر متعارف ہوئے۔ انھوں نے اسلام سے متعلق چندین کتب عربی میں لکھی ہیں جو عالمی سطح کی بازار کتب میں میسر ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب مصر میں احمد امین سے وابستہ ادارے نے چھاپی اس کتاب کا نام ”ماذا خسر العالم اسلامی بانحطاط المسلمین ہے“۔

میں نے یہ کتاب ماذخر العالم بانحطاط المسلمین نجف میں خریدی تھی، شاید ایک دو بار پڑھی تھی اسے سنجیدگی سے نہیں پڑھ سکا لیکن اسکا مضمون میرے ذہن میں نقش تھا، اسے ایک عنوان خطاب یا تصنیف کی صورت میں نہیں دے سکا۔ آج جب ملک میں وباء کرونا کے اثرات، معاشرہ سے متاثر افراد اور اموات کے علاوہ دیگر گھمبیر مسائل سے پریشان ہوا، اس سے ذہن میں بہت خطورات عارض ہیں لیکن ایسا کیوں ہوا بہت سوچنے کے بعد مجھے یہ کتاب یاد آئی۔ ہمارے ملک کو لاحق خسارے کی برگشت یہاں کی سیکولر حکومت کو جاتی ہے گرچہ۔۔۔ حکومت اسلامی ہو یا حکومت سیکولر اس کا کوئی ذکر نہیں ملتا کیونکہ دیوبند درستگا ہوں سے فارغ علماء کے نزدیک اسکا کوئی تصور نہیں ہے انکا ذہنی تصور مغرب سے ملتا ہے۔ غرض علوم اسلامی کو فروغ پانا چاہیے، اسلام کا نام بلند ہونا چاہیے چاہے غیر ملہمین دوستی سے پیار و محبت سے ہی کیون نہ ہو۔

کرونا اور حکومت:-

حکومت کو کیا کرنا چاہیے تھا جو اس نے نہیں کیا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے جو حل چاہیے تھا وہ کس نے کرنا تھا۔ اس حوالے سے چندین احتمالات بن سکتے ہیں:

۱۔ تمام ملت کی خواہش تھی کہ وہ حکومت یہ اقدام کرے، عوام کی کوئی تشخیص نہیں ہوتی، وہ ایسے مسائل میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔

۲۔ عوام سے مراد تمام عوام ہے۔ لیکن یہ امکان نہیں کہ تمام عوام ایک جیسی بن جائے۔

۳۔ حزب اختلاف اور اقتدار دونوں کی خواہش رہی کہ یہ امکان پذیر نہیں۔ پاکستان کی اسمبلی کے نمائندگان کا اتفاق ہو جائے وہ صرف دو مسائل پر اتفاق ہے ایک تنخواہیں سہولتیں بڑھائیں اور دوسرا اسلام مخالف مغرب پسند قرارداد پر اتفاق ہوتا ہے۔ جیسا کہ مغرب و مشرق کا اسلام مخالف ایجنڈا پر اتفاق ہوا ہے۔

کرونا اور حکومت کے درمیان کس قسم کا رشتہ ہے یہاں پاکستان میں خاص کراہل کراچی بہتر جانتے ہیں کہ حکومت نے کس وجہ سے کرونا کو عزت بیبت رعب دبدبہ ملے کرونا اور حکومت کی واضح اور روشن مثال صاحب خانہ اور اہل خانہ کی ذمہ داریاں ہیں۔ اہل خانہ رعایا ہے صاحب خانہ فرمان روا بادشاہ صدر مملکت وزیر اعظم ہے کتنا بڑا۔۔۔ ہو جیسے بلاول ہاؤس ہو یا جاتی امرا ہو، ابی سینا لائن کی چھپر میں دنیا بھر سے شیطان ملعون مردود ہے لیکن عراق کے شہر موصل شیطان محترم ہے کسی کو تھوک آجائے تو تھوک نہیں کر سکتے وہ سمجھتے ہیں اس نے

شیطان کو تھوک کیا شیطان سے نفرت نہ کریں دنیا بھر میں کرونا ملعون لیکن پاکستان میں محترم کیونکہ کرونا سے مرنے والے شہید ہوتے ہیں۔ دونوں کی ذمہ داریاں مختلف دونوں کے اختیارات بھی مختلف ہیں اہل خانہ صاحب خانہ اور اہل خانہ کی بحث گزر چکے ہیں، اس حکومت کا ذکر کرتے ہیں۔

یعنی حکومت کی ذمہ داری ہے وہ لوگوں کی جان کے تحفظ کی ذمہ داریاں پوری کریں اس سے نبرد آزما تھا مریض یا اس کے لواحقین نہیں ہو سکتے اس کا مقابلہ صرف حکومت ہی کر سکتی ہے کیونکہ لشکر باہر سے آیا ہے تو مقابلہ حکومت نے ہی کرنا ہے لیکن یہ بھی واضح ہونا ضروری ہے کہ حکومت کیا کیا کرتی ہے۔

یعنی کرونا ایک خطرناک نامانوس بے زبان گونگ تند و تیز قتال فٹاک لشکر ثابت ہوا۔ کیا ہماری حکومت نے اس سے اچھی طرح عقلی علمی حکمتی طریقہ سے مقابلہ کیا یا نہیں وہ کیا کر سکتے تھے کیا نہیں کر سکتے تھے کوتاہی کی یا وہ اس سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتے تھے اس کا بھی جائزہ لینا ہے۔

یعنی کرونا کو روکنے میں حکومتوں کے کردار موقف کیا ہونا چاہیے اور کیا ہوا ہے اس بارے میں گفتگو سے پہلے یہاں قائم نظام حکومت کس نوع کی حکومت سے ہے واضح کرنے کی ضرورت ہے جس پر یہاں کی حکومت قائم ہے کیا ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائی ہیں کوتاہی سستی یا غلطیاں کی ہیں اس میں جائے شک و تردید نہیں کہ اقتدار والے تعریف کریں گے مخالف مذہب بدنام کریں گے اور لیکن حقائق سب کے نظروں میں ہوں گے البتہ شہر میں اقتدار غیر مخالف والے بھی ہوتے ہیں لیکن حق و حقیقت انصاف یہ ہے محبت ہونی چاہیے اور کیا وہ ہے۔ اس بارے میں پہلے عالم اسلامی میں قائم حکومتوں کا ذکر کرنا ضروری ہے اور یہ تشخیص کریں پاکستان میں کس قسم کی حکومت قائم ہے جس پر وہ قائم ہیں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں عصر معاصر میں

فیلسوف راحل محمد باقر الصدر کی کتاب فلسفتنا سے چار قسم کی نظام بیان کئے گئے ہیں یعنی نظام رائس مالی، نظام اشتراکی، نظام شیوعی اور نظام اسلامی ہیں۔ یہ تصوراتی فکری ہے دنیا پر مسلط دو ہی نظام ہیں ایک نظام راسمالی (سرمایہ دارانہ نظام ہے دنیا میں اکثر ملکوں میں یہ نظام مسلط ہے۔ یہ نظام ظلم اور سیاست میں استبداد و ڈکٹیٹر شپ پر ہی قائم ہے۔ یہ نظام سرمایہ سے متعلق تمام شعبوں پر محیط ہے۔ جو بھی مالی درآمدات سے متعلق ادارہ ہو وہ اس کے اندر ہوگا۔ یہ نظام خالص مادی نظام ہے اس میں کسی قسم کی اقدار ارزش نہیں ہے۔ تمام ممالک اسلامی بلا استثناء اسی نظام سے وابستہ ہیں حتیٰ ایران میں انقلاب اسلامی آنے کے بعد بھی اسلامی نظام نہیں لاگو ہو سکا۔

اس حوالے سے ہمارے ملک پاکستان میں بھی سرمدارانہ نظام قائم ہے۔

کرونا اور حکومت:-

اتوار ۶ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو صادر روزنامہ دنیا کے کالموں میں سے ایک عنوان

”حکومت۔ حکومت“ کا لم نگار ملک کے نامور محترم وموقر مجیب الرحمان شامی نے لکھا ہے کہ کرونا وائرس کا سامنا

جس طرح کرنا چاہیے تھا اور جس طرح کیا گیا یہ سوال اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے جو کچھ ہو گیا سو ہو گیا، پہیہ

الٹا نہیں گھمایا جاسکتا لیکن جواب ہونا چاہیے اس پر بحث کی جاسکتی ہے۔ جناب مجیب الرحمان شامی صاحب

مسائل کو درک تو کرتے ہیں لیکن ان مسائل کا اصلی فی الوقت کا صحیح یا آئندہ نہیں دے سکتے ہاں جو ہو سکتا ہے اس

سے متعلق تجاویز پیش کر سکتے ہیں، آپ کی سمجھ میں نہیں آ رہا یا احتیاط برت رہے ہیں۔ آپ نے عنوان تو اچھا

انتخاب کیا حکومت میں کے دیکھا میں حکومت حکومت بن کے کیسے دیکھائیں اور اس کا کیا طریقہ کو نہیں

حکومت حکومت بن کر دیکھا سکتے ہیں۔ اس کی کیا شرائط ہیں کن کن صلاحیات کے حامل ہونی چاہیے۔ ہمارے

ہاں کوئی حکومت نہیں دکھا سکی ہے نہ آئندہ دیکھا سکے گی کیونکہ حکومت کا اصل سانچہ ڈھانچہ ہی غلط پر مبنی

ہے۔ لہذا کتنے ہی بڑھے لکھے نوہار سربراہ کیوں نہ ہو وہ نہیں دکھا سکتے یہاں دائیں اور بائیں دونوں طرف مسلح

طاقت ور چونکہ ہیں ایک سیکولر لوگ ہیں جو اسلام کا نام سننا برداشت نہیں کرتے ہیں دوسری طرف مذہبی جماعتیں

ہیں جو ایک دوسرے کے مذہب کو برداشت نہیں کرتی ہیں۔۔ اس کی واضح مثال یہاں حکومت اسلامی کا نہ ہونا

ہے یہاں مذاہب متعدّدہ ہیں کسی ایک مذہب پر اتفاق ناممکن ہے۔ یہاں حکومت اسلامی کا اگر قیام ہو گیا تو وہ

اسلامی نہیں ہوگا وہ سنی یا شیعہ حکومت ہوگی۔ چنانچہ مودودی باضواء الحق اس میں کامیاب نہیں ہوئے چونکہ شیعوں

نے الحادیوں کے تعاون سے اس کو روکنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کیلئے انسانوں کو گیس بکرے کو سفند جیسے دینے پر

عہد کیا تھا اس طرح اگر شیعہ جیسا بعض علماء۔۔۔۔۔۔ یہاں حکومت احزاب کی ہے، احزاب اس

لئے بنے ہیں کہ ملک کی دولت لوٹیں وہ حکومت کو سب قدر کے دنوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کی

خوشنودی کسلے مالک کی ترقی تمدن کے لئے مقررہ جگانے کسلے نہیں آتے بلکہ وہ ہر دن میسے کاسحاب

جکانے کلمے آتے ہیں۔ اگر حکومت سنجیدگی و معماری اور اصولی حکومت چلائیگی تو بہتر نتائج ہونگے۔

لیکن پہلے خود حکومت کا تصور پیش کرو۔ میں علوم جدید و نادرید علوم مائسمیٰ دین میں ناکام انسان ہوں علمی

زاویہ سے بات نہیں کرتا ہوں، ہمارے پاس دو شعبہ انتہائی اہم پر فائدہ پر کامیاب ہیں ایک علم اور دوسرا ایک ہنر ہوتا ہے۔ آیا ہمارے ملک کے پاس علمی اسناد ہونا چاہیے یا ملک چلانے کی صلاحیت ہونا چاہیے اگر کوئی پڑھا ہوا نہیں تو یہ صلاحیت کہاں سے آئے گی یہ بات تاریخ نے مسترد کی ہے صلاحیت اور علم دو چیز ہے ضروری ہے کہیں ان میں چند عیوب ہوں وہ خود ان کو پتہ نہیں ہے یعنی ان کو پتہ نہیں ہے عوام کے دلوں میں ان کیلئے محبت لگاؤ نہیں ہے جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے ابھی تک آنے والے کوئی بھی حکمران عوام پاکستان کی اکثریت کے محبوب القلوب نہیں تھے چاہیے آپ کتنا ہی ان کو قائد عوام ہی کیوں نہ کہیں۔ کیوں ایران عراق میں مفتیان کے القاب کیوں بڑھاتے ہیں، پہلے مجتہد پھر مجتہد اعظم پھر مرجع پھر مرجع اعلیٰ تاکہ محبوب القلوب بنائیں۔ بطور مثال بھٹو کو قائد عوام کہا ہے لیکن عوام سے مراد پی پی پی ہے تو اور بات ہے۔

کرونا اور حکومت:-

ہم تاریخ بشریت میں گزشتہ اور حاضر حکومتوں کو نہیں چھیڑیں گے، ہم صرف اسلامی حکومتوں کے بارے میں حاصل معلومات کو پیش کرتے ہیں تاریخ اسلام میں تین نوع کی حکومتیں گزری ہیں۔

۱۔ حکومت حضرت محمد آپ کی حکومت دو غصروں سے مرکب تھی ایک آپ کی شخصیت جو کہ ایک پاک پاکیزہ نقائص و معائب چہ گوئیوں سے مبرا، امین و مبراء عام و خاص تھے۔ آپ اہل مکہ کی نظروں میں صادق و امین تھے، دعوت اسلام میں مخالفت عداوت کے باوجود اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے۔

دوسرا آپ پر ہونے والی وحی تھی لہذا لوگوں میں جب مسائل پر اختلاف نظر بنتے تھے تو پوچھتے تھے یہ آپ کی اپنی بات ہے یا اللہ کا حکم ہے لہذا نبی کریم کی حکومت میں چند اہم خصوصیات پائی جاتی تھیں۔

۱۔ بعض اقدامات خالص وحی تھے جو قابل رد نہیں تھے۔

۲۔ بعض لوگوں کو آپ پر اعتماد و بھروسہ کامل تھا کہ آپ نے شخصی یا ذاتی رائے پر حکم نہیں دیا۔

۳۔ رؤف الرحیم تھے، آپ پوری امت کیلئے رحیم و مہربان تھے آپ کے فیصلہ جات میں کسی قسم کی جانب داری نہیں تھی لہذا آپ کے مخالفین عیاش نواش یہود و نصاریٰ و مشرکین و اقتدار پرستان تھے لہذا دس مسلسل جنگوں سے حاصل خمس و غنائم کے باوجود آپ کے پاس کوئی دولت نہیں تھی یہاں تک کہ حضرت علی محبوب قلب عزیز بیٹی کے شوہر اپنے محسن کی یادگار اپنے پروردہ کو اپنی جانشینی کا اعزاز و افتخار نہیں دیا وہ خود امت پر چھوڑا۔

۲۔ دوسری حکومت راشدین تھے حکومت راشدین میں پہلے مرحلے میں ابوبکر و عمر آتے ہیں۔ ابوبکر کی وفات کے موقع پر اس اقتدار کو اپنے عزیز فرزند عبدالرحمن، عبداللہ، یا بنی تمیم کے خاندان سے وابستہ کسی فرد کے حوالے نہیں کیا۔

حکومت کی ذمہ داریاں:-

۱۔ روزگار ۲۔ تعلیم ۳۔ صحت ۴۔ امن

پاکستان کی حکومت ایک عرصے سے اپنے ذمہ داریوں سے کوتاہی سستی کا ہلی کا مظاہر کر رہی ہے اور اس خامی پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ چنانچہ عرصے سے تعلیم کو نیچے کاروبار والوں کو ٹھیکے پر دیا ہے جس سے روزگار پارٹی کے کارکن ہی نکل رہے ہیں۔ ان کا جو حشر ہوا وہی مسلح افواج کی مداخلت سے اس میں کوئی کمی آئی ہے۔ صحت کا حال تو کرونا میں دیکھ سکتے ہیں۔

حکومت میں مشاورین کی حیثیت:-

بدھ ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۴۱ھ اخبار دنیا کے ادارے میں آیا ہے دوہری شہریت کی بحث۔ ادارہ میں لکھا ہے حکومت کی ۱۹ غیر منتخب ارکان میں سے چار غیر ملکی شہریت رکھتے ہیں جبکہ چار دیگر غیر ملکی اقامہ دائمی رکھتے ہیں۔ وزیراعظم کے معاونین خصوصی اور مشیران غیر ملکی شہریت رکھتے ہیں انہی کے بارے میں پہلے کہتے تھے ان کی ایمانداری پر یقین غیر متزلزل رکھتے ہیں۔

دہری شہریت:-

بدھ ۳۰ ذی القعدہ ۱۴۴۱ھ روزنامہ ایکسپریس کے کالمی صفحات میں کالم نگار علی احمد ڈھلوں نے تلخیاں کے عنوان میں لکھتے ہیں ”جو دوسرے ملک میں رہتے ہیں ان کو کوئی حق نہیں پاکستان کی کوئی خدمت کر سکیں۔ آج کل یہ مسئلہ سراٹھا رہا ہے کہ ملک کو چلانے کیلئے غیر پاکستانیوں یا سابقہ پاکستانیوں کی خدمات لی جاسکتی ہیں یا نہیں اس پر سرسری نظر ڈالیں خالص پاکستانیوں نے اس ملک کے ساتھ کیا کیا ہمارے ہاں خالص پاکستانیوں کی مثالیں سب کے سامنے ہیں۔ قومی ایئر لائن دیکھیں اس کا کیا حشر ہے، نجی ایئر لائنیں ترقی کر رہی ہیں قومی نہیں کر رہی۔ اسٹیل مل قومی کا کیا ہو رہا ہے اور نجی کا کیا ہو رہا ہے۔ آج پورے ملک میں کہرام مچا ہے اب دہری شہریت کے حامل کس قسم کی خدمات نہیں دے سکتے ہیں۔ پاکستانیوں کے دلوں پر کیا گزرتی ہوگی جو وطن عزیز کیلئے سالانہ

۱۷-۱۱۶ ارب کی رقم بھیجتے ہیں۔ یہ بحث شروع ہوئی وزیراعظم عمران خان کے ۱۵ مشیروں میں سے سات دہری شہریت والے نکلے۔

جن لوگوں نے یہاں عیش و نوش کیا ہو ملک کے خزانے دولت لوٹ مار کر کے دیار کفر و الحاد میں ناچ گانوں شراب نوشی زنا و فحشاء لواط میں زندگی گزاری دولت لٹائی حرام خوری کی ہو وہ کہہ سکتے ہیں دنیا کی کوئی معنت کھانے پینے لباس عیش نہیں چھوڑی کوئی تمنہ نہیں چھوڑی وہ جو مصیبتوں مشقتوں بلکہ دیگران کی نجات بہتری کیلئے زندگی صرف کی اور آخر میں ظالم کا نشانہ بنے وہ کیا کہنگے ہر شخص جس نے اس بیچارے کو یہاں لا کر اسے مصائب میں پھنسا یا اسے پوچھ تک نہیں اس مظلوم کا خالق کیا جواب دیں گے۔

دہری شہریتوں کے حامی:-

جس کسی نے وطن اسلامی کو چھوڑ کر خلاف اسلام دیار کفر کو اپنا وطن بنایا ہے اس نے کفری حکومت کو اسلامی حکومت پر ترجیح و تقدیم کیا ہے۔ اس سے اس ملک کیلئے نیک تمنائیں نیک خواہشات رکھنا قاتلوں سے نیک سلوک کی تمنا رکھنے جیسا ہے۔ طبعی طور پر دہری شہریت کے حامی یہاں سے دوہی گروہ ہو سکتے ہیں، ایک سیاست دان ہیں، سیاسی پارٹیاں بلا غیر میں تاسیس ہوتی ہیں یا وہاں شاخیں ہوتی ہیں کیونکہ اب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ دیار اسلامی کی ڈوریاں اب مغرب یا بلا کفر میں ہیں وہ جس طرف موڑتے ہیں اس طرف مڑنا ہے نیز وہ وہاں کی سیاسی شخصیات سے رابطہ میں کردار ادا کرتے ہیں یہ لوگ گرچہ صاحبان مال و دولت تھے اس کے باوجود ترک وطن کر کے وہاں جانے کی کوئی منطق نہیں بنتی سوائے بے دینی کھلی آزادی مل جائے۔ لیکن ان کا پیٹ جہنم ہے وہ یہاں سے جانے والی شخصیات کی پذیرائی کرتے ہیں جب ان کو اقتدار ملتا ہے تو ان کو شریک اقتدار بناتے ہیں۔

دوسرے صحافیوں کی صحافت ہی دوسرے ملکوں میں جانا ہوتا ہے خاص کر امریکا، برطانیہ، فرانس، جرمنی جو کہ اس وقت پاکستان کے مسلمان اسلام سے عقیدت اور جذبات دینی سے جان چھڑانے کیلئے پدر مادر آزاد زندگی گزارنے وہاں گئے وہ پاکستان سے آنے والے صحافیوں سیاستدانوں کی میزبانی کرتے ہیں پھر ان کو تحفہ تحائف بھی دیتے ہیں چنانچہ نواز شریف کو ۴۶ لاکھ ڈالر کی گھڑی دئے تھے جب ان کو حکومت ملی تو ان کو پاکستان

بلا کر عہدہ دیا، لہذا دوہری شہریت والے صحافیوں کے میزبان ہیں جو ان کے نمک کی نمک حلائی کرتے ہیں۔
دوہری شہریت:-

جمعرات یکم ذالحجہ ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے اخبار دنیا کے کالمی صفحات میں ایک کالم ”تاریکین وطن ہمارے اثاثہ“ کے عنوان سے آیا ہے کالم نگار اظہار الحق نے لکھا ہے۔
دوہری شہریت رکھنے والوں سے ہم وطن کے اندر رہنے والوں کو کوئی کد نہیں کوئی پر خاش نہیں بلکہ معاملہ الٹ ہے ہم ان کے مداح ہیں۔

لکھتے ہیں ”تاریکین وطن خواہ دہری شہریت والے ہوں یا واحد شہریت رکھتے ہوں پاکستان اور اہل پاکستان کی جان ہیں ان کی حب الوطنی میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ ان کے دل پاکستان کے ساتھ دھڑکتے ہیں ان کی وفاداری پاکستان کیلئے مسلمہ ہے اور وہ ہمارا اثاثہ ہیں جو ہمیں رقوم بھجھتے ہیں۔ گویا پاکستان جائے پناہندگان۔۔۔۔۔

روزنامہ دنیا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ کے پہلے صفحہ کی سرخیوں میں آیا ہے ”پارلیمنٹ میں بدوق رکھ کر قانون سازی ہو رہی ہے۔ صدارتی نظام نہیں چل سکتا، سینٹ الیکشن میں لگنے والی منڈی کو روکنا ہوگا۔ دہری شہریت والے کو انتخاب لڑنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے“۔ رضاربانی۔

روزنامہ دنیا ۲۲ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ کے پہلے صفحہ کی سرخی میں آیا ہے ”بیرون ملک پاکستانی زیادہ محبت وطن ہیں۔ انھیں شک سے کیوں دیکھا جاتا ہے ہر دوسرے دن لوگ دہری شہریت کے خلاف عدالت چلے جاتے ہیں“ عمران خان۔

دہری شہریت والوں کو الیکشن لڑے کی اجازت:-

ہفتہ ۱۶ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ کی اخبار دنیا کے پہلے صفحہ کی سرخی میں ڈاکٹر براعوان کے حوالے سے خبر آئی ہے کہ وفاقی کابینہ نے دہری شہریت والوں کے الیکشن لڑنے کی اجازت دینے کا بل منظور کر لیا ہے، کامیابی پر حلف سے قبل شہریت ترک کرنی ہوگی الیکشن ہارنے پر دہری شہریت چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی،۔
کرونا اور دشمن شناسی:-

جو شخص دوست بن کر آتا تھا اس کے دل میں ابتداء سے ہی بری نیت تھی وہ تشیع کے خلاف مجھ سے باتیں

اگلو انے کیلئے آتے تھے۔ شیعیت سے کتنا لگاؤ یا کتنا مخالف کا نمبر چیک کرنے آتے تھے، حتیٰ کس مجتہد کے داعی ہیں اور کس کے مخالف ہیں اگلنے والے سوالات کرتے اور اس دوران عمار کے ذریعے ریکارڈنگ بھی کرتا تھا۔ اس نے مجھے حج سے روکنے کیلئے یہ خبر اڑائی کہ اس سال حجاج کیلئے ایک بڑا خطرہ درپیش ہے ایک فلو و باء پھیل رہی ہیں آج اتنے مرے ہیں ہوائی اڈے پر سختی کر رہے ہیں۔

میرا ادارے کو بالکل بند کرنے کا کہا اور کہا گھر کے اخراجات ہم دینگے، ملازم کو ہم لینگے کھر کے اخراجات تو ہم نے نہ لینے کا کہا۔ مجھے بچوں سمیت کراچی چھوڑنے کا کہا باہر جہان جانا چاہیے پنجاب وغیرہ کسی دیہات میں جائیں خرچ ہم برداشت کریں گے لیکن ہم نے انکار کیا۔ میرے ایام حج کے دوران باقر سے کہا اور کھڑکی توڑ کر سلائیڈ بنائی تاکہ اس عمل سے میری آزمائش کریں۔ میں نے باقر سے اسکی وجہ پوچھی لیکن جواب نہیں دیا۔ یہاں سے انہوں نے باقر کو ہم سے بدظن کیا آخر میں ہم سے الگ کیا اور ایران بھیجا۔

ایسا کیوں ہے اس کی کیا وجوہات ہیں تو اکثر و بیشتر اس کی وجہ اس طرح بتاتے ہیں مذاہب دین شناسی کی کاوشوں سے ہی پیدا ہوا ہے کیونکہ دین شناسی کے جاری مصادر قرآن و سنت عقل اور اجماع امت ہیں، ان چار مصادر میں غوطہ لگانے والے غواصی کرنے والے ہیں بعض کہتے ہیں ہم نے دین کو یہ سمجھا ہے دوسرے کہتے ہیں ہم نے یہ سمجھا ہے، مختلف رائے دیتے ہیں۔ تو اس نے سوال ہوتا ہے آپ اصل دین بتائیں، سب سے پہلے اس دین کو کس نے بنایا ہے، اس کا صانع کون ہے، وہ دین کے بارے میں کیا بتاتے ہیں۔

کرونا اور سائنسدان:-

روزنامہ دنیا بروز اتوار ۲ رمضان ۱۴۴۱ھ واشنگٹن کے سائنسدانوں نے کہا ہے کہ خطرہ قانون فطرت انسانی مداخلت نے کرونا کو جنم دیا ہے چنانچہ سائنسدانوں نے چین کے شہر وہان میں چوہے، لومڑی اور دیگر حیوانات کے گوشت کو بازاروں میں عام کھانے میں شامل ہونے سے کرونا نے جنم لیا ہے۔

کرونا اور سعود عثمانی:-

روزنامہ دنیا بروز بدھ ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات پر ”دانش مندی کا عذاب“ کے عنوان

سے ایک کالم جناب سعود عثمانی کا آیا ہے۔ حضور دانش مند پھر آپ بتا دیں عذاب کیا ہوتا ہے؟ ہوتا بھی ہے یا نہیں؟ ایک عرصے سے بعض علماء اپنی شکل و صورت یوسفی کونمائش کرنے بعد پنا علمی بخار نکالنے کے لئے، قوم کا ترجمان بنانے کی غرض سے موقع ہاتھ سے نہ جانے پائے کے مصداق ہیں اور کہتے ہیں اور بعض موقع ہمیشہ نہیں ملتا ہے وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ ایک انسان عالم دین کو اگر وہ خدمت دین نہیں کر سکتا ہے ترویج و اشاعت دین کے مواقع میسر نہیں ہیں تو اس کو ذرائع تجربات سے استفادہ نہیں کرنا چاہیے، یہ جو ذرائع اس وقت ٹی وی میں بعض علماء کو میسر ہوتا ہے نظر آتا ہے وہ دین میں دلچسپی دینی دروس کی خاطر نہیں بلکہ دین کو مزید الجھن، معمات، ناقابل سمجھ بنانے، علماء ہی کے ذریعے دین کی اہانت و جسارت کرنے کیلئے بے حجاب خواتین کے ساتھ دوہدو بیٹھتے ہیں، ایک کلمہ ایک آیت۔۔۔ بھی نہیں سنا سکے تو یہ کونسی دین کی خدمت ہوگی؟ بعض علماء اس وقت موقع غنیمت سمجھ کر ٹی وی پر جاتے ہیں وہاں ان کے خطاب کا مذاق اڑایا جاتا ہے، چنانچہ مولانا طارق جمیل کے یہ جملے بے حجابی کو روکنا ہوگا یا پوری قوم یا میڈیا والے جھوٹے ہیں یہ ان کیلئے مضحکہ بنے ہیں۔ غرض کرونا کی آفت انسان مسلمان یا عالم دین حقائق پر مبنی بات کرنے سے گریز کرتے ہیں، یہاں دین کا مذاق اور جسارت کیلئے بلایا جاتا ہے۔ شاید کسی روشن خیال نے کسی عالم کا مذاق اڑایا ہوگا کہ کرونا عذاب الہی نہیں ہے یہ سائنس کی تحلیل بات ہیں، ان کو بتانا چاہیے سائنسی تحلیل بات کے جراثیم لگنے والوں کیلئے کہیں لیکن پورے معاشرے کو کونسی بیماری لگی تھی کہ گھروں میں خوف کے عالم میں پریشان رہے؟

کرونا اور مسعود اشعر:-

روزنامہ دنیا بروز بدھ ۵ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک کالم جس کا عنوان ”کرونا وائرس اور ہماری توقعات“ آیا ہے۔ جس میں ہے کہ کیا ہماری دعاؤں میں اثر باقی نہیں رہا ہے؟ کیا ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہی ہیں؟ جب سے یہ موذی وباء شروع ہوئی ہے ہم اس سے نجات پانے کیلئے گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔ ہمارے وزیراعظم کے سامنے مولانا طارق جمیل نے کتنی خشوع و خضوع سے دعائیں مانگی ہیں۔ دعاؤں کے ساتھ امیدیں توقعات ختم ہوتی نظر آتی ہیں۔ پابندی بڑھتی نظر آرہی ہے وباء پھیلتے نظر آرہی ہے۔ کیا ہماری بے حیائی اور گناہوں کی سزا ساری دنیا کو مل رہی ہے؟

کرونا اور حکومت:-

کوئی بھی انسان عادی حالات میں طبعی طور پر کسی کے تابع اور مطیع نہیں ہوتا ہے، اس فلسفہ کی روش میں حضرت علی یا حضرت عمر سے منسوب کلمہ میں آیا ہے انسان آزاد خلق ہوتا ہے یہ انسان کی طبیعت میں ہے بچہ جب چل نہیں سکتا ماں کی اطاعت میں ہوتا ہے، جب چل سکتا ہے تو مخالفت و بغاوت شروع کرتا ہے لیکن جب تک باہر سے کوئی نہ اکسائیں تو والدین کی اطاعت کرتا ہے۔ جب باہر سے کچھ ملنا شروع ہوتا ہے تو ماں سے منہ بناتے ہیں، غربت میں گزراوقات کرنے والے گھر میں اپنے ماں باپ کو نہیں سنبھال سکتے ہیں۔ بطور مثال علی شرف الدین کے آٹھ کے آٹھ بچے اس کی اطاعت میں نہیں ہیں کیونکہ باہر والوں نے بولی زیادہ لگائی ہے۔ ملک میں قائم حکومتیں بھی ایسی ہیں سربراہ مملکت تنہا کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو ایک حکومت کیا کر سکتے ہیں؟ کہتے ہیں عمران خان خود بے داغ انسان ہے لیکن اس کی کابینہ کے وزراء مخلص نہیں ہیں صوبائی حکومت مخالف ہے ۲۲ کروڑ انسانوں کے ذریعے تحریک انصاف نہیں چل سکتی ہے داخلی احزاب مخالف کے علاوہ باہر سے آنے والی این جی اوز کا بھی کردار ہوتا ہے غرض متعدد انسانوں کو کیسے ایک امر و نہی کا پابند کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ حکومت کیا کر سکتی ہے، دنیا میں حکمرانی کا طریقہ ابتکار کرنے والی حکومتیں عاجز و قاصر رہتی ہیں۔
۲۔ ملک میں جاری اقدار جس کو زیادہ عوام اعتراف کرتا ہو ایسے مواقع پر لوگ حکومت کی ہدایات پر چلتے ہیں۔

۳۔ ہر فرد اپنے آپ حکومتی اطاعت کو فرض سمجھتا ہو یعنی شہری سب مسلمان ہوں، حکمران اسلامی ہو۔
ابوبکر نے چند جید صحابہ سے مشورہ کیا کہ میرے بعد خلافت کسے دو تو طلحہ بن عبید اللہ جسے طلحہ خیر بھی کہتے ہیں نے کہا جس کو مرضی دیں کیونکہ اس میں درآمد کم اور مقت زیادہ ہے۔ ہمارے ملک کے وزیراعظم نے اپنے ایک محسن کو حکومتس بچانے کی خاطر برطرف کیا۔ لیکن ابوبکر نے حکومت سے اپنی دنیا بنائی تھی۔

دوسری شخصیت عمر کی تھی، ابوبکر و عمر دو الگ خاندانوں سے تھے۔ خاندان عمر قریش کے مقابل قابل قدر صاحبان مقام و منزلت والے خاندان سے نہیں تھے۔ ۱۲ سال کی حکومت میں دو بڑی امپراطور کو گھٹنے پر بٹھا کر سر تسلیم خم کرانے والے خلیفہ کے پاس خمس کے غنائم سے کتنی دولت ہونی چاہیے؟ اپنے لئے مخالفین بنائے لیکن دنیا نہیں بنائی، اپنی اولاد و خاندان میں سے کسی کو نہیں نوازا۔ جاتے وقت دس ہزار درہم کے مقروض تھے اسکو واپس

بیت المال میں جمع کرنے کی وصیت کی اگر پورا نہ ہو سکے تو خاندان عدی اس کو پورا کریں۔ اولادوں میں صاحبان شجاعت، دلیر علم والے بھی تھے نامزد نہیں کیا۔ حضرت علی کی کو بھی ان ذات والا بے عیب و نقص پر کوئی تحفظات نہیں تھے وہ دل میں کسی کیلئے بری خواہش بھی نہیں رکھتے تھے۔ حضرت علی نے ان کی ذات اور اقتدار کے بارے میں فرمایا ”دامن پاک دنیا سے رخصت ہوئے“ اپنے بیٹے محمد حنفیہ سے فرمایا ”ان کا نام لیتے وقت احترام سے لیں۔ کسی نے عمر سے کہا اپنا جانشین عبداللہ بن عمر کو بنائیں تو فرمایا ”میں نے ان سے کہا یہ بیوی اچھی نہیں ہے اس کو طلاق دیں تو نہیں دے سکے ہیں وہ کیسے عالم اسلام کی مملکت کی نگہداری کریں گے۔ عمر کی اپنی ذاتی شخصی صفات تھیں جس کو لوگ پسند کرتے تھے، ابوبکر نے اسی بنیاد پر ان کو انتخاب کیا اور خود انہوں نے بھی اسی بنیاد پر ان منصب کو قبول کیا۔۔۔۔۔

کرونا اور عالمی نظام

عالمی نظام مدافع دین محمد عبداللہ دراز نے دفاع از دین اسلام پر لکھی گئی کتاب الدین کے ابتداء میں کلمہ دین کے مستعملات کے مراتب بتائے ہیں دین مالک و مالک علیم وقدر۔

مرحوم محمد باقر الصدر نے انسانوں کو درپیش مشکلات کی تحلیل کرتے ہوئے اپنے ایک کتابچے ”انسان و مشکلة المعاصر“ میں لکھا ہے، انسان کے سامنے دو مشکلة درپیش تھے ایک مشکلة طبعیت ہے جو اپنے سینے کو کھولنے نہیں دی رہا ہے یہاں تک علماء طبعیت اسے کھولنے میں مکمل کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں؟ اور دوسرا مشکلة اجتماعی ہے یعنی انسان اور انسان کے درمیان جنگ وجدال ہے۔ ادم صلی اللہ سے لیکر ابھی تک یہ مشکلة حل نہیں ہو سکا ہے، ابھی تک چار نظام اجتماعی عقل بشر میں آئے ہیں:

۱۔ نظام اجتماعی سرمایہ داری

۲۔ نظام اجتماعی اشتراکی

۳۔ نظام اجتماع کیمونزم

۴۔ نظام اجتماعی اسلامی

۵۔ دین الہی مملوک عبد خاضع و مطیع

۶۔ دنیا میں انسانوں کے بنے ہوئے نظام میں دواہم نظام قابل ذکر ہیں نظام راس مالی یعنی سرمایہ داری

اور نظام اشتراکی یا شوشلزم۔۔

۷۔ نظام اشتراکی

۸۔ نظام اسلامی

نظام اجتماعی اسلامی:

نظام اجتماعی کیوں اذہان کی رحم سے باہر نہیں آیا ہے۔ نظام اجتماعی اشتراکی میدان میں

اترے اور شکست کھا چکے ہیں۔

نظام اسلامی کو میدان سے جبری ہٹایا گیا ہے۔

نظام سرمایہ داری یعنی کرونا فقراء و مساکین بلکہ طبقات متوسط کے لئے بطور ظاہری باہر ہر چیز

مہیا ہے لیکن تناول ناممکن ہے فقیروں کو بھوکے مرنا ہے مظالم اور جبر استبداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

شاید کرونا نظام سرمایہ داری کو لگ جائے۔

کرونا اور سرمایہ داری نظام:-

اس سے مراد یہ نہیں کہ ملک کی پیدوار کو بڑھانا ہے، اقتصادی خوشحالی پیدا کرنا ہے اور ملک کے اقتصادی

نظام میں ایسا نہیں ہے بلکہ تمام نظم و نسق، سیاست، ثقافت، اجتماعیات تعلیم دین اخلاق اقتصادی فلسفہ کی بنیاد پر ہوں گے۔ اس اصول کے تحت یہ کوشش ہوگی یہاں پرندوں کی اڑان بھی مخصوص افراد کے ہاتھ ہوگی۔ اس میں سر

فہرست سیاست ہوگی، اب ملک میں سیاست میں صرف وہ آسکین گے جو اعلیٰ درجہ کے سرمایہ دار خائن اور بے

دین ہو گے۔ جس طرح وہ چاہیں گے انکی کوشش ہوتی ہے پیداوار بڑھائیں اور مزدور پر کم لگائیں، جتنے مزدور کم

ہوں گے اتنا سرمایہ دار کو فائدہ ہوگا۔ اسی لئے سرمایہ دار ملک سے ملازم لینے کی بجائے غیر ملکوں سے لیتے ہیں، نظام

کمپیوٹر اس فکر کا مصنوع ہے۔ صدر اسلام میں امام جماعت جمعہ خلیفہ مسلمین امیر ہوتے تھے جو علاقہ کے برگزیدہ

ہوتے تھے، یہاں مساجد پر پہلے دنوں سے سرمایہ داروں کا قبضہ مین تھے لہذا اس عہدہ پر کم پڑھے دین سے نا آشنا

مولویوں کو رکھتے تھے۔ یہاں دین، سیاست ثقافت سب سرمایہ دارہ پر چلتے ہیں۔

کرونا اور سرمایہ داری نظام:-

کرونا پاکستان میں جانی پہچانی حقیقت، اس کی تعریف کی ضرورت نہیں بلکہ تعریف ایک لحاظ سے ناممکن

ہے کوئی چیز زیادہ شہرت پائے اس کی بعد میں تعریف نہیں ہوتی ہے لیکن سرمایہ داری نظام تو خاص خاص لوگ جانتے ہیں عام الناس تو اس کو لغوی معنی میں لیتے ہیں یعنی بہت سرمایہ والا انسان ہے لیکن اس کا فلسفہ کیا ہے حتیٰ ان حضرات نے اتنی دولت کیسے جمع کی کہاں سے لائی ہے اس سے دلچسپی نہیں ہوتی۔ سرمایہ دار نظام کو عربی زبان میں الراسمالیہ کہتے ہیں۔ الراسمالیہ ہی نظام اقتصادی اجتماعی الی حل محل نظام الاقطاعی و تقوم راسمالی علی المملیہ الخاصہ وسائل الانتاج واستقلال الاحرف الماجور۔ یہ نظام یورپ میں انقلاب صنعت کے بعد نظام جاگیردانہ کی جاگزین ہوا۔ یہ نظام اجتماع میں حریت آزادی بلا قید و قود آزادی کا داعی بنے باقی سب اس کے طفیلی ہیں، اس کا اپنا فلسفہ ہے۔ پاکستان کے سیاستدان روشن خیال اس نظام کے داعی ہیں۔ انہوں نے ایک مشکل مسئلہ چھوڑا ہے آیا اقتصاد خیر سیاست ہے یا سیاست دختر اقتصاد ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے انڈے سے مرغی نکلی ہے یا مرغی سے انڈا نکلا ہے۔ بعض تحلیل گراں تجزیہ گراں کا کہنا ہے سیاست دختر اقتصاد ہے وہ اپنی لڑکی اقتصاد نیچر کو ہی دیتے ہیں کبھی کبھی دونوں ایک فرد میں جمع ہوتی ہیں جیسے نواز سرما یا دار بھی ہے سیاست مدار بھی زرداری سرمایہ دار، سیاستمدار ہے لیکن تحریک انصاف کی زوجہ دختر اقتصاد ہے وہ اس کو طلاق نہیں دے سکتی۔

۱۔ پیداوار کرنے والا پیداوار کی اپنی جگہ چند مصادر ہیں۔ پہلا مواد خام زمین دریا ہوا مین منتشر برا کئندہ مال، دوسرا کام کرنے والے ملازم، تیسرا صنعتی مشینیں کا اہتمام کرنے والا۔

یہاں ایک انتظام کرنے والے ہیں، مزدور ہے، مواد خام منتشر ہے، چوتھا ان کے اوپر نگرام حکومت ہے، حکومت بنانے والے سرمایہ دار ہیں۔ جبکہ اسلام میں مواد خام ملکیت نہیں بنایا ہے یہ اللہ کا بنا ہوا ہے۔ بطور مثال امریکا یورپ روس چین میں پیداوار مزدور بڑھاتا ہے۔

سرمایہ داری علماء نظام سازوں نے نظام سرمایہ داری کو چار قسم کی آزادی قرار دیا ہے۔

۱۔ سیاسی آزادی ۲۔ اقتصادی آزادی ۳۔ فکری آزادی ۴۔ شخصی آزادی

نظام سیاسی یعنی ملت کے ہر فرد کو ملک کے نظام سے متعلق اظہار نظر پیش کرنے کا حق حاصل ہے۔

اقتصادی آزادی یعنی ملک کے ہر فرد کو ہر قسم کا مال بنانے خرچ کرنے میں آزادی ہے جو بھی مال بنانے میں کردار رکھتا ہے وہ آزاد ہے، جتنا خرچ کرے آزاد ہے۔

سرمایه داری نظام

سرمایہ داری نظام میں شعبہ ہائے زندگی مختلف نہیں ہیں سیاست الگ دین الگ اجتماعات الگ نہیں ہیں، سب ایک نظام کی شاخیں ہیں اور سب کے سب سرمایہ دار ہونا چاہیے خاص کر اعلیٰ سطح کی وزارتیں خارجہ، داخلہ خزانہ قومی اسمبلی سینٹ کے رئیس، صدر مملکت، وزیراعظم۔ وزیراعظم کی ضروریات کو وزراء قومی اسمبلی سے پوری کرتے ہیں، سینٹ کے ممبران وازرتوں کے امیدوار سے لیتے ہیں نیز صوبائی ممبران بھی ان سے لیتے ہیں لہذا ان ممبران کی ضروریات خود انتخاب لڑنے کے اخراجات تاجروں دوکانداروں سے لیتے ہیں چنانچہ حالیہ حکمران اقتدار پر آکے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا پنجاب کے وزیراعلیٰ نے اسمبلی کے تمام ممبران کی تنخواہوں میں رعایتیں دی ہیں کتنے گناہ تنخواہیں بڑھائی تھی مجھے یاد نہیں اس کا فلسفہ یہ بتایا کہ آئندہ انتخاب بغیر سرمایہ کے نہیں لڑ سکتے لہذا آئندہ تک ان کے بینک میں اتنی رقم ہونی چاہیے۔ ملک میں جب وزارت کے محکمہ میں غلط فاحش نقصانات جیسے ریل کے حادثات وغیرہ کے متعلق جب ان سے پوچھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کورونا اور عالمی اقتصادی بے روزگاری پر اثرات:-

۱۔ دفاتروں میں جانے کی بجائے اپنے گھروں میں کام کرنے کی ترغیب۔

۲۔ کاروبار نیٹ پر کرنے کا نیا طریقہ بھی شروع کر رہے ہیں۔

کر دنا اور مستحقین میں راشن کی تقسیم ہے اس میں ابھی تک جو اخباروں میں بار بار دیکھنے میں آتے ہیں، یہ صف اور اول میں ملک اعلیٰ حکمران وزیراعظم صدر مملکت اور ان کی بیگم صاحبہ خاتون اول ہے، ان کے بعد ہم وقت حزب اقتدار میں اپنے والے جناب چوہدری شجاعت صاحب یہ خبریں اپنی جگہ دوزاوہ نگاہ سے دیکھا جاتے ہیں۔ ایک حکمران جماعت بے روزگاروں کے بارے میں دردمند ہے دوسری طرف سے یہ خوش آئند و کم سے کم حکومت اس کو تسلیم کر رہے کہ حکومت اعتراف کر رہے کہ ملک مفت خوروں کی تعداد روز افزوں ہو رہا ہے کہیں اس سے انکار نہ کریں۔

حکومت کو لاک ڈاؤن کرنے میں دلچسپی اور کیمرے کے سامنے راشن کی تقسیم بھی یہ بتاتے ہیں وہ پہلے سرمایہ داروں سے کماتے تھے ان کو سہولتیں دے کر کمیشن لیتے تھے اب وہ لاک ڈاؤن کے بعد ناراض نظر آنے کے بعد فقراء و مساکین سے کمیشن لینے کا طریقہ اپنایا جا رہا ہے۔

کرونا اور سائنسدان:-

روزنامہ دنیا بروز اتوار ۲ رمضان ۱۴۴۱ھ واشنگٹن کے سائنسدانوں نے کہا ہے کہ فطرت میں انسانی مداخلت نے کرونا کو جنم دیا ہے چنانچہ سائنسدانوں نے چین کے شہر ووہان میں چوہے، لومڑی اور دیگر حیوانات کے گوشت کو بازاروں میں عام کھانے میں شامل ہونے سے کرونا نے جنم لیا ہے۔

مسلمانوں کو ان کے دین نے شکست نہیں دی بلکہ مسلمانوں کو دنیا صلیب و یہود و مجوس نے دی:-

مسلمانوں کو دنیا غرب نے اس روزگار کا سامنا نہیں کرایا ہے، مسلمانوں کو اس روزگار کا سامنا کرانے والا آستین سے نکلنے والا سانپ باطنیہ اور اس کی بنات ہیں، اندر سے کھوکھلا کیا ہے دیمک خوری کر کے اندر سے کھوکھلا کیا ہے بدعات برماری جیسے مذہب، صحابہ و اہلبیت چھتری کے نیچے دین کے نام سے خرافات خزعبلات پھیلا کر آپس میں عداوت و نفرت کدورت پیدا کی ہیں اور اندر سے ثالوث یہود و نصاریٰ سے دوستی کر کے اس روزگار کا سامنا کیا ہے ورنہ اس دین کے مالک نے آیات تکرار سے وعدہ دیا تھا فتح و نصرت تمہاری ہوگی ﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾.. العمران. ۱۳۹ ﴿ہماری جند ہی غالب ہوگی﴾ ﴿وَإِنْ جُنَدُنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ﴾.. صافات. ۱۷۳ ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ﴾... مائدہ. ۵۶ ﴿

انبیاء مبعوث من اللہ ہی غالب ہو گئیں، یہ وعدہ قرآن ہے یہ وعدہ حق سبحانہ ہے ﴿وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾ ﴿إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ﴾ ﴿وَإِنْ جُنَدُنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ﴾.. صافات ۱۷۱. ۱۷۳ ﴿ذرا دیکھیں بدر میں ایک ہی قائد تھا اس لئے اقلیت اکثریت پر غالب آئی، جبکہ احد میں وہاں حضرت کے علاوہ ایک اور جعلی قائد نکلتے اس وجہ سے شکست ہوئی جب احد میں پچاس تیر اندازوں کی قیادت خود ساختہ نے خلاف حکم محمدؐ حکم دیا تو شکست ہوئی۔

اب تو لاکھوں قیادتیں ہیں، خفیوں، صفویوں، حنبلیوں، صوفیوں، مہاجرین اور منافقین کی قیادیں موجود

ہیں۔

کرونا سے لڑنے کیلئے لندن سے شہباز شریف کی آمد:-

روزنامہ نئی بات اتوار ۲۶ رجب ۱۴۴۱ھ کے پہلے صفحہ پر یہ سرخی ہے لندن سے واپس گرفتاریوں سے نہیں ڈرتے، عوام کی خاطر کرونا سے لڑنے آرہا ہوں۔ کاش کبھی آپ کو یہ کہنا نصیب ہوتا کہ میں کفر والحاد سے لڑنے آرہا ہوں، بے دینی فحاشی، عریانی ویلنٹائن اور مارچ سے لڑنے آرہا ہوں۔ ایسی توقعات اقتدار کے لیے مقررہ صف نشینوں کے لیے بدگمانی کا سبب بنتی ہیں کہ کسی بھی وقت منہ سے دین کا نام آجائے آپ سب کا اس وقت شکار عوام ہے عوام کو زیادہ کون خرید سکتا ہے۔ آپ کے دور میں مسلسل بے حجابی، بے دینی کے بہت سے بل بھاری اکثریت سے منظور ہوئے تھے۔ علم سے دین کو شکست دینے، فتح علمی پر انگلی اٹھانے والے دو مہینے پورے عالم کو لاکار نے قبرستان تک پہنچانے کی حقیقت اور اسکی دوائی و تشخیص نہیں کر سکے، یہ ہے اس آیت کریمہ کا مصداق ”تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ بہت کم ہے۔“

ویلنٹائن اور مارچ:

زنا عام کی دعوت ہے اس کی وضاحت سے پہلے خود زنا کی تصویر و مفہوم کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ ”زنا“ مقائیس ج ۱ ص ۵۳۳ پر آیا ہے ”ز۔ن۔ حرف معتل یعنی الف یا ی“ زنی معروف و طی عورت بغیر عقد شرعی کو کہتے ہیں۔ مرد کیلئے زانی عورت کے لیے زانیہ استعمال کرتے ہیں عمل زنا میں عورت کا کردار مردوں سے پہلے اور زیادہ ہونے کی وجہ سے سورہ نور میں کلمہ زانیہ پہلے لایا ہے۔ کہتے ہیں کیونکہ عمل زنا میں فاعل مرد ہوتی ہے، زانی یعنی واطی۔ عورت کو زانیہ کہتے ہیں، موطوءۃ لہذا ہمیشہ فعل کی ذمہ داری فاعل پر ہوتا ہے معمول نہیں ہوتا ہے لہذا اگر کوئی مرد رمضان المبارک میں دن کو اپنی بیوی سے عمل نکاح انجام دیں تو کہتے ہیں مرد کفارہ دیں کیونکہ عورت مجبور ہے چنانچہ ہم بستری میں مرد عورت کے پاس جاتے ہیں لیکن عمل زنا میں عورت مرد کی تلاش میں جاتی ہے عمل جنسیات ابھارنے میں عورت کا کردار ہوتی ہے لہذا قرآن نے اپنی تزعمینیات سوائے شوہر کے کسی کو نہ دیکھائیں۔ مسلمانوں کو جاننا ہوگا وہ قرآن کے تابع ہیں جو نہ کسی رسالہ عملیہ فتاویٰ متجدد کے۔ مسلمان عورتوں کو چاہیے وہ اپنی ایک عام زینت تو اپنے محرموں کے سامنے لا سکتے ہیں لیکن دوسری زینت جیسے پرکشش جنسیات چھاتی وغیرہ کو اپنے محرموں باپ، بھائی، چچا، خالو وغیرہ سے بھی چھپانے کا حکم ہے کیونکہ آیت میں ہے ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ صرف شوہر کیلئے۔

غرض عمل زنا عمل نامشروع میں عورتیں پیش پیش ہوتی ہیں، ملک میں خواتین کو آگے لانے کا مدفعہ عمل

زنا کو آسان بنانے کی تمہید ہے، اس تمہید کا آسان نتیجہ یوتھ پروگرام ہے۔ ملک زنا فحاشی،۔۔۔ عمل فاحشہ عورتوں کی طرف سے ہوتی ہے اس لئے نور ۲ میں زانیہ کو زانی پر مقدم لایا ہے۔ اخبارات، مجلات، ٹی وی، سے اس عمل کی تشہیر ہوتی ہے۔

حرف د

کرونا اور دعا:-

کرونا کو روکنے کیلئے اللہ سے دعا مانگنے کی دعوت دیتے ہیں اس بارے میں یہ آیات دعا والوں کا منطق قرآن کی اس آیت سے استناد ہے ”فہو یشفین“ سیکولر طبقہ روشن خیال خاص کر سائنس۔

۱۔ آفت مصیبت لگنے کے بعد انسان خود بخود متوجہ اللہ ہوتا ہے ہر ایک بے ساختہ ایک نجات دہندہ وجود اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

۲۔ جب تمہیں کوئی مصیبت آجائیں تو خود ساختہ خداؤں کو نہ بلائیں صرف مجھے ہی پکاریں میں ہی تمہارے قریب ہوں۔

۳۔ ایک سلسلہ دعائیں عربی زبان میں مطبوع ہے بازاروں میں فروخت ہو رہی ہیں۔ قرآن کریم میں لسانی دعا و لقلقائی اذکار کرنے والوں کو اعراب کہا ہے، ان لوگوں کی دعائیں زیارت تک محدود ہیں اور جو ان کے ساتھ نہیں دیتا جس کے دلوں میں ایمان نہیں رکھتے ہیں دعاء مسلمانوں میں مذہب حروفی کے بانی فضل اللہ حروفی نے پھیلائی ہے ان سے پہلے کوفہ میں مغیرہ بن سعید عجمی نے پھیلائی۔ اسلام عزیز کی بنیادوں کو ہلانے کیلئے اسلام سے کراہت جعلی عبادات پر لگانے کیلئے بہت سی کتابیں لکھی گئی دعاؤں کے کلمات دعاؤں کی اسناد دعاؤں کی عبارات دعا کی فضیلت سب کے سب غلط انحراف از اسلام پر مبنی ہیں۔ اس سلسلے میں سنیوں کی کتابوں کا چنداں علم نہیں لیکن شیعوں کی کتابوں کی فہرست لمبی اور کتابیں ضخیم ہیں سب سے زیادہ چلتی کتاب مفتاح الجنان ہے اکثر دعاؤں کی سند بھی نہیں بعض کی خضر خرافی سے مستند ہیں۔ اس کے بعد مصادر مصباح الممہند طوسی، اقبال، سید بن طاووس، عدۃ الروای ابن فہد حلی ہے اللہ سبحانہ کی مشیت تھی کہ موسیٰ فرعون کے گھر میں نشوونما ہو پائیں مادر موسیٰ سے نہیں کہا کہ اس بچہ کو اللہ کی حفاظت میں دیں بلکہ وحی کیا صندوق میں بند کر کے نیل میں پھینکے دریا کے دوسری طرف فرعون کے گھر کی خادمہ کھڑی تھی اٹھا کر لے گئے مریم بتول کے لیے وضع حمل کے موقع پر کرب

واضطراب ویسے رفع نہیں کیا بلکہ درخت کے نیچے چھوڑا بچہ پیدا ہونے کے بعد نیچے سے نداء دی کہ درخت کو ہلائیں خشک درخت کو ہلانے کا حکم دیا موسیٰ کو دریا عبور کرنے کے لیے دریا پر عصا مارنے کا حکم دیا ذوالقرنین کو اسباب کے پیچھے چلنے کا حکم دیا اسباب سے توسل اعراج ازالہ نہیں اسباب ہوتے ہوئے بلا اسباب مانگنا حکم اللہ سے اعراض ہے۔

کرونا اور دعا

دین اداء واجبات فرائض کا نام ہے انسان کو جب تک اس دنیا میں زندہ ہے بقاء حیات کے لیے کچھ واجبات اس کے ذمہ عائد کئے ہیں جان لیوا چیزوں پر ہیزاجتناب کرنا چاہیے ورنہ دنیا و آخرت دونوں میں مہلک میں ہلاکت میں پڑیں ایۃ کریمہ الاتلقوا بایدیکم

۲۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کچھ امتحانات ابتلا سے آزمائش کرتے ہیں تاکہ بندہ اپنے اور اپنے رب سے غافل نہ ہو جائیں عبادت کرے نماز روزہ حج لیکن ہمیشہ نہ ختم ہونے والی حاجات مانگتے رہو اگر اپنا کوئی حاجت نہ ہو لوگوں کی حاجت مانگیں ایسا کوئی حکم قرآن میں آیا ہے نہ نبی کریم نے دکھایا دین اسلام یا اپنی دیگر ذمہ داریوں گریز کر کے دعا کے لیے وقف ہو جائے ایسا کوئی حکم نہیں ہے یہاں تک اس انحراف پیدا کیا گیا ہے کہ قرآن سے دعا بہتر ہے۔

۳۔ حقوق اللہ میں کچھ حقوق انسان کے ذمہ عائد ہیں۔

کرونا اور علماء اعلام:-

ہمارے ملک کے سیکولر معمولی سیکولر نہیں ہیں انکے دل اسلام سے عداوت و نفرت سے بھرے ہیں وہ ہمیشہ قرآن اور محمد کا نام سے لینے سے اتنا پرہیز کرتے ہیں جیسے کرونا سے پرہیز کر کے دکھایا ہے۔ مغرب کی پالیسی ہے جب انھوں نے مشنری سکول کھولے اور جب مسلمان نے درک کیا یہ لوگ تعلیم کے نام سے مسیحیت پھیلا نا چاہتے ہیں تو اپنے بچوں کو وہاں سے نکالا۔ یہاں یہ لوگ بکے ہوئے علماء سے متوسط ہوئے اور انھیں کہا آپ لوگ سامنے آئیں چنانچہ ان علماء نے پہلے علم کی فضیلت دکھائی اور اس طرح مغرب کی پالیسی کو جاری و ساری رکھا۔ اسی طرح جب ملک میں تفرقہ فتنہ فساد پھیلا نا تھا تو علماء اعلام کو بلایا اور کہا آپ کی ذمہ داری ہے آپ کے پشت پناہ ہیں چنانچہ انھوں نے خوب مذہبی نفرت پھیلائی۔ جب پھر فتنہ پھیلا نا چاہا تو پولیوں کے

قطرے کو سامنے لائے اور انھیں نشانہ بنایا اور انھی علماء سے مدد مانگی۔ جب ملک میں سکولوں میں الحادی بیداری نصاب چلانے کی مہم چلائی تو مسلمانوں نے اپنی اولادوں کو تعلیم سے روکا تو انھیں علماء کو بلایا کی آپ ہی ان کو منوا سکتے ہیں علماء نے بھرپور طریقے علم فضیلت احادیث گرنی کی۔ سیکولروں کے انتخابات میں اسلام کے سوشلزم کو سامنے لانا پڑا تو انھی علماء کو بلایا۔ ہمارے ملکستان میں علماء نے بھرپور سوشلزم کی کامیابی کے لیے دعائیں پڑھائی ان پر دروسنیوں اور ان کے خلفاء لعنت بھٹو کو پیام کیا جب یہاں کرونا آیا تب انتظار تھا علماء کو بلائیں گے ان سے کہیں گے آپ لوگوں کی ذمہ داری کرونا کو یہاں سے بھگا دیں جس طرح روس کو افغانستان بھگا کر امریکا کو بسایا تھا لیکن اس دفعہ بلایا لیکن ان سے کہا جمعہ جماعت دین کا نام نہیں لینا کرونا کو غصہ آئے گا مسلمانوں کے ہاں علماء کی بہت تعظیم و تکریم ہیں کیونکہ ان کے مجامع روای میں آیا ہے نبی کریم سے افتراء باندھتے ہوئے آیا ہے میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہے اس لیے علماء کی تکریم کرتے ہیں علماء کو اپنی جال و دام میں پھنسانے والے آ کہہتے ہیں ہمیں اپنے علماء پر فخر ہے ہمیں ایسے علماء نصیب ہوئے ہیں جو دیگر ان کو نصیب نہیں ہوئے علماء ہی سے دین زندہ ہے علماء اعلام دین کی عزت ہوگی تو دین کو عزت ملے گی ایسے جملات سننے کے بعد عالم دین کو اپنے مقام و منزلت کا علم ہوتا ہے تو عمامہ عبا قباء بدلتے ہیں یہ ہماری شان کے مطابق نہیں اس کو چمکدار خریدنا چاہیے۔

دین کے بنیادی اساس تین ہیں اور ہر ایک اساس ایک محکم ناقابل رد اساس پر قائم ہے آئیے دیکھتے ہیں۔

۱۔ اساس اول ایمانیات ہے تصدیق ماغاب عن حواس الانسان۔

۲۔ شریعت یعنی نظام حیات انسان۔

۳۔ اخلاق ایک انسان کا دوسرے انسان سے سلوک

اب آتے ہیں ایمانیات یعنی تصدیق جازم و ناطع ماغاب عن حواس الانسان علماء اعلام نے ایمان کی جگہ کلمہ عقائد استعمال کر کے اس کلمے میں پہلی بار تحریف کر کے علماء یہود کا کردار ادا کیا اگر وہ دیگر ابواب و ابجاث میں کلمہ کلمہ پر بحث کرتے ہیں کہ یہ کلمہ اپنی جگہ جامع افراد مانع اغیار ہے یا نہیں ہے لیکن یہاں ایمانیات کی جگہ کلمہ عقائد رکھنے کی وجہ ضرورت کا ذکر ہی نہیں کرتے اب اندازہ کریں جو اساس اساس ہو اس میں تحریف ہو تو آگے کتنی

تحریفات ہوگی اس کا اندازہ کرنا ہی مشکل ہوگا۔

کرونا اور علماء

علماء کی فضیلت میں بتایا جاتا ہے کہ علماء و ارث انبیاء ہیں ورث مقائیس ج ۲ ص ۶۲۹ پر آیا ہے

و۔ ر۔ ث۔ کلمہ واحده هو ان یكون الشئ لقوم ثم یصیر الماخرین بنسب اور سبب مفردات ورث انتقال قنیہ الیک عن غیرک من غیر عقد ولا ما یجری جہات جو کافرین کے لیے تھا ان کے جہنم جانے سے مومنین کو ملتا ہے۔ قرآن میں ہر نبی کے ساتھ اسکے خاندان کا ذکر بھی آیا ہے جیسے موسیٰ خاندان یعقوب سے تعلق رکھتے تھے، کہتے ہیں انبیاء کی جائداد کے وارث نہیں بلکہ علم کے وارث ہیں یہاں وراثت سے مراد ان کا علم ہے اس وقت علماء کے پاس جو علم ہے جس پر ان کو افتخار حاصل ہے وہ علم سبویہ اور کسائی کا علم ہے حضرت محمد یعقوب کی نسل سے نہیں تھے اور حضرت اسماعیل کی نسل سے تھے۔ چنانچہ ہمارے علماء کے پاس موجود علم کے بارے میں دیکھنا ہوگا، دیکھنا ہوگا ان کے پاس جو علم حضرت محمد موجود ہے وہ کن کن کے توسط سے ان تک پہنچا ہے۔ عالم اسلام چار آئمہ ابوحنیفہ، شافعی، مالک اور احمد بن حنبل ہیں۔ مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل کے علم کی برگشت ابو یوسف و محمد شیبانی کو جاتی ہے، ان دونوں کی برگشت ابوحنیفہ کو جاتی ہے۔ ابوحنیفہ کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے معلوم نہیں۔ جہاں علماء اپنے علم کا نسب بیان کرتے ہوئے فرمایا اگر حدیث نہ ملے تو میں اپنے قیاس سے بتاتا ہوں، ابوحنیفہ نے قرآن کو نہیں اٹھایا احادیث کو بھی برائے نام رکھا اسی لئے انھوں نے احادیث نہیں چھوڑی ہیں۔ علماء اس علم ابوحنیفہ کے وارث ہیں۔

کرونا اور علماء

اعلام ہمارے ملک کی اگرچہ اونچے درجے کے سیکولر ہے معمولی سیکولر نہیں اسلام سے دل بھرے عداوت و نفرت رکھتے ہیں اس لیے ہمیشہ قرآن اور محمد کے نام سے لینے سے اتنا پرہیز کرتے ہیں جیسے کرونا سے پرہیز کر کے دکھایا ہے لیکن پہلے ادوار میں جب بھی ان کو مشکلات پیش کی علماء کو بلایا جب ملک تفرقہ فتنہ فساد پھیلا ان اتھا علماء اعلام کو بلایا آپ کی ذمہ داری ہم آپ کی پشت پر ہے خوب مذہبی نفرت پھیلائی جب فتنہ جان لیوا ہوا فتنہ پروروں نے خود واسکٹ پہن کر دوا پھر علماء کو بلایا آپ کی آخر آتش ہے آپ علی لجمس تولید پلانے والوں کو نشانہ بنایا تو علماء سے مدد لیا ملک سکولوں میں الحادی بیداری نصاب چلانے کا مہم چلایا مسلمانوں نے اپنی اولادوں کو تعلیم سے روکا تو علماء کو

بلایا آپ ہی ان کو منوا سکتے ہیں علماء نے بھرپور طریقے علم فضیلت احادیث گریائی یہاں تک علم کی فضیلت موسوعہ میں سیکولروں کے انتخابات اسلام کے سوشلزم لانا تھا پھر علماء کو بلایا ہمارے ملتستان میں علماء نے بھرپور سوشلزم کی کامیابی کے لیے دعائیں پڑھائی ان پر دروسنیوں اور ان کے خلفاء لعنت بھٹو کو پیام کیا جب یہاں کرونا آیا تب انتظار تھا علماء کو بلائیں گے ان سے کہیں گے آپ لوگوں کی ذمہ داری کرونا کو یہاں سے بھگادیں جس طرح روس کو افغانستان بھگا کر امریکا کو بسایا تھا لیکن اس دفعہ بلایا لیکن ان سے کہا جمعہ جماعت دین کا نام نہیں لینا کرونا کو غصہ آئے گا مسلمانوں کے ہاں علماء کی بہت تعظیم و تکریم ہیں کیونکہ ان کے مجامع روای میں آیا ہے نبی کریم سے افتراء باندھتے ہوئے آیا ہے میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل سے افضل ہے اس لیے علماء کی تکریم کرتے ہیں علماء کو اپنی جال و دام میں پھنسانے والے آ کہتے ہیں ہمیں اپنے علماء پر فخر ہے ہمیں ایسے علماء نصیب ہوئے ہیں جو دیگر ان کو نصیب نہیں ہوئے علماء ہی سے دین زندہ ہے دین مرہون منت زحمات علماء اعلام دین کی عزت ہوگی تو دین کو عزت ملے گی ایسے جملات سننے کے بعد عالم دی کو اپنا مقام و منزلت کا علم ہوتا ہے تو عمامپ عباء قباء بدلتے ہیں یہ ہماری شان کے نہیں اس کو چمکدار خریدنا چاہیے۔

علماء وارث انبیاء نہیں ہیں

بعض علماء اور دانشوراں علماء کے بارے میں غلط تصور رکھتے ہیں کہ ہر عالم اپنی جگہ قائد ہے ایسا نہیں ہے۔ ہر لفظ کے لئے ایک معنی عام ہوتا ہے ہر کس و نا کس اس لفظ سے اس کا معنی سمجھتا ہے۔ عالم کے معنی سمجھدار لیتے ہیں ۲۔ اس لفظ کے لئے ایک حکم ہوتا ہے جو کوئی اور دیتا ہے جیسے مروجہ علوم میں ایک علم قانون پڑھتا ہے اس میں اس کا معنی حاصل کرتا، سند لیتا ہے، درست گاہ سے فارغ ہوتا ہے لیکن وہ قانون کو نافذ نہیں کر سکتا جب تک حکومت اس کو مجسٹریٹ یا جج نہ بنائے وہ قانون سیکھنے والوں کو بتایا ہے لیکن استاد نہیں بن سکتا ہے جب تک اس کا تقرر نہ ہو۔ عالم بھی ایسا ہے علم پڑھنے کے بعد وہ عالم بنتا ہے لیکن اس کیلئے کوئی منصب نہیں ہوتا ہے، اس کا حکم نافذ نہیں ہوتا ہے۔ اب اس کو دوسروں پر مقام منزلت علم نہیں دیتا کوئی اور جہات دیتا ہے۔ لہذا یہ جو زبان زد عام و خاص ہے کہ علماء خلفاء نبی ہیں یا انبیاء کی وارث ہے۔ پہلے مرحلے میں ان احادیث کا متن کی تحلیل ہونا ضروری ہے۔ علمائے وارث انبیاء ہے یہ کس آیت قرآن میں ہے، اگر قرآن میں نہیں ہے اور روایت میں ہے تو روایت کی سند کو دیکھنا چاہیے کیونکہ کوئی روایت مشہور ہونے سے صحیح نہیں ہو سکتی وہ دائرہ تحقیق سے باہر نہیں

ہو سکتی۔ اگر کوئی کہتا ہے اس کی سند درست ہے تو دوسرا مرحلہ متن ہونا ہے وارث سے وہی ارث لیتا ہے جو مورث نے چھوڑا ہے۔ انبیاء وحی خالص چھوڑ کر گئے تھے جبکہ علماء کے پاس جو کچھ وہ قیل وقال رواۃ مراجع ہے۔ اس کو انبیاء کی طرف نسبت دینا افتراء ہے۔

کسی کی وراثت محدود ہوتی ہے، طبقات کی حامل ہوتی ہے سب ایک مرتبہ پر نہیں ہوتے ہیں، ہر مدعی وارث نہیں بنتا ہے۔ سنی عالم وارث، شیعہ عالم وارث، عالم غالی وارث، شیخی عالم وارث، بریلوی عالم وارث، دیوبندی عالم وارث، تبلیغی جماعت کے علماء وارث ہیں۔

دین اور علماء کی فضیلت اور مقام کے بارے میں ایک سلسلہ روایات ہے۔ روایات عبارت ہیں کہ علماء خلفاء رسول ہیں۔ خلفاء جمع خلیفہ اسکا مادہ خلف ہے۔ خلف میں حسن پایا جاتا ہے اور نہ ہی فتح۔ خلف کسی کے پیچھے آنے کو کہتے ہیں، ان پیچھے آنے والے شریف، علم سخی شجاع بھی ہو سکتے ہیں اور اسی طرح جاہل گداگر، فقیر، بخیل کنجوس مفرور اور منافع خور بھی ہو سکتے ہیں اس مفہوم کے تحت ابو بکر عمر بن خطاب علی اور بنی امیہ بنی عباس اور بنی عثمان کے علاوہ پاکستان کے سیکور آتے ہیں یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے منصوب نہیں ہوتے مسلح یا عوامی طاقت و قدرت سے آتے ہیں۔ گویا آیت یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الہی کا مصداق ہو سکتے ہیں۔ نبی کریم کے بعد ابو بکر، عمر، عثمان اور علی آئے۔ اور علی کے ساتھ جنگ لڑنے والا معاویہ و یزید آیا جس نے رسول کے نواسے کو قتل کیا اسی طرح شراب نوش ولید بن یزید وغیر آئے۔

لہذا اس لفظ میں نہ حسن ہے اور نہ فتح۔ خلیفہ حکمی نبی کریم نے فرمایا ہو میرے بعد خلیفہ ہوگا اس پر تو امت کا اتفاق ہے آپ کی وفات کے بعد دو صدی گزرنے تک امت میں اتفاق تھا کہ آپ نے کسی کی جانشینی کا اعلان نہیں کیا کیونکہ یہ آپ کے دائرہ کار میں نہیں تھا۔
کرونا اور علماء:-

ایران میں علماء کی جگہ روحانی استعمال کرتے ہیں، کہتے ہیں دین روحانیوں سے زندہ ہے۔ لہذا دین کی جگہ روحانی کی زیادہ تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔ چنانچہ روحانیوں کے گھر، لباس دسترخوان عام لوگوں کی بہ نسبت فرق پایا جاتا ہے۔ انھوں نے قرآن کو چھوا تک نہیں ہے اس لیے قرآن کو حدیث کا محتاج بنایا ہے جبکہ حدیث قرآن کی محتاج نہیں یعنی دوسرے الفاظ میں صاحب قرآن صاحبان حدیث کے محتاج ہیں۔ صاحبان حدیث صاحب

قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔ اس جملے کو ہمارے ہاں دوسرے الفاظ میں کہتے ہیں اللہ اہل بیت کا محتاج ہے جبکہ اہل بیت اللہ کے محتاج نہیں ہیں گویا، اللہ اور محمد ان کے نام سے زندہ ہیں۔

کرونا اور علماء

ایران میں علماء کی جگہ روحانی استعمال کرتے ہیں، کہتے ہیں دین روحانی سے زندہ ہے۔ لہذا دین کی جگہ روحانی کی زیادہ تعظیم و توقیر کرتے ہیں۔ چنانچہ روحانیوں کے گھر، لباس دسترخوان عام لوگوں کی بہ نسبت فرق پایا جاتا ہے۔ انھوں نے قرآن کو چھو یا نہی ہے اس لیے قرآن کو حدیث کا محتاج بنایا ہے جبکہ حدیث قرآن کی محتاج نہیں یعنی دوسرے الفاظ میں صاحب قرآن صاحبان حدیث کے محتاج ہیں۔ صاحبان حدیث صاحب قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔ اس جملے کو ہمارے ہاں دوسرے الفاظ میں کہتے ہیں اللہ اہل بیت کا محتاج ہے جبکہ اہل بیت اللہ کے محتاج نہیں ہیں، اللہ محمد ان کے نام سے زندہ ہے۔

کرونا اور خباثت علوم طبیعت میں محیر العقول تحقیقات کرنے والوں نے قسم کی نجاست سے انکار کر کے سب تناول کو جائز قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ تمام کلمات جیسے تقویٰ پرہیزگاری اور زہد کا مذاق اڑایا ہے۔ اس طرح علوم اجتماعیات میں تحقیق کرنے والے اور ان کے بار کے میں احکامات جاری کرنے والوں نے کلمہ کفر کی مصطلح کو کتاب لغات سے ہٹانے کیلئے تحریک شروع کی اور کوئی انسان کا فر نہیں ہوتا اور کوئی نجس نہیں ہوتا ہے۔ کرونا نے۔۔۔ نجس بھی ہوئی اور ان نجاسات میں مبتلا انسان بھی نجس ہوتا ہے۔ تقویٰ پرہیز زہد دوری اختیار کی جائے۔

شعر و شعراء اور عبدالقادر جیلانی عربوں میں شعر کا ابداع و ابتکار کرنے والا محمد ابن حجر کندی تھا لیکن خود شعر کے اوزان الفاظ سے لیکر مغانی تک جھوٹ اور سرقہ سے مرکب ہونے کی وجہ سے عرب اس سے نفرت کراہت کرتے تھے۔

کرونا اور ٹرمپ

اخبار دنیا میں کالمی صفحات میں نشر ہونے والے ورلڈ میڈیا میں آج بروز اتوار ۲۵ شعبان ۱۴۴۱ق ٹرمپ کی عالمی ادارہ صحت کو مطعون کرنے کی نظر پر حملہ کرتے ہوئے کالم نگار نے لکھا ہے ٹرمپ کی کا عالمی ادارہ صحت پر تنقید بے جا ہے وہ خود قصور وار ہے اس کا بھی تحلیل ہونا چاہیے کیا واقعہ ٹرمپ ایک بڑی طاقت ور ملک کے صدر کی حیثیت

سے ایسا کہہ سکتا ہے کہ ہم نے تیاریاں مکمل کر کے رکھنا ہے وہاں ٹرمپ کی نظر میں کرونا پھیلانا ہی مقصود ہو سکتا ہے۔

کورونا اور لاک ڈاؤن روزمانہ دنیا بروز اتوار ۲۵ شعبان ۱۴۴۱ق کے پہلے صفحات کی سرخیوں میں سے ایک کرونا کی ہلاکتیں ایک لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد ہیں امریکا میں پابندیاں ختم کرنے کی مظاہرے۔

کرونا وائرس

اخبار دنیا ہفتہ ۲۴ شعبان ۱۴۴۱ق میں آیا ہے وہاں وہاں جہاں کرونا پیدا ہوا ہے وائرسوں کی تحقیقات کا ادارہ ہے جہاں ایک ہزار پانچ سو وائرس محفوظ کیا ہے اس پر تحقیقات ہونی چاہیے۔

ہم اس ملک میں حکومت اسلامی کے داعی نہیں تھے۔ پہلے ہم سے مراد علی شرف الدین اس ملک میں بسنے والے ایک بے حیثیت شہری تھے لال بیگ یا چیونٹی جیسا ہے اما حکومت اسلامی کے حق میں نہیں تھے اس کی معقول وجوہات ہے ان وجوہات میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ اس ملک میں غیر مسلم یہودی مسیحی ہندو سکھ منکرین ختم نبوت قادیانی بھائی رہتے ہیں وہ لوگ گرچہ تعداد میں اعداد و شمار کے حوالے سے بہت قلیل ہے لیکن ان کے پشت پناہوں کے حوالے سے بڑی طاقت ہے ان کی پشت پر ہر دن ملک کی بڑی طاقتیں ہیں وہ کسی قیمت پر حکومت اسلامی قائم ہونے نہیں دیتے چنانچہ اس کا ثبوت مصر میں حسن بناء، سید قطب، محمد بن مرسی کی جماعت کو سامنے لایا اور آخر میں ان کو حکومت کرنے نہیں دی ایران میں حکومت اسلامی نام کی حد تک چلانے دیا لیکن نظام جعفری ہی کی اجازت دی۔

۲۔ اندرون ملک سے سیکولر منافقین و منافقات کی لشکر کی صورت میں آمادہ و تیار ہے پی پی پی بار بار اعلان کرتے ہیں دین مذہب کا نام نہیں لیا جائے

۳۔ نام نہاد مذہبی جماعت اسلامی کا پول تو بین لاقوامی تحریک حقوق خواتین کی حمایت سے ہی کھل گیا تھا۔
۴۔ شیعہ فرقے نے شد و مد سے اسلام کے نام سے شریعت بل کورکنے کے لیے تین دن بھر پور تحریک چلائی اور ضیاء الحق کو اسلام کی نام لینے پر ملعون قرار دیا جبکہ پرویز مشرف کے لیے تمام قربانیاں پیش کیں تحریک نفاذ فقہ جعفری آغا عارف حسین جو کہ دین دیانت کا پیکر نظر آئے تھے ان کے دفتر میں بے نظیر کے فوٹو کے نیچے لکھا تھا عورت سربراہ ہو سکتی ہے۔

۶۔ آغاے ساجد صاحب جو ولی فقیہ کا نمائندہ کا دعویٰ کرتے تھے حیدرآباد کے ایک ماہنامہ کو انٹرویو دیا جس میں آپ نے فرمایا ہم یہاں اسلامی حکومت کے داعی نہیں ہیں ہم تو صرف بحالی جمہوریت کے داعی ہیں جس جمہوریت کی بحالی کے داعی تھے وہ اسلام کو روکنے کے لیے تھی ورنہ اس کا کوئی معنی نہیں۔

۶۔ ابتدائی دنوں میں نشتر پارک میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہم یہاں کوئی بل منظور نہیں ہونے دین گے ہم داڑھی والوں کو نہیں آنے دیں گے ہم نے وہاں اپنے آدمی گھسائے ہیں جو شریعت کے نام سے کوئی بل منظور نہ کریں۔

بے نظیر اور غنوی بھٹو کے ساتھ اس وقت سیٹ پر بیٹھے کبھی ٹرک میں دیکھنے کے بعد اسلام کا نام روکیں تو اضغاث احلام تھا۔ واہ کینٹ سے ایک وفد میری شکایت لے کر آپ کے پاس آئے علی مدد کو خطرہ تو آپ نے فرمایا ہماری تمام جدوجہد یا علی مدد کے لیے مختص ہے۔

۷۔ بلتستان علماء دانشوران بلتستان کو ایک دیندار علاقہ متعارف کراتے ہیں خود ان کو بھی یہ فخر تھا کہ ہمارے لوگ دیندار ہیں لیکن علامہ غلام محمد غروی آغا علی موسوی شیخ محمد سید پارہ آغا سعید آقا جعفری آقا محمد علی شاہ شگر کے آقا سید حسین اور چھتروں گول کے بڑے علماء الحاد نواز ہیں اور یہاں آقا ترابی یوسف حسین کی نظر میں حکومت اسلامی نہیں چل سکتی تھی۔

حدت مسلمین کے سربراہ تو پہلے دن سے اقامت خمسہ کا اعلان کیے ہوئے تھے پختن جب جم جاتا ہے تو اللہ بن جاتا ہے اور جب کھل جاتا ہے تو پختن بن جاتا ہے۔

آقا رجبہ ناصر نے اپنی ابتداء میں تحریک انصاف کی ہی شاخ کھولی تھی اس لیے وہ مذہبی جماعتوں سے نفرت کرتے تھے چنانچہ پشاور میں فوجی سکول پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد آپ نے سیکولروں کے ساتھ پریس کانفرنس اس میں فرمایا کی مجھے یقین ہے اس دہشت گردی میں سیکولر شریک نہیں ہیں علی بھی آپ سے تھوڑا فرق کے ساتھ مذہبی جماعتوں سے الرجک ہے لیکن آپ کو جو لاحق ناراضگی ہے وہ اسلام کا نام لینے پر ہے۔

عروہ الوثقی کی اسلام کے نعرے میں دو ایسے شبہ واقع ہے ایک عروہ الوثقی ہے جسے جمال الدین کی بوآتی ہے علامہ اقبال کی بوآتی ہے پاکستان کے پہلے تحریک کے بانیان بھی حسب ”گلشن ابرار سوانح علماء“ میں آیا ہے یہ لوگ عروہ الوثقی کے ممبران تھے وہ سب سیکولر تھے اپ یہاں فکر علامہ اقبال کو پہلی ترجیح پر لکھا ہے یہ وہی نداء ہے جو جمع

علماء اور جماعت اسلامیہ کی ہے جو اسلام اقبال کے خواہاں ہے۔

آقای سید محمد جواد کی حکومتی منشور یعنی اقلیت کی اکثریت پر حکومت ہے غیر جمہوری استبداد ہے کیونکہ شیعوں کی تعداد پندرہ بیس فی صد بتائی جاتی ہے جو اقلیت خالص بنتے ہیں لیکن آپکا اصرار و تکرار ہے آپ کی یہ حکومت ولایت فقیہ کی بنیاد پر ہوں گے یعنی ولی فقیہ معاصر اس کی نگرانی کریں گے جبکہ خود ولی فقیہ غائب و حاضر دونوں انتہائی شدد و مد کے ساتھ وحدت مسلمین پر اصرار کرنے کے باوجود ایران میں ان سے اشتراک پر مبنی حکومت نہیں بنایا بلکہ ان کو اقلیت میں رکھا ایک دفعہ مودودی کی برسی کے موقع پر جماعت اسلامی ایران کی تقریب بین المذاہب کے سربراہ واعظ زادہ کو یہاں دعوت دی وہ مہمان خصوصی تقریب تھے جماعت اسلامی ان کو سمجھایا دیکھیں یہاں شیعوں کا تناسب وہی ہے جو ایران میں سنیوں کے تناسب ہے ہم یہاں شیعوں کو وہی حقوق دیں گے جو ایران نے وہاں سنیوں کو دئے ہیں آپ نے اس کو حق بجانب مطالبہ قرار دیا اور وعدہ کیا یہ پیغام وہاں مسئولین کو پہنچائیں گے لیکن اعلان ہوا یہ بات ہوگی لیکن واعظ زادہ نے انکار کیا کوئی اتفاق نہیں ہوا ہے۔ لیکن صانع خرافات آقای افتخار نقوی اس بات کو نہیں مانتے ہیں۔ یہاں شیعہ اقلیت میں ہیں ان کا کہنا ہے کہ ہم یہاں سنی اور شیعہ کا لفظ ہٹا دیتے ہیں ہم یہاں ایک نیا عنوان اٹھاتے ہیں فرقہ مزار پرستان اگر ہم مزار پرستی کی بنیاد پر شمار کریں گے تو ہم اکثریت ہوں گے لیکن ان کا ہم پر اعتراض نہ کریں کہ آپ نے ایسا کوئی لفظ نہیں اٹھایا ہے ہم نے جو اس سلسلے ایک مقالہ رسالہ تحقیقی عربی حامد از مجمع جہاں میں چھپا ہے اس میں شیعہ اور بریلوی کہا ہے آپ نے مزار پرستان کہان سے نکالا ہے ہم مزار پرستی تھوڑی کرتے ہیں ہم تو آئمہ اولیائے عظیم و احترام کرتے ہیں چنانچہ ہمارے بزرگ عالمی شہرت یافتہ محقق مغرطعن مورخ آقای سبحانی نے اپنی کتابوں میں مفصّل لکھا ہے میں عرج کرتا ہوں مزاروں میں آئمہ کو اولیاء کو ہم اللہ تو نہیں کہتے سجدہ بھی نہیں کرتے لیکن اللہ تمام ستون الوہیت حق نصرت در کونیات ان کو دیتے ہیں جس کو تفویض کہتے ہیں اگر حقیقت سمجھنی ہے تو مفاہیح البیان کی زیارتیں پڑھیں۔

کرونا اور فنکار

روزنامہ دنیا بروز بدھ ۷ شعبان ۱۴۴۱ق کے ص ۶ پر آیا ہے طبقاتی فرق بھلا کر کرونا وائرس سے لڑنا ہوگا فنکاروں کو پیغام اخبار میں سب کا نام دیا ہے ان کے پیغام دوہی ہیں ایک طبقاتی فرق کو بھلا کر سب ایک قوم کی حیثیت صرف ایک کشتی کے سواری جیسی سمجھنا چاہیے۔

۲۔ دوسرے مرحلے پر متحدہ محاز بنا کر کرونا سے لڑنا ہوگا یہ دونوں مطالبات کا تجزیہ و تحلیل ہونا چاہیے کیا ہم یہاں ایک قوم کی حیثیت سے تھے یا یہاں اقوام متعدد مختلفہ متضادہ متخار بہ قوم ہیں، سوچنا چاہیے کہ یہاں بڑی سطح پانچ صوبے نہیں ہیں جن کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے مرکزی حکومت برائے نام کی ہو جیسے یہاں کے صدور ہوئے ہیں۔ ہر صوبے میں متعدد قومیں جو ایک دوسرے کی جان اور خون کے پیاسے ہیں ایک دوسرے کے لقمے کھینچے پر تلے ہیں۔

۳۔ کیا ملک پاکستان یعنی پاک انسانوں کی بستی تھی یہاں نژاد کاروں کے منصوبوں پر عمل کرنا اسلام سے دور آنے سامنے صلح کرنے والوں کا غلبہ نہیں تھا۔

۴۔ کیا اس ملک میں احزاب الحادیوں کی حزب سازی کے بعد ملک کو تو چھوڑیں محلہ گھروں کی عداوت و بغضاء کا دور دورہ مکمل ہے۔

۵۔ آپ ناچ گانے سے کماتے ہیں شیطان اور دشمنان اسلام کے اتحاد یہ ہے آپ آج مسلمانوں کے ساتھ ایک قوم کیسے بنیں گے۔

۶۔ کیا اس ملک دین و دنیا دونوں کی ترقی کی خاطر مسلمانوں پر مال خرچ نہیں کیا جاسکتا کہ سندھ ثقافت بیہودگیوں کے لیے نہیں خرچ کرتے تھے۔

ک۔ کیا ویلنٹائن اور بے ہودہ مارچ میں یہاں رہنے والے مسلمانوں کا خیال رکھتے ہیں۔

۸۔ کیا اخبار جریدہ پر فحش تصاویر اللہ رسول مسلمانوں کو غصہ نہیں دلاتے ہیں۔

۹۔ یہ وباء جہاں بھی آیا ہے چاہے پورے یورپ یا امریکا ہو یا سعودی ایران یا پاکستان ہو یا یہودی ہو یا مسلمان دین اللہ کے تحدی کی وجہ سے آئی ہے۔

ان کا مطالبہ ہے سب کو مل کر کرونا سے لڑنا ہوگا یہ جند اللہ ہے یا ابابیل کا سنگریزے عذاب اللہ سے لڑنے والے خود نابود ہو جائیں تاریخ میں جن قوموں پر عذاب نازل ہوا ہے مجرمین اور جرم کے معاونین اور جرم کے بارے میں برتنے والوں سب کو عذاب کی لپیٹ میں لیا ہے

مجھے دین نے کیا دیا

مرتزقہ باطنیہ کہتے ہیں مجھے اسلام نے کیا دیا میں تو مرہون مغرب ہوں مجھے پڑھایا نوکری دی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی چیزیں دیں آزادی از والدین، آزادی از عزت و شرافت، آزادی از دین دی، کھانے پینے کے پیسے دیے ہیں کیا بولنے کے لیے زبان بھی مغرب نے دی دانت بھی مغرب نے دیے ہیں معدہ بھی مغرب نے آنتیں بھی مغرب نے دی ہیں جس چہرے پر تم مغرور ہو کس نے دیا ہے۔

تمام زخموں کا مرہم قضا و قدر کو مٹا دینا ہے، اولاد و اعزاء سے آزاد، بدترین فاسد ترین دین سے خارج دین پر حملہ دین سے فرار اوہام خرافات کے حامل کو علم کہنے سے دیہات کے بدوا چھتے ہیں۔

مجھ سے کراہت کی نظروں سے دیکھنے والوں کی وجوہات اختلاف مذہب ہے میں ان کے مذہب سے خارج ہوں مجھے اس پر ان سے اختلاف نہیں اعتراف و اقرار ہے۔ دین و مذہب کو نساق ہے کونسا باطل ہے وہ دلیل سے فیصلہ ہوگا میدان کھلا ہے کس کے کیا دلائل ہیں۔

جس شخص کے دل میں اللہ پر ایمان نہ ہو ایسے شخص سے نہ وطن محفوظ ہے نہ عوام محفوظ۔

قرآن منزل من اللہ العزیز ہے

یعنی اس کی ہر چیز بلند عقل و فکر سے بنی ہے لہذا اس کے قوانین کو بھی بشر تحدی نہیں کر سکتے جیسا کہ طلاق تعدد

ازواج کوئی بھی قانون بنائیں

کرونا اور عقائد فاسدہ۔

کیا عقائد فاسد کرونا کو جنم دینے میں کوئی دخل رکھتے ہیں یا نہیں کرونا کا اچانک جنم لینا اور اس کے دفع و رفع میں سرگرداں حیران و پریشان ہونا بتاتے ہیں تسلسل علل معالیل سے نہیں اسے عذاب بغتی کہہ سکتے ہیں جیسا کہ بعض

آیات میں آیا ہے و ایسے انسان چاہے مومن ہو یا منافق و کافر اس سے صادر اعمال تنہا اعضاء و جوارح ظاہری سے ہی انجام پاتے ہیں لیکن دل کی اجازت ضروری ہے انسان جو اعمال انجام پاتے ہیں لیکن دل کی اجازت ضروری ہے۔ اعضاء و جوارح دل و دماغ کی اجازت سے انجام سے ہی انجام دیتے ہیں لیکن یہ اپنی جگہ دو

حالت رکھتے ہیں ایک غریزہ ہے غریزہ جب حرکت میں آجاتا ہے تو دل حکم کرتا ہے جب بھوک لگتی ہے باہر کھانا

تلاش کرتا ہے پیاس لگتی ہے پانی تلاش کرتا ہے جیسی خواہش آتا ہے اس کی مواقع تلاش کرتا ہے اس طرح وہ

مطلوبہ کی تلاش میں نکلتا ہے کبھی کامیابی کبھی ناکامی کبھی نقصان میں واپس آتا ہے لیکن افراد وہ غریزہ کے علاوہ

باہر حاکم قوانین کو بھی دیکھتے ہیں وہ اجازت دیتا ہے یا نہیں اگر اجازت دیتا ہے آرام سے انجام دیتا ہے اگر اجازت نہیں تو قانون سے بچنے یا قوانین کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں کبھی یہ قانون اللہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں نہیں قانون کے خلاف کرنا ہے یا اس کے اندر رہ کر کرتا ہے۔
نظم کائنات میں اللہ کے قوانین۔

اللہ سبحانہ نے اس کائنات میں موجود مخلوقات اور خاص کر انسانوں کے لیے قوانین وضع کیے ہیں بعض قوانین انسان و دیگر مخلوقات میدان میں اشتراک رکھتے ہیں جبکہ بعض میں قوانین مختص بہ انسان رکھتا ہے۔
۱۔ خود انسان کے وجود مادی کے لیے ایک قانون رکھتا ہے کہ انسان اس کا خیال رکھتا جیسے کھانا پینا کی چیزوں میں بعض پر پابندی کرتا ہے بعض اس پابندی کو توڑنے والوں کو جزاء جلد یا بدیر خود بخود ملتی ہے۔
۲۔ ایک قانون تلفظی کلامی حکایتی نقلی ہے جسے قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔
۳۔ قوانین اجتماعی کی سنت ہے کہ کسی قوم کا دوسری قوم پر غالب آنا یا شکست و ہزیمت کھانا یہ تصادفی نہیں ہوتی تحت قانون ہے۔

۴۔ قانون مکافات عمل انسان بطور اجتماعی اللہ کے قانون کو مسترد کریں گے تو وہ عذاب نازل کرے گا یہ اس دنیا میں ہوگا۔

۵۔ قانون ہے جو قیامت کے دن نازل ہوگا۔

مصطلحات عقائد

التطور کتاب بدانہ الحسن حافظ ابن کثیر نظریہ طور منسوب ہے دو فیلسوف بریطانی سے ایک کا نام برٹرینڈ رسل ہے دوسرے کا نام شاول ڈارون ہے لیکن ڈارون زیادہ مشہور ہوا ابتداء میں اس کا نظریہ نشو و نما گزشتہ زمان کے بعد نظریہ ڈارون ہو گیا آغاز میں اہل ادیان کی طرف سے اس نظریہ پر شدید حملہ ہو گیا اس کو مذہب الحاد کیا لیکن بعد میں ثابت ہو گیا دونوں ملحد نہیں تھے کہتے ہیں رسل مذہب تقلیدی کے سر سخت مخالف نہیں و منکر ایمان باللہ بھی نہیں تھے۔

لیکن ڈارون کے بارے میں آیا ہے ڈارون کا اعتقاد یہ نہیں تھا کہ نظریہ طور کے ثبوت کے بعد وجود اللہ کا تصور خود

بخود ختم ہو جاتا ہے اس نے یہ نہیں کہا تھا اتور ہی خلق حیات کرتا ہے اس نے کہا ہے بطور تفسیر حیات کرتا ہے حیات کیسے پیدا ہوتی ہے اس کے نظریہ سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ حیاتیات کی انواع و اقسام ہے حیاتیات حیوانی پر اپنی کتاب کے اصل الانواع کے آخر میں کہا ہے تمام انواع کی برگشت انواع کی طرف ہوتی ہے وہ مخلوق خلاق عظیم ہے۔

اگر ہم بیسویں صدی میں ثابت نظریہ سے موازنہ کریں تو نظریہ دینیہ نظریہ بطور سے چنداں مختلف نظر نہیں آتا ہے نظریہ دینی والوں کا کہنا نظریہ ڈارون سے نقص وجود الہ نہیں بنتا ہے نظریہ ڈارون دین سے متصادم نہیں ہے تمام انواع حیاتیات کو چاہے ایک اصل کی طرف برگشت کریں یا چندین اصل کی طرف اصل خالق حیات اللہ ہی ہے۔
کرونا اور صفہ

کرونا کے بارے میں جیسا کہ اخبار جرائد اور تجزیہ نگاروں کے نظریات و خیالات کے تحت پہلی دفعہ اس نوع کی وباء دیکھنے اور سننے میں آئی ہے اپنی نوع میں بہت زالی اور انوکھی ہے وہم خیال سے مافوق وباء ابھی بھی تاریک بشریت میں گزر رہی ہے بھی تک اس ترقی یافتہ دور میں ترقی یافتہ ترین ملک میں زیادہ متاثرین ہیں اور ابھی تک اس کی دوا لوگوں میں آئے گی بعض الحاد گرواؤں کی نظر و خیال میں نہ آیا ہو یہ وباء بطور صفہ وجود میں آئی ہے یہ سوچ یا تو بے عقل و بے بہرہ لوگوں میں آئی گی یا الحاد گرواں ڈر کے کہیں گے تاکہ اللہ پرستوں کا بول بالا نہ ہو جائے یا نظر ہٹانے کے لیے کہیں گے جس طرح زمین میں زلزلہ آتا ہے زمین ہلنے کی بات کریں سیلاب آجائیں تو کہتے ہیں فلاں ملک نے پانی چھوڑا ہے صفہ عالم کے نزدیک محال و لامعقول ہے صفہ عدم علت کو نہیں کہتے بلکہ جہل بعلمت کو کہتے ہیں۔

کرونا اور صفہ

کائنات میں رونما ہونے والے حوادث و عوارض جو بھی ہوں حتی درخت سے گرنے والے پتے بھی بطور صفہ اللہ نہیں گرتے ہیں۔ کائنات کی گرج چمک زلزلہ سیلاب اندھی سردی گرمی تو چھوڑیں انسان کی زندگی میں رونما ہونے والی آرام و راحت خورد و نوش لوگوں کے درمیان الفت و محبت شفقت و رحمت شقاوت و قساوت کدورت عداوت بے پرواہی ناامیدی خوشی مسرت درد و الم و قحط سالی بدون قانون نہیں ہوتی ہے ہر ایک اسی کے بنائے ہوئے قانون کے تحت ہوتی ہے ہر چیز کا وجود اسی کے قبضہ قدرت میں بعض ناملائمی بلائیں اور عذاب اس کے قہر و

غضب کا معلول ہیں وہ رٹی رٹائی دعاؤں سے نہیں ٹلتی ہیں۔

بلاول نے کہا کرونا انسانوں کی جان کے لیے خطرہ ہے سب کو مل کر اس کا مقابلہ و مزاحمت کرنا ہوگی کوئی بھی صوبہ کرونا سے تنہا نہیں نمٹ سکتا ہے ملک لاک ڈاؤن کیا جائے بلاول نے کہا لاک ڈاؤن نہ کیا تو المیہ ہوگا شہباز شریف نوائے وقت اتوار ۲۶ رجب ۱۴۴۱ق

انسانی جانوں کو خطرہ لاحق ہے کیا مودی سے موود انسانوں کو موت کا خطرہ ہوگا تولید نسل بند کرنے کی ہمہ گیر ہمہ جہتی کوئی خطرہ نہیں ہے اپنے لیے شہری بنانے کے لیے دوسرے ملکوں میں دہشت گردی جنگ خطرہ نہیں ہے۔

اتوار ۲۶ رجب ۱۴۴۱ق اخبار دنیا کی اہم خبریں

- ۱۔ کرونا وائرس سے بچاؤ کے لیے آرمی چیف نے پاک فوج کو سول انتظامیہ کی مدد تیز کرنے کا حکم دیا۔
- ۲۔ کرونا وائرس سے بڑھتے خطرات کی وجہ سے تاخیر ناقابل قبول ہے ملک میں فوری لاک ڈاؤن کیا جائے۔
- ۳۔ پاکستان میں بین الاقوامی پروازیں ۱۴ اپریل تک بند۔
- ۴۔ پوری دنیا میں کرونا سے لاحق خطرات کے اعداد و شمار
- ۱۔ سندھ ۲۹۲ مریض، پنجاب میں ۱۵۲، بلوچستان ۱۰۴، خیبر پختونخوا ۳۱ گلگت بلتستان ۵۵، اسلام آباد ۱۰ اکل مریض ۱۶۴۴۴ موات ۳۔

- ۲۔ دیگر ممالک اٹلی ۵۳۵۷۵ موات ۴۸۲۵ چین کل مریض ۱۸۱۰۰۸ موات ۳۲۵۵ ایران ۱۲۰۶۱۰ موات ۱۱۵۵۶ اسپین ۱۲۴۹۲۶ موات ۱۳۲۶ امریکا ۲۲۳۹۷ موات ۲۷۸، فرانس ۱۱۴۴۵۹ موات ۵۶۲، جرمنی ۱۸۷۹۹ موات ۱۰۴، جنوبی کوریا ۱۸۷۹۹ موات ۱۰۴، برطانیہ ۱۵۰۱۸ موات ۲۳۳، نیوزی لینڈ ۱۳۶۳۱ موات ۱۳۶ دنیا کی ایک ارب آبادی گھروں میں ہے قید ۱۲ ہزار ہلاکتیں ہوئی ہیں۔

کرونا سے بچاؤ کریں

یہ انسان کش ہے اس سے انسان جلد ہی مر جاتے ہیں۔ یہ دشمن انسان ہے اس سے بچاؤ ہر فرد شہری پر فرض ہے جس طرح ابدان انسانی کو لاحق مضرات سے بچاؤ ضروری ہے روح انسان و شرافت کرامت مروت غیرت

اور عفت پاکدامنی کو لاحق مضرات سے بھی بچانا فرض ہے ہماری درسگاہوں ہماری ذرائع ابلاغ میں ہماری مطبوعات میں نشر ہونے والی ضد دین ضد شرف ضد عزت والی وائرسوں سے بھی بچاؤ کرنا چاہیے ختم نبوت حضرت محمد کے بعد عزل عذاب کا دروازہ بند ہو گیا اب تنبیہات ہو گئی ندیم خورشید کالم نگار نے کہا۔ کیا ایران میں ہونے والے زلزلے آزاد کشمیر کے زلزلے عذاب نہیں تھا

کیا افغان اور عراق میں امریکی بمباری عذاب نہیں ہے

کیا عالمی جنگ اول دوم عذاب نہیں تھے

کیا اتاترک عذاب نہیں تھا کیا پرویز مشرف عذاب نہیں تھا کیا عراق میں صدام حسین کی حکومت عذاب نہیں تھی۔ کرونا کب جائے گا کرونا مخلوق عاقل تو نہیں کہ وہ یہ کہے کہ چھٹیاں ختم ہو گئی تو جاؤں گا یا اقامہ ختم ہو گا تو اپنے ملک جاؤں گا۔ اپنے ملک جانا ہے اس کا کوئی ملک نہیں اس کو نکالنے کے لیے اس کو مارنے کے لئے اسلحہ چاہیے ہم تو ہر چیز باہر سے درآمد کرنے کے عادی ہیں باہر والے بھاری شرط کے ساتھ دیتا ہے کرونا کے بھی یہی پالیسی نہ ہو جو امریکا برطانیہ کا ہو جانے کے بعد اپنا نمائندہ چھوڑ کے جائے اگر ایسا کیا تو مصیبت بڑھ جائے گے اب کس قیمت پر جائے گی کس شرط میں جائے گی وہ تو معلوم نہیں اب تو یہ بھی خطرہ رہے گا جو عراقی کہتے تھے اللہ نے جزیرہ عرب جو گرم علاقہ ہے یہاں ایک پنکھا نہیں لگایا ٹھنڈا پانی پینے کے لیے فرج نہیں دیا دین نے ہمیں کیا دیا ہے اگر ہم اس وقت تک زندہ رہے ایسی بات نیٹ پر لگا کے سنی تو ہم سے کہیں گے آپ تو دین پر نہیں تھے آپ کس دین کی بات کرتے ہیں آپ تو شیعہ تھے یا وہابی یا صوفی تھے۔

امام خمینی نے اپنے درس ولایت فقیہ میں کہا تھا ایک باپ نے مرتے وقت اپنے بچوں سے کہا ہر ایک درخت کی کچھ شاخیں کاٹ کر لائے۔ باپ نے سب شاخیں جمع کر کے ایک گھٹلی بنادی اور باری باری سب کو بلا کر کہا ان کو توڑے لیکن کوئی بھی کسی شاخ کو نہ توڑ سکا کیونکہ وہ ٹکڑوں کی بجائے ایک جگہ اکھٹی تھیں لیکن جب باپ نے ایک بیٹے کو ایک شاخ گھٹلی سے نکال کر دی تو اس نے آسانی سے توڑ لی تو اس نے کہا علیحدہ علیحدہ ٹکڑوں میں تقسیم ہونے یا فرقہ فرقہ ہونے کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ مسیحیوں نے عالم اسلام کو لاکھ لاکھ تھوڑا تھوڑا دین ایوبی نے انہیں شکست دی انکی وفات کے بعد بادشاہت ان کے بیٹوں میں تقسیم ہو گئی لیکن ان میں سے ہر ایک ہلاک کے سامنے تسلیم ہوئے۔

روایات اسلامی مافوق تحقیق ہیں یا مادون تحقیق ہیں اس موضوع پر بحث کرنے سے پہلے اس موضوع کو کھولنا ضروری ہے یہاں پہلے مرحلے میں چنداں سوال پیش آتا ہیں:

۱۔ پہلا سوال یہ ہے کہ مافوق تحقیق قرار دینے میں کیا قیاحت ہے اس سے کون سے غلط نتائج برآمد ہو سکتے ہیں کون سے فاسد اثرات مرتب ہو سکتے ہیں یا دونوں قابل تحقیق قرار پائیں گے۔

۲۔ جامع روائی میں موجود تمام روایات کل کی کل وحی منزل مثل قرآن ہیں۔ جن علماء نے تمام روایات کو حجت گردانا ہے ان کا کہنا ہے پہلے دور کے علماء نے ان کے بارے میں تحقیق کی ہے بار بار تحقیق کی ضرورت نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہوگا مافوق تحقیق نہیں ہیں۔

۳۔ روایات کی جو اقسام علماء نے بتایا ہے مستند مرفوع ہے یا مرسل راوی عادل حافظ راوی عادل غیر حافظ راوی کاذب روایت مقطوع بتاتے ہیں سب وحی منزل نہیں ہے۔

۴۔ علم رجال آپ کے پاس علم رجال پر انواع و اقسام کی کتب ہیں، کتب میں موجود روایات پر اکتفاء کیا گیا ہے لیکن توثیق نقد سے گریز کیا ہے۔

۵۔ نقد رجال راوی کے صدق و کذب علم و جہل مذہب و محلہ حافظ و نسیان کثرت روایت و قلت نوع روایت کو موجود بنایا ہے۔

۶۔ نقد نقد لکھا کسی نے دانستہ یا نادانستہ عدا یا سہواً نقد کیا ہے اور کسی کا دفاع کیا ہے۔

۷۔ روایت میں واقعین ضعفانسانین فواسد العقائد کا ہونا متفقہ علم ہے۔

۸۔ روایات اکثر احاد پر مشتمل ہے روایات احاد میں صدق و کذب کا احتمال برابر ہوتا ہے۔

۹۔ بعض علماء نے بہت سی روایات بے اساس کی نشاندہی کی ہے۔

۱۰۔ بعض روایات کے متن عقلاء عالم کے بھی خلاف ہے

۱۱۔ بعض روایت کی عبارات سیاق و سباق میں تضاد پایا جاتا ہے۔

۱۲۔ یہ روایات اسلام محفوظ از تحریف تغیر تبدیل ہونے کا چھوٹا سا تمسک بھی، ان جامع کتب کا توراۃ و انجیل سے کسی بھی حوالے ممتاز ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

۱۳۔ کتب راویات شیعہ میں کے مدونات کو اہل سنت تسلیم نہیں کرتے ہیں لیکن شیعہ جہاں ان کے فائدے میں ہو استناد کرتے ہیں ورنہ ہزار طعن و طنز استہزاء کے ساتھ بھکاری ابو ہریرہ کہہ کے رد کرتے ہیں ۔

انسان صاحبان مال و دولت کو مرتے وقت ملا امام کے لیے بھی کچھ وصیت کرنا چاہیے قرآن کریم نے اس کو امانت کہا ہے جب یہ امانت ہے تو انسان کیف مایشاء دل بخواہ تصرف نہیں کر سکتا ہے مال جس طرح خود مالک کو اس میں اسراف نہیں کرنا چاہیے شارح میں سراسے گریز کرنا چاہیے اس طرح دوسرے کو دینے میں بھی حدود کا خیال رکھنا چاہیے مال کی تقسیم قرآن میں آئی ہے محتاج سند کو بعد احتیاج دینا چاہیے احتیاج سے نہیں دینا چاہیے باہر محتاج مندوں کو دیتے وقت صلہ ارحام کو مقدم رکھنا چاہیے ہم احکام اموال کو قرآن کے تناظر میں نہیں پڑھتے لہذا بہت غلطیاں کرتے ہیں اس سے اپنا مال بھی جاتے ہیں وہ افراد بھی گمراہ ہو جاتے ہیں عیاش ہو جاتے ہیں ۔

کرونا اور قاضی ابو یوسف

ملک ملوک سلطان نصف کرہ ارض ہارون الرشید سب سے زیادہ مقتدر سلطان بنی عباس قرار دیا وہ بعض خصوصیات و امتیازات رکھتے تھے جو دیگر سلاطین کو میسر نہیں تھیں ان میں سے ایک ان کو سلطنت چلانے کی زحمت پریشانی نہیں تھی وہ عیش و نوش خوشی قسمتی میں مصروف رہتے تھے سلطنت آل برا مکہ چلاتے تھے اس کے باوجود ان کی خوش قسمتی میں چند چیزیں گنی جاتی ہیں انہیں زبیدہ جیسی زوجہ نصیب ہوئی برا مکہ جیسے وزیر ملے فلاں جیسا مفتی ملا ابو یوسف جیسے قاضی ملے اس وجہ سے اپنے مال و دولت سے بغیر کسی موانع و روک ٹوک بھرپور لذت اٹھائی ویسے ہر قسم کی لذت آسائش و آرائش لہویات لغویات کی سہولتیں دین کے نام سے دنیا بنانے والوں کو جو میسر آئی کسی اور کو نہیں ہوئی ہیں وہ اتباع ابو حنیفہ کو ملے ہے ان کے فتاویٰ میں ہر مشکل پریشانیوں کا حل پایا جاتا ہے ابو حنیفہ برجستہ بروقت مشکلات حل نکالنے کا مہارت رکھتے لیکن کہیں سنت و سیرت نبی کریم یا قرآن سے استناد کرتے تھے ابو حنیفہ کا کتاب نہیں تھا سب کچھ ابو یوسف ہی تھا جو ہارون کو ملا جب جس وقت چاہے محرمات کی پابندی ہٹائی جائے چنانچہ کتاب قصص عرب ابراہیم شمس الدین میں آیا ہے ایک رات کے بے وقت ہارون نے ابو یوسف کو بلایا دربار میں پہنچا تو دیکھا ایک طرف ایک کنیز بیٹھی ہوئی ہے دوسری طرف امیر المومنین قاضی نے

امیر المومنین سے پوچھا حضرت میری اس وقت کیوں ضرورت پڑی ہارون نے کہا میں آج اس کے ساتھ سونا چاہتا تھا اس نے کہا میری یہ جگہ آپ کے لیے حرام ہے کیونکہ تمہارا باپ ادھر سے گزرے ہیں تو قاضی نے کہا آپ کو اس سلسلے میں کیا مانع ہے عورت کی بات کا کوئی اعتبار نہیں غرض اگر آج ابوحنیفہ قاضی ابو یوسف ہوتے تو حکومت کو بہت مشکل پیش آتی ویسے تو ابوحنیفہ کی طرف سے مٹھائی یہاں ہوتی ہے شاید کرونا سے ڈر کر چھپ گیا ہوگا۔

کرونا اور خرافات :-

خرافہ ایک شخص کا نام تھا جسے جن اٹھا کے لے گئے جب جنوں نے اسکو چھوڑا تو وہ جنوں سے بھی باتیں کرتا تھا لوگ اسکی باتیں سن کر خوش ہوتے تھے اور جھٹلاتے بھی تھے۔ یہاں سے جب کوئی بے سند بات کرتا لوگ اسے خرافہ کہتے تھے۔ لسان اللسان باب خ یہاں سے کرونا اور خرافات کے درمیاں رشتہ واضح ہو جاتا ہے کرونا کے بارے میں رائے عامہ یہ ہے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے یہاں سے حکومت کو اپنے احکامات صادر کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے، ان دونوں میں کیا رشتہ ہے معلوم کرنا چاہیے تو آپ کو دور خلافت علی ابن ابی طالب کو پڑھنا ہوگا اس وقت بھی ایک کرونا نکلا تھا اس کا نام خوارج تھا وہ صرف مسلمانوں کو نشانہ بناتے تھے یہود و نصاریٰ مجوس مشرکین محفوظ تھے اگر مسلمان ولو یا ران رسول اللہ میں سے کیون نہ ہو جان نہیں بچتے تھے اس وقت کے کرونا سے بچنے کے لیے خود کو کافر تعارف کرنا پڑتے تھے چنانچہ واصل بن عطاء نے اپنا تعارف مشرک کیا تھا چنانچہ عصر معاصر کرونا اگرچہ عام طور پر عام انسانوں کو بھی لگا ہے لیکن جمعہ جماعت مسجد کو بھی لگے ہیں لیکن خرافات آزد ہے اس کو تحفظ حاصل ہے چنانچہ اخبار دنیا بروز ہفتہ ۳ شعبان ۱۴۳۱ ق ص ۸ پر آیا ہے تین شعبان ملک میں ولادت امام حسین انتہائی جوش و خروش اہتمام کے ساتھ منائے گا کیونکہ خرافات پرستی ہی نے آج بشریت کو کرونا کا نشانہ بنایا میں اسی طرح ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۳۱ ق کو بھی ہآزادی سے جلوس نکالے تھے یہاں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ امام حسین نے خرافات کے خلاف قیام کیا تھا حکومت غیر مستند از قرآن و سنت عملی رسول اللہ تھی جس طرح معاویہ کی حکومت خرافات سیر پر تھی اس کے نامزد خلیفہ بھی خرافات سے بنا تھا امام حسین اس کے خلاف نکلے تھے لیکن باطنیہ نے اس پر بھی قبضہ کیا ہے جس طرح غدیر پر پہلے قبضہ کیا تھا دونوں قصہ باطلیل

سے بھرا ہے۔

کرونا اور خرافات ماتم و اعیاد

دونوں بے بنیاد بے اساس مراسم ہیں دونوں کی بنیاد رکھنے والے غلات مردہ زیدی کے ڈاکہ زناں جماعت آل بویہ نے اسلام کے خلاف ایک مہم کے طور پر چلایا تھا اعیاد کی اصل تاریخ مسیحی سے ملتی ہے تاریخ اسلام میں آل بویہ اور فاطمیہ کے مطغز الدین کریمجوری اربیل نے ساتویں صدی کو میلاد نبی کی بنیاد رکھی ان کے بعد آل صفوی نے اس کا احیاء کیا جو مراسم دین کے نام سے جس کسی نے منائے ہیں وہ اسلام کے خلاف سازش تھی کیونکہ رسول اللہ نے نہیں کیا تھا۔

حقیقت نہیں بن سکتا ہے انسان کو اس دن کے لیے اپنی بے بسی پر یقین کامل رہنا چاہیے جس دن وہ تنہا ائے تھے جانے کے دن بھی تنہا جائے گا۔

کرونا اور غلوانہ

دین اسلام کو اندر خانہ یا پس منظر میں جانے پر مجبور کرنے والے عمل کا نام غلو ہے غلو کا معنی کسی بندے کو اللہ سے خصوصی مادی جسمانی نسبت دینا ہے ایک شخص یا خاندان کو جو نسبت اللہ سے حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ہے جیسے عزیر کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا عیسیٰ کا بغیر باپ پیدا ہونا لیکن اس وجہ سے ان کو اللہ کا بیٹا کہا اللہ کا بیٹا بتایا بنی اسرائیل کو ابنا اللہ بتانا غلو ہے یہ فیصلہ میلاد مسیح کے ۳۲۵ م روم کے شہر نیقہ میں اعلان کیا تو بادشاہ مشرک مستنصر نے کہا۔ اس کے مسودہ شاول پولیس یہودی نے بنایا یہ غلو نے رفتہ رفتہ دین مسیح کو دس بارہ صدی گزارنے کے بعد کرونا جیسا منقور جیسا بنایا۔ تمام خیرات جو اجر و ثواب شرافت حصول عزت مقام منزلت اجتماعی کے لیے دیتے تھے وہ اب ضد دین صرف ہونے لگا اس کے لیے حکومتی سطح پر بجٹ بنایا گیا پورے عالمی اسلامی میں یہ رقم بٹورا امادین اسلام میں نبی کریم کے پرور علی ابن ابی طالب شوہر فاطمہ زہرا کو پہلے مولود کعبہ پھر اللہ کا بیٹا بنایا اور نبی کریم کا شریک بنایا لیکن کب بنایا نبی کریم کے دور میں نہیں راشدہ کے دور میں بھی نہیں بنی امیہ کے اعلیٰ اقتداری دور میں نہیں کیونکہ وہ کھلے عام دین مخالف کو سرعام پھانسی دیتے تھے اس کی تمہید بنانے والا بھی نیقہ کانفرنس سے وابستہ افراد تھے جنہوں نے چند راہبان کو بصرہ میں حسن بصری کے پاس بھیجا حسن بصری شکل و

صورت قد و قامت اور حسین و جمیل تھے شکل و صورت میں حسین و جمیل انسان چاہے مرد ہو یا عورت ان کا دین و دیانت ان کی شکل و صورت کی نذر ہوتا ہے مفاد پرست مافیان کے پیچھے پڑتے ہیں یہ چیز تاریخ میں مثبت ہے غرض بندہ کو اللہ کا حصہ جزا بنانے خاص قرب دینے کام شروع کیا گیا اب کی دفعہ شخص پر کام نہیں خود دین پر کام کرنا شروع کیا یعنی غلو دینداروں میں صاحب مقام پر یا خود دین پر کریں، قرآن میں دونوں کا ذکر آیا ہے۔ نساء ۱۷۱ امانہ میں دین میں غلو نہ کریں۔

خود دین میں غلو یعنی اتار چڑھاؤ دین کے ایک حصے کو اوپر اٹھایا باقی کو نیچے کم اہمیت دکھایا دین اللہ کا بنا ہوا ہے بشر کا اس میں ہر قسم کی مداخلت تجاوز حدود اللہ میں تجاوز ہوگا اس حدود کو توڑ کر ایک چیز کو اٹھانا غلو قرار پائے گا کل دین کو اگر سو یا سیمونا بھی انسان کو نہیں جس طرح قرآن میں آیا ہے نبی کریم نے دکھایا ہے انسان جہاں کہیں قیام ہو اس کے اطراف میں موجود کو اپنے سے جوڑتا ہے۔

۱۔ سب سے پہلے انسان کا اپنا وجود ہے کہ میں خود یہاں موجود ہوں۔

۲۔ اس کی نظروں میں آسمان سورج چاند ستارے ہے یہ صرف دیکھنے میں آتے ہیں لیکن اس کی رسائی و تصرف میں نہیں آتے ہیں لیکن زمین درخت حیوانات پرندے ان میں تصرف کر سکتے ہیں ان کی رسائی میں ہیں لیکن کہاں تک تصرف کر سکتا ہے۔

انسان نے آسمان و زمین نباتات حیوانات کو خلق نہیں کیا ہے وہ خود بھی ایک مخلوق ہے لہذا عقلی طور پر ہم سب کا کوئی خالق موجود ہے ہمیں اس کے سامنے کا خاضع ہونا چاہیے۔

۳۔ دوسرے انسانوں سے رابطہ رشتہ تعلق کیسا ہونا چاہیے انسان خود تو اس ذات تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا ہے لہذا اس ذات کی اطاعت میں رہنا ہے ہدایت بھی اللہ کی طرف سے آئے، ہدایات بھی ہمارے معاصر انسانوں کے لیے جو آیا ہے وہ قرآن کریم ہے اس نے مجھے کسی حد تک اس کے حضور میں ہونا چاہیے مجھے ان تینوں کا نام ہے جو قرآن کریم میں آیا ہے۔

عرض کیا غلو یعنی دین میں غلو دین مسیح میں ۳۲۵ م کو شروع ہوا لیکن اسلام میں اس کا آغاز شہر کوفہ بصرہ سے شروع کیا جن لوگوں نے دین کے توازن کو بگاڑا ہے وہ زہاد کے نام سے ہے، ابتدائی دور میں ان آٹھ آدمیوں کا نام لیتے ہیں جس کتاب سے یہ نام نقل کئے ہیں اس کتاب کا نام ہے الزہد و زہاد الثمانیہ تالیف عبدالمعتمد عبد الرحمن

الھاشمی ناشر ادارہ ابن کثیر دمشق

۱۔ ربیع بن خثیم

۲۔ عامر بن عبداللہ التمیمی

۳۔ اولیس بن عامر القرنی

۴۔ ہرم بن حیان

۵۔ مسروق بن الابدع

۶۔ اسود بن یزید

۷۔ ابو مسلم حولائی

۸۔ حسن بصری

حسن بصری کے جتنے شاگرد نکلے ہیں سب ایسے ہیں جنہوں نے دین کو لنگڑا کیا ہے ان میں ایک رابعہ عدوی عورت ہے سب نے بلا دنیا سے کلنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے دور گزرنے کے بعد دور تصوف شروع ہوا حسن بصری کے شاگرد میں سے واصل بن عطاء عمرو بن عبیدہ عمرو بن عبیدہ اور واصل بن عطاء کے بارے میں مزید معلومات غشوانہ خرباں شگری میں دیکھیں۔

دین کو اس کے مقرر توازن سے خارج کرنے کا عمل پہلے مرحلے میں زہد از دنیا سے آغاز کیا جن کو زہاد قوم کہتے ہیں ان کے نام تاریخ کتاب حلیۃ الاولیاء ابو نعیم اصفائی میں ہے عرض ان کی سلسلہ نسب پر زیادہ تحقیق کرنے کی ضرورت ہے یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے ان کا ترک دنیا یا زہد دنیا کی محکم متعین ناقابل تردید مصدر سے ملنا ضروری ہے وہ مصدر صرف قرآن کریم ہے اور سنت و سیرت عملی حضرت محمد ہے دین کا ناپ تول ان دونوں سے ہوگا فکر نظریہ قرآن سے ہوگا عملی تطبیق سیرت عملی رسول اللہ سے ملنا ضروری باقی قیل وقال کتب صوفیوں ہونا دلیل نہیں بنتا ہے دنیا میں اس وقت اس جیسا کوئی فرقہ پھیلا ہوا ہے کوئی فرقہ نہیں سو سے زیادہ نشر ہونے والوں میں سنی شیعہ بتایا جاتا ہے یہ دونوں اس صوفی کے شاخیں لقب ہے تھوڑا سا اترا اوچڑاؤ کے ساتھ اب آتے ہیں انہوں نے دین کے توازن کو کیسے بگاڑا ملاحظہ کریں کرونا کا ایک سادہ تعارف کریں اس طرح بنتا ہے باہر جہاں کہیں بھی ذکر کرونا ہے لہذا آپ یہ کہہ سکتا ہے باہر کرونا گھر میں انسان یہ صورت کس طریقے سے کس ترتیب

کس خلیہ سے وجود میں آیا ہے۔

۱۔ اللہ نازل کردہ کتاب قرآن پیچھے آگے میدان میں نبی کریم کے منع شدہ احادیث کا راج۔

۲۔ جس نے ۲۳ سال زجر مصیبت استہزاء فقر و فاقہ سے گزر کر دین کو بلند کرنے والا محمد پیچھے حتیٰ ان کے یاران بھی پیچھے عبداللہ بن عمرو صفین میں معاویہ کے ساتھی عبداللہ عمر باپ کی آنکھ میں نالائق ابو ہریرہ شکوک و نسب دین ان کے نام پر چل رہا ہے۔

کرونا اور شیعہ

کرونا اور شیعہ کے درمیان کیا رشتہ ہے کرونا کو ایک دفعہ ایک مرض مہلک کے طور پر مانتے ہیں ایک دفعہ وہ ایک منفور چیز کے لیے بطور استعارہ استعمال کرتے ہیں اس تناظر افراد گروہ جماعت فرق و مذاہب ہر ایک اپنے لیے کرونا مشخص کرتے ہیں اس سے دور رہتے ہیں اس طرح ایک ملک ملت کے لیے ایک ملک کرونا قرار دیتے ہیں بطور مثال ہمارے ملک پاکستان کے لیے ایک ملت کرونا بھارت کو قرار دیتے ہیں لیکن پاکستان کے مسلمانوں کے لیے ہر ملک جو کفر والحاد پہ قائم ہو اور یہاں کے اسلام کے لیے خطرہ ہو گا وہ کرونا ہوگی جماعت گروہ ہے کے لیے یہ منظور ہوتا ہے کرونا بطور استعارہ کیا چیز ہے یا کوئی خاص فرد یا جماعت یا افراد ہے جواب یہاں بہت حد تک واضح ہے شیعوں کے نزدیک کرونا ابو بکر عمر ہے یا اللہ دیتے ہیں کیونکہ لا محدود ہے محدود کے احاطہ میں نہیں آتے ملحدین نے کہا ہے ہم نے اللہ کو تلاش کا تھا نہیں پایا ہم کہیں گے اگر آپ نے کہیں نہیں پایا ہے تم کہیں گے غلط کہا ہے کیوں کیا وجہ ہے انہوں نے تو ان دونوں کو دیکھا بھی نہیں ان کا کہنا ہے خلافت جو علی کا حق تھا خود دونوں نے لیا ہے یہاں ان سے سوال ہو سکتا ہے خلافت علی کا حق کس طرح تھا سمجھا نہیں کیا یہ حق ابوطالب کے تھے ان کے بعد آپ میں منتقل ہو گئے یہ تو کوئی بھی نہیں کہتا ہے اور نہ کہہ سکتا ہے۔

۲۔ نبی کریم نے علی کو دیا تھا بھی غلط ہوگی نبی کریم کی وارث ان کی بیٹی ہے داماد نہیں دوسری یہ نبی کی ملکیت تھی یہ بھی غلط ہے نبی مبلغ تھا اقتدار امین تھا یہ مقام خود نبی کا نہیں تھا یہ آپ کی نشانی ہے یا نہیں بیان کرنے کی ضرورت ہے ایت یعنی یہ فعلا اللہ ہے کوئی اثر نہیں کر سکتا ہے اس میں خیر و شر دونوں آیا ہے اونٹ کے وجود تمام کے تمام خیرات سے بھرا ہوا ہے ایت ہے لیکن خنزیر شر سے بھرا ہوا ہے وہ بھی ایت ہے کوئی تحریر گواہ اس بارے میں ہے نہیں

۳۔ ان دونوں ابوبکر عمر نے دعویٰ کیا نبی کریم نے ہمیں نامزد کیا تھا یہ بھی جھوٹ ہے یہ تو دوسری تیسری صدی میں بنی فکر ہے جب یہود و صلیب مجوسیوں کا اتحاد تلاش قائم ہوا تو اسلام کو کاندانی نظام پر چلایا جائے ہم چاہے نبی کریم کے منصب بھی روم فارس کے سنت کے تحت چلائیں ہم انہی کے مذہب پہ ہیں ہم چاہتے ہیں نبی کریم کے بعد مسلمان روم و فارس کے نظام پر چلے ان دونوں نے چلنے نہیں دیا۔ اگلے مرحلے میں عائشہ ابوبکر عمر علی سے نقل کرنے والے کون موثقہ مشکوک ہے دیکھنا ہوگا کیا آپ کی خواہش سے حضرت علی حضرات حسنین اتفاق کرتے ہیں نہیں ان کے اتفاق کرنے نہ کرنے سے کچھ نہیں ہوتا ہے ہم نے خود اپس میں اتفاق کیا ان کے حقوق کے نام لے کر ان دونوں پر لعنت بھیجی یہ دونوں بیمار کرنا تھے۔

۴۔ علی کو یہ حق کہاں سے ملے تھے کیونکہ حق یا تو وراثت میں ملتے ہیں یا ہبہ عطیہ میں ملتے ہیں یا خود سال متبادل دے کر خریدتے ہیں یا اللہ دیتے ہیں۔

کوونا اور اقلیتی کمیشن کی تشکیل

جمعہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک کالم اقلیتی کمیشن کی تشکیل مگر احتیاط شرط کالم نگار صابر شاہ نے اقلیتی کمیشن کی تیاری وزارت مذہبی امور اور وزیر مذہبی امور نور الحق قادری کے وزارت میں ہوا وزارت مذہبی امور کا کہنا ہے یہاں پاس ہونے کے بعد کابینہ میں اس طرح ہوا اور کابینہ میں پیش کیا گیا جس میں قادیانیوں کو بھی شامل کرنے کی قیل وقال چہ مگوئیاں نقل کرنے کے بعد اصل کمیشن کی قیام اچھی لیکن احتیاط شرط ہے کہا ہے یہ ان کی طرف سے ایک قسم کی اس کمیشن پر تحفظات ہوگی پاکستان میں اقلیتوں کے لیے کوئی مسائل درپیش نہیں تھے اگر کوئی ان پر آفت آجاتی ہے یا ان کے ہاں کوئی تقریب ہوتی ہے تو لبرل سیاست مذہبی لبرل بروقت پہنچتے ہیں ان کی چھوٹی معمولی پروگرام میں وزیراعظم وزراء کی شرکت کرتے ہیں مسلمان لڑکیوں اپنی پسند کا شوہر کا انتخاب کا حق دینا ہے لیکن ہندوؤں لڑکیوں کی مسلمان لڑکوں کے انتخاب پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں ایک طرف مذہبی آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں دوسری طرف غیر مسلم لڑکیوں مسلمان ہونے پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ باقاعدہ حکومت ایک وزارت رکھتے ہیں اس کے باوجود اس کمیشن کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے صابر شاہ کے بیان سے اندازہ ہوتا ہے یہ وزیر مذہبی امور کی خواہش پر ہوئی ہے۔

افادیت تائیس دارالقریب فتویٰ تاریخی شیخ محمود شلتوت ہے کہ انہوں نے فتویٰ ان مسائل فقہی میں مزہب اہلبیت کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

کرونا اور عید

عائشہ اگر فرض کریں اہلبیت اصحاب زوجات نبی کی زوجات کی بنسبت صادق و مصدق ہے تو بھی اس کو اصول روایت شناسی اور علم رجال کے موازین و مقائیس سے گزارنا ہوگی کہ عائشہ کتاب تہذیب تہذیب میں آیا ہے عائشہ سے مروی روایات آپ نے تمام کے تمام خود رسول اللہ سے نقل کی ہے بلکہ دوسروں سے بالواسطہ نقل کیا ہے نیز جن راوی نے عائشہ سے نقل کیا ہے وعدالت میں حفظ روایت میں کیسے تھے دیکھنا ہوگا جنہوں نے عائشہ سے انتساب کر کے تدلیس کیا کہ عائشہ کی روایات خود رسول اللہ سے ہے ہوئی ایسا نہیں دوسروں سے بھی نہیں لیکن ان سے نقل کرنے والے کون ان کی صداقت حسن تلقین حفظ ادراک صحیح ہو۔

عائشہ سے مروی روایات کے بارے میں وارد شکوک و شبہات رجالی نے پیش کرنا ضروری قرار پائیں گے تو دیکھا جائے گا کافی الحال صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہیں۔

کیم شوال مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے یہ روایت عائشہ سے منسوب ہے روایت اس طرح سے نقل ہے رسول اللہ باہر سے گھر تشریف لائے تو عائشہ کے پاس دو لونڈیاں گانا گاتی رقص کرتی دیکھا تو رسول اللہ نے پوچھا یہ کیا کر رہی ہو تو عائشہ نے جواب دیا آج عید ہے تو رسول اللہ خاموشی سے اپنے بستر پر تشریف لے جا کر لیٹے رہے کچھ دیر کے بعد ابو بکر آئے تو یہ منظر دیکھ کر ناراض ہو کے پوچھا یہ کیا کرتی ہو رسول اللہ کے سامنے گانا رقص کیوں کرتی ہو تو رسول اللہ نے ابو بکر سے فرمایا چھوڑو کہتے ہیں آج عید ہے ہر قوم کی ایک عید ہے آج مسلمانوں کی عید ہے۔ مسلمانوں کے اللہ کے نبی کو تو پتہ نہیں ابو بکر کو پتہ نہیں عائشہ کو کہاں سے علم ہوا اگر گانا رقص گناہ ہے عید ہونے سے جائز نہیں ہوتی ہے۔

کرونا اور عید:-

ہماری وفاقی اور صوبائی حکومت کو اپنی مائسمی کے دن کے ایک ریفرنڈم ہو کہ اس سال ملک مصیبت عزا داری ہم کرونا کی مصیبت دو لینے مسلسل ایام مصیبت بن رہے ہیں لہذا حکومت اور حزب مخالفت اور صحافیوں

نے زور ڈالا اس سال یکم شوال کو یوم سوگ منائیں لیکن حکومت اور انکے حامیوں کی شامت ہوگی۔ ملک میں دو عیدوں والوں نے بھی عید منانے کے حق میں ووٹ ڈال کر حکومت کو شرمندہ کیا اور کہا ہم کرونا کو مانتے ہیں نہ اس کی عزاء کو مانتے ہیں ہمیں تو اللہ سبحانہ نے ایک نظام حیات کا مل عقل و علم دانش سے شرسار دین دیا ہے نہ ہم نے سوگ منایا نہ عید منائی ہم نے صرف روزہ کھولا ہے یہ بھی اپنی جگہ احتیاط کی ہے۔ ہم آگے واضح کریں گے کہ روزہ کھولنے اور عید میں کوئی رشتہ نہیں ہے۔ اسی طرح چاند نظر آنے۔۔۔۔ اور سائنس سے استفادہ کرنے کے تینوں فارمولوں میں پر بحث کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

عید اور حافظ محمد ادریس:-

یکم شوال ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات میں ایک کالم کا عنوان ہے ”انعام کا دن عید الفطر“ کالم نگار نے لکھا ہے ہر قوم کے ایام عید ہوتے ہیں۔ ہماری عید کے دو ایام عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔ عید الفطر رمضان کی تکمیل پر یکم شوال کو شکر و امتنان کا اظہار ہوتا ہے۔ اس روز بندے اپنے رب کے حضور عاجز ہوتا ہے جہاں اسے اللہ کی طرف سے بہت بڑا انعام ملتا ہے۔ عید الاضحیٰ سنت ابراہیمی ہے، جب آپ نے اللہ کے حکم پر اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل کو قربان کرنے کیلئے پیش کیا تھا۔ اس واقعے کی یاد میں عید الاضحیٰ عید قربان منائی جاتی ہے۔ ان دو تہواروں کے علاوہ امت مسلمہ کے اندر جو دیگر مختلف تہوار ایجاد کئے ہیں ان کی کوئی دلیل قرآن اور سنت سے نہیں ملتی ہے۔

عید الفطر کی وجہ تسمیہ یہ ہے اس موقع پر ہر مسلمان غرباء و مساکین صدقہ فطر ادا کرتا ہے اس صدقہ کی حکمت یہ ہے روزے کے دوران کسی کوتاہی تلافی کا کفارہ اور۔۔۔۔ کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ نبی کریم نے فرمایا جو فطرہ نہ دیں اس کو عید گاہ کے قریب بھی نہ جانے دیں۔ حافظ ادریس کا عید اور اس کی خوبی اور فطرے کی حکمت کا فلسفہ ہے۔

۱۔ ہر مسلمان اس حد تک جانتے ہیں دین کے بنیادی مصادر قرآن اور سنت ہیں۔

۲۔ مسلمان خاص کر علماء دانشوران یہ بھی جانتے ہیں بیان قرآن علم اور واضح ہونے کی صورت میں واجب العمل ہوگا لہذا یہ دو عید قرآن کریم کی کسی آیت سے ثابت ہے واضح کرنا ہوگا اگر آیت مبہم متشابہ ہو تو وہ حکم قرآن حساب نہیں ہوگا دوسرا مصدر سنت نبی کریم ہے سنت نبی کریم کی دو تفسیر ہیں ایک آپ کے ۲۳ سالہ زندگی کی

قبول ہے جس کے راوی حافظ عادل بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ بلکہ معلوم الکذب بھی ہوتا ہے۔

عید اور ہلال :-

اس بے اساس بے بنیاد بلکہ دین سے انحراف، لہویات، لغویات، اسرافیات، عیاشیات، احزاب الحادیات کے مفادات والی عید نے آخر رمضان کے روزہ کو مسلمانوں سے چھیننے کیلئے کمین میں بیٹھا ہے۔ یہ شکوک و در شکوک فساد دی اکفساد بنایا ہے، اگر عید کو ختم کریں گے تو روزہ رہنا اور کھولنا آسان ہو جائے گا۔ ابھی تک چاہے وزارت امور مذہبی کی طرف سے ہو یا سائنس وزارت کی طرف سے ہو یا محکمہ موسمیات کی طرف یا علماء مراجع کی طرف سے مشکوک و در مشکوک ہے۔ انسان آسانی سے مدعیان رویت کو رد کر سکتے ہیں نہ از روئے شریعت تصدیق کر سکتے ہیں۔ اس رویت ہلال نے محسن حکیم جیسے مرجع اعلیٰ کو مجبور پریشان کیا تھا اس میں چند مسائل غور طلب ہیں۔

۱۔ اس وقت افق سے مراد افق سیاسی لیتا ہے جو کہ درست نہیں، پاکستان کے شمال افق ہے یا جنوب افق ہے یا مشرق افق یا مغرب افق جہاں چاند نظر آنے کا دعویٰ کیا، روزہ کھولا ہے یہ درست نہیں اس میں اشکال ہے۔

۲۔ گواہان ہلال کمیٹی کو پتہ نہیں وہ مولانا پر اعتماد کرتا ہے، خود مولانا کیسا ہے وہ معلوم نہیں وہ کس پر اعتماد کرتا ہے معلوم نہیں۔

کرونا اور عید:-

کرونا بذات خود کوئی خفیہ و شہتناک چیز نہیں تھی اور نہ ہو سکتی ہے اس کو معمولی ہدایات دیکر چند دن میں درست کر سکتا تھا اس کو لاک ڈاؤن نے کرونا بنایا ہے۔ سنت کوئی ہے ایک دفعہ ایک حکومت طاقتور اپنے دشمن باطل کا فر پر حملہ آور ہوتا ہے، اہل باطل خوف زدہ ہوتا ہے اہل حق باہر سے طاقت و قدرت دکھاتے ہیں لیکن اندر دل میں ارادے میں ان کے ساتھ نیک سلوک کا ارادہ رکھتے ہیں حق کی رحمانیت کا ثبوت دیتے ہیں جیسا کہ فتح مکہ پر نبی کریم نے فتح فارس پر لشکر اسلام نے دیکھا۔ کرونا باطل کا نمائندہ تھا، عید باطل تھی آپس میں تزام تھا دونوں کے حامیوں نے دیکھا جن لوگوں نے عید کو بنا کر چڑھا کر پیش کیا تو آک کرونا اور عید ساتھ نہیں بناتو کر عینا والوں نے عید کو پسند نہیں کیا۔

کرونا اور کام:-

کرونا اور کام میں رشتہ کیا ہے؟ شدید اختلاف ہے۔ ادارہ صحت عامہ والوں کا کہنا ہے یہ دونوں یک جمع ناممکن ہے اگر کام کی وجہ سے کرونا لگنے کا خطرہ ہے تو کام روکنا چاہیے۔ سیاستدانوں اور حکمرانوں کا جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اعتراف بھی کرتے ہیں ان کا کوئی دین و مذہب نہیں ہوتا ہے، ان کا فلسفہ حیات ان کے اقتدار سے جڑے رہتا ہے، ان کو کام زیادہ ہونے کی وجہ سے ایسے مسائل میں سوچنے کا موقع بھی نہیں ہوتا ہے وہ عام طور پر ان مسائل میں تقلید غرب کرتے ہیں جیسا کہ مجنوں لیلہ کی کرتے تھے۔

کرونا پھیلاؤ سے متعلق ہمارے خیال میں تحقیق کی گنجائش نہیں ہے یہاں تقلید ہی کو بہتر گردانا گیا ہے چنانچہ بہت سے صحافی و دانشوران نے سماجی فاصلہ کے بارے میں نبی کریمؐ سے جعلی حدیث منسوب کر کے لکھتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا الگ ہو جائیں، الگ اس حد تک پہنچا ہے گویا کسی مردے کے نزدیک گزرے۔

دین اسلام میں کام کے بارے میں آیا ہے کہ اگر انسان کے پاس گزر اوقات موجود ہے تو وہ خطرہ لے کر کام کرنے کی کیا منطق ہے، خطرہ نہ لے لیں اگر خطرہ برابر ہوگا تو دیکھا جائے گا جائے ترجیحات، محانات خطرہ کے احتمالات کم کس طرف ہے جن کی گزر روز کی کمائی سے ہوتی ہے ان کا کام نہیں رکنا چاہیے۔

کرونا اور کذب:-

مقائیس ج ۲ ص ۲۳۸، ”کذب، ک، ذ، ب، اصل صحیح یدل علی خلاف الصدق، کتاب قاموس القرآن لہذا مغانی ص ۴۰۱، کذب کے چھ مصداق ہیں،

۱۔ کذب علی اللہ، النفاق، کذب النفاق، بقرہ ۱۰

۲۔ کذب علی اللہ زمر ۶۰۔ ۳۔ الکذب القذف نورے۔

۴۔ کذب خلف واقعہ ۲۔ ۵۔ کذب حجو و نحم ۱۱

۶۔ تکذیب نحم ۹

کذب خلاف واقع کو کہتے ہیں اگر قول خلاف واقع ہے کذب خبری کہتے ہیں، اگر مطابق واقع ہے لیکن متکلم دل سے تسلیم نہیں کرتے ہیں تو اس کو نفاق کہتے ہیں۔ اگر اس کو جائز سمجھ کر کہتے ہیں اس کو تقیہ کہتے ہیں، اگر

لفظ بدل کر بولتا ہے تو اس کو تور یہ کہتے ہیں۔ اگر خود اس چیز میں تبدیل کر کے سرحد میں پالش کیمیکل سے بنائیں اس کو سحر کہتے ہیں۔ اگر اس کے بغیر چارہ نہیں سمجھتے ہیں تو اس کو سیاست کہتے ہیں۔ کرونا اور کذب میں کیا رشتہ ہے وہ کالم نگاروں کے کالم پر متوقف ہے آپ جس صحافی کو درست سمجھتے ہیں وہی صحیح ہوگا تو یقیناً ان کے خلاف والے جھوٹے ہوں گے چونکہ کالم نگاران میں اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے جبکہ بعض اسے خلاف حقیقت سمجھتے ہیں۔

اگر خود اس چیز میں تبدیلی کر کرے یا کیمیکل استعمال کریں تو اسے سحر کہتے ہیں۔ اور اگر اسکے بغیر بھی چارہ نہ ہو تو اسے سیاست کہتے ہیں۔ کرونا اور کذب میں کیا رشتہ ہے یہ کالم نگاروں کے کالم پر متوقف ہے۔ آپ جس صحافی کو درست سمجھتے ہیں تو وہی صحیح ہوگا اور یقیناً اس کے خلاف لکھنے والا جھوٹا ہوگا۔ چونکہ کالم نگاروں میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک کہتا ہے حقیقت ہے اور دوسرا اس کے برعکس سمجھتا ہے۔ میں یہاں مفسر کبیر علام شعراوی گران مایہ تفسیر سے اقتباس کرتا ہوں اللہ نے جہاں بندوں کو حکم عبادت دیتے وقت صیغہ متکلم وحدہ استعمال کرتے ہیں انی ان اللہ میں ہی واحد ذات ہوں جو مستحق لائق پرستش ہے کبھی بندوں کو متوجہ کرتے ہیں ڈرو نہیں خوف مت کھاؤ ہم اپنی تمام حسنات کمال فعال سے کہہ کر رہا ہوں فرمایا انا اعطینا۔

کرونا اور تقلید:-

کرونا پھیلاؤ کے متعلق ہمارے خیال میں تحقیق کی گنجائش نہیں ہے یہاں تقلید کو بہتر گردانا گیا ہے چنانچہ بہت سے صحافیوں، دانشوران اور سماجی حلقے فاصلے کے حوالے سے نبی کریم سے ایک جعلی حدیث منسوب کر کے لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ الگ ہو جائیں، الگ اس حد تک پہنچا گویا کسی مرد کے نزدیک گذرتا ہو۔

کرونا اور کذب:-

تعبیر لفظی نہیں یہ جو بولا ہے یہ لفظ باہر حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ کذب کا معنی ہی یہی عبارت مخالف حقیقت اور واقعیت ہے جبکہ صدق کا مقولہ حقیقت اور واقعیت کے مطابق ہے۔ کذب کی مظہر لفظ سے ہوتا ہے۔

کرونا اور عزت نفس انسانی:-

مغرب اور ان کے مقلدین جن کے معبود کل خدمت انسانیت دکھاتے ہیں اس کرونا نے ان کے اندر

کرونا اور تیمارداری:-

؟ اور یہاں ان کے وزارت اطلاعات کتنی ہیں؟

کرونا اور عبداللہ ہارون:-

روزنامہ دنیا بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک کالم کا عنوان ”تم ہوتے کون ہو“ آیا ہے۔ کالم نگار عبداللہ ہارون کرونا وائرس ڈرامے بھی کرتا ہے، عوامی جمہوریہ چین میں ایک طرح سے حملہ ہوا مغربی دنیا میں دوسری طرح سے ہوا جبکہ ایشیاء اور براعظم افریقا میں ایک علیحدہ انداز سے ہوا ہے، اس لئے ہم اسے انٹرنیشنل سیاست میں کرونا سیاست کے طور پر یاد رکھیں گے۔ ان کی نظر میں پاکستانی کا کرونا اپنا ملکی ہے۔

کرونا اور بلال رشید:-

روزنامہ دنیا بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک کالم کا عنوان ہے ”کرونا انسانیت کے خلاف ایک سازش ہے“۔ بلال رشید لکھتے ہیں افسوس اس بات کا نہیں کرونا وائرس کا فائدہ اٹھاتے ہوئی کئی عطائی ٹی وی چینلز پر نمودار ہوئے، اصل قصور وار وہ تھے جنہوں نے انہیں مدعو کیا اور انہیں اپنی جاہلیت زدہ باتیں عوام تک پہنچانے کی کھلی چھٹی دی۔ ایک عطائی کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے ”میں ہی کھلاتا ہوں اور میں ہی شفاء دیتا ہوں“۔

اللہ نے کسی ویکسین کو ذکر نہیں کیا صرف کھلانے پلانے کا ذکر کیا ہے۔ بلال رشید صاحب پہلے تو آپکو علم ہونا چاہیے ایک عرصے سے ٹی وی ایران میں نیم عالم نماؤں کو عذابا یا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو دین سے نفرت اور روشن خیالوں اور سائنس کے معبود برحق سمجھنے والوں کو دین سے مذاق کرنے کا موقع ملے اور یہ کام وہ عدا سرانجام دیتے ہیں۔

آپ خود قرآن کریم کی اس آیت کے بارے میں کیا کہیں گے۔ یہ آیت نہیں۔۔۔ یا آیت دور جاہلیت والوں کے لئے مخصوص کہیں گے۔ کیا انسان اپنے خورد و نوش میں احتیاط کریں گے تو بیماری سے بچ جائینگے، بات غلط ثابت کریں گے۔

یا ویکسین کی ایجاد سائنس دانوں نے کرنی ہے اس میں اللہ کا کوئی حصہ نہیں ہے آپ تو سائنس نا جاننے والوں کو جاہل اور جاننے والوں کو علم کہتے ہیں۔ قرآن اور محمد سے جاہل کوئی زیادہ معیوب نہیں۔

آپ کرونا کو سیاست سے پاک سمجھتے ہیں، اس میں سیاسی کردار کی نفی کرتے ہیں۔ اس حوالے سے آپ کے

کیا دلائل ہیں۔

آپ کو پیدا ہونے کے بعد اتنے انجکشن لگانے ہونے ورنہ آپ پولیو ویکسین نہ پینے کی وجہ سے گرفتار ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیا پولیو ویکسین ایجاد ہونے سے پہلے کتنے لوگ معذور تھے اور انھوں نے ویکسین نہیں پلائی گئی تھی۔

بیکٹیریا۔

جیسا کہ پہلے بتایا انتہائی حد تک ناقابل دید مخلوق ہے اس کا اندازہ اس تعریف سے ملتا ہے وہ ایک خلیہ ہے ایک خلیہ کی جسامت ساخت کیسی ہوتی ہے وہ میکروسکوپ سے ہی دیکھا جاسکتا ہے اگرچہ بیکٹیریا کی جسامت بہت کم ہے لیکن اس کے نقصانات ناقابل برداشت ناقابل تصور ہے لیکن بیکٹیریا ہر انسان عاقل ایک درس عقلم دیتا ہے کہ نقصانات زیادہ ہیں فائدہ کم ہے۔ اس ناقابل دید مخلوق نے یورپ کو ۱۶۶۰م کو اتنا نقصان مادی پہنچایا اس کا کوئی حساب نہیں علاوہ ازیں سات لاکھ انسان کو کھایا اب کی دفعہ ابھی تک آج کی تاریخ یعنی ۱۷ شعبان ۱۴۴۱ ایک لاکھ دو ہزار انسانوں کو مردہ چھوڑا ہے انسان جو بوتا ہے وہ کاٹتا ہے عقل مند انسان بڑی مصیبت کو بھول نہیں جاتے مگر دیوانہ یا مفرور ۱۶۶۰ بیکٹیریا کشف نہیں ہوا تھا بعد میں کشف ہوا گھروں میں موجود چور چور ہے کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں شاید چور ہے سے نکلنے والی بیکٹیریا کی دوا کشف کیا ہوگا لیکن اللہ سبحانہ جب عذاب نازل کرتے غیر شعوری غیر حضوری طریقے سے ہی عذاب نازل کرتے ہیں ہماری عسکری قیادت ایک تو اپنی اہم ہم سے مفرور ہے دوسری نظام اطلاعات سے مفرور ہے تیسرے دوروں سے مفرور ہے ان کا نظری ہندوستان پر لگے ہوئے ہوں گے یا ملک دین احزاب پر ہوں گے پرانے لوگ پرانے چیزوں پر ہی نظر رکھے اللہ عذاب کرتے سب جو معمول کی سپاہی بلکہ نادیدہ سپاہی ناقابل سمجھ سپاہی پیچھے ہیں معتصم عباسی سے ایک پوریانے کہا تمہاری فوجیں شہر سے باہر لے جائیں ہمیں تکلیف ہوتی ہے ورنہ کہہ کر چپ ہو گیا معتصم نے پوچھا ورنہ کیا مطلب پوریانے کہا تیر سحر ماریں گے معتصم ڈر گئے۔ اس ملک سیاسی و دینی احزاب حرام خور سے باہر والوں سے پیسہ لے کر ملک کو برباد کر رہے ہیں ان کے کردار سے تو عوام مایوس ہے لیکن ملک کی چار دیواری کی حفاظت کرنے کی وجہ سے ابھی تک عسکریوں سے امیدیں باندھے ہوتے ہیں اگر ان کا رویہ ان لادینی سپاہیوں کو مسلط رکھنے ان کی پشت پناہی کرنے کا سلسلہ جاری رہا ہے تو عین ممکن عوام مسجد میں گھر کی چھت پر

یابستر پر ہی دل شکستہ ہو کر آبدیدہ ہو جائیں تع آپ کرونا سے بھی ذلیل حقیر بیکٹیریا لگ گے۔
کرونا اور مکائد شیطانی:-

کرونا کی تفسیر اور توضیح میں کثرت اختلاف سے واضح ہو جاتا ہے وہ ایک حقیقت ناصعہ و ناطقہ نہیں بلکہ شیطان۔۔۔ یا شکل کے تحت ہر صنف و گروہ علاقہ، قارہ اقلیم میں مختلف شکل و صورت میں نمائی کرتا ہے۔ کرونا ایک لفظ مستعار ہے جو ڈراما باز دکھاتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے اس کے مختصر عین ان کے معاونین ملوچات، تلبیسات، تدلیسات میں مہارت رکھتے ہیں، اس طرح کام کرنا کانسوانی سے بھی گرا ہوا کام ہے کیونکہ اللہ سبحانہ عورتوں کی کید عظیم اور شیطین کے مکائد کو کید ضعیف کہتا ہے۔ اتنی طاقت اور قدرت علمی رکھتے ہوئے ضعیف الایمان اہل ادیان سے ڈر کے کہ زمان میں کج آیا ہے۔

کرونا اور شکوک و شبہات:-

ہمارے ملک میں جس طرح کلمھوش آیا اسی طرح قاچا کی کرونا آیا کلمھوش کو تو فوراً جیل میں ڈالا اور ابھی تک جیل میں ہے لیکن کرونا کا حیرت انگیز سے انداز سے حکومت اور صحافیوں نے استقبال کیا جتنا اس نے لوگوں کو مارا اتنا اس کا استقبال زیادہ ہوا۔ کرونا کے آنے والے دن سے آج بروز پیر ۵ ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ کالم نگاروں نے اس کو ایک متنازع مشکوک بنانے میں بہت کردار ادا کیا ہے۔ کبھی کہا یہ تیسری عالمی جنگ کا آغاز ہے، جو وائرس کی جنگ ہے، کسی نے اقتصادی نے امریکا اور چین کی اقتصادی جنگ کہا، کسی نے کہا یہ بل گیٹس نے پھیلا لیا ہے۔ ہم جیسے عام ٹی وی انٹرنیٹ سے ناواقف لوگوں کو بھی محسوس ہونے لگا شاید کچھ ہے راز میں رکھنا چاہتے ہونگے۔ چنانچہ پیر ۵ ذوالحجہ کے اخبار دنیا کی سرخیوں میں آیا ہے بل گیٹس نے کسی امریکی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کرونا پھیلانے میں میرا کوئی کردار نہیں ہے۔

لاک ڈاؤن میں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے ایک دوسرے سے ملنے جلنے ہر قسم کا ملاپ نزدیکی سے گریز کریں تاکہ کرونا کے اثرات سے بچ سکیں۔ ان جیسی ہدایت پر مذاہب نے پہلے سے عمل پیرا ہیں، مسلمانوں سے دوری کفر والحاد بے دینوں سے میل ملاپ کو شعار بنایا ہوا ہے۔ یہاں مدعیان مسلمان کو پتہ نہیں اپنے پڑوس میں کوئی مسلمان بھائی ہے مسیحی یا عیسائی یا ہندو، ہم پہلے ہی ہمسائیوں سے نہیں ملتے، صاحبان حیثیت ہونے کی وجہ یا اپنی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے پڑوسی کی حیثیت سے نہیں دیکھتے۔ ہم کوئی ایسی حرکت کرنے والے نہیں جو

پڑوسیوں کیلئے باعث اذیت و آزار ہو پھر بھی یہ تنہائی صرف ہمارے اپنے ہمارے محلے میں ہی نہیں پورے ملک ایسا ہی ہے۔ یہ تعلیمات مذاہب ہیں کیونکہ مذاہب کی بنیاد تاسیس یہی ہے لہذا ہر ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں تاکہ مذاہب کرونا سے بچ جائیں۔ ہمارے گھر دائیں بائیں اہل سنت کے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے گھر میں عرصہ دس سال سے زائد عرصہ ہوا کسی قسم کی مذہبی سرگرمیاں نہیں ہوتی ہے اس کے باوجود انہیں کہاں سے پتہ چلا کہ گھر والے فلان مذہب سے تعلق رکھتے ہیں؟ دس سال ہوئے گھر سے متصل عالیشان چار منزلہ گھر بنا ہے، بکرا عید کے موقع پر اونٹ، بیل، بکرے کی قربانی کرتے ہیں۔ ہم تو اسلام میں کسی عید کو یا قربانی کو نہیں مانتے کہ ہم بھی گوشت میں تقسیم کریں، قربانی کے بارے میں سنا تھا فقراء، مساکین اور پڑوسی کا بھی حق ہے، لیکن ہمیں کبھی حصہ نہیں دیتے کیونکہ انہیں ہماری اولاد، بنات و بنین ہدایت دیتے ہیں ہم سے فاصلے پر رہو۔ ہمارے دامادوں اور برادر زادوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ اگر ان سے کچھ حاصل کرنا ہے تو ضرورت کی حد تک ملیں ورنہ فاصلہ پر رہیں۔ اسی طرح ہمارے رشتہ داروں کو بھی ہدایت ہے ہم سے فاصلہ پر رہیں یہ تو اللہ کی نعمت سبلی ہے کہ کم سے کم ان کی شر و شقاوت سے محفوظ ہیں۔

کرونا اور لاک ڈاون دو دھاری تلوار ہے ایک طرف موڑیں گے تو اس طرف والے مریں گے اگر دوسری طرف موڑیں گے تو دوسری طرف والے مرجائیں گے۔ اگر کرونا کو نہ روکیں گے تو سرایت سے بہت سے لوگ مریں گے اگر کرونا کو روکنے کے لیے لاک ڈاون کریں گے روزانہ کمائی کر کے کھانے والے مرجائیں گے، دکاندار مریں گے، صنعتیں مریں گیں، بعد میں ارباب صنعت بچا کچا سرمایہ لے کے فرار ہو جائیں گے۔ اب انتظار کریں دیکھتے ہیں کون زیادہ یا کس طرف سے زیادہ مریں گے۔ تقلید کا یہی فائدہ ہے بعد میں کہیں گے ہم تو معصوم نہیں تھے، پہلے کہہ رہے تھے ہمارے اوپر اعتماد کریں ہمارے ساتھ ماہرین تجربہ کار ہیں لیکن جب غلطی ثابت ہوتی ہے تو کہتے ہیں ہم معصوم تو نہیں تھے۔

لاک ڈاون میں نرمی۔

کرونا سے لڑنے کیلئے پہلے مرحلے میں زندگی حیاتیات کی سرگرمیوں، دکان، صنعت، تعلیم وغیرہ کو جام کر کے دو مہینے لاک ڈاون میں رکھنے کے بعد لاک ڈاون کو مزید بڑھایا گیا۔ اس حکمت عملی سے دو تصور سامنے آتے ہیں۔ ایک وہ زیادہ مدت دکھانے سے ڈرتے تھے اس لئے ایسا کرتے تھے اور دوسرا احتمال یہ کہ جوان کو ہدایات

دیتے تھے وہ ایسا کرتے تھے کیونکہ وہ کسی ور کی ہدایات کا انتظار کرتے تھے۔

لاک ڈاؤن۔ ڈاکٹر عسکری رضوی کا تبصرہ:-

۲ ذوالعقد ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے اخبارات دنیا کے کالم میں ایک کالم لاک ڈاؤن سے حاصل شدہ اسباق ہے۔ جہاں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں بظاہر لگتا ہے پاکستانیوں نے کرونا اور اس کے منفی اثرات کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں کیونکہ کسی نے بھی اس صورت حال سے نجات ملنے کی کوئی امید نہیں دی ہے۔ لوگ دو متحارب گروہوں میں بٹ گئے ہیں بعض اپنی صحت کے بارے میں محتاط ہیں اور بعض بلکہ اکثر و بیشتر اس کے وجود سے انکار کر رہے ہیں۔

کرونا اور لاک ڈاؤن:-

لاک ڈاؤن کے نفاذ کا طریقہ جمہوری تھا یا حکم شرعی تھا۔ یہ سوال غیر ملفوظ طریقے سے اذہان میں گردش کر رہا ہے، جمہوری تو قطعاً نہیں تھا لیکن آمریت بھی نہیں کہہ سکتے ہیں ہر ایک اپنی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ مجموعی طور پر دونوں کے بارے میں مثبت کم اور منفی زیادہ ہے۔ جمہوریت کا مفہوم ہمارے۔۔۔ سمجھا جاتا ہے جمہوریت ہر بی ممالک میں پدر مادر آزادی والوں کو کہا جاتا ہے ہمارے ہاں بدتر آمریت اسمبلی ہوتے ہوئے آرڈیننس سے ملک چالنے کو جمہوریت کہا جاتا ہے۔ حزب مخالف منفی انداز میں مخالفت کرے۔ اس حوالے سے قائد حزب اختلاف لاک ڈاؤن کے خلاف نہیں باہر والوں کو بتانا چاہتے ہیں پاکستان میں لاک ڈاؤن کامیاب بنانے میں ہم نے بھرپور تعاون کیا، وہ صرف اپنی تجاویز پر عمل کرنے کا اصرار کرتے تھے جبکہ بلاول نے غیر مشروط عمران کی لاک ڈاؤن کی قیادت کو تسلیم کر لیا ہے۔ اما شرعی حیثیت کے حوالے سے یہاں کوئی سرکاری ترجمان شرعی تو نہیں، سرکاری مفتیوں پر لوگوں کے راضی نہ ہونے کا خدشہ تھا تو انھوں نے مصر کی سرکاری مفتیوں سے فتاویٰ حاصل کیا۔ حضرت محمد کے بعد اور دور راشدین کے بعد یہاں جتنے بھی ترجمان بنے وہ مذاہب کے ترجمان ہیں نہ کے اسلام کے بلکہ عالم اسلام میں بھی ترجمان شرعی نہیں ہے کیونکہ نبی سے لے کر الیٰ یومنا ہذا تک حکومتوں کے اقدامات کی توثیق کرنے والے علماء کو سرکاری مفتی کہتے ہیں جیسے مصر، سعودی عرب، ایران جہاں اس وقت روشن خیال اعتدلال پسندانوں کی حکومت ہے۔ مصر میں تو جمال الدین افغانی کے وہاں پہنچنے کے بعد سے ابھی تک مغرب کے اقدامات کو تجدید اسلام کا نام دے رہا ہے علماء مصر کے فتاویٰ کے بارے میں اظہار

-

کرونا اور لاک ڈاؤن

[illegible]

کے جواب نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا جواب ہوگا بلال بھی کٹے گا جو مغرب چلتا ہے وہ ہمارا فارمولا ہے۔ نیز صوبائی خود مختاری جیسا اگر مشورہ کے لیے بلائیں دانس نہ ماریں گو گونہ کریں لہذا وہ کوئی اور قانونی چارہ جوئی کرنے پر مجبور ہوں گے اس وقت حکمران جماعت مشورے کے لیے جن سے کرنا ضروری ہے نہیں کرتا کیونکہ ان کو خطرہ خطرہ رہتا ہے

لاک ڈاؤن:-

مساجد اور لاک ڈاؤن، ذولفقار کے دور میں ایک مکالمہ ایوب خان اور ذوالفقار بھٹو کے بارے میں چلا تھا جس میں فریقین نے اپنی محبوب پسندیدہ خوبیاں اور کارہائے کار بیان کئے جس میں ایوب خان کے گرویدہ نے ایوب کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہا پاکستان میں پانی ذخیرہ کرنے کی بندوں کا ذکر کیا تو ذوالفقار بھٹو کے طوطی نے کہا ہمارے محبوب قائد ذوالفقار بھٹو بھی ان سے کم نہیں انھوں نے آٹے بند چینی بند ڈالڈال بند کارخانہ بند کیے تھے۔ آج بھٹو کے وارثین نے منصب اور وارثین فکر نے بھی بھٹو کی دیرینہ خواہش کو عمل پیرا ہو کر کرونا کا شکار میں دین کو بند کرنا تھا وہ پی پی کا دیرینہ آرزو دین کو بند کرنے کیلئے مزارات کھلے، شراب خانے رقص خانے کھلے ہیں، سندھی ثقافت اجتماعیات میں دین قرآن محمد حتی اللہ کا نام بند کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ جمعہ جماعت مساجد کھلی ہوئی تھیں اس نے موقع محل کے انتظار میں جب ۱۴۴۱ق کے پہلے مہینوں میں اللہ کی طرف سے دین سے جنگ کرنے والوں پر پہلے سندھ کتوں کو چھوڑا تھا لوگوں نے ان کو مارنے کا کہا تو بھٹو کے وارثین نے کتوں سے دفاع کرنے ہوئے ایسا کرنے سے منع کیا۔ اس کے بعد اللہ نے کرونا کا بھیجا تو ان کو غصہ آیا تو انھوں نے جمعہ و جماعت کو بند کرنے کا حکم نامہ جاری کیا۔

لاک ڈاؤن:-

لاک ڈاؤن کی واحد سند دنیا خاص کر مغرب والوں نے کہا ہے ان کے مقابل میں بعض نے کہا ہے فلاں فلاں مغربی حالت نے لاک ڈاؤن نہیں کہا ہے لاک ڈاؤن غلط ہونے کی علیل بہترین نظام قانون پر عمل درآمد کی ثقافت رکھنے والے ملکوں کی صورت حال بڑھتے رہنا اس بات کی دلیل ہے یہ حال نہیں ہو سکا۔ خود پاکستان میں جتنا لاک ڈاؤن تسلیم کر گیا اس کرونا کو پھیلانے کو یا معاونت میں ہوتا گیا۔

خورشید ندیم نے کہا جب انسانی جان کو خطرہ لاحق ہو تو اللہ کے گھر کو بھی بند کرنا پڑا۔ لیکن اللہ کے گھر کو اللہ

نماز پڑھنا ہے۔

کورونا اور لاک ڈاؤن

کرین۔

لاک ڈاؤن قانون نافذ کرنا تھا یا قانون توڑنا تھا؟

لیکن اسے ختم نہیں کر سکتے کہ آگ باقی رکھیں اور حرارت کو روک لیں یہ صرف خالق آگ ہی کر سکتے ہے۔

کرونا اور مساجد:-

کیونکہ یہاں سے نام محمد بلند ہوتا ہے اگر حکومت مساجد کے احترام پہلے رکھتے اور آج قومی بچاؤ کی خاطر مساجد

بین کریں، کہتے ہیں تو عوام جلدی سے قبول کرتے ہیں جنہوں نے مساجد بند کرنے کے احکام جاری کئے ہیں

جنہوں نے مندرگر بے کھولے ہیں بنائے ہیں۔ ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ بقرہ ۱۱۴ ﴿وَمَا لَهُمْ آلَا يَعْلَبُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يُصَلُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أُولَٰئِهِ إِلَّا أُولِیَٰؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ انفال ۳۴ ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾ جن ۱۸

کرونا اور تاریخ علوم نقلیات میں سے ہیں جب تک اس کی خبریں جھوٹے ہونے کی حیثیت میں کوئی دلیل عقلی یا وحی الہی سے ثابت نہ ہو تو بھی ماننا پڑیگا نہیں مانا تو نقصان ہوگا، کیونکہ تاریخ قانون طبیعت کی لفظی ترجمہ ہے، طبیعت میں سورج چاند ستارے زمین انسان سب آتے ہیں تو انسان پر گزرنے والی بہت سی تاریخ قرآن میں آیا ہے۔

کرونا اور مساجد:-

کرونا اور مساجد جمع نا پذیر، مساجد کھلی رہیں گی تو کرونا پھیلتا جائے گا، علماء کو یہ بات سمجھ میں آنا چاہیے جب مساجد والے کہہ رہے ہیں جب مارکیٹ کھل گئی تو صرف مساجد کیوں بند رہیں؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ مساجد بند رہنے پر اصرار کون کرتا ہے؟ وہی کرتے ہیں جو مساجد کے خلاف ان کے منشور میں مساجد بند کرنا ہے۔ مساجد کھولے رکھنے کی بات کون کرتا ہے؟ وہی کرتا ہے جس کی تمام حیثیت مساجد سے قائم ہے۔

کرونا اور مساجد پر تالہ:-

کرونا کی ابتدائی دنوں میں لاک ڈاؤن کے تحت تمام مراکز اجتماع ہوٹل ریسٹورنٹ سینما گھر کلب خانوں اور مارکیٹوں کے ساتھ مساجد پر بھی تالا لگایا گیا ۹۸ فی صد مسلمان ملک میں سیکولر حکمرانوں نے جمعہ جماعت اور مساجد کی اجتماع اور سینما کلب رقص خانوں میں تمیز ختم کر کے موسیٰ اور فرعون یکساں بناتے ہوئے جمعہ اور جماعت میں پابندی سے شرکت کرنے والے مسلمانوں نے مزاحمت کیا تو بعض نے تو لاٹھی مکا کھایا اور بعض کو جیل بھیجا گیا آئمہ جماعت و جمعہ اور نمازیوں کو ٹھنڈا اور خاموش کرنے کے لیے مصر ایران سعودی عرب کے اقدامات کے علاوہ وہاں سے فتاویٰ بھی پیش کیا اس پابندی کا اگر سند شرعی تلاش کریں گے تو علماء ازہرو سعودی و ایران کے فتاویٰ پیش کریں۔ چنانچہ ۲۰ ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے اخبار دنیا کے ایک کالم

سیاست کے عنوان سے مجیب الرحمن شامی مفتیان پاکستان کو بہت سنایا کیونکہ یہ دین اللہ کی ہے اس دین کی کتاب کا نام قرآن ہے قرآن میں نبی کریم نے فرمایا ہے جبر و اکراہ تشدد سے دین نہ پھیلاؤ، مسلمانوں کے احکام کا مصدر قرآن ہے اسوة صرف محمد ہے، علماء ترجمان ہیں، عند الاختلاف وہ سند قرآن سے دینے کے ذمہ دار ہیں کوئی عالم دین اللہ کی حجت نہیں ہے چاہے مصر سے تعلق رکھتا ہو یا ایران عراق سے یا سعودی عرب سے یا پاکستان سے سب کو اپنے فتویٰ کی سند دینا ہوگا۔ جماعت جمعہ یہ تینوں شعائر اسلام ہیں یہاں حکومتی اقدام کو سرسری سطحی لینا درست نہیں کیونکہ یہ دین ہے وہ بھی ایمان باللہ و ایمان با آخرت کے بعد دین کا پہلا مظہر صلاۃ ہے تمام مظاہر عبادتیں صوم و حج تک کہیں معذوریت پیش آئی چھوڑ سکتے ہیں نماز کسی صورت میں نہیں چھٹ سکتی کیونکہ رابطہ عبد و معبود ٹوٹ جاتا ہے وہ بھی مساجد میں جماعت کے ساتھ۔ بقرہ ۱۱۲، ۱۸۷، اعراف ۴۰، ”یصدون عن سبیل“ انفال۔ ۴۷، ابراہیم۔ ۳، حج۔ ۲۰، اور مساجد اعم از جمعہ جماعت نماز کے لئے بنایا گیا ہے اس کا اپنا فلسفہ ہے تینوں کا ذکر قرآن سورہ جمعہ اور دس سالہ دور رسالت اس کی سند ہے نماز خوف حدیبیہ میں روکنے والے لشکر مشرکین کے سامنے ادا کیا یہاں قصر کا حکم آیا مسلمان مجاہدین کو محاذوں پر نماز پڑھنی ہے حالت جنگ میں بھی اس کو چھوڑنا نہیں ہے ”یصدون عن المساجد“ آیا ہے جماعت سنت و سیرت عملی رسول اللہ سے ثابت ہے حکومت کا اپنے ان اقدامات کی اسناد عالم اسلامی کے مراکز و مراجع کے تین متعارف ہے مصر سعودی عرب ایران ان تینوں میں یہ اقدامات کئے تھے اس کے علاوہ حکومت نے مصر کے جامع ازہر سے تحریراً بھی فتویٰ حاصل کرنے کا ذکر آیا لیکن جمعہ جماعت دونوں سنت و سیرت حضرت محمد ۲۳ سالہ سے ثابت ہے جہاں نص صریح قرآن ہو سنت عملی رسول اللہ ہونے پر سب کا اتفاق عملی ہو وہاں کسی کا فتویٰ نہیں چلتا اصولی طور پر فتویٰ صرف اللہ ہی دیتا ہے نبی کو بھی حق حاصل نہیں چہ جائے کہ مصر ایران سعودی علماء کو حاصل ہو لیکن حکومت وہاں سے فتاویٰ طلب کرنا لمحہ فکر یہ اور سوالیہ ہے ان کو چاہیئے تھا یہاں کے علماء سے مطالبہ دلیل کرتے، علماء و مجتہدین کے فتاویٰ کی صحت ہونا مشکوک ہے مشکوک کو یقین پر مقدم رکھنے کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ ہم ان تینوں مراکز کے فتاویٰ کے مصادر و ماخذ کو دیکھنا ہے انہوں نے کس سند قرآنی اور سنت عملی رسول اللہ سے استناد کیا آئے پہلے مصر کو دیکھتے ہیں علماء مصر کو پڑھنے سے پہلے مصر کے ماقبل فتح اسلام اور مابعد فتح اسلامی دور اقتدار فتح اور اس کے بعد فاطمین اور ان کے بعد ابوبین اور ان کے بعد جمال عبدالناصر

کے ساتھ علماء کا کیا رویہ تھا یہاں خود کو ماقبل الفتح اور مابعد الفتح اور اس کے فاتح ہے عمرو بن عاص کی کردار اثرات عزائم منویات کے علاوہ یہاں ایک طویل عرصہ حکمرانی کرنے والے فاطمین اور ان کے بعد ابوبین کا کردار بھی دیکھنا ہوگا۔

کرونا کے بارے میں حکومتی اقدامات مشکوک:-

کراچی میں جس دن لاک ڈاؤن کیا گیا اس دن مارکیٹوں میں بہت رش ہو گیا دوسرا اخباروں میں آیا لوگوں کی عدم احتیاط کی وجہ سے کرونا کیسز میں اضافہ ہو گیا۔ ایک جلوس کی حکومت نے اجازت بھی دی، اس بارے میں نہیں جلوس کی وجہ سے کیسز بڑھ گئے۔ علامہ طالب جوہری کی نماز جنازہ میں بہت رش تھا قدم رکھنے کی جگہ نہیں تھی یہاں حکومتی انتظامیہ بھی شریک ہوئی لیکن دوسرے اخبار میں نہیں آیا اس کی وجہ سے زیادہ کیسز آئے۔ اکیس رمضان کو جلوس نکالنے کی بغیر تحریر اجازت دی۔ یکم شوال ۱۴۴۱ھ کو روز ارتکاب منہیات محرمات از دین خروج از دین و شریعت کو روز عید مسلمین کا نام رکھ کر دین کا مسخرہ اہانت، جسارت کرتے ہیں۔ حکومتی ارکان اور ان کے رعایت یافتوں کی خوشی غریبوں کے یوم حسرت کو عید مسلمین قرار دے کر اجازت دی۔

کرونا کے بارے میں اظہار خیال:-

- ۱۔ کرونا نامی کوئی وائرس کا ہونا انکار نہ پذیر ہے۔
- ۲۔ اس کا پھیلاؤ طبعی تھا یا کسی نے پھیلا یا تھا اختلاف پایا جاتا ہے۔
- ۳۔ یورپ میں اس سے برآمد نتائج تو ابتر ہی ہے انکار ممکن نہیں۔
- ۴۔ پاکستان میں اس میں سیاست کا دخل زیادہ ہونے کے زیادہ قرآن و شواہد ملے ہیں۔

ملک مکمل لاک ڈاؤن:-

طواف واجب کے سات چکر ہیں اس سے کم و زیادہ باطل ہیں کسی حاجی کو حج سے واپس اپنے ملک میں پہنچنے کے بعد شک ہو گیا کہ اس کے طواف کی تعداد غلط تو نہیں تھی؟ مرحوم آغا خوئی سے پوچھا اس کا کیا حل ہے آغا نے فرمایا احتیاط ہے آئندہ سال دوبارہ جائیں تو ایک بزرگ مزاحیہ عالم دین نے آغا خوئی سے پوچھا آپ کو یہ فتویٰ دینے میں زحمت تو نہیں ہوئی، زحمت تو اس بیچارے کو ہوگی جو دوبارہ جائیگا۔ ملک میں جاری مصیبت کرونا سے نجات کیلئے وزیراعظم، صدر علوی، آرمی چیف کا تنہا نہیں بلکہ تمام عالمی سربراہوں کا بھی یہ نسخہ کیمیاء ہے

- جب کوئی مصیبت کے عالم میں سوچنے سمجھنے کی فہرست نہ ہونے کی صورت میں سب کی ایک ہی رائے ہوتی ہے دوسری رائے بیوقوفی، مسخرہ استہزاء کا سبب بن سکتا ہے اس وقت سے استفادہ لیتے ہوئے سابق صدر آصف زرداری نے کیا ہے اخبار دنیا بدھ ۲۹ رجب ۱۴۴۱ھ میں آیا ہے بلاول بھٹو بیانیہ پر مکمل عمل کیا جائے تاکہ یہی ان کی سیاسی بصیرت ہے لیکن ان سب سے ایک سوال ہے اس سلسلے میں کیا کوئی اور تجاویز بھی ہے یا عذاب اللہ کی طرف سے ہونے کی وجہ سے قدرت فیصلہ بھی سلب ہو چکی ہے۔ اللہ سبحانہ اپنے مستحق عذاب کو اپنے گرفت میں لیتے وقت حسن تدبیر بھی سلب کرتے ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم کو دریا عبور کرنے کے لیے سحر کیا ہوگا یا معجزہ کیا ہوگا عبور کرنے کیلئے دریا شکاف کیا وہ بغیر سوچ کے کود گئے۔ اگر لاک ڈاؤن نہ ہوتے تو یہ عذاب ہمہ گیری نہیں ہوتے۔

لاک ڈاؤن موجب شکوک شبہات ہے:-

- ۱۔ بعض ممالک نے لاک ڈاؤن نہیں کیا بلکہ اسکی مخالفت کی ہے۔
- ۲۔ ملک میں بعض جگہوں پر اس حکم کو مسترد کیا۔
- ۳۔ لاک ڈاؤن سے ناقابل تلافی نقصانات بتائے ہیں
- ۴۔ بیلاروس کے صدر نے لاک ڈاؤن کو پاگل پن کہا ہے۔
- ۵۔ خود یورپ میں بھی لوگوں نے مخالفت کی ہے۔
- ۶۔ لوگوں کے دلوں میں نفرت کدورتیں جنم پائیں۔
- ۷۔ کراچی اسلام آباد کے ڈاکٹروں نے اکثر و بیشتر مریضوں کو رونا سے متاثر نہیں بلکہ دیگر امراض سے مرنے کی تصدیق کی ہے

۸۔ بہت سے مریض بغیر دواء کے صحت یاب ہوئے ان کا اعلان نہیں کیا۔

۹۔ ہسپتالوں میں جو بھی گیا اسے کرونا سے متاثر بتایا گیا۔

موسوعہ کویتہ ج ۲ ص ۱۶۵ پر نماز باجماعت کے حکم کے بارے میں سورہ نساء ۱۰۳ سے استناد کیا ہے۔ اس میں حکم صلاۃ ہے یہاں جتنی روایات ہیں وہ صلاۃ باجماعت اور افراد میں فضیلت کا ذکر ہے۔ لاک ڈاؤن کا افتتاح مساجد میں جمعہ و جماعت پر پابندی سے ہوا:-

اہل دین اہل صوم و صلات حکومتی اقدامات کی مزاحمت تو نہیں کر سکتے تھے، جمعہ کے دن ان کی مزاحمتوں کے شواہد سامنے آئے، جس کی وجہ سے علماء اور مومنین کے دلوں میں حکومت کے بارے میں شکوک و شبہات جنم لئے کہ حکومت اس سلسلے میں برے عزائم و منویات رکھتی ہے کیونکہ انھوں نے پہلے مرحلے میں علماء سے اس بارے میں حکم شرعی استفسار نہیں کیا۔ حکومت نے صرف سرکاری علماء سے مشورے طلب کئے تھے لہذا کرونا اور صلاۃ اور مساجد میں تضاد سلب و ایجاب نظر آیا۔ یہاں سے اہل اسلام بالخصوص صلاۃ و صوم، یہ جانا چاہتے ہیں کہ صوم و صلاۃ مساجد کی قرآن کریم میں کیا حیثیت ہے؟ کیا حکومت وقت کو جمعہ جماعت مساجد کو بند کرنے کا حق پہنچتا ہے حال کہ ان سے حکومت کے خلاف کوئی تحریک مزاحمت میں پہل نہیں ہوئی ہے۔

کرونا اور صلاۃ:-

اگر یہ سوال واستفسار کریں کہ کرونا اور صلاۃ میں کیا رشتہ ہے۔ کرونا کو صلاۃ سے جوڑنا کی کیا منطق ہے۔ منطق کیلئے کسی لمبی چوڑی ضخیم کی ضرورت نہیں مختصر سا رابطہ رشتہ کافی ہے۔ آئندہ آنے والے زمانوں میں کرونا کیسے آیا اور جا آیا تو پہلے لوگوں کے کیا اقدامات تھے، کرونا نے عام لوگوں کے اذہان میں کردار میں کیا اثرات چھوٹے ہیں۔ اس میں بھی تمام حالات اقدامات کے بارے میں معلومات جو حاصل ہے وہ ضبط تحریر میں چھوڑتا ہوں۔ کرونا ہمارے ملک پاکستان ابھی پہنچا ہے۔ اخباروں میں ایران سعودی کویت میں مساجد بند کرنے کے حوالے سے اظہار الحق صحافی روزنامہ دنیا میں اپنے کالم میں لکھا ہے۔ کویت میں سرکاری سطح پر اعلان ہوا ”حیی الصلاۃ حیی الدین فی حالة العمل“۔ دین کوئی قابل اعتماد توجہ نہیں بنتی ہے اگر اس میں کوئی عمل حیات بخش نہ ہو۔

صلاۃ تنہا عبادت مسلمین نہیں بلکہ تمام ادیان سماوی میں موجود دین بھی تھے عمل ہے، اس کی اصل اسلام سے پہلے دین یہود، دین نصاریٰ میں تھی۔ اسلام میں کچھ تغیر و اضافہ کے ساتھ انجام دی ہے۔ اصل وجود صلاۃ کے بارے میں قرآن کی ان آیات میں آیا ہے

صلاۃ عربی زبان میں دعاء کو کہتے ہیں مصطلح قرآن کریم میں صلاۃ اعمال مخصوص قیوم رکوع و سجود میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں صلاۃ تین عناصر سے مرکب ہے، ایک دل میں خالص اللہ کے لئے نیت کرنا دوسرا زبانی ہے یعنی سورہ فاتحہ اور تکبیرہ الاحرام و دیگر اذکار ہیں اور تیسرا قیام، رکوع، سجود و تشهد کے لئے ہے۔ صلاۃ

کی مجموعی صورت حال کے بارے میں وارد روایات کا ذکر کرتے ہیں۔ کتاب روح الدین اسلمای تالیف عبدالفتاح طیار ص ۲۳۴ مدرس فلسفہ اپنی کتاب فلسفہ دین میں لکھتے ہیں ”اننا لا نستطيع ان نستخلص اصل دین فان نفع له تعريظ فهو صله و علاقة معروفه و مراده تنتار روح المكرويه بها بين القدره الحفه التي تشعر هي الننا تابعة بها وان مقدر التاتحتہ مشبها۔

اگر اس بارے میں ہم صلاۃ دین اسلام میں مقام و منزلت بیان کریں گے تو حکومت کو اس بارے میں واضح، روشن، قانع کنندہ جواب دینا پڑے گا حکومت چونکہ جواب دینے سے قاصر اور عاجز تھی اس لئے انہوں نے جامع الازہر سے فتویٰ لیا ایسے مواقع اور ایسے مسائل کے بارے میں حکم شرعی تنہا فتاویٰ کافی نہیں، حالیہ فتویٰ کافی ہوتا تو یہاں آپ کے سرکاری علماء سے کہتے مصر سے لینے کی کیا ضرورت تھی؟ اگر فتویٰ قرآن اور سیرت عملی رسول اللہ سے استناد نہیں ہے، علماء جامع الازہر کی کوئی شرعی حیثیت پاکستان کے علماء سے ہٹ کر نہیں ہے۔

جامعہ الازہر کے مفتیان کے فتویٰ اللہ کے فتاویٰ نہیں ہیں کیونکہ حکم یہ ہے، حلال و حرام جائز و ناجائز حسب آیات محکمات مخصوص بہ اللہ سبحانہ ہے حتی رسول اللہ بھی اس میں شریک نہیں ہیں ورنہ تشریع تو حید میں خلل آئے گا لہذا جب رسول اللہ کو یہ حق حاصل نہیں تو یہ حق اہل بیت اور اصحاب کو بھی حاصل نہیں ہوگا چے جائیکہ علماء پاکستان دیوبند و بریلوی یا مصر و سعودی ایران و عراق کے علماء کو حاصل ہو۔ اس کے علاوہ عصر معاصر میں ممالک اسلامی کے کسی بھی علماء کا فتاویٰ دیگر ملکوں والوں پر نافذ نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت تمام ملکوں کے علماء ایک مذہب خاص سے وابستہ ہیں۔ جامعہ الازہر کے علماء اندر سے وابستہ بفرقہ اسماعیلی ہیں کیونکہ جامع الازہر معز الدین باللہ کے دور میں اس کے قائد لشکر جوہر صیقل نے معز الدین مصر آمد کے بعد اس کے مذہب والوں کے تعلیم و تربیت کی خاطر بنائی تھی نے اسماعیلی فرقہ سے وابستہ مسائل بتانے کیلئے بنائی ہے۔

صلاۃ جماعت، صلاۃ جمعہ حالت خوف میں بھی واجب ہے بعض روایت تارک جماعت کو خارج از ملت قرار دیا ہے۔ حدیبیہ میشرکین کے لشکر کو خیال ہی نہیں آیا اس وقت بہترین موقعہ جو نہی نماز ختم ہوئی انہیں احساس ہوا کہ یہ مارنے کا اچھا موقع ہے اگلے موقع پر ماریں گے۔ اللہ نے یہاں بیک وقت دو ہدایات دیں، ایک گروہ نماز پڑھے دوسرا گروہ نمازیوں کی حفاظت کرے، دوسرا نماز کو قصر پڑھیں۔ قصر نماز صرف حالت خوف میں واجب یا جائز ہے احکام الہی میں مداخلت کرنے والوں نے ہر سفر میں قصر کروایا جس کی کوئی دلیل نہیں

ہمارے بلتستان میں لوگ ۲۰ کلومیٹر بازار میں سودا لینے جاتے وقت نماز قصر پڑھتے ہیں۔ صلاۃ جماعت نبی کریم کی سنت اور سیرت ہی رہی۔

صلاۃ ایمان باللہ وبالیوم الآخر ونبوت حضرت محمدؐ کے بعد صدق دل سے مومن مسلمان ہونے کی نشانی میں صلاۃ کو گردانا ہے ﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ.. بقرہ ۲﴾ قرآن کریم میں اللہ کے نیک بندے جب اقتدار میں آتے ہیں تو وہ اقامۃ صلاۃ کرتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے حکمرانوں کو یہ توفیق کبھی نصیب نہیں ہوتی کہ وہ اقامۃ نماز کے بارے میں کچھ کلمات فرمائیں۔ بہر حال صلاۃ ایمانیات کے بعد ارکان اسلام کا پہلا رکن ہے پہلے احکام تکلیف میں سے ہے۔ قرآن کریم میں صلاۃ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہو سکتا ہے صلاۃ سے متعلق تمام عناصر کی تفصیل قرآن میں تکرار اور اصرار کے ساتھ آئی ہے۔

- ۱۔ صلاۃ اوقات مخصوصہ میں پڑھے ہے نساء ۱۰۳۔ دن کے ابتداء اور انتہا اور کچھ رات۔۔۔ آیت ۱۱۴
- ۲۔ خاص کر صلاۃ وسطیٰ کی زیادہ سفارش کی گئی ہے بقرہ ۳۳
- ۳۔ نماز باخشوع مقبول عند اللہ مومنون ۲۱۲
- ۴۔ نماز کی حفاظت کریں معارج ۳۴، ۳۵
- ۵۔ صلاۃ میں سہو مستحق جہنم بنتا ہے ماعون ۴، ۵
- ۶۔ تارک نماز کا ٹھکانہ جہنم ہے مدثر ۴۲، ۴۳
- ۷۔ صلاۃ با وضو ہوتی ہے مائدہ ۶۔

مصریوں کا اسلام:-

مصر کتاب شرح مقالات حریری ج ۲ ص ۳۸۶ پر آیا ہے کہ مصر مصرین ہر مس ہر وس جدا اسکندر کے نام سے منسوب ہے۔

اہل لغت نے کہا ہے مصر لغت میں حد کو کہتے ہیں مصر مغرب اور مشرق کے درمیان واقع اپنی ورید نے کہا ہر بڑے شہر کو مصر کہتے ہیں۔ مصر کی تاریخ قدیم حضرت ابراہیم خلیل کے دور سے ملتے ہے۔ حضرت یعقوب کے

زمانے میں فلسطین گاؤں میں شمار ہوتا تھا جبکہ مصر ایک ترقی یافتہ مدن میں شمار ہوتا تھا۔ یہاں کی درآمد زراعت تھی زمین کی زرخیزی وسط شہر سے دریائے نیل گزرتا ہے جو سابق زمانے میں ایک قسم کا معبود بنا ہوا تھا، جس میں ہر سال ایک جوان لڑکی کو لباس و زیورات پہنا کر پھینکتے تھے، پھر سطح پانی کو دیکھ کر بادشاہ خراج کا تعین کرتے تھے۔ یہاں بت پرستی، نیل پرستی اور شخصیت پرستی سے استعمار گری سے گزرتا ہوا پھر مستعمرات روم واقع ہونے کے بعد عالم اسلام میں یہ خریطہ ۷ ہجری کو داخل ہوئے۔ کوئی بھی ملک قدیم تمدن کے حاصل ہو اس میں ہر مل و نخل سابقہ کا بقایا ہوتا ہے اہل مصر تسلیم لشکر اسلام اس لیے ہوتے روم نے لشکر اسلام سے جنگ میں ان کو تنہا چھوڑا تھا اس وجہ سے بعض دین مسیحی سے دل برداشتہ ہو گئے تھے اس وقت مصر پر حاکم اساقف ابا طریق تھے ان کا سلوک بھی اچھا نہیں لہذا مصر جب خریطہ اسلامی میں داخل ہوا تو ”عن رجاء عن طوع“ داخل نہیں ہوا لہذا بہت مسیحین اپنی نصرانیت پر باقی رہے نیز اس کا فاتح عمرو بن عاص تھا جس کی توجہ صرف جمع مال پر تھی، اس کے دل میں اسلام داخل نہیں ہوئے تھے چنانچہ نبی کریم نے انکو جنگ سلاسل بھیجتے وقت فرمایا وہاں بہت غنیمت ملیں گے کیونکہ آپ عمرو بن عاص کی ذہنیت سے واقف تھے۔ بنی وائل کا خاندان لوٹ مار ان کا شغل کسب تھا چنانچہ ان کا یہ بدکردار قریش اپنے لئے ننگ و عار سمجھتے تھے یہاں سے ہر وہ شخص جو باہر مکہ سے آتے تھے ان کو تحفظ دین کیلئے تمام قریش سوائے بنی وائل ایک حلف الفضول عبداللہ بن جذعان کے گھر میں منعقد کیا تھا۔ دین اسلام میں دل و جان سے شوق و رغبت میں ایمان نہیں لائے تھے بلکہ غلبہ اسلام کو دیکھ کر مرعوب ہو کر اسلام لائے تھے۔

مصر ارض اسلام میں داخل ہونے سے پہلے مستعمرات امپراطوری روم ہوتے تھے۔ مصر کے فاتح عمرو بن عاص، متوفی ۳۳ھ مصر اور اس کا فاتح دونوں اسلام کا مقروض ہے۔ اسلام کو قبول کرنے یا اسلام کو اٹھانے میں دونوں مخلص نہیں تھے۔ اہل مصر نصاریٰ روم کے ہاتھوں نصاریٰ ہو گئے تھے لشکر اسلام آنے سے پہلے انہوں نے روم سے مدد مانگی تھی لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا تھا لہذا وہ حالے یاس و ناامیدی میں ایمان لائے تھے۔ عمرو بن عاص کے بارے میں یہ جملہ نبی کریم سے منسوب کرتے ہیں، ”اسلم الناس و امن عمرو بن عاص“ یہ نبی کریم پر افتراء ہے۔ اجتماعی عسکریوں کی تسلیم دین قابل تعریف اس وقت درست قرار پائیں گے۔ جب دین اپنی غربت بے بسی کسما پرسی بے چارگی کے دور میں ہو وہاں کوئی اجتماعی سیاسی عسکری صلاحیت کے حامل انسان تسلیم ہو جائیں جیسے ایمان ابو بکر، ایمان عثمان، ایمان طلحہ، ایمان زبیر، ایمان عمر بن خطاب، ایمان حمزہ پر مقدم

تھے۔ اگر ان کے ایمان میں کچھ حصہ دفاع از خاندان شامل ہے لیکن عمرو بن عاص کے ایمان کو خالص ایمان لینا اسلام گردانا بدعتی پر مبنی ہے، شاید یہ اسی سازش تقدس اصحاب کو حصہ ہو جہاں صاحبان فضائل کو کم کر کے بے فضیلت مشکوک افراد کو اٹھائیں۔ فوجی جرنیلوں بعد از یقین ہزیمت تسلیم ہوتا اسلام اعراب کہلاتے ہیں اس کو ایمان حقیقی نہیں کہتے ہیں۔ اب آتے ہیں عمرو بن عاص مکہ کے ان دس بارہ خاندان میں سے ایک سے تھے جو اپنی کثرت افرادی کے حوالے بڑا خاندان گنا جاتا تھا۔ وہ اس لحاظ سے مغرور متکبر عنادی خاندان تھے مکہ میں حروب فجار کے بعد ایک حلف الفضول وجود میں آیا یعنی صاحب فضیلت اور شرافت مندی کی پاسداری کریں گے مکہ میں ایک زبیدہ کچھ سامان فروخت کیلئے یہاں لائے تھے تو عاص بن وائل۔۔۔ نے سارا سامان خریدا، سامان وصول کرنے کے بعد جب اس نے قیمت طلب کی تو عاص ٹال مٹول کر کے اور پھر دھمکی دے کر بھگایا تو یہ شخص کوہ ابو قیس پر جا کر اشراف مکہ والوں سے فریاد درسی بلند کیا، عمرو بن عاص اس فعل خسیس خبیث کے مرتکب کا بیٹا ہے۔

مصر مفتوحہ عمرو بن عاص عمرو بن عاص وائل:-

- ۱۔ عاص بن وائل اپنے خاندان کی کثرت افرادی کے مباہات میں افراد گننے قبرستان میں مدفون مردوں کو گننے گئے تھے، اس کے اس غیر عاقلانہ حرکت کی مذمت میں سورۃ تکوین نازل ہوئی ہے۔
- ۲۔ نبی کریم کے ابتداء دعوت کے دوران جب انکے فرزند کا انتقال ہوا تو عاص نے مشرکین سے کہا اتر رہا ہے ان کے دعویٰ نبوت خود ان کی ذات تک محدود رہیں گے تو اللہ سورہ کوثر نازل کیا۔
- ۳۔ جب مشرکین کا تازہ مسلمانوں کے ساتھ ظلم و زیادتی بڑھتی گئی تو نبی کریم نے ان کو بادشاہ حبش کے ہاں پناہ لینے کیلئے کہا تو یہ عمرو بن عاص تحفہ تحائف لے کے حبش گئے۔ بادشاہ حبش سے درخواست کی کہ مہاجرین کو ان کے حوالے کریں، بادشاہ حبش نہیں مانے لیکن مدینہ میں نبی کریم کو ہر آئے دن فتح نصیب ہونے کے بعد مشرکین میں خوف و ہراس بڑھ گیا۔ عمرو بن عاص نے مشرکین کو سمجھایا آپ تحفہ تحائف جمع کریں ہم دوبارہ بادشاہ حبش سے درخواست کرتے ہیں مہاجرین کو ہمارے حوالے کریں تو بادشاہ حبش نے ان کو ڈانٹا کہ میں اپنے ہاں پناہ ہندوں کو کیسے تمہارے حوالے کروں۔ یہاں سے مایوس ہو کر مکہ آئے، خالد بن ولید، عثمان بن طلحہ کو مدینہ جاتے دیکھ کر وہ ان کے ساتھ شامل ہو کے مدینہ پہنچے۔ یہ وہ جنگجو تھے جنکی حکمت عملی مشکلات سے نکلنے کی حیلہ

سازی میں مہارت رکھتے تھے باقی وہ دین و شریعت کے پابند نہیں تھے انہوں نے مادام عمر بن خطاب حتی عثمان تک کو خراج مصر نہیں دیا اور خود ابریشم دیباچ پہنتے تھے عیاشی کرتے تھے وہ خلیفہ کو پسند نہیں تھے چنانچہ انہوں نے عثمان کو بھی خراج نہیں دیا اور بعد میں معاویہ سے مادام العمر خراج معاف کرایا۔
۲۔ عثمان کے گھر کا محاصرہ آخر میں قتل مصریوں نے ہی کیا تھا۔

۳۔ اہل مصر نصرائیت سے مسلمان ہوئے تھے وہ روم کی طرف سے منصوب بادشاہ کی عدم توجہ سے دل برداشتہ تھے بعض اس نصرائیت پر باقی تھے ابھی تک ۴۰ فی صد مسیحی تھے وہاں کسی کی سفارش اور توبہ واناے کی وجہ سے انہیں معافی ملی ابوہنیفہ امام مالک امام شافعی تینوں ابتداء ابن عباس کے خلاف عباسیوں کے حامی تھے اس کی کیا بنیاد تھے غور طلب ہے اہل اسلام سے کدورت کی وجہ سے فاطمین یہاں بغیر جنگ کے داخل ہوئے اور حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوتے یہاں سے دیگر علاقے بھی فتح کئے۔

۴۔ معز الدولہ فاطمی نے دو عالم دین مسلمانوں کو قصر سلطنت میں بلا کر اپنے حضور میں ان دونوں سے سوال کیا رسول اللہ افضل ہے یا امیر المومنین معز الدولہ افضل ہے اس سوال پر غصہ نہیں جواب نہ دینے کی وجہ سے ان کو رخصت کر کے بعد میں قتل کیا۔

۵۔ جب ان کے آخری حاکم مستعفی ہو کر امامت و ریاست صلاح الدین کو سونپا تو ان لوگوں نے تقیہ کیا جو ان کی اس اساس تھے وہ لوگ دین و شریعت میں تابع امام شافعی تھے شافعیین نماز میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے ہیں لہذا لوگ سمجھتے ہیں یہ لوگ سنی المذہب ہے ایسا نہیں امام شافعی اقتدار کو بیت علوی میں رکھنے کے داعی تھے چنانچہ اس الزام میں امام شافعی کو مغرب سے گرفتار کر کے بغداد میں ہارون کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے توبہ انا بے کیا۔

مصر ملتقی المذاہب:-

مذاہب کے حوالے سے عالم اسلامی کا پیریس ہے جہاں مذاہب الحادیہ کفریہ، ادیان گذرشتہ وابستہ مذاہب مسلمانوں کے بت قانون کا شہر ہے، مسلمانوں سے وابستہ تمام مذاہب صوفیہ قادریہ نقشبندیہ بریلوی دیوبندی و ہابی سب پائے جاتے ہیں ال لیے وہاں کسی بھی دور میں اسلام خالص کی اقتدار قائم ہونے نہیں دیتے۔ اس لئے اسلام مخالف اسلام کی تحریکوں کو کامیابیاں ہوتی ہے تحریکوں کے لئے یہاں فضاء ساز گار ملتی

اگر قرآن مسلمانوں اور نصاریٰ کو وحدت کی دعوت دیتے ہیں تو کیوں خود مسلمانوں میں وحدت قائم کرنے میں کیا اشکال ہے۔ اس منطق تلخیص ابلیس و تدلیس ساحرین اور شعبہ باز ہے حقائق اور واقعات کے

کلاف ہے کسی کو وحدت کی دعوت دینے کے نقطہ اختلاف سے ہٹ کر یا بیرون نقاط اختلاف دونوں کے درمیان ایک نقطہ اتفاق بھی پایا جاتا ہے، قرآن کریم نے نصاریٰ کو اس نقطہ مشترکہ پر دعوت دی ہے وہ نقطہ یہ ہے کہ اللہ ایک ذات واحد لا تعدد لا جزاء ہے نصاریٰ کے پاس اللہ بطور ثلاثہ اسلام ”لا تقو لہ ثلاثہ“ تین نہیں ایک ہے۔ نزول قرآن سے اب تک دعوت ان کو دی اور جاری ہے لیکن نصاریٰ اس عقیدے سے برگشتہ نہیں کی نصاریٰ انقلاب فرانس کے بعد سے اہل ادیان کی جگہ ملحدین سے اتحاد قائم کئے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان جاری اور انیسویں صدی سے اب تک قاہرہ تہران پاکستان میں ہونے والے اجلاس اس اتحاد کیلئے سب خلفاء چھوڑنے کا اعلان نہیں کیا، اہلسنت بے معنی تراویح قبل از وقت افطار کرنا نہیں چھوڑا ہے۔ گھل مل کر دسترخوان یا میز پر ساتھ کھانا کوئی اعلیٰ مقصد مشترکہ منافع نہیں ہوگا۔

کرونا اور اتحاد امت :-

بعض شدت سے اتحاد فرق و مذاہب کے خلاف ہیں، ان کا کہنا ہے یہ اتحاد ہمارے فرقے کیلئے قدیم اصطلاح میں ناسور اور جدید اصطلاح میں کرونا ہوگا۔ بہتر یہ ایک دوسرے سے مل ملانے سے گریز کریں جتنا دور ہیں اس میں نجات ہے ان کے بالمقابل بعض جن کو مصلحین امت کہا جاتا ہے ان کا کہنا ہے قرآن میں آیا ہے یہود و نصاریٰ کو اتحاد کی دعوت دو تو اپنے مسلمان بھائیوں کو کیوں نہ دیں چنانچہ ایک زمانے سے دنیا یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو دعوت اتحاد دیتے رہے۔ فلاں سن میں امریکا برطانیہ لبنان کے شہر حمرون میں ایک اتحاد ادیان کے نام سے ایک کانفرنس کیا جس میں شیعہ اور سنی کے بہت سے علماء دانشوران کو بلایا ان میں سے ایک آیت اللہ محمد حسین کاشف الغطاء کو بلایا۔ شیخ محمد حسین کاشف الغطاء خود شریک نہیں ہوئے انہوں نے ایک پیغام یا اپنے نظریات مندوبین کو بھیجے اس کا عنوان تھا ”المثل العلیا فی الاسلام لانی حمرون“ غرض اتحاد ادیان ہو یا اتحاد مذاہب اسلامی ہو بعض کو یہ اصلاح نظر آتی ہے بعض کو کارنفاق سازشی، خیانت کا نظر آتا ہے۔ نیچے کے موضوع تقریب بین المذاہب سے قارئین کو پتہ چلے گا یہ کار شیطانی ہے۔

قیام دارالتقریب بین المذاہب فی القاہرہ :-

رسالۃ تقریب عدد اول صادر از تہران ص ۱۵۰ پر آیا ہے اس کی تاسیس ۱۳۶۰ھ بمطابق ۱۹۴۸ء کو ہوئی اس فکر کی موجد جیسا کہ اس رسالے میں آیا ہے بی از رشب لکھتے ہیں محمد تقی قمی اچانک لبنان گئے وہ پانچ چھ مہینے

عربی زبان سیکھنے کے بعد مصر گئے وہاں ایک گھر کرائے پر لیا کم وقت میں مصر اور خاص کر علماء ازہر سے ملاقاتیں کیں جس میں استاتید و علماء جامع ازہر سب شامل تھے یہاں تک آپ کو جامعہ ازہر کے کتابخانہ کا مسئول نامزد کیا اس دوران مزید علماء استاذہ سے تعارف ہوا آخر میں رئیس جامع ازہر سے اپنی یہاں آمد کی اصل مقصد بتایا کہ میں یہاں تقریب بین المذاہب کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہوں چنانچہ دعوت التقریب اور رسالتہ تقریب میں اس ادارہ کے بانیان انتخاب کیا اس میں جن شخصیات کا نام آیا ہے شیخ محمد تقی قمی، شیخ محمد مدنی، شیخ محمود شلتوت، شیخ محمد حسین کاشف الغطاء، شیخ عبد المجید سلیم، سید عبد الحسین شرف الدین، شیخ محمد جواد مغنیہ، شیخ محمد علی علویہ، محمد عبد اللہ دراز، محمد محمود فیاز رسالتہ تقریب میں لکھتے ہیں اس کی اصل محرک ایت اللہ بروجردی تھے۔ یا پہلی حیات ایت اللہ بروجردی پر لکھی گئی کتاب تالیف شیخ محمود در باب نجفی ص ۱۲۰ پر لکھتے ہیں ایت اللہ بروجردی وحدت مسلمین پر زیادہ زور دیتے تھے آپ فرماتے ہیں اختلافی مسائل کو نہ اٹھائیں تاکہ دشمن کے ہاتھوں تمسکات نہ آجائیں اس کے بجائے ان نکات پر زور دیں نبی کریم کے ساتھ ان کے اہلبیت بھی معصوم از خطاء ہیں۔

۲۔ اصل سبب اختلاف یہ ہے خلفاء جو نبی کریم کے بعد منصب خلافت پر قابض ہوئے تھے اس منصب کو لیتے وقت مشروعیت دیکھے بغیر لیے تھے اور وہ لوگ اپنی اجتہاد پر عمل کرتے تھے۔

یہاں صاحب کتاب نے آقائے بروجردی کی وحدت مسلمین کے بارے میں اس سے زیادہ کوئی قابل قدر بات نقل نہیں کی ہے۔ ایتہ اللہ بروجردی کا بیان اور آقائے محمد صادق صدر کا بیان آپس میں متضاد ہے۔ البتہ مجلہ رسالتہ اسلام میں ایت اللہ بروجردی کی تعظیم تجلیل آیا ہے اب اس دور سے لے کر عصر معاصر کے دردمند واقعات اسلام کی وحدت کے خواہان ہیں ان کو چاہیے آیا تقریب بین المذاہب اپنی جگہ اخلاص اور حسن نیت پر قائم کیا تھا یا یہ ایک شوشا تھی باہر کچھ دیکھنا اور اندر سے کچھ اور کرنا مقصود تھا آج یہ ادارہ دنیا میں وجود آ کے ۲۲ سال زندہ نیم مردہ رہ کر دنیا سے رخصت ہوئے اس دور کے لوگ بھی گزر گئے اس وقت موجود دردمند مسلمان باہمی عالم دین دانشوران سیاستمداران کو ان کے بارے میں کیا رائے قائم کرنا چاہیے اس وقت سے ابھی تک بھی دونوں فریق سے ہر جگہ اس مخالف اور موافق تھے اور آج بھی مخالف اور موافق موجود ہے جن ذوات کے کھوپڑی میں عقل تقلیدی کی سیل ہے اس کو کچھ نہیں کرنا ہے ”قال، قیل، ان قلت، قلت“ سے گزرنا لیکن جن کے پاس تھوڑا سا اپنی ذاتی بھی کوئی شعور ہوگا عقل و خرد نامی کوئی چیز ہے سو چنا ضروری ہے اگر وہ لوگ برے عزائم

پر تھے اگر آپ تعریف کریں گے آپ ان کے ساتھ محشور ہوں گے اگر یہ ذوات مخلص اخلاص کے حامل تھے تو ان کے افکار و نظریات استفادہ کریں گے ان کے لیے رحمۃ اللہ کہیں اس میں جائے شک و تردید نہیں یہ ذوات اپنے دور کے مایہ ناز علماء نواب صاحب عزت مقام ولا رکھتے تھے اپنے مذہب والوں کے ہاں محترم تھے لیکن آیا علماء بین المذہب عام مسلمان سے بھی محبت کرتے تھے بحیثیت مسلمان یا سنی شیعہ مذہب سے محبت کرتے تھے یا ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچنے کے لیے شطرنج کھیتے تھے پتہ چلے گا۔

عزائم و منویات اعفاء تقریب بین المذہب :-

تاسیس تقریب بین المذہب حسن نیت رکھتی تھی یا عزائم اور منویات سوء رکھتی تھی اس کا جاننا کوئی مشکل کام تو نہیں اگر کرونا کیا چیز ہے وہ جسم انسان سے کیا کھاتے کیوں پیدا ہوتے ہیں اس کا ختم کرنے کا کیا طریقہ ہے جان سکتا ہے تقریب بین المذہب کے اہداف و ارمان بھی جان سکتے ہیں لوگوں کی نیت سے تو اللہ ہی واقف ہوتے ہیں یہ منطق عقلی وجدانی نہیں ہے انسان کے عزائم اور منویات اس کے گفتار کردار حرکات سے آگاہی ہو سکتا ہے خاص کراموراجتماعی جہاں اہداف و مقاصد بیان کرنا ضروری ہوتا ہے اگر ان اہداف و مقاصد اور ان کے اعمال و گفتار غور و خوض کریں گے تو معلوم ہوگا ان کی نیت اسلام و مسلمین سے خیانت پر مبنی تھی، خاص کر جہاں اس ادارے کے مغز و متفکر و مبتکر حاضر عمائدین و مستشرقین سے خود اپنی زبان سے اعلیٰ و ارفع ایت کو لاحق خطرات کو تناظر میں رکھ کر اعلان کیا ہے۔ ان کے اعلان کرین جو قابل قدر اہمیت والے نہ ہو بلکہ اپنے بیان کردہ اہداف خس و خاشاک، حشیش سے بھی گرے ہوں اس پر پانچ دس ملل اپنے رسالہ کے ترجمان کو جن مضامین سے مرجع و مرجع کیا ہو نیز اس تسلسل میں جو اقدامات بیانات عمائدین نے دیے اس س واضح ہوگا یہ ادارہ کتنے عالی اہداف کیلئے قائم ہوا ہے۔ اس دوران طبع شدہ بیانات سے واضح ہوگا انہوں نے عالم اسلام کو اندھیرے میں دھکیل دینے کیلئے آج انکی تجلیل و تکریم کرتے ہیں، اس کے بانیان اپنے علاقوں میں اپنے عوام مریدین میں نجی اعلانیہ خلوت اور جلوت اور خطبات تصنیفات سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ جس نیت پر تھے حقیر ناچیز اہداف انہوں نے اپنے اجلاس کے استقبالیہ خطاب میں بیان کئے اور جو اہداف اقای محمد تقی نے دیے نقل کریں گے۔

۲۔ ان کے لسان حال یہ اصطلاح رسالہ ترجمان تقریب کے مضامین فی صفحات بعد صادر و کتب سے پتہ چل

سکتا ہے۔

۳۔ ان کے قراردادوں اتفاقیات سے بھی پتہ چل سکتا ہے۔ حضرت علی کا ایک فرمان نقل کرتے ہیں مامن شئی الاو یظہر من سقاط من لسانہ و صفحات وجہ ای دیکھتے ہیں۔

۶۔ جمال الدین افغانی اور محمد عبدالہ ان دونوں کے بارے میں مغربی مفادات کے محافظ ہونے عثمانی حکومت کو مصر میں نفوذ روکنے اور صفوی حکومت کو برابر میں کھڑا کرنے اور محمد عبدالہ کو جامعہ ازہر کا سرپرست کی وجوہات چہرے کی وجہ سے ان دونوں کے اخلاص حسن نیت کو مشکوک کیا ہے اس کے علاوہ مصر اور تہران حتیٰ خود رسالۃ تقریب کے صفحات ان کو اور حوزہ کے ۹۰ شماره ان کو بے داغ پیش کرنے سے قاصر رہے۔

۱۔ سید عبدالحسین شرف الدین اور عبدالجید سلیم، ان کے اہداف تو کتاب المرجعات سے واضح ہیں یعنی جلتی پر پٹرول یا پانی پھینکا ہے انھیں لقب دیتے ہیں جو کہ کچھ اس طرح کے ہیں، کربلاء میں امام سے جنگ کرنے والوں کو ائمہ مسلمہ کا ہیر و سمجھتے اور آج ان کے عزا داروں کو لشکر اسلام سمجھتے ہیں۔

۲۔ محمد جواد مغنیہ اور محمد ثلثوت

۳۔ محمد تقی قمی اور آیتہ بروجردی

۴۔ مراغی اور سید مرتضیٰ رضوی

۵۔ ان کے پیچھے اقتصادی عوامل تا جبر سرمایہ داروں کا کیا کردار تھا محمد تقی قمی کو مصر میں قیام کے دوران جو پذیرائی ملی ہے کس بنیاد پر ملی ہے محمد تقی قمی کے بارے میں سوائے اس تقریب کے بانی ہونے کے علاوہ اس سے پہلے ان کے علمی اجتماعی دینی سرگرمیوں کا کوئی ذکر نہیں ملتے ہیں۔

تقریب بین المذاہب کے کیا اہداف و مقاصد ہونے چاہئے تھے؟

کیا اہداف رکھتے تھے اور کیا ہونا چاہیے تھا دونوں کا تعین دو میں سے ایک صورت میں امکان پذیر بنتے تھے اگر بنیادی مقصد مذاہب نفاذ اسلام اور مسلمانوں کے راہ ایک سدِ تسخیر ناپزیر سمجھ کر آہستہ آہستہ اس سے جان چھڑا کر خالص اسلام کو اٹھانا چاہئے تھے وہ حاصل کر لیا یا نہ کر سکے اس مقصد کے حصول کی خاطر تقریب بین المذاہب تشکیل پائی ہے اس کا اہداف مرکزی توجہ اسلام حاکمیت قرآن بحال کرنے اور حضرت محمد کی ختم نبوت کے مفہوم کو واضح اور روشن کرنے اور اس میں حائل سایہ بننے والی چیزوں کو کم کم اٹھانا چاہئے اس میں وہ کامیاب ہو

گئے تھے۔

- ۱۔ دوسری صورت شیعہ اور سنی حتی الامکان اختلافی مسائل سے دست بردار کرنا چاہتے تھے۔
- ۲۔ اس پردوںوں فریقین کے ممتاز علماء بیٹھ کر طریقہ کار وضع کر کے عمائدین تقریب کو پیش کرنا تھا۔
- ۳۔ عمائد و اساتذہ مصر و جامع ازہر شیعوں کے علماء کو خریدنا چاہتے تھے آج کل کی اصطلاح کے تحت ہائی جیک کرنا چاہتے تھے۔

- ۳۔ ایران عراق لبنان یمن کے علماء ازہر کو اپنی موقف کی حمایت میں لینا چاہتے تھے۔
- ۴۔ مصر اور بیرون مصر موجود فرقہ باطنیہ سے وابستہ سیاسی اقتصادی اجتماعی شخصیات کا منصوبہ تھا مصر میں فاطمیہ کو دوبارہ بحال کرنا چاہتے تھے، سعودیوں کی مصری بڑھتی ہوئی سلفی تحریک کو روکنا چاہتے تھے۔
- ۵۔ شیعوں میں ہمیشہ سے دو گروہ معاصر رہے ایک گروہ الحاد گرائی دین و شریعت سے رہائی چاہنے والا ہے، قرامطہ ہے جس کی تفصیل کتاب دراسات فرق و مذاہب میں دیکھیں۔ جب یہ گروہ پھیل گیا شیعوں کا اسلامی چہرہ داغدار کروہ جائے تو وہ اپنے اوپر عائد تہمت رفع کرنے کیلئے دوسروں سے اتحاد کے بہانے کرتے ہیں۔

ان میں سے کوئی بھی ان کے منشور نہیں تھے۔

اہم نکات افتراق و انتشار باعث عداوت و نفرت یکے دیگر ہونے والی بعض خاص خاص ناقابل انکار نکات کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں جسے فرقوں نے انتہائی حد تک اپنا شخص قرار دیا ہے۔

- ۱۔ امام المسلمین اللہ یا رسول کی طرف سے منصوص ہونا چاہیئے۔
- ۲۔ اذان و اقامت میں شہادت رسالت کے بعد شہادت امامت ہونا چاہیئے۔
- ۳۔ اوقات صلاہ و افطار صوم۔
- ۴۔ نکاح موقت و منعہ۔
- ۵۔ صلاۃ تراویح
- ۶۔ ائمہ، زہاد، اصحاب صوفیاء اولیاء کے مزارات
- ۷۔ ائمہ و اولیاء سے توسل
- ۸۔ اپنے کسب کردہ مال کا خمس
- ۹۔ وجوب صلاۃ جمعہ
- ۱۰۔ امام باڑہ مقابل خانقاہ مقابل مساجد
- ۱۱۔ قصر نماز و روزہ میں مقدار مسافت
- ۱۲۔ تقیہ از مخالفین

۱۳۔ تاریخ ولادت حضرت محمد ۱۲۔ ۱۷ ربیع الاول

۱۴۔ وفات ائمہ کے ایام عزاداری ۱۵۔ سب ابو بکر و عمر و عائشہ

۱۶۔ وضو کے اعضاء کا مسح یا دھونا ۱۷۔ احرام حج اپنے ملک سے یا میقات مقررہ

۱۸۔ مصادر شریعت کتاب و سنت، عقل و اجماع

۱۹۔ مراجع تقلید ایران، سعودیہ، مصر ۲۰۔ عدالت صحابہ

۱۳۶۸ھ کو مصر میں منعقدہ تقریب بین المذاہب میں اس کے موجد شیخ محمد تقی قمی تقریب میں اپنے تاریخی خطبہ میں اس کی غایت کو اٹھایا، کہا کہ یہ فکر میں نے ابتداء میں رئیس جامع از ہر علامہ مراغی سے نجی گفتگو سے شروع کیا اس کا ذکر تقریب منعقد ہونے کے بعد مراکش تقریب میں تکرار سے تذکرہ فرمائے ہوئے فرمایا ہے میں نے شیخ الجامعہ علامہ مراغی سے عرض کیا اس تقریب کی مثال کچھ اس طرح سے ہے میں پورا تقریب بین المذاہب کا وحدت سمویا ہوا ہے اگر سامعین نے غلط سمجھا تو مخاطب کا غلطی نہ ہوگا کہ مخاطب نے غلط بیانی کی سمعین مخاطب سے یہ کہہ سکتے ہیں آپ نے سحر بیانی کی ہے مجلہ رسالتہ الاسلامیہ صادر از قاہرہ عدد اول ص ۲۵۸ ثنائی لکھتے ہیں میری اور علامہ شہیر مغفور اللہ امام شیخ المراعی رئیس جامعہ از ہر کے درمیان گفتگو ہوئی جبکہ اس پر تقریباً دس سال گزر چکے ہیں دونوں کے درمیان موضوع گفتگو امت اسلامی کو لاحق مشکل ترین خطر اس کا علاج اور حل کیا کیا جائے اگر امت مسلمہ یکسو ہو کر اٹھیں اور اپنی ہر ملک ہر قوم سب جمع ہو جائیں سب کا مقصد مسلمانوں کی ایک ہی ثقافت تشکیل پائے ہم دونوں کے درمیان گفتگو یہاں سے شروع ہوئی بد قسمتی آج مسلمان ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے ہیں سب کو تقریب میں یکجا کرنا چاہیے تاکہ پتہ چلے ایک کے پاس کیا ہے دوسرے کے پاس کیا نہیں جو ہمارے پاس ہے اس طرح سے مطلوبہ وحدت وجود میں آئے گی اس طرح تنازعات اختلافات کا خاتمہ ہوگا یہاں کم از کم اکثر اختلافات ختم ہو جائیں گے یا کم دن نئے اختلافات رک جائیں گے یا محدود ہو جائیں گے میں نے آپ کو ایک قصہ ذکر کیا ہے جو کسی عارف عظیم کی کتاب سے نقل ہے میں نے یہ قصہ شیخ مراغی کے سامنے پیش کیا یعنی وحدت کے بارے میں یہ قصہ پھر دہراتا ہوں۔ یہ قصہ ہمارے مسائل کا بہترین تعبیر ہوگا اور ہمیں مسائل کا حل بتائیں گے ایک جگہ ایک راستے میں چار فقیر بیٹھے تھے ہر ایک کی زبان مختلف تھی یک رومی تھا دوسرا فارس کا تھا تیسرا عرب تھا اور چوتھا ترکی کا تھا وہاں سے ایک صاحب دولت شخص گزرے سب

کے لیے مجموعی طور پر ایک نقد رقم دی جو قابل تقسیم نہیں تھی یہاں چاروں میں اختلاف ہوا کہ ہر ایک نے باقی تینوں کو اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے مجبور کیا رومی نے کہا ہم رفسطائین خریدیں گے فارسی نے کہ لنگور کے بغیر کوئی چیز نہیں خریدوں گا عربی نے کہا میں صرف عنب خریدوں گا ترکی نے کہا غصہ میں کہا جو چیز میری پسندیدہ وہ اوزوم ہے اس کے علاوہ میں کسی چیز پر راضی نہیں ہوں چاروں اس بات پر مخالفت اور دشمنی پر اتر آئے اختلافات یہاں تک پہنچ گئے کہ ایک شخص کا یہاں سے گزر ہوا جو چاروں زبان جانتے تھے انہوں نے قضاوت کو مجھ پر چھوڑنے کا کہا انہوں نے کہا نقد مجھے دے دو میں فیصلہ کروں گا کوئی چیز خریدوں گا وہ جا کر کوئی چیز خرید کر لایا جب چاروں نے دیکھا تو کہا واہ واہ چاروں نے اپنی چیز دیکھ کر اپنی کامیابی کا دعویٰ کیا وہ سب زبانوں میں انگور تھا۔

ہم اس وقت میرے اور شیخ مراعی کے درمیان گفتگو کرنے میں نہیں ہے آخر میں ہم اس جلسے میں تقریب بین المذاہب کے اہداف عالیہ کے حصول میں سلمان جہاں کہیں وہ ایک دوسرے کے قریب ہونے کے لیے ثقافت واحدہ پیدا کرنے کے لیے جامع ازہر میں لغت کا تدریس و تفہیم کے لیے ایک ہو جائیں ہم اس میں نہیں تھے اب تک جو سلسلہ ہے ہم ابھی تک آگے نہیں بڑھے ہیں یا وہیں کھڑے ہیں اس کو بیان نہیں کرنا تقریب بین المذاہب کی ایک ثقافتی کمیٹی ہے مسلمانوں کو ثقافتی طور پر یکجا کرنا ہے ایک اسلامی ثقافت پر مسلمان متفق ہو جائیں اس میں امت واحدہ کا خواب ہے کسی مسلمان سے پوشیدہ نہیں ادب غربی کا ہر مسلمان جانتے ہیں جو نئی ادب آئی ہے وہ بلاد مسلمین میں پھیلی ہے آپ نے اس حقیقت کا بھی اعتراف کیا مغربی ثقافت امت اسلامیہ پر چھا گئی ہے ہم اس کو روک نہیں سکتے ہیں ہم مسلمانوں سے یہ بھی نہیں کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان ثقافت واحدہ کے لیے ایک دوسرے کے لغات کو سمجھیں یہ بھی ممکن نہیں ہے لیکن جو مثال آپ نے پیش کیا چار فقیروں کا چاروں اجل مطلب ایک ہے لیکن زبان مختلف ہے اس میں ڈنڈی ماری ہے شیعہ اور سنی کی مطالبات عنب جیسا ہے مطلب ناقابل حل نہیں جبکہ ایک مذہب سے دست بردار ہو کر دوسرے کا اختیار نہ کریں یا دونوں اپنے مذہب چھوڑ کر مسلمان خالص ہو جائیں جس کے لیے نہ وہ دونوں تیار نہ آپ حضرات کے ارادہ و نیات مسلمانوں کو اس ادب سے نہیں روک سکتے یعنی مغربی ادب ہم نہیں روک سکتے اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اسلامی لغت کا کچھ متعارف نہیں کر سکے کیونکہ مسلمانوں کی لغت ایک سولہویوں سے تجاوز کر چکی ہیں گویا مسلمانوں کے درمیان ثقافت ایک انگریزی ہو سکتا ہے مسلمان ایک دوسرے کی لغت کو نہیں سمجھ سکتے انگریزی سمجھ سکتے ہیں لیکن توحید مسلمان ثقافت واحدہ بنانا

کہ ہر مسلمان جو اپنے بنے ہوئے اعتقاد پر عمل کرے اپنے رفقا پر عمل کرے جب تک ان کی ثقافت اسلام کے متصادم نہ ہو جس پر ایمان لانا سب پہ لازم ہو واجب یہ ہے کہ ہر مسلمان کی اعتقاد جب دوسرے کے اعتقاد سے منافی نہ ہو تو اس کے اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہر مسلمان پر لازم ہے ایک دوسرے کے عقیدہ کو جان لے شاید ایک دوسرے کا عقیدہ کا پتہ ہونے کا فائدہ ہو اگر کوئی ان کے بارے میں دوسرا لکھنا چاہے تو تہمت نہ لگائے یعنی تہمت لکھنا غلط لکھنا علم کے ماتے پرداغ ہے پھر بحث کرنے میں لوگ مصیبت میں پڑے گا ان کی باتیں سماعت پر قناعت نہ کریں تو حید ثقافت سے مراد دونوں کی زبان ایک ہو دونوں کا عقیدہ ایک ہو یہ نہیں بلکہ ایک دوسرے کے عقیدہ کا پتہ ہو ایک لغت ہو یہ ممکن نہیں نہ کوئی یہ بات سوچ سکتا ہے نہ دل میں ہے کہ ایک لغت ہو یہ وہی بات کرتے ہیں دوسروں کو استعمال کرنا چاہیے بلکہ اہم یہ ہے ایک دوسرے کو سمجھیں بلکہ وہ ایک ملک میں ہوں خاص کر جو ایک دوسرے کی لغت کو جانتے ہوں جیسے صدر اسلام میں تھا سب عربی نہیں تھے ہر ایک نے اپنی زبان کو جاری رکھا بلکہ عربی زبان میں کتاب لکھی جانبداری میں تعصب نہیں کیا ترجمہ کا اہتمام کرنا چاہیے ہم بعض مغربی زبانوں کا ترجمہ کرتے ہیں وہ ہمارے فائدہ میں ہے اس میں فساد اخلاقی بے جبابی مادیت الحاد بھی ہے مسلمان دین پر شک اعتراض نہیں کرتے ہیں جب ترجمہ کا استحقاق ہے کوئی مانع نہیں دوسرے معاشرے میں افکار جو ہمارے دینی اقدار کے خلاف ہے قومیت کے خلاف ہے اس میں اشکال ہے جب ہمارے پاس استعداد ہے تو مغربی ادب کی طرف راغب کریں چنانچہ کتب اور دیوان قصص اخبار تاریخ سب جمع کریں اگر خاص کر کتاب اپنے موضوع میں یکتا ہو اور اس کی لغت کو جاننے کے لیے اس کو پڑھیں تاکہ وہ کتاب پڑھ سکیں گے مسلمانوں میں پہلے نواب علی بن ابداء قدیر نکلے ہیں آیا وہ مسلمانوں کو پتہ ہے اپنی شخصیات کا مسلمان دیگر ملکوں کے علماء کو جانتے ہیں اپنے علماء کو نہیں جانتے مسلمان ملکوں میں یونیورسٹیاں اور درسگاہیں ہیں دو ہزار طلباء ہیں۔

اگر مسلمانوں کے درمیان تو حید ثقافت اور تبادل ثقافت ہو جائیں ہر ایک اپنی طرف سے کتاب لکھے اور صحیح صورت پیش کریں لغت اسلامی کو اپنی یونیورسٹی میں پہچانے تو ایک دوسرے کو پتہ چلے گا کہ مسلمان ہیں مسلمانوں کو اپنی کتاب کے بارے میں علم اور انس ہوگا وہ قصوں کتاب میں امین ہوگا مسلمان ایک دوسرے سے ملیں آیا ایک دوسرے سے ملنا کوئی بری بات ہے ثقافت اسلامی ہر قسم سے اندھی تعصب سے ہونی چاہیے ایک ایسی ثقافت جس میں سب مسلمان یکجا ہو جائیں جیسے حافظ شیرازی جو آٹھویں صدی میں تھے ابراہیم مصری اور

اقبال مسلم جو عصرِ حاضر میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ اگر ادبِ مسلمانوں کا ایسا ہے جو تو اس سے آسان فقہِ علومِ دین ہے علماء کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں انکی علوم قرآن سنت لغت عربی سے ہے یہی ہمارا مقصود ہے یہی ہماری منزل ہے جو ہم ایک دوسرے کو متعارف کرتے ہیں مسلمان اپنی عظمت کو جان لیں تو بہتر ہوگا۔

تقریب کا بنیادی ارمان و اہداف یہ تھے۔

اس وقت دنیا میں نہ شیعہ تابعِ اہلبیت ہے یعنی علی فاطمہ و حضراتِ حسنین کے سیرت طیبہ سے ان کا دور سے بھی رشتہ نہیں بلکہ ان کی سرگرمیاں بالکل معاکس نمایاں ہے اس طرح برے عزائمِ خیانتی چہرے کی وجہ سے اتباعِ ابابکر و عمر کے عقیدت مندوں کو وجود پایا جاتا ہے۔ اس وقت جو زندہ و متحرک ہیں وہ فرقہ باطنیہ ہے لیکن پتہ چلا چہرہ خیانت کی وجہ سے باہر نہیں دیکھا جاسکتا ہے پاکستان میں جاری اتحادِ مسلمین وحدتِ تقریبِ مسلمین س تقریب بین المذاہب کے اہداف و امال:-

۱۹۴۸ کو مصر میں منعقدہ تقریب بین المذاہب تہران سے گزرتا ہوا پاکستان تک پہنچنے والی یہ تحریک اپنی شکم منویات میں کتنی اہداف کی حاملہ تھی جاننے کیلئے آثارِ قدیمہ والوں کی سنت و سیرت پر چلنا ہوگا یعنی گزشتگانِ اجسادِ بالیہ ذراتِ صغیر، ان سے وابستہ اشیاء سے اندازہ لگا کے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ ادارہ اور اس کے بانیان قرونِ وسطیٰ کے نہیں بلکہ ابتداءِ قرونِ معاصر چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں ہوا۔ اس کے بانیان کی سوانحِ حیات، مقالات، تالیف جرائد و مجلات میں مقالاتِ دنیا اسلام کے بازارِ کتب، خزانہ کتابخانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس فکر کے مبتکر جمال الدین افغانی متوفی ۱۳۴۱ھ اور محمد عبدہ اور دیگر عمائد علماء و اساتید کے کلماتِ تقریبات کے اجلاسوں کے مقالات قرار دایں میں بھی میسر ہیں بشرطیکہ تحقیقات روکنے کیلئے چادرِ خلاص چڑھا کر برے عزائم کو حسن نیت و اخلاص کہہ کر لاک ڈاؤن نہ کریں، لیکن یہاں ایک سوال پیش آتا ہے کتب و مجلات تلاش کر کے ان کا مطالعہ کر کے رمضان حاصل کرنے سے پہلے بیرونِ تقریب اس قرب یا کوئی ظمراتِ عوامی سطح پر سامنے آیا تھا ان میں سے چند فوائد قابلِ قدر راہنہ طالعین ناظری کے لیے دستیاب ہے جو بتا سکے یکے از اہم ترین ضروری ترین بنیادی ترین تحقیقات کہ ان علماء نے امت کے اصلی انشار کے اسباب کی نشاندہی کی تھی تاکہ ہم اس تسلسل کا دوبارہ احیاء کریں اسبابِ افتراق و انتشار و تمزق مسلمین کے اسباب و وجوہاتِ محرکات و مسائل و ذرائع، بیچ میں مداخلت گراں کون تھے؟ اسبابِ افتراق خود دین تھے؟ خود مسلمانوں کی نفسیات

تھے؟ حکومتیں بھی باہر کے دشمنانِ ثالثیہ یہود و مجوس و صلیب تھے؟ کن باتوں نے ان کو منتشر کیا تھا؟ ان سب کی نشاندہی کے بعد اس کے انسداد و اصلاح کے طریقہ کار اس کا جائزہ لینے کیلئے متعین شخصیات حل جدید حل بعدی حل سریع حل موحل سب پر عمل کرنا ہوگا۔ کسی مریض کے مرض کی تشخیص کئے بغیر اس کا علاج امکان پذیر نہیں، دنیا میں کرونا و باء کا تیسرا مہینہ ہونے والا ہے، آج ۱۵ رمضان ۱۴۴۲ھ کے اخبار و جرائد میں آیا ہے اب تک دنیا میں چالیس ہزار سے زائد کرونا و باء زدہ مریض قرنطینیوں، بستر بیمار، موت و حیات کی کشمکش میں ہے لیکن اس ترقی یافتہ دور میں مرض اور دواء کی تحقیقات ہوتے ہوئے تشخیص نہیں ہو

تقریب بین المذاہب اپنے عنوان کے حوالے سے موضوعات متنوعہ

کرونا اور حقیقت ہر چیز کے وجود کے چند موطون ہوتے ہیں۔ اذہان انسانی ذعن میں اس کی تصویر ہے، ذہن سے باہر کچھ نہیں ہوتا ہے یہ صفحات قرطاس مکتوب ہوتا ہے جو صفحات سے باہر کچھ نہیں ہوتا ہے تیسرا وجود لفظی ہوتا ہے وجود خارجی ہوتا ہے۔ اس حوالے سے آیا کرونا وجود خارجی رکھتا ہے، اس بارے میں اخبارات تضاد بیانی رکھتے ہیں۔

تقریب بین المذاہب کس چیز میں۔

ایک مضمون جو رسالت الاسلام شمارہ اولیٰ ۱۳۶۸ ہجری کو صادر ہوا ہے اس کے صفحہ ۳۵۸ میں عنوان یہ ہے الی جماعت التقریب استاد کبیر سید محمد صادق الصدر رئیس مجلس تمیز شرعی بغداد آپ لکھتے ہیں آپ کے رسالہ موقرہ رسالت الاسلام کو اٹھایا امت اسلامی کس حد تک ایک ایسے رسالے کا محتوی کا محتاج نیاز مند تھے جو اسلام میں ایک روح پھونکے جو مسلمانوں کی عزت و آبرو کو واپس لائے نبی کریم نے فرمایا اسلام غربت کے عالم میں شروع ہوا ہاں آج اسلام دوبارہ غریب ہوا ہے تعجب نہیں آغاز اسلام میں غریب تھا یہ دعوت ان کے لیے غریب ہے ہمارے نوجوان نسل اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتے سوائے وہ مسلمانوں کے گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں وہ نماز روزہ حج زکوٰۃ انجام دیتے ہیں نہ احترام کرتے ہیں نہ بیداری۔ ان میں خرافات بھرے ہوئے ہیں ہماری مصیبتوں ان جوانوں کے بارے میں ہے جو ہمارے ملک سے باہر تعلیم سیکھنے گئے ہیں یہ باتیں بہت لمبی ہیں یہ اسلام کے لیے گراں ہیں رسالت اسلام ایک رسالہ فکری ہے راستہ گم کرنے والے یہاں آجائیں جوان کی سعادت و خیر کا ضامن ہوان کے لیے ایک باغ سرسبز یہاں آجائیں جوان کی سعادت و خیر کا ضامن ہوان کے

لیے جو اسلام سے ناواقف ہیں آپ لوگ بین المذاہب کے درمیان وجہ وصل بن جائیں ان کی پراگندگی کو جمع کریں سب ایک ہاتھ ہو جائیں اب امت کے لیے وقت آگیا ہے ہے ایک دوسرے سے تعاون کریں ایک دیوار بن جائیں اس عالم اسلام میں جمع نہیں ہو سکتا سوائے اس کے شیعہ اور سنی کے لیے یہ وقت آگیا ہے سیاست نے ان کو دور کیا ہے اب سیاست ہی ان کو ایک کرے گی پہلے سیاست نے انکی صفوں میں تفرقہ ڈالا تھا اب ان کے دلوں کو جوڑ بھی سکتا ہے شیعہ سنی کے درمیان اختلاف اساسی نہیں ہے دین میں دونوں اتفاق ہے دونوں کے درمیان اختلاف نہیں اللہ نبی قرآن ایک ہیں اختلاف صرف فقہ اجتہاد میں ہے جو ہر مذہب اربعہ میں پایا جاتا ہے بہت معمولی ہے فقہ سے واقف افراد جانتے ہیں ایک ہی بات ہے جو قابل توجیہ ہے جو سوچنے کی بات ہے جو پہلے سے تھے اور ابھی بھی رہیں گے وہ اختلاف کا محور ہیں۔

وہ موضوع خلافت ہے یہ محور اختلاف ہے یہ ایک خوش بخشی ہے خلافت کا زمانہ گزر گیا مصیبت کو آسان بناتے ہیں اپنے تمام متعلقات کو ٹھیک نہیں کر سکتے لیکن ہم اپنے ماضی کو بھول سکتے ہیں ہم ان اختلافی مسائل کو ٹوکری میں پھینک سکتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو پیچھے دھکیل دیا ہے اب ان کو دوہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے ہم اتفاق سے کیا چاہتے ہیں ہم یہ نہیں چاہتے ہم میں سے ہر ایک اپنے مذہب کو چھوڑیں اور دوسرے کے مذہب کو اپنائیں اپنا مذہب چھوڑنا مشکل ہے وہی اس کا اعتقاد ہے ان دونوں میں اتفاق اس میدان میں اتفاق چاہنا محال ہے اتفاق سے مراد ہماری آپ کی جمیعت موقر نے ارادہ کیا ہے مذاہب میں تقریب کا یہی اساس و وحدت ہے آپ کی جمیعت نے اس وحدت کے بیچ کو مصر عزیز میں بویا ہے یہاں علم و ادب حب خیر میں مشہور ہیں ان کا بویا ہوا بیج ہے تعجب کی بات نہیں ہے عالم اسلام کی پراگندگی کو جمع کریں مستند کلمہ کو کلمہ واحدہ میں لائیں شکاف کو جوڑیں وحدت بین المسلمین کے پیچھے چلیں ایک جگہ جمع کریں عراق کے علماء کو خوش آمدید کرتے ہیں اپنے ہاتھ آپ کی طرف بڑھاتے ہیں۔ اللہ کا نام لے کر آگے بڑھیں جہاد کریں کامیابی آپ کے ہاتھ پاؤں چومے گی جب آپ کی نیت صحیح ہے ہدف مقدس ہے میں دیکھ رہا ہوں فقہ میں تقارب مقدم ہے مصر نے اس میں بہتر آگے قدم بڑھایا ہے اس میں اچھے آثار نظر آ رہے ہیں مصر نے فقہ کے امام جعفر صادق فقہ جعفریہ کے بہت سے مصادر کو تسلیم کیا ہے طلاق ثلاثہ قضائے فقہ زوجہ اور ارث کو اپنایا ہے۔

پاکستان میں تقریب بین المذاہب

تقریب بین المذاہب میں سرگرم آقائی ساجد نقوی آقائی قاضی حسین احمد آقائے حسن ترابی اور مرزا یوسف حسین اور جناب راجہ ناصر شیخ امین بھی تہران کی تقریب بین المذاہب کے ذیلی تھے یہ لوگ پاکستان میں علمائیت کی قد میں راسخ کرنے میں ان کا کردار تاریخ میں ثبت ہے۔ آقائی ساجد نے سنیوں کو ان کے علماء کو ان کی شریعت دین کو کیا نہیں کہا آخر میں کہا ہم حکومت اسلامی کے داعی نہیں ہے ہم بحالی جمہوریت کے داعی ہیں آخر میں پنجاب جنگ میں شیعوں کا ووٹ سپاہ صحابہ کو دیا ان کو جتایا گلگت بلتستان کے نمائندہ گان کا ووٹ فضل الرحمن کو قاضی حسین احمد نے تحریک انصاف کے جلسے میں بے حجاب خواتین کو خوش کرنے کے لئے اپنے کو سیکولر ثابت کرنے کے لئے کہا نبی کریم کی حیات طیبہ میں کوئی مثال نہیں ملتی ہے کہ آپ نے بے حجاب خواتین سے منہ موڑا ہو، اپنے سے دور کیا ہو۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی جماعت اسلامی کو اسلامی شدت پسندی سے نکال کر سیکولر پسندی بنانے میں اچھی قابل قدر کردار ادا کرنے کے بارے میں اخبارات کے کالمی صفحات ملاحظہ کریں خاص کر جاوید چوہدری کے کالم آغاے سید جواد نقوی نے کہا شیعہ شیعہ رہے سنی سنی رہے ملکر اتحاد قائم کریں۔ اس کو اتحاد اسلامی نہیں بلکہ اسلامی فسطائزم کہنا زیادہ درست ہوگا ابوبکر و عمر و کفر و عون نمرود گور باچوف کہنے والا اور نبی کریم کے بعد اللہ کی حجت کہنے والے آپس میں اتحاد کیسے ممکن ہے اصل دین مین کوئی شق مختلف نہیں اختلاف ہمیشہ امور دنیاوی میں ہوتا ہے غامدی بھی کہتے ہیں تو اسلام اسلام کا تاج کس کے سر پر بٹھانا چاہیے۔

ایران میں بیس پچیس سال سے ہر سال سالگرہ انقلاب کے موقع پر وحدت مسلمین کانفرنس کرتے ہیں خود کو منادی اور داعی اتحاد قرار دیا لیکن سنیوں کو تہران میں مسجد بنانے نہیں دیا کیونکہ اس سے فساد ہوگا۔ درست کہا فساد ضرور ہو گا تو آپ بھی ان کے علاقوں میں مساجد نہ بنائیں۔

غرض شیعہ اور سنی نامی جو شخص حقیقی رکھتا ہو نہیں ہے اعتباری ہے اصل میں وہ ایک مذہب جو اسلام کے خلاف وجود میں آئی ہے وہ۔۔۔۔۔۔ ہے۔

جس کے جواب میں آقائی علی مومن نے علی و صفی کو غیرت مذہبی اور دینی پر داد تحسین دینے کے بعد کہا لیکن اپنے بزرگان سے زیادہ حریص نہیں دکھانا چاہیے اپنے بزرگان اور علماء پر اعتماد کرنا چاہیے۔

میرے خیال میں حاضر کے علاوہ دعوات تقریب بیان گذار تقریب آقائی مراغی عبد المجید، شیخ سلیم، محمد شلتوت بھی اس زد میں آئیں گے۔ اس کے بعد آقائی مومن نے مقالہ نگار کے نقد کو ان کے علاوہ دیگر ناقدین

تقریب کا تسلسل قرار دیا جہاں یہ لوگ نہیں چاہتے اہل سنت والجماعۃ اور شیعہ بیٹھ کے اسلام و مسلمین کو درپیش مسائل پر تحقیق کریں۔

انسان عند الحاجة کسی دوسرے انسان کے مسائل کے حل میں حصہ لیتا ہے یہ اشتراک معمولی حد تک ہوتی ہے بھائی بھرم مساوی زندگی یا جان لیوا جان سے قربانی نہیں دیتا ہے لیکن اس ک تھلیل کے بارے میں تین منطق پیش کر سکتے ہیں ایک ابن جوز جو یہودیوں نے مختلف ناموں سے چلایا ہے مسیحوں کے نام سنیوں کے نام سے چلاتے آئے آپ کا مقصد تبدیل مذہب ہے یا انکار دین یا اس مشن کے لیے کام کرنے کی خاطر ہوتا ہے بعض مسلمان کہیں نہ کہیں کوئی مسلمان سے ایثار و قربانی دیکھائی وہ نہ ہونے کی حد تک اس سے متعلق ہے لیکن یہ کس بنیاد کے تحت کہتے ہیں کیوں ایسا کریں اسکی کیا منطق ہے جواب اگر وہ انسان آپ کے بھائی ہو بہن ماں ہو بیٹی ہو چچا نہیں نہیں کریں ہاں کریں پس تمام انسان اس حوالے سے ایک باپ ماں کی طرف برگشت کرتے ہیں نسلی طور پر سب کے سب ایک ہی نسل ہے آپ جب سرخیوں کی مدد کرتے ہیں سیاہ بھی آدم کی اولاد ہیں آپ جب پاکستانیوں کی مدد کرتے ہیں افغانی بھی آدم کی اولاد ہے انسان انسان ہونے میں یکساں ہیں

۲۔ مومن دوسرے مومن کے بھائی ہیں وہ نسلی طور پر ایک مرکز کی طرف برگشت کرتے ہیں جس طرح آپ نے اپنے دولت کے دکھ درد میں حصہ لیتے ہیں ہر مومن آپ کو دوست امت مسلمہ می ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

۳۔ یہ اللہ کے بندے ہیں آپ بھی اللہ کے بندے ہیں جس طرح اللہ اس کی دینی زندگی کی ضروریات کو ایمان نہ لانے کی وجہ سے نہیں روکتے ہیں آپ کو بھی اس وقت نہیں روکا ہے چونکہ یہاں اللہ نے آپ کو آذادی دی ہے کرتے ہیں اللہ آپ کے نامہ اعمال میں ثبت کرے گا۔

جامع الازھر ملتقی تقریب:-

تقریب بین المذاہب کے نام سے تقیہ توڑ کر کھلا شیعہ مذہب پھیلانے کا حیلہ تلاش کیا کبھی موقع محل کبھی منصوبہ بندی حاصل ہونا چاہیے کبھی آسمانی زمین یا عالمی سطح پر اجتماعی تبدیلیاں موقع فراہم کرتی ہے چنانچہ جن علماء کی ایران عراق لبنان سے بلایا یا انہوں نے اپنے بیانات سے اس کی تائید توثیق کی ہے وہ یہ ذوات ہیں لبنان سے محمد جواد مغنیہ شخصیت کے مالک۔۔۔ کے رہتے تھے عبدالحسین شرف الدین جس نے نص والاجتہاد۔۔۔ اور کتاب مراجعات لکھی ہے عراق سے محمد صدر مقتدا ی صدر کا والد جسے صدام نے قتل کیا اور تقریب سے شیعوں کو

سنی سے قریب نہیں کیا نہ کوئی سنیوں کی کوئی کتاب اپنے ہاں طباعت کی بلکہ اپنی تعصب فرقہ ای پر تعصب کتابوں کو جامع از ہر کے علماء اساتذہ کی تقریظ تعریف سے مصر میں چھپوایا اور خوب سنیوں کو سنایا اور رسالۃ اسلام کے نام سے ایک مجلہ سہ ماہی صادر کیا اس سے غیر مربوط موضوعات زیادہ تقریب بین المذاہب کے نام سے بہت کم موضوعات نہ ہونے کے برابر رہا یہ سب جامع از ہری اور مصر متقی سنی تاجروں اور سیاستمداروں اور علماء کی کاوشوں سے ایک حوالے سے کامیاب کیا ایران عراق کے علماء نے۔۔۔۔ ان غیر سنجیدگی منافقت روی کا الزام لگا کر مطعون کیا۔

۱۱۔ عبدالمجید سلیم اور عبدالحسین شرف الدین کے مناظرہ تصویرانی اتفاقیہ منصوبہ بندی پر تھا اتفاقات منصوبہ بند
۱۲۔ شیخ محمود ثلثوت فقہ جعفری کو شامل کرنے کا اعلان کیا۔

۸۔ جمال الدین حبیبی رسالۃ تقریب صادر از تہران مجلہ حوزہ صادر از قم کتاب حفاہ اسلامیتہ تالیف محمد حسین میں آیا ہے وہ نژاد ایرانی تھے اور شیعہ تھے وہ شیعہ ملکوں میں شیعہ سنی علاقوں میں خود کو خفی پیش کرتے تھے۔ ایک مالک علم ثقافت دولت میں دنیا میں مانا ہوا ملک جامع از ہر ہے جیسے دانشگاه استاذہ وقار علی کا ایک ایرانی نژاد مدعی افغانی کا والہانہ استقبال اس بات کی دلیل ہے علماء از ہر اندر سے فاطمی مسلک اسماعیلی عقیدہ پر ہی ہے ہیں۔
۹۔ جمال الدین افغانی مصر چھوڑنے کے بعد زیادہ دیر نہیں گذری مصر محمد عبدہ جمال الدین کے دوست یا شاگرد برجستہ کورہنے کے لیے مجامعہ از ہر مقرر کیا ابتدائی دنوں میں۔۔۔۔

اس تقریب میں علماء شیعہ اور جامع از ہر کے عمائدین کے درمیان خصوصی نشستیں منعقد ہوئی ان نشستوں میں طئے کیے گئے فیصلے مسائل پر بہت جلدی عمل ہوئے تقریب بین المذاہب کے عمائدین کے درمیان مصنوعی طے شدہ مکالمے چلے یہ شیعہ مذہب کی فتح سنی مذہب کی شکست نہیں بلکہ دونوں کی طرف سے اسلام کے خلاف خیانت ثابت ہوئے اللہ اور اس کے رسول پر افتراء در افتراء تھے اس تقریب کے بے بنیادی ہر چند اہم شواہد بھی تاریخ میں ثبت ہوا تقریب بین المذاہب کے دورانیہ میں لکھی گئی ایک کتاب السنۃ ومکاتہانی التشریع الاسلامی تالیف الدکتور مصطفیٰ سباعی ص ۲۳ پر سباعی لکھتے ہیں ۱۹۵۳م کو میں لبنان میں عبدالحسین شرف الدین سے ملنے کے لیے لبنان کے شہر صور میں ان کے گھر گئے وہاں بعض شیعہ علماء موجود تھے آپس میں اتحاد مسلمین کی ضرورت اور طریقہ کار پر تفصیل سے بحث ہوئی طریقہ یہ طے ہوا علماء شیعہ اور اہل سنت ایک دوسرے سے

ملاقات کرین گے اتحاد بین المذاہب کے بارے میں مجلات میں موضوعات اور خاص کتب کا آغاز کریں دونوں کے درمیان تفصیل سے بات ہونے کی وجہ سے مطمئن ہو کے نکلے ہم اپنی جامعہ میں فقہ شیعہ کا تدریس شروع کیا اس تقریب پر عمل بھی شروع کریں سب سے پہلے جس کا آغاز کریں وہ توقیر و تعظیم و تجدید صحابہ کرام تھے آپ ص ۳۶ پر لکھتے ہیں ۲۔ عبد المجید سلیم سید عبد الحسین شرف الدین سے شیعہ عقائد کے بارے میں سوالات کیے اگر آپ وحدت امت مسلمہ کے داعی و خواہی رکھتے ہیں تو نظریہ امامت سے دست بردار ہو جائیں خلافت کو تسلیم کریں تو عبد الحسین اس کا جواب دیں گے عبد المجید کو تسلیم کریں اس اتفاقہ کے تحت سوالات جوابات ہوئے بعد میں اس کو جمع کر کے المراجعات کے نام سے نشر کیا تمام زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو گیا اس سے شیعہ مذہب کو بہت فائدہ ہوا۔

۲۔ سید عبد الحسین نے اس نہج پر شیعہ سنی کے درمیان تمام اختلافی مسائل کو جن جن کتاب کی صورت میں لایا ان کتابوں میں سرفہرست کتاب نص والاجتہاد اور ابو ہریرہ ہے۔ ہاشم اور امیہ جیسے اسلام سے غیر مربوط احیاء جاہلیت کی شیعہ کو ہاشمی پرست اور سنی کو امیہ پرست بنایا۔

۳۔ شیخ محمد شلتوت نے شیعہ فقہ پر عمل کرنے اور بری الذمہ ہونے کا فتویٰ صادر کیا جس کو شیعوں نے فتح عظیم قرار دیا۔

۴۔ عقائد امامیہ۔۔۔ اصل و اصول شیعہ وسائل شیعہ سب پر علماء مصر سے تقریظ لکھوا کر مصر میں چھپوایا۔
'یہاں تک نا صر شاہ کو دیا ہے۔

۵۔ سید مرتضیٰ رضوی کشمیری ایک دن شیخ مراغی رئیس جامعہ ازہر کے دربار میں گئے وہ جہاں جگہ تھی بیٹھ گئے تو مراغی ان کو اپنے پاس بلایا بہت احترام کیا احوال پرسی کی اور پوچھا آپ کے ہاں اپنے ہاں تاجروں سے رابطہ میں ہے یا نہیں اگر ہیں تو یہاں کے تاجروں سے تعلقات قائم کریں تاکہ دونوں مذاہب میں اختلافات ختم ہو جائیں آپس میں تفہیم ہو جائیں تو سید مرتضیٰ نے رئیس جامعہ استاذ مراغی کو حضریں کے سامنے اس طرح سنایا ہے امت مسلمہ کے صف اول والوں نے بہت جنایات جرائم ناقابل بخشش کا ارتکاب کیا ہے ان کو حق بجانب امام مسلمین سمجھنے والوں سے اتحاد ممکن نہیں مراغی سنتے رہے کچھ نہیں بولا کیا بولیں گے رد کریں تاجر ناراض ہو جائیں ان کی تائید کریں تو وہاں موجود سلفین ناراض ہو جائیں گے۔ اس وقت وہاں ایک طرف سلفین کام کر رہے

تھے بہت متاثر کئے تھے ان کے مقابلے باطنیہ نے تقریب المذاہب کا رد الفعل ہوگا اتحاد مسلمین کا شوشا چھوڑا تھا

ہجوم فرہنگی اور ان کے امام احمد بن حنبل تھے اس رئیس تقریب سلفین۔۔۔۔۔ اس ادارے کے ایک رکن علماء اہل سنت مرحوم اسحاق مدنی تھے۔ تقریب کی تاسیس کے پندرہ سال گزر چکے تھے آپ نے اپنی تقریب میں داعیان وحدت جمال الدین افغانی، محمد عبدہ، حسن بنا، علامہ مودودی، امام خمینی، آغا خانہ ای کا ذکر کیا تو میں نے ان سے عرض کیا یہ کرنا سورہ فاتحہ جیسا نہیں کہ ہمیشہ وحدت ہی اس کا تکرار کریں کوئی اور چیز لائیں ہے جسے آپ تکرار سے کرتے ہیں۔

افتخار نقوی نے چندین بار اپنے محلے میں خبر دی تھی کہ رئیس جامع الازھر کی یہ خواہش ہے کہ وہ جلد از جلد نجف جا کر مرجع تقلید شیعان سے ملاقات کریں۔

ضرورت اتحاد امت اسلامیہ۔

اتحاد امت کی ذمہ داری اس وقت قابل تصور ہوگی جب اختلافات کو مسلمہ تصور کریں گے نیز ضرورت اس وقت محسوس ہوگی جب اختلافات کو خطرہ نقصان تسلیم کریں اتحاد اس وقت ممکن ہوگا جب اسباب اختلافات واضح اور روشن ہو جائیں اسباب اختلاف کی تشخیص کافی نہیں ہوگی جب اختلافات کا خاتمہ نہیں کریں گے اب امت مسلمہ میں موجود اختلافات قابل رفع ہے یا قابل ندیدہ گرفتن ہے یا دوسرے فریق کے لیے یا خود اسلام کے لیے بے ضرر ثابت ہوئے اہمیت ثابت ہو اختلافات اس وقت ختم ہوں گے جب دونوں اتحاد کے لیے مخلص ثابت ہو اتحاد امت اسلامیہ اس وقت دوبارہ متحد ہو جائیں گے یہ مساعی نتیجہ خیر ثمر آور ہوں گے دونوں حقیقت گوئی صداقت گوئی کریں اگر لفاظی کریں تو یہ اتحاد عالم الفاظ میں ہی رہے گا اس کو لباس وجود پہننے پہننا نصیب نہیں ہوگا ہم یہاں ان سوالات کے بارے میں غور و فکر اور دوسروں کے آراء و نظریات سے استفادہ کرنے کے لیے مواد کافی رکھتے ہیں کیونکہ عالم و اسلام کے دواہم دینی علمی ملک جہاں جہاں دیدہ مسلمین رہتے ہیں ایک مقصد یہ مدت ان مسائل میں غور و فکر تبادل نظر کتب و مجلات نشر کیا ۱۹۴۸ سے ساٹھ ستر تک مصر میں مرکز مجمع علماء ہیں ۱۹۷۹ سے تہران مرکز مجمع وحدت مسلمین رہے بعض ملکوں سے بعض بہت افکار و نظریات کے تحفہ و تحائف لائے تھے ان میں سے

کرونا اور قرنطینہ:-

قرنطینہ کا تعارف پہلی بار ۱۹۶۵ء کو ہوا جب میں بلتستان ڈیڑھ مہینے گزار کر واپس عراق جانے کیلئے راولپنڈی بلتستانی مسافر خانے میں پہنچا۔ ملک میں پاک ہند جنگ کا اعلان ہوا میں تین دن گزار کر راجی آیا۔ یہاں ایک مہینے گزار کر کوئٹہ گیا وہاں مسافر خانے میں ایران باڈر کھلوانے کے انتظار میں رہا جونہی باڈر کھولا کے ہم ایران کی طرف روانہ ہوئے۔ تفتان پہنچے تو ایک آندھی چلی کچھ دیر بعد پنجاب سے آنے والے زائر کے بچے کی فوتگی کی خبر سنی جسکی وجہ سے ایرانیوں نے بغیر کسٹم اندراج کے زاهدان لے گیا پوچھا کہاں لیجا رہے ہو کہا قرنطینہ لے جا رہے ہیں، قرنطینہ کیا ہے کہا پتہ نہیں ہمارے قافلے میں مرحوم شیخ احمد علی سکردو بھی تھے۔ الحمد للہ ایک ہفتہ کے بعد ہمیں آزاد چھوڑا۔ میں نجف پہنچا اور سکھ کا سانس لیا۔ دوسرا قرنطینہ میرے کتاب عقائد و رسومات کی اشاعت سے ہوا، گھر میں محصور ہوں ابھی تک قرنطینہ کا مفہوم الگ تھلگ رکھنے لوگوں سے کاٹنے کا تک جاری ہے۔ تیسرا قرنطینہ جب میرے گھر پر قادیانی آغا خانیوں گریلوں کا مورچہ بنا، یہاں سے اصل خانہ اولادوں، دامادوں کی کراہٹ و حقارت بے اعتنائی کو دیکھنا شروع ہوا۔ گھر میں داماد نظر آتے تھے۔

میری کتابوں پر بندش عقائد و رسومات کی اشاعت سے ہوا ہے اور میں گھر میں محصور ہوا ابھی تک قرنطینہ کا مفہوم الگ تھلگ لوگوں سے کٹے رکھنے کی جگہ کو قرنطینہ کہتے ہیں محسوس نہیں تھا آج جب لاک ڈاون کا شور مچا تب معلوم ہوا گھر کو قنطینہ بناؤ کا نام ہے۔ میری قرنطینہ جب میرے گھر آغا خانیوں گریلوں کا مورچہ بن گیا، یہاں سے گھر والوں کا اولادوں، دامادوں کی کراہت و حقارت، بے اعتنائی دیکھنا شروع ہو گیا۔ رشتہ داروں میں سے کوئی نہیں رہا صرف محمد طاہر ہی نظر آتے تھے وہ میری جائداد کی دیکھ بھال کرتے تھے، ہم امید رکھتے تھے اگر مریض ہو جائے وہ میرے سر ہانے ہوں گے لیکن ان کی خیانت جھوٹ میری کتابوں سے پرہیز گریزی معری مخالفین کا میزبان بنا مسلسل مکر ردیکھنے کے بعد وہ بھی مشکوک ہو گئے وہ ظاہری طور پر بازو دباتے تھے لیکن اس کا مقصد، غافل کر کے کچھ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس سال جمادی الاول ۱۴۴۱ء کو وہ غیر متوقع یہاں آئے اور مجھے دبا نا شروع کیا دبانے کید و رانیہ میں اپنی آمد کا مقصد بتایا تو مزید حق زحمت لینے کیلئے آئے تھے۔ یہاں سے مرتے وقت میرے سرانے پاس کوئی نہ ہونے کا یقین ہونے کے بعد کرونا سے خوف کم ہوتا گیا۔۔۔۔۔ یہی دعا کرتا تھا اللہ تو نے فرمایا ہے میرے سوا کسی پر بھروسہ نہ کریں۔

اب کرونا ختم ہونے کے بعد معلوم ہوگا یہ طریقہ کا صحیح تھا یا نہیں یہ فیصلہ کس دلائل کے تحت کیا تھا۔ علماء دین اور غیر دین کا رواج علماء دین نے دین کے نام سے خطرے لاگو کر کے پیسہ جمع کیا وہ پیسہ دین کی سربلندی میں خرچ نہیں کیا عمارتیں بنانے والے علماء کی زندگی کی سہولیات میں خرچ کیا۔

لاک ڈاؤن میں جمعہ جماعت مساجد کا بند ہونا بھی شامل ہے، ٹرانسپورٹ دکانیں کا رخانے بند اور کھولنا شہری نظام میں آتا ہے، لیکن جمعہ جماعت مساجد شہری نظام شامل نہیں ہے یہ تو اللہ سبحانہ کی حدود میں آتا ہے یہ کیوں کس منطق کے تحت بند کیا ہے؟ اس کے جواب میں حکومت نے کہا ہے صدر مملکت نے مصر کے جامع الازہر اور علماء سعودی سے فتاویٰ حاصل کیا ہے ان سے عرض ہے یہ حدود دین ہے دین اللہ کی ہے دین کا مواد قرآن میں ہے قرآن کو محمد نے لایا ہے، تطبیق عملی رسول اللہ نے کر کے دکھایا ہے مسلمان اپنے دین تابع از علماء ازہر و سعودی نہیں ہے۔ حلال حرام جائز و ناجائز صرف اللہ بتائے گا اگر کوئی عالم دین دین کا ترجمان بنے ہیں تو انہیں قرآن سے استناد کرنا پڑے گا، یہ قرآن کی کس آیت سے استناد کیا ہے؟

کرونا اور لغت :-

کرونا کونسی زبان ہے اس کا مکان پیدائش تاریخ پیدائش مقام نشو و نما اور دیگر زبانوں میں انتقال کی وجوہات تواریخ بیان کرنے سے پہلے خود کلمہ لغت کے بارے میں علماء کی تحقیقات ملاحظات بیان کرنے کی ضرورت ہے عام طور پر اکثر علماء دانشوروں کا خیال ہے اگر دیگر علوم معارف میں تحقیقات ضروری ہے لغت میں تحقیق کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ کو کوئی لفظ کا معنی سمجھ میں نہیں آیا تو کوئی بھی کتاب لغت دیکھیں وہاں جو معنی دیا ہے وہ اخذ کریں اس سے زیادہ کوئی تحقیق کی ضرورت نہیں یہ فکر بھی ان لوگوں کی فکر ہے جو چیز باہر چل رہی ہے اس کو من وعن اخذ کریں ہر چیز کی تحقیق کرنا اچھی بات نہیں یہ بات عام لوگ تک محدود نہیں بلکہ اچھے پائے کے علماء دانشوروں کی پاس یہی بات ہے مجھے ایک عرصہ سے فضہ خادمہ منسوب بحضرت فاطمہ کھٹک رہی تھے اس کی اصل وجود میں شک ہو رہے تھے چونکہ ان سے بہت ہی نامعقول کرامات نسبت دی جاتی ہے ایک ایسی جلیلہ عالمہ صاحب اعجازات عظمیہ جس کی باب مجہول ہو صاحب اولاد بتاتے ہیں ان کی شوہر کا نام نہیں کسی ملک سے تعلق رکھتی تھی خانہ اہلبیت میں کیسے پہنچی کہتے ہیں شہزادی تھی شوہر کا کیا نام تھا اس کا پیشہ کیا تھا کیسے قصہ شہزادی تھی کس

بادشاہ کی بیٹی تھی وغیرہ بڑے بڑے علماء ان کو زن عارفہ کے لیے گزر جاتی ہے چنانچہ میں نے ایک کتاب میں اس کی وجود کو اساطیر افسانہ کہا تو ہمارے ایک مہربان ڈاکٹر جو امراض سینہ میں تخصص رکھتا ہے جناب ڈاکٹر حسین کنانی کو غصہ آیا اور کہا یہ بات اچھی نہیں ہے کہ ہر چیز کی تحقیق کریں میری کتاب مثالی عزاداری آنے کے بعد اغیار تو چھوڑیں بہت سے دوست احباب رشتہ دار بھی نالاں ہو گئے اس میں کیوں تحقیق کیا چنانچہ ہمارے نامور خطیب زبان فصیح و طلیق نے میرے بیٹے محمد باقر سے کہا عزاداری میں کوئی خرافات نہیں آج سے لکم دینکم ولنا دینا کہا ہے موضوعات تو چھوڑ جائیں یہ لوگ لفظ تحقیق کے خلاف ہے کیونکہ تحقیق شروع ہونے کے بعد ان کے ڈاکہ جات تک بھی پہنچ سکتا ہے اگر تحقیقات رواج پائیں گے تو اسرار شہادہ حملہ حیدری بومائی حیدر ملا کاشفی امامت السیاسہ سلیم بن قیس موساعت غدیر اور امام مہدی کا کیا بنے گا بعض کا خیال ہے لغت میں تحقیق کرنا یعنی لغت کی کتاب دیکھ کر معنی اخذ کرنا ہے یہ فکر دین کے مسائل میں پہلی کاری ضربت ہے جہاں خرافات اغلاط پھینکنے والے آزاد اغلاط نکالنے پر پابندی کی بات ہوگی حالانکہ عرض زبان اصل میں دوسری زاویہ سے زبان مسلمین ہے کیونکہ قرآن عربی زبان میں ہے لہذا دشمنان اسلام نے پہلے دن سے اس زبان کو مسخ کرنے کے لیے تمام ممکنہ تصورات کو بروئے کار لایا ہے اسلام مخالف قرآن کریم سے دل سردی بے اعتنائی میں اہل یورپ سے مسلمان پیچھے نہیں ہے اصل یورپ نے قرآن دشمنی میں عربی زبان کو مسخ فسک نسک کرنے کے لیے کیا ملہ حسین سے عربی زبان کی مخالفت میں کتاب لکھوادی دیگر تمام زبانوں کی نسبت عربی زبان اغلاط کا داخل ہونا کالشمسی فی زائقہ ہمار جیسا ہے دین اسلام کو مسخ کرنے کے لیے سب سے پہلے کمر بستہ پر عزم ہونے والے اہل فارس تھے اہل فارس دو ہزار پانچ سو سال کی شہنشاہیت حکومت کی زوال سرنگونی ان کے لیے ناقابل برداشت نہیں تھے لہذا وہ ایک طرف سے عربوں میں گھل ملنے روزگار حاصل کرنے دوسری طرف سے اسلام کا دبدو مقابل مزاحمت کرنے کے لیے انہوں نے زیادہ تر تو جہات عربی زبان پر مرکوز کیا تھا عربی زبان کو انہوں نے چار مراتب درجات بنایا۔

۱۔ علم دو صورتوں صوت عربی زبان کی تلفظ کیسے کریں

۲۔ معنی کلمات عربی اور اس کی اصل کلمہ جس سے یہ کلمہ بنتا ہے

۳۔ عربی زبان کے قواعد اسم فعل حرف فاعل مفعول حرف کی شناخت

۴۔ مختلف صیغوں ایک معنی کی طرف برگشت اس میں دقت گیری

۵۔ عربی لغات جمع کرنے کا شروع کیا اس سلسلے وہ عرب دیہاتوں میں عشائر قبائل عامتہ الناس سے کلمات سیکھے بہتر بولنے اور لکھنے پر توجہات مرکوز کیے۔ یہاں تک سب بڑے نحوی فراہارون کے دربار میں پہنچے تو کس نے ہارون سے کہا یہ کہ عربی غلط بولتے ہیں اس کو کھن کہتے تھے ہارون نے زار سے پوچھا سنا ہے آپ کھن کرتے ہیں تو زار کو تسلیم کرنا پڑھا کہا معری ایک تعلیم ہے اگر اس کو سامنے رکھ کر بولا تو صحیح بولتا ہوں میری ایک فطرت ہے اس حوالے سے کھن کرتا ہوں۔

بعض اس کو بھی ذریعہ معاش بنایا کسی نے لغات جمع کیا کسی نے قواعد بنانے پر توجہ زیادہ کیا تو کسی نے اہل فارس کے ارمان انبیات کو جامعہ عمل پہنچانے کی کوشش کیا

لغت میں تحقیق اہل فارس اسلام اور قرآن دشمنی میں عربی زبان کو مسخ کرنے میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں چھوڑی فارسی ترکی رومی کلمات پر الف و لام دو پیش دوزیر دو صفحہ لگا کر کر لغات بنا کر موسوعات بنائی یہاں تک بعض لغات نویسی ناقابل اعتبار قرار پایا اس وجہ سے عربی زبان میں تحقیق کی ضرورت خود عربوں کو احساس ہوا کہ اس زبان میں کیا قتل نہیں کیا گیا ہے یہاں تک عربی زبان میں غلط گوئیوں کی نشاندہی کے لیے انہیں کتابیں لکھنی پڑی آپ کی تسکین اطمینان کے لیے ایک مثال پیش کرتے ہیں اس سلسلے میں ایک کتاب معجم الاغلاط اللغویہ المعاصر تالیف محمد الصنائی طباعت ۱۹۷۳م

عربی زبان پر حملہ معجوس اہل فارس و روم تک محدود نہیں رہے ان کے بعد مغرب میدان میں اصحاب فصل جیسے اتری مملکت عربی اسلامی کو بائیس ۲۷ مملکتوں میں ہٹایا ہر ایک کی لہجہ لہجہ حروف کلمات مختلف رکھا تنہا اس پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ عربی زبان کو بالکل محو نابود کرنے کے لیے طہ حسین نے عربی عامی کی تحریک چلائی۔

عربی زبان میں غلط کلمات کی شمولیت کا اندازہ کتاب مضح عربی تالیف انوار الجندی سے بھی کر سکتا ہے جہاں انہوں نے لکھا کل عربی کلمات ہمارے معاجم میں اسی ہزار ہے ان میں سے چالیس ہزار متروک ہے چالیس ہزار با معنی کلمات متروک ہے صرف دس ہزار کلمات استعمال ہے استعمال جس طرح ملکوں کی خیرات چھینتے ہیں ان کی محمد عظمت اور تاریخ علم کو فراموش کرنے کے لیے لغت پر بھی حملہ کرتے ہیں چنانچہ آج ہمارے معاصر بھی یہی کام کرتے ہیں زیادہ زیادہ مغربی زبان شامل کریں

لغت عربی سب سے پہلے عربی زبان پر کام کلمات روزمرہ استعمالات جمع کرنے پر ہوا اس سلسلے میں سب سے

پہلے انگشت نمایا شخص خلیل احمد فراہیدی متوفی ۱۵۰ تھے انہوں نے عربوں کے قریہ قریہ دیہات خاص و عام سے کلمات کے تلفظ اور معانی جمع کیا اس حوالے سے وہ پہلا مرجع لغت عرب بنے تمام کتب لغت لکھنے کی بازگشت انہی کی طرف سے ہوئی ہے چنانچہ انہوں نے ایک کتاب لغت کتاب الیقین کے نام سے لکھا ہے جو ایک جامع کتاب ہے لیکن اس کتاب سے نیاز مند کلمات کا استخراج بہت مشکل انداز میں ترتیب دیا انہوں نے کلمات کی ترتیب کو حروف جو زبان سے نکلنے کی ترتیب سے بنائی ہے ان کے بعد آنے والے بھی بعض نے بھی انہی کی تقلید کی ہے۔

قواعد عربی سب سے پہلے عربی زبان کی تلفظ کیسے کرتے ہیں اور جملات کیسے بناتے ہیں یہ سبویہ نے کی ہے وہ شاگرد خلیل تھے ان کے بعد ان کے ہم عصر کسانے تھے دونوں عربی زبان سیکھنے کا اسلام قرآن نہیں تھا پیشہ تھا چنانچہ دونوں ہارون رشید کے دربار میں پہنچا لیکن کسانے کی قسمت سبویہ سے پہلے پہنچا میدان اس نے مارا۔ عربی زبان دیکھنے اور اس کے قواعد بنانے کا محرک عربیت یا اسلام کی خاطر نہیں تھے بلکہ اس کے اہداف مقاصد اقتصادی اجتماعی سیاسی تعلیماتی مقابلہ ارانی حیرانی بنیاد فروغ ہوا لہذا اتنی اختلافات ان میں پیدا ہوئے ہر ایک دوسرے کے جان لیوا ثابت ہو گئے جتنا اختلاف ان میں پایا جاتا ہے کسی اور شعبہ علوم نہیں پایا جاتا ہے فکراً طور پر حسد متکبر مغرور بھی بن گئے یہاں تک کہ کل علوم ایک طرف علم نحو علم لغت سے محروم ہو کے رہ گئے۔

کرونا اور خورشید ندیم

آپ لکھتے ہیں آپ لکھتے ہیں ام المؤمنین عائشہ کا اس امت پر بڑا احسان یہ ہے کہ وہ دین کے ایک بڑے اور اہم حصے کے راوی ہے ازواج مطہرات کو اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ وہ اس دین کو لوگوں تک پہنچائیں اپ سے سوال ہے یہ کس ایت سے اقتباس ہے جو پیغمبر پر اترا ہے یہ سعادت سب سے زیادہ حضرت عائشہ کے حصہ میں آئی ہے انہوں نے اس امت کو اخلاقی پاکیزگی اور جسمانی طہارت سیکھائی۔

ام المؤمنین عائشہ کے بارے میں آپ کے یہ تاثرات اعتقاد عائشہ اور امت مسلمہ کے بارے میں حسن نیت پاکیزہ نیت پر تو نہیں کہہ سکتے بلکہ اس کو باطنیہ کو بد نیتوں کا جامۂ عمل پہنانا کہہ سکتے ہیں ورنہ ام المؤمنین سے منسوب روایات کسی بھی حوالے سے ان سے نہیں بنتی ہیں عائشہ کی غلطی آپ کا اپنے گھر سے نکل کر حکم قرآن کی عدول کرنا احزاب ۳۳ اور اس سے حاصل زبان کرونا سے زیادہ امت مسلمہ کی جانیں ضائع ہوئی ہیں ان

کی غلطی کو نادمہ لینا اس میں تدبر نہ کرنا آپ کی غلطی ہوگی ان کی غلطی ان کی اپنی پشیمانی اعتراف غلطی اور امیر المؤمنین کی معافی سے شاید ختم ہوگی ورنہ وہ خود آخرت میں نبی کریم سے بات کریں گی میں ان افراد میں سے نہیں ہوں جو ان کی اہانت و جسارت کرتے ہیں۔

دین اسلام کے احکامات قرآن میں آئی ہیں قرآن سے صرف نظر کر کے حدیث مصدر بنانے کے لیے عائشہ ام المؤمنین کو محدثہ جابنائی ہے کبھی دختر رسول فاطمہ زہرا کو محدثہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے نعبلات باندھی ہے اس میں تلبیس و تدلیس ہے صرف عائشہ کا نام لے کر صحیح صقیم ضعیف مردود کو کثیر یا کرے احادیث سے نقل نحویں گزار ہے یہ اللہ اور اس کے دین سے خیانت ہے ام المؤمنین امت کے سروں پر تاج لیکن ان کی عزت و تکریم میں اسلام سے خیانت قابل بخشش نہیں ہوگی اس کے علاوہ احکامات کے بارے میں وارد روایات تنہا عائشہ نہیں بلکہ جن شخصیات کے منقولات رپورادین کا ڈھانچہ کھڑا کیا ہے غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے جو دین امت مسلمہ نبی کریم اور آپ کے برجستہ یاراں با و فاء علی ابو بکر عمر بن خطاب ابو عبیدہ بن جراح عبدالرحمن بن عوف بلال حبشی صہیب رومی ام سلمہ زینب بنت جحش کی قربانیوں تجملات سے ہم تک پہنچا ہے آج ان کے نام سے چل رہے ہیں۔ حدیث پر تدوین حدیث پر عمل پیغمبر اکرم کے نزدیک عائشہ ہے اس کے علاوہ دین محمد عائشہ ابوہریرہ عبداللہ بن عمر جیسے مطعوم مشکوک افراد سے باندھ کے رکھا ہے اسلام دشمنی محمد دشمنی ابابکر و عمر دشمنی علی و زہرا دشمنی یاران با وفاء دشمنی میں نسبت دی ہے۔

کرونا اور خورشید ندیم

جمعرات ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات میں ایک کالم اخلاقی پاکیزگی اور ڈاکٹر فرحت ہاشمی آپ نے اس کالم میں چند نکات پیش کئے ہیں جو ہر زمانے سے آپ کے دل میں کرونا دل۔۔۔۔۔ وہ امور مذہبی کلی طور پر حکومت کے ہاتھ میں ہونا چاہیے حکومت اس کو اپنے ہاتھ میں نہ لینے کی وجہ سے آپ نے لکھا ہے ہماری حکومتیں مذہبی معاملات کبھی آزادانہ فیصلہ نہیں کر سکیں ان کی کمزوری کے باعث مذاہب اہل مذاہب کے ہاتھوں پر رینمال بن کر رہ گئی ہے آپ کو یہ حسرت ہے اور آئندہ بھی رہیگی آپ کی نظر میں مذہب ہمیشہ غیر مذہبیوں کے ہاتھ میں رہنا چاہیے جن کی نظروں ہندو مسلم سکھ مسیحی یہودی میں کوئی فرق نہیں کرتے ان کی تمنایہ ہے مذہبی فروق کا خاتمہ ہونا چاہیے پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بجائے بلا تفریق مذہب رہن سہن

ہے ہندو بھائی مسلمان بھائی ساتھ چلیں آپ نے یہ نظریہ کس دانشگاه سے حاصل کیا ہے معلوم نہیں ہوا ہم گرچہ مذہب کو اسلام و مسلمین کے لئے کرونا سمجھتے ہیں لیکن ان کے مساجد اور ان کی چھتوں سے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کی سدا بلند ہوتی ہے لیکن فقہ سے ڈر کر مذہب کا نام لیتے ہیں آپ کا اس کالم میں دوسرا مسئلہ خواتین کا ہے خواتین کا مجموعی تصور جنسیات ہے جیسا کہ وزیر کہتے ہیں۔

کرونا اور جمہوریت:-

بدھ ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے اخباروں کی شہ سرخی میں آیا تھا قومی اقلیتی کمیٹی کی منظوری دی ہے اس کمیشن کی اکثر ممبران سرکاری رعایت یافتہ یا سرکار کے ترجمان ہیں لیکن کمیٹی کا سربراہ غیر مسلم ہوگی اس کی مثال تاریخ میں بہت ملتے ہیں۔

حضرت علی کے خلیفہ بلا فصل ہونے عالم غیوب ہونے متصرف اکون ہونے کی تمام روایات علماء سنت نے لکھی ہیں امام مہدی پر موسوعات اہلسنت کے علماء نے لکھی ہیں علم حدیث تالیف زین العابدین آیا ہے حدیث غدیر یوم اعلان ولایت و امامت امیر المومنین اور حدیث ثقلین وہ اکثر علماء اہلسنت کی لکھی ہیں لیکن اہلسنت نہ غدیر کو مانتے ہیں نہ مہدی کو مانتے ہیں اس کا مطلب تحریر تحقیق پر مبنی نہیں اجر پر نہیں ہے ت اس قسم کی واردات تاریخ باطنیہ میں وافر ہیں۔ وزیر اعظم نے انہی سے استفادہ کیا ہوگا کسی ماہی فروش نے اپنے ہم صنف سے پوچھا کام کیسے چل رہا ہے کہا بہت خراب چل رہا ہے لوگ دیکھتے ہی کہتے ہیں مچھلی سڑی ہے تو پہلے والے نے کہا ہم تو سڑی مچھلی کو تازہ تازہ مچھلی کہہ کر فروخت کر کے آرام سے نکل جاتے ہیں۔ وزیر اعظم اس طریقے کو اپنایا ہے ہندوؤں کی بالادستی مسلمان علماؤں کے سر کے اوپر بٹائینگے اقلیتی کمیشن کے ممبران مسلمان سربراہ غیر مسلم ہوگا یہ عام حالات منظور کرونا سے جنگ کے دوران تھے کہ یہ کرونا کے مظاہر میں ہی ممکن تھا۔ کرونا اور جمہوریت اس سے ان کے عزائم واضح ہو جاتے ہیں اس سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کرونا کا ماتم کرونا کا تابوت اس لئے اٹھایا ہے تاکہ مسلمانوں پر کرونا سے بدتر وباء چھوڑیں یہاں سے واضح ہو گیا بلاول کا خواب عمران خان نے کر کے دیا۔

کرونا اور جمہوریت:-

کرونا اور جمہوریت میں کوئی ربط بتانے سے پہلے خود جمہوریت کی وضاحت ضروری ہے کیونکہ اس وقت پوری کرہ ارض پر قائم حکومتیں ایک حوالے سے سب کے سب جمہوری بتایا جاتا ہے حتیٰ کہ جہاں بادشاہ ہے

وہاں بھی جمہوری کہا جاتا ہے جیسے برطانیہ جاپان جرمن کینیڈا وغیرہ لیکن اور مصادیق میں جمہوریت اختلافات بھی پایا جاتا ہے ہر ملک کی اپنی جمہوریت ہے جمہوریتوں میں تضاد کی واضح مثال امریکی جمہوریت اور چین و روس کی جمہوریت شمال جنوب مشرق مغرب آسمان زمین دن اور رات جیسا فرق پایا جاتا ہے۔

حتیٰ ایہاں تک یہ بھی واضح نہیں کر پاتا ہے جمہوریت کس چیز سے بنتے ہیں کس انسان کا نام ہے جن کا نام ہے یا کسی طاعون کا نام ہے واضح نہیں ہو سکے بلکہ جمہوریت کلمہ عربی الاصل ہے اس کا معنی کثیر زیادہ ہے اس کا معنی یہ نہیں اپنے مد مقابل سے یہ زیادہ ہے مثلاً اگر کہیں یہ بہت لوگ کہا جاتا ہے بطور مثال سری پائے کون کھاتے ہیں ہمارے گھر میں بیس تیس سال سے چھوٹا گوشت نہیں لائے میں نے کہا بہت کھاتے ہیں سو میں سے بیس کھاتے ہیں اس کو جمہوری کہتے ہیں جہاں آبادی ۲۲ کروڑ ہو دس کروڑ کی فہرست میں نام ہی نہ ہو ۱۰ کروڑ میں چار کروڑ نے ووٹ ہی نہیں دیا باقی چھ کروڑ میں دس پارٹیوں نے حصہ لیا اس میں دو پارٹیوں کے اتحاد نے زیادہ آٹھ پارٹی باہر رہیں گی تو زیادہ فیصد والے حکومت کریں گے اس کا کیا جواز عقلی و شرعی و قانونی بنتا ہے جمہوریت کو آپ نے کرونا جیسا شور شرابہ سے مقدس بنایا ہوا ہے جس طرح کرونا سے مرنے والے کو شہید کہا گیا ہے الفاظ کی تقدیری چلتی ہے اندر سے نخس ہی ہوتی ہے جس کی لاٹھی اس کی بھینس ہمارے ہاں جمہوریت پر چادر تقدس چڑانے والے بھٹو کی بیٹی اور نواز کی بیٹی رہی ہیں ایک نے بتایا بہترین امریت سے بدترین جمہوریت اچھی ہے یہ نہیں بتایا کس کے لئے اچھا امریت سے مراد عسکری حکمران ہے یہ فوجیوں سے پوچھیں فوجی حکومت اچھی ہے یا پی پی کے ممبران سے پوچھیں یا امیر جماعت اسلامی سے پوچھیں یا رسول حکومت وہ سو فیصد کہیں گے فوجی حکمران اچھے ہیں اگر میں بینظیر زرداری ان کے بیٹے بیٹوں اہل لاڑکانہ سے پوچھیں تو کہیں گے جمہوریت اس کی کوئی دلیل عقلی و شرعی پیش نہیں کیا۔ عقل سے پوچھیں اکثریت کی حکومت اچھی ہے یا اقلیت کی تو عقل کیتی ہے جو صادق و امین ہو عوام کے مفاد میں چلانا ااتا ہے نہ کہ خواہشات کے مطابق۔

دوسری بات نواز شریف کی بیٹی نے کہی کہ ووٹ کو عزت دو ووٹ کی کیا عزت ووٹ کی عزت کا تعین ممکن نہیں اسمبلی نے ووٹ کو فی ووٹ پانچ سو یا ہزار دیا ہوگا اب یہ معرا اپنا ووٹ وزیراعظم کے امیدوار کو دیں گے تو کروڑوں میں ہوگا عزت کس نے دی ہے تمام امیدواروں نے فی ووٹ روپیہ دیا ہوا اور آپ نے فی ووٹ پانچ ہزار دیا ہو تو آپ کی ووٹ کی زیادہ قیمت ہمارے ملکستان میں اقبال ندیم اور کا جواتیاز نے انتخابات کے دور میں

پورا مہینہ کھانا کاروبار والوں کے گھر کھایا گاڑی ان کی استعمال میں کیا ایک دن ان کی ایک کی قیمت ساڑھے تین کڑوڑ ہو گئے اس کی قیمت بے نظیر اور نواز شریف اور خان جنوں نے ملک میں دہشت گردی کا بنیاد ڈالنے والوں کی ووٹ ہے حکومت بنائی تو قیمت ہمیشہ سے ایم کیو ایم کی ووٹ کی قیمت رہی بیچارہ سندھیوں کی ووٹ صرف ایک بریانی کی پلیٹ ہی رہا ہے دھوکہ فریب ڈراؤدھکاؤے سے والی جمہوریت اور آخر میں ملک اسلام مخالف آزادی جنسیات کا فرین کو اوپر لانے ان کو عزت دینے اسلام و مسلمین کو کرونا دیکھانے والی جمہوریت مقدس اسمبلیوں والوں کو ہوگی مسلمانوں کو نہیں۔

کرونا اور جمہوریت:-

روزنامہ دنیا بروز جمعہ ۳۰ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک عنوان ”جمہوریت ہم شرمندہ ہیں“ کالم نگار انجم فاروق نے لکھا ہے کرونا کے مقاومت اور مزاحمت مدافعت میں دو قسم کے موقف سامنے آئی، ایک جہاں ڈکٹیٹر شپ نظام چلتا ہے وہاں کرونا قابو میں رہے اس کو کرونا کو چلنے نہیں دیا ہے جیسا کہ چین ہانگ کانگ میں قابو میں رہے جبکہ جہاں جمہوریت ہے وہاں سیاسی جنگ چل رہی ہے کرونا روکنے کیلئے معقول انتظام نہیں ہو رہا ہے اس لئے آپ کو شرمندہ ہے قارئین کو آپ کی دانشوری پر سکتہ طاری ہوا کیونکہ آپ کا جملہ ایک بے جان بے روح کے سامنے اتنا خاضع اور شرمندہ ہونا سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ دنیا میں بت پرستی دو قسم کی گزری ہے ایک بت پرستی مادہ ہے جہاں دور جاہلیت میں ایک بت خانہ میں بت کے سامنے کوئی غدار کھی تھی وہاں ایک بلی آئی اس نے وہ غذا کھائی پھر بت پر چڑھ کر پیشاب کیا، بت کو غصہ نہیں آیا، بت کا جو خادم تھا یہ منظر دیکھ کر غصہ میں آکر کوئی لوہا اٹھا کر بت کو مارا کہ اپنے کو نہیں بچا سکتے ہو تو دوسروں کا کیا بچائے گا جمہوریت کا معنی ”بہت ہے“ یہ لفظ اکثریت بمقابل اقلیت نہیں بلکہ بمقابل نہ ہونا یا بالکل ندرت کے مقابل میں ہے لہذا ابھی تک جمہوریت کا مفہوم کہیں بھی واضح نہیں، چینی جمہوریت، روسی جمہوریت، امریکائی، بریطانی جمہوریت اداکار جیسا ہے اگر کوئی اداکار کو فاحشہ بھی کہیں تو اس کو غصہ نہیں آتا۔ جمہوریت کا کوئی چہرہ نہیں آپ اس سے کیوں شرمندہ ہیں، افسوس آپ جیسے لوگوں کے ملک کا نظام حکومت کیسے بہتر ہو سکتا ہے اہل وطن کو چیلنج بحث پر لگانے کی بجائے خود حزب اقتدار اور حزب مخالف بٹ جاتے ہیں یہاں بھی جمہوریت نص کے مقابل میں شرمندہ ہے کیسے کہتے شقیقہ جمہوریت تھی یہاں جمہوریت کو نص کے سامنے شرمندہ ہونا تھا کیونکہ سقیفہ میں جمہوریت پچاس ساٹھ لوگ جمع

تھے جبکہ غدیر میں نص سے والوں کی تعداد لاکھ سے بھی زیادہ تھی لیکن رشتہ داروں نے گواہی چھپائی تھی روک دی تھی تو جمہوریت بچ گئی تھی۔ ملک عمر بن خطاب جیسے لوگ ہی چلا سکتے ہیں جس نے پہلے دن عوام سے کہا تھا مجھے ملک کو کیسے چلانا آتا ہے اس لئے میں نے قبول کیا ہے۔ بارہ سال حکومت مدینہ میں کوئی عدالت خانہ نہیں تھا بلکہ حضرت علی کو قاضی بنایا جب کوئی شاکی نہیں آیا بند کیا۔

کرونا اور جمہوریت یعنی ان دونوں میں کوئی مماثلت و مشابہت پائی جاتی ہے یا نہیں؟ کرونا کی تو ابھی ایک قسم بتائی جو پورے عالم میں چل رہی ہے اس حوالے سے وہ منفرد ہے لیکن جمہوریت کی تو اقسام و انواع نکلے ہیں جمہوریت صدارتی، جمہوریت پارلیمانی، جمہوریت شہنشاہی، جمہوریت ڈکٹیٹری، جمہوریت ویلنٹائن، جمہوریت مارچ، ہم کس سے جوڑ کر بتائیں جمہوریت جو ہمارے پاکستان میں چل رہی ہے اس کا ذکر تو ہم نے سیکولرزم میں بیان کیا ہے اب دیگر جگہوں میں جو چلتی ہے اس سے مماثلت مشابہت دیکھیں۔ جمہوریت کی ایک عام معروف شناخت ہے کہ یہ نص کش ہے۔ جھوٹی سند سے اقتدار کو وراثت میں دینے کے نظریہ کے قاتل ہے بطور مثال ایران حکومت منصوص والے بناتے ہیں چنانچہ صفویوں نے کہا یہاں حکومت امام زمان کی ہے، امام خمینی نے اقتدار ملنے سے پہلے فرمایا ”ہماری حکومت امام زمان کی ہوتی ہے، ہم ان کے نمائندے ہونگے“ لیکن اقتدار ملنے کے بعد فرمایا اپنی ملت حکومت کرتے ہیں ہم ان کے خادم ہیں لیکن جمہوریت نے نص والوں کو ایک کو بھی بند کیا حکومت خاتمی احمد نژاد روحانی کی جمہوریت ملی آخر میں اس نظریہ کو ہمیشہ کیلئے دفنایا۔ امام خمینی نے فرمایا ہمارے ایسی جمہوریت چلتی ہے نص والوں کو ہم قسم کے ایک عمارت میں بند کیا ہے اب جو چند اساتید اور طلبا تک محدود ہے۔

۲۔ جمہوریت یعنی دین کشی چنانچہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں ہر آئے دن ویلنٹائن مارچ، اسمبلیوں میں چھپا چھپا کے چور دروازے سے ان کو اپنے ہاں لیتے ہیں۔ جمہوریت عفت، عصمت کش چنانچہ آپ سندھ اسمبلی، پنجاب اسمبلی، اسلام آباد کی اسمبلیوں کے مظاہر دیکھیں۔

۳۔ عوام کش جمہوریت کے ووٹ دینے والوں کی ابتری بد بختی بد قسمتی دیکھیں گے۔ ووٹ پانے والوں کی زندگی اشراقی دیکھیں گے۔

کرونا اور جمہوریت:-

۱۔ جمہوریت کا دوسرا چہرہ یا صفحہ ابھی تک اس کی ایک ایسی تعریف مطابقتی تمام لفظ کا تمام معنی سننے میں یا دیکھنے میں نہیں آیا، اندازہ ہوتا ہے جمہوریت کی اصلی برگشت ابلیس سے ملتی ہے وہ مکان و زمان کے لحاظ سے اپنا حلیہ رنگ بدلتے رہتے ہیں اگر اس کا ایک جامع معنی تلاش کریں حکم اللہ سے عدول حاکمیت الہی کے باغیہ طاغیہ کہہ سکتے ہیں۔ ایک قسم کی قرین۔۔۔ نظر آتی ہے اس کا واضح منظر رجب المرجب ۱۴۴۱ھ کو پاکستان میں کرونا کی آمد پر دیکھنے میں آیا جس جمہوریت میں طفل شیرخوار کو ہمارے حوالے کرو، گھروں میں فلم دیکھو، زوجہ ماں بہن میں کوئی تمیز فرق نہ رکھو، بیوی کو جہاں چاہے جائے آزاد چھوڑیں والی جمہوریت کی طرف لاک ڈاؤن کا اعلان ہوا یعنی ہر قسم کی پابندی متروک کروا کر صرف ہماری پابندیوں پر سختی سے عمل پیرا ہونا پڑے گا۔ دکان بند کرو، سینیما، سنڈین کلب بند کرو، خاص کر مساجد جمعہ جماعت بند کرو اگر سوال کریں یہ کیا ہے یہ جمہوریت ہے، یہ کونسی جمہوریت ہے جواب جس کو ہم جمہوریت کہتے ہیں وہی جمہوریت ہوتی ہے۔

کہتے ہیں جمہوریت ڈیموکریسی کا ترجمہ ہے، نہیں ہے، جمہوریت اکثریت کو کہتے ہیں، نہیں ہے، جمہوریت صدارتی نظام کو کہتے ہیں، جمہوریت پارلیمانی نظام کو کہتے ہیں۔ جمہوریت اکثریت والوں کی حکمرانی کو کہتے ہیں نہیں، جمہوریت اقلیت والوں کی جانب داری کو کہتے ہیں۔
کرونا اور پارلیمانی نظام:-

اس میں جائے شک و تردید نہیں بعد از انقطاع وحدتائید من سر کا سلسلہ بند ہونے کے بعد کئی ہے والی شخصیت کیوں نہ از خود اس منصب پر بیٹھیں یا چند افراد کے تعاون سے بیٹھیں وہ اس حکومتیں عند الحوادث و معائب و خطرات نہیں۔۔۔ سکتے ہیں۔ بہترین قوی ترین حکومت ہوگی جسے عوامی حمایت حاصل ہوگی چاہیے وہ پہلے ہی سے عوامی حمایت سے اقتدار پت آجائیں یا اقتدار پر کرنے کے بعد رضایت حاصل کریں لہذا ہم نبی کریم کے بعد ہر آنے والے حاکم لئے جمہوریت کے خواہاں داعی ہے، حکومت نص موروثی کو استبدادی گردانتے ہیں غرض جمہوریت کے حامی ہونے کا مطلب یہ ہے ملک اکثریت کی تائید حمایت حاصل ہو چاہے آپ اس کو بادشاہ کا نام دیں یا صدر مملکت کہیں یا وزیر اعظم کہیں جس کا کوئی معنی ہی نہیں بنتے ہیں چونکہ وزراء خود انتخاب کرتے ہیں لہذا نام یا ملک ہوگا یا صدر ہو یا امام ہوگا، اما حکومت احزاب یہ تو ملک کے اندروطنی کرونا پیدا کر کے دیگران کو۔۔۔۔۔ کرنے کا فارمولا ہے۔ جمہوریت بذات خود تشتت تفرقہ آور ہے یعنی وی تفرقہ پیدا نہیں کرتے، تفرقہ

پہلے سے طبعی طور پر ہوتا ہے وہ اپنے ساتھ دینے والے فریق کو طاقت و برناتے ہیں لہذا دوسرے فریق کو طاقت و قدرت سے کچل دیتے ہیں۔ اس کو استبداد کہتے ہیں اگر یہ استبداد اچھی ہے تو فوجی استبداد میں کیا قباحت ہے؟ ملک کی بربادی ویرانی حکومت احزاب سے ہیں اگر آج کرونا سے دفاع میں حکومت بے بس ہے اس لئے اس کے پاس احزاب ہیں اور احزاب فرزند مفاد پرست ہے، فرزند جاہل و نادان ہے اگر کسی کے پاس کوئی ڈگری ہے تو وہ کم سے کم بے دین بے ایمان ہے۔

کرونا اور سیکولر حکومت:-

کرونا اور سیکولر حکومت میں مشابہات لاک ڈاؤن جہاں کہیں کرونا رپورٹ مثبت آنے یا ہونے کا خطرہ احتمال ہوا اس کا پہلا قدم لاک ڈاؤن یعنی لوگ گھروں میں بیٹھے ایک دوسرے سے دوری اختیار کریں باہر سنسان رہے کیونکہ کرونا کی آنکھ نہیں ہوتا ہے اندھے انسان کی افراد دیوار درخت ہر چیز پر اپنا اثر چھوڑتا ہے سیکولر حکومت وہ بھی ادنیٰ معاشرے ان کا پہلا قدم دینی سرگرمیوں خاص کر کفر مخالف مظاہر پر بے رحمانہ پابندیاں عائد ہوتی ہیں چنانچہ ایران میں رضا شاہ پہلی دفعہ کشف حجاب کیا کتب سے عربی الفاظ کا استخراج مصر میں کشف حجاب کی تحریک چلی پاکستان میں پرویز مشرف نصاب مدارس آیات جہاد کا استخراج کیا ام المومنین عائشہ کا نام نکال کر کیا۔

بعض کا کہنا ہے یہ دین کے دائرے میں نہیں آتے۔ دین اشیاء کی حقیقت بتانے نہیں آیا بلکہ احکامات بتانے کیلئے آیا ہے کرونا کیا احکامات ہیں۔ جب دین کا موقف آتا ہے تو اس میں تنہا اسلام نہیں آتا دین یہود، دین مسیحی اور اسلام آتے ہیں گرچہ عصر معاصر میں نصرانیت اور اسلام ہے کیونکہ یہود اپنے برے عزائم کی وجہ سے سامنے آنے

کرونا اور خورشید ندیم

اللہ نے۔۔۔ کی آیت میں یہ حکم ازواج نبی کو دیا ہے۔

۲۔ کیوں باقی آٹھ ازواج کو یہ اعزاز کیوں نہیں ملی۔

۳۔ عائشہ کی حصہ میں آئی ہے تو دیگر ازواج کی حصہ میں کیا چیزیں آئی تھی۔

۴۔ کیا نبی کریم ازواج کے درمیان حقوق مساوی انداز میں نہیں چلاتے تھے کیا سفر یا جنگوں میں باری باری سے نہیں لیجاتے تھے۔

۵۔ عائشہ سے مروی روایات سب رسول اللہ نہیں بلکہ ایسے لوگوں سے مروی ہے معلوم نہیں عائشہ ان کے گھر جاتی تھی یا لوگ عائشہ کے گھر آتے تھے یا عائشہ کوئی وقت مقرر کیے تھے کہ ان سے سنیں واضح کرنا پڑے گا یہ دین ہے ادھوراجمل بات نہیں کریں آپ پڑھے لکھے انسان ہے دینی امور کو ذمہ داری سے پیش کریں علم رجال میں عائشہ کا نام ہے کتاب تہذیب و تہذیب میں دیکھیں کتب رجال میں ان کے پاس روایات بہت ہوتی تھی۔ عائشہ کی منقول عنہ میں سے ایک فاطمہ زہرا تھی کیوں خود فاطمہ زہرا سے اتنی نقل نہیں ہوئی۔

۶۔ علماء علم حدیث اور رجال والوں کے مقرر کردہ طریقہ روایت شناسی کے معیار و محل کو دیکھ کر بات کیا کریں یہ دین ہے یا سیاسی کالم نگاری نہیں ہے

آپ کے ڈاکٹر فرحت ہاشمی پر نقد کا متن ہم نے نہیں دیکھا آپ کی نقل سے پتہ چلتا ہے دونوں کے نظریات عورت کے بارے میں فردوس کی نظریات سے ملتے ہیں اسلام کا دور سے بھی ربط نظر نہیں آتے ہیں عورت جنسیات کے لئے مخصوص نہیں وہ باہمی زندگی یا بقول انسان مدنی طبع کی پہلی تطبیق عملی ہے۔

خورشید ندیم کا یہ بیان کہ ام المؤمنین عائشہ کا امت مسلمہ پر پڑا احسان ہے دین کا ایک بڑا حصہ ان کے توسط سے ملا ہے یہ اعزاز ان کو حاصل ہے اس سے بڑا آتی ہے ان کی دین اسلام کے اصول و مبانی کے بارے میں معلومات بہت ضعیف ہیں ان کو آیات قرآن اور تاریخ اسلام کا علم جتنا ایک عادی مسلمان وہ بھی ایک دانشور میں ہونا چاہیے نہیں ہے آپ پہلے مرحلے میں اپنی اسلام شناسی کو ثابت کرنا چاہتے ہیں اگر مشکل پیش آئے راہ فراری اور پناہ ہندہ کے لئے مودودی فرامیدی اور غامدی کے حوالہ دیکر جان چھڑاتے ہیں۔

کرونا اور قوموں کا زوال:-

قوموں کی بقاء کے دو تصور ہیں ایک تصور جسمانی ہے جسم انسان کو بیک وقت دو چیزوں کی ضرورت ہے ایک غذا و پانی کی ضرورت ہے اس کے بغیر ان ایک محدود وقت کے بعد انسان زندہ نہیں رہ سکتا جیسا کہ کہتے ہیں ہوانہ ملنے سے اے دو منٹ میں مر جاتا ہے جبکہ پانی نہ ملنے سے دس سے زیادہ دن نہیں رہ سکتا غذا کے لیے ایک

دوسرے بتایا جاتا ہے جیسے قحط سالی میں۔ یہاں دو حالات متصور ہیں، بارش نہ ہونے یا دیگر عوامل سے فصل خشک ہو جاتی ہے دوسرا ذخیرہ اندوزی کے احتکار سے بھی قحط سالی ہو سکتی ہے۔ غرض قحط سالی ہونے کے بعد قوم زیادہ دیر نہیں رہ سکتی ہے۔

مہلک امراض پھیلنے سے دوا علاج نہ ہونے سے بھی مر جاتے ہیں جیسا کہ تاریخ میں دنیا میں ایسے حالات کا تذکرہ ملتا ہے اور لاکھوں انسانوں کو صفحہ ہستی سے غائب ہو گیا ہے کتاب الطفل میں الوارثہ والتربیہ ایران کے مشہور خطیب فلسفی کے خطابات کا مجموعہ ہے جو عربی میں ترجیع ہے بصرہ ایک سال قحط ہوئی ایک خاتون ایک گلہ رو رہی تھی پوچھا کیوں روتی ہے کیا تیرا بھائی مرا ہے اس کے گوشت کا حقدار میں ہوں مجھے نہیں دیتے۔ ایسے حالات میں اہل علم و دانش عقل و خرد والوں کا کہنا ہے ایسے حالات سے محفوظ نکلنے کیلئے اجتماعی جذبہ کو ابھارا جائے، ہم ایک قوم کی حیثیت سے بلا تفرقہ عنصر اپنے وسائل ایک قوم ہو کر سب مل کر ان ناسازگار حالات درست ہے یہ تصور اپنی جگہ چند عوامل کے تحت ہوتی ہے وہ خبر محدود اشیاء محدود اوقات تک ہوتی ہے جیسے رفاہی ادارے ایک ہاتھ سے وصول کرتے دوسرے ہاتھ سے کمیشن لے کر دیتے ہیں بعض اوقات سرمایہ آگے بڑھتے ہی وہ نام منٹوانا چاہتے ہیں کا مقابلہ مزاحمت کرنی ہے یہ تصور کہاں تک موثر ہوگا۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں بہت انسانوں کی طبیعت میں دو چیزیں خطرناک ہے ایک وقت میں مسائل حل کرنے پر زیادہ توجہ دلاتا ہے دوسرا عقل چھوڑ کر دوسروں کی من مانی تقلید کرنا ہے اگر یہ احساس اندر ذات سے ہوتا تو پاس فوراً ذخیرہ اندوزی نہ ہوتی اور چیزیں مہنگی نہ ہوتی موثر ہوتا ہے ایمان مبداء و معاد آخرت میں مجھے اس کا بہتر معاوضہ ملے گا ہماری قوم سمجھدار ہے ایک انسان جس کے گھر میں چند افراد ہیں اگر وہ ایثار قربانی دین گے جس دن وہ مصیبت بڑھ جائے گی اور دینے کی صلاحیت ختم ہا جائے گی ایسے حالات میں مہنگائی اشیاء خورد و نوش غائب اپنی انتہا کو پہنچی ہے بطور مثال اس وقت انتظامیہ سندھی قوم سے تعلق رکھتے ہیں، پاکستان میں دوسری قوموں کے موجود ہونے کے باوجود سندھ حکومت کے بجٹ سے سندھی ثقافت کا دن منانا، تمام سرگرمیاں اسلام کے منافی ہیں۔ کیا ہم سب ایک قوم کی ترجمان ہے یا موقع محل میں اپنی قوم کی خوش کرنا ہے، اپنا بجٹ بنانا ہے۔ یہی صور حال پورے ملک بختونوں، بلوچوں، پنجابیوں بلتیوں سب میں سرایت ہو چکی ہے مجموعی طور پر مسلمان قوم یا پاکستان قوم کا تصور ناپید ہو گیا ہے۔

بعض ایسے افراد پائے جاتے ہیں جنکا کوئی انتساب واضح نہیں ہوتا۔ انسان کو یقین ہونا چاہیے کہ اس کا بیٹا اسکے نطفہ سے ہی ہے، اختلاط انساب قوموں کے زوال و نابوری کا پیش خیمہ ہوتا ہے، اولاد اگر مرد کی نہیں تنہا مرد اسے کراہت و نفرت نہیں کرتے بلکہ عورت بھی اس کو کراہت اور نفرت سے دیکھتی ہے اسی لیے کسی کھڈے میں پھینک کر جاتے ہیں۔

ہر کار خیر سے روک کر برے کاموں کو رواج دینا جہاں شراب رواج ہو گئے وہاں عداوت و بغضا ہو گئے۔ قوم کو ایک نقطے پر جمع صاحبان عقل و خرد ہی کر سکتا ہے۔ شراب و جوئے مخرب عقل و خرد ہے۔ ہمارے سیاستدان ان دونوں کو تحفظ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے مخرب عقول سامان اسانی سے پاکستان میں فروخت کرتے ہیں۔ فقدان عقل کے بعد انسان اپنے لئے سوچنا چھوڑ دیتا ہے چے جائیکہ وہ دوسرے کے لئے سوچیں۔ اس کا اگر تجزیہ کرنا چاہتے ہیں تو ملک میں برسر اقتدار آنے والوں کو دیکھیں انھوں نے اپنے لئے کتنی دولت بنائی اور قوم کیئے کتنی دولت بنائی بلکہ اپنی عیش و نوش کیلئے قوم کو مقروض کیا ہے۔ جب انسان دیگران کیلئے سوچنا کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور تعاون و وحدت کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔

استعماری طاقتوں نے مسلمان ملکوں میں نفوذ کرنے کے آسان بنانے کیلئے مسلمان مصلحین کو امریکائی اور امریکائی حامیوں کو روسی کمیونسٹ کے درمیان رکھتے ہیں۔ مسلمانوں میں شیعہ اور وہابی کے درمیان میں واقع فرقہ فتنہ مین رکھا ہے۔ شرک خلاف توحید کو کہتے ہیں، انسانی زندگی بغیر شرک غیری امکان پذیر نہیں۔ اللہ کسی بھی حوالے سے تنزیہ اللہ تصور واحدانیت امکان نہیں، دوسرے فرقے تو چھوڑیں خود جو شرک مخالف دیکھتے ہیں مشرک ہے دونوں نے فضاء اسلام کو شرک سے آلودہ اور مکدر کیا ہے۔

کرونا اور شرک

کرونا اور شرک مین کیا رشتہ ہے یہ بتائے جس طرح کرونا عارض جسم اگر بروقت علاج نہیں کیا تو جان لیوا ہو سکتا ہے شرک بھی ایسا ہے تمام دین کو کھا جاتا ہے جس طرح کرونا عارج پہ نہیں چل سکتا ایمان کو لاحق شرک کا

بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔ کس طرح کرونا ایک سری اور موذی مرض تائب مسلم عند الاقوال وممل واقع ہوا، اس کے رفع اور علاج سے پہلے اس گریز دوری فاصلہ گیری کو پہلانا بچنے کا ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے۔ دین مین دین کی تباہی بربادی خاتمہ کیلئے شرک باللہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں تمام معاصی کو ایک طرف اور شرک کو دوسری طرف قرار دیا ہے۔ شرک کی خطرناک صورت کی وجہ سے تنہا موحدین سے شرک سے برائت نہیں کی بلکہ خود مشرکین نے بھی برائت کرتے ہیں اور سر کی برائی خرابی پر اثرات پر ضخیم کتابیں لکھی، ان میں سے ایک کا نام شرک فی القدیم والحديث تالیف ابو محمد ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحات بغیر فہرست ۱۲۲۱ صفحات ہیں۔ لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ امت مسلمہ نحشیت فرق کل کی کل مشرک ہے، ان میں سے کوئی فرقہ مصنون محروس ومحفوظ نہیں ہے۔ جہاں جن پر تہمت شرک لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہاں وہ پہلے تو حید کا اتجھے انداز فصاحت بلاغت سے مزین عبارات میں پیش کرتے ہیں اور شرک کو اس طرح اس میں گھسایا ہے جیسا کہ تورات میں آیا ایۃ کریمہ النحل ہے۔ اس کی مثال عام لوگ گوسفند کو اپنی موجودہ وزن پر باقی رکھنے کیلئے ایک سامنے بھیڑ یا باندھ کر رکھتے ہیں، اس طرح استعماری طاقتیں مسلمان ملکوں میں نفوذ کرنا آسان بنانے کیلئے بنایا۔

شرک کی تمام اقسام سے ذات باری تعالیٰ پاک ومنزہ ہے۔ اس کے چند نمونے پیش کرتے ہیں۔
 شرک ذات، شرک در صفات، شرک در افعال، شرک در عبادات، شرک در ولایت و محبت ہیں۔
 یہ تمام اقسام شرک انسان سے توحید کے نام سے چلا رہے ہیں:

۱۔ وحدت وجود

۲۔ عبادت سے خالق سے اتحاد ابعلاک مثلی ائمتہ اولیا مظاہر اسماء صفات۔

۳۔ تفویض امر بین الامرین

۴۔ تخلیق اولیا

مفاتیح الجنان اور دیگر کتب ادعیہ و زیارت توحید و شرک با حکم چلانے کی کتب ہے

کرونا اور سبحان اللہ

ایک دو عالم دین ایک چیونٹیوں کے انبار سے گذر رہے تھے ایک نے کہا سبحانہ الذی یعلم عدد دھاوہ ذات پاک ہے اس انبوہ چیونٹیوں کے اعداد سے واقف ہے۔ اس عالم دین کی نظر میں وہ چیونٹیوں کے اعداد شمار غیر از ذات باری تعالیٰ کو جاننا محال سمجھتے تھے اب تو دنیا عالم بھٹاقت اشیاء نہیں ہوئی بلکہ انے اشیاء جاننے کی لگائی ہیں لیکن اس کے باوجود چار پانچ گذرنے کے باوجود کرونا کو سمجھ نہیں سکے ہیں۔

کرونا اور کفران نعمت

کفر لغت میں ڈھانپنے چھپانے کو کہتے ہیں مقایس ج ۲ ص ۴۰ اصل صحیح بدل علی معنی واحد وھو السنۃ التغطیہ قال لمن غلطی درعہ یتوب کفر کتاب والنظار دما معانی ۴۰۲ علی اربعہ انسان منعم ناشناس اللہ کے کی عطاء کردہ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں، اللہ سبحانہ مجھے اپنی عمر میں بہت دفعہ مہلک سے نجات دلائی۔ ایک دفعہ پہاڑی تنگ راستہ سے گرنے سے بچایا پہاڑی تنگ راستے ایک گاڑی سامنے اور ہماری گاڑی رک گئی

۳۔ عراق میں مرض ٹی بی مین مبتلا ہوا تھا۔ کراچی مین ماڑی پور کشتی سے اترتے گر گیا تیرنا نہیں آتے تھے بچ گیا، ایک دفعہ تہران میں ایک عالم دین نے اپنے گھر میں دعوت کیا تھا گھر کے صحن میں ایک تلاب تھا اس میں نہانے کا اصرار کیا ڈوب گیا اتفاق سے کسی نے بچایا، ایک دفعہ راولپنڈی میں درس دینے گئے تھے اس وقت میں سگریٹ پیتا تھا کھانسی شروع ہوئی سینے میں درد ہوا ڈاکٹر کے پاس گیا اس نے کہا آپ کی عمر صرف چھ مہینے ہے ابھی الحمد للہ تیس سال کے بعد زندہ ہوں، ایک دفعہ۔۔۔ یہ بھی نہیں ہوتا یہ دنیا ہے کہ شکر ہی شکر کہتے اس۔۔۔ طریقہ ہے کہ تسلیم کرے ہر آں اس کی عنایت سے زندہ ہوں۔ الانکار۔ الحجو و کفر النعمۃ۔ کفر انکار بقرة ۱۶۱، کفر حج ۸۹، کفر نعمۃ بقرة ۱۰۲، کفر ابراہیم ۲۲

کرونا اور خاندان :-

اپنی حدود سے تجاوز کرنا ایک وسیع عریض مفہوم ہے اس کا احاطہ کرنا تمام مصادیق کا ذکر مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ بعض معاشرے کیلئے کرونا اس سے کہیں بدتر خطرناک مہلک چیز ہے۔ غرض اس کے بہت سے شعبہ

جاتا ہیں بعض۔۔۔ حدود ممالک۔۔۔ تاریخ بڑی طاقتوں کا بے سہارا ملکوں پر اچانک حملہ، بعض سرمایہ دار چھوٹے گذر اوقات والے کاروبار والوں پر ان کا تعدی، بعض بڑے خاندانوں پر تعدی بڑے اولاد چھوٹے اولادوں پر تعدی اولاد عزیز گرچہ بڑے مسائل میں چھوٹے مسائل کا ذکر مستحسن قرار نہیں دیا جاتا ہے لیکن میرا اپنا نظریہ مسائل کی اصلاحات پر مرکوز ہے۔ جب چھوٹے کی اصلاح نہیں ہوگی بڑے کی اصلاح ناممکن ہوگی۔ جب باپ سے اولاد کے حقوق محفوظ نہیں ہونگے ان کو پوری واجب الرعا یہ سہولت نگرانی نہیں ملے گی یا باپ کو اولادوں کی طرف سے عزت احترام بزرگی کا پاس نہیں رہے گا گھربیر وں خانہ والوں کا مزرعہ بن جائے گا۔ غیر محفوظ ہوگا، محلہ کے بعد ضلع اور اسکے بعد ملک اور اسکے بعد عالمی سطح پر سراسر ایت کرے گا۔ آپ نے حالیہ کرونا کو دیکھا چین کے ایک صوبہ نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھا۔ جرائم ظلم زیادتی ہمیشہ اندرون خانہ سے شروع ہوتی ہے وہ بھی بیرونی مداخلت سے شروع ہوتی ہے۔ بیرونی مداخلت کی پزیرائی اندرون خانہ افراد کی توسط سے غلطیوں کی حوصلہ افزائی سے ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں میاں بیوی کے درمیان اختلاف کی صورت میں دونوں طرف ہوتی ہے اس کے لیے اہل عقل و خرد عدل و انصاف کو حکم بنانے کا حکم آیا ہے البتہ اس بارے میں صفحات میں تفصیل سے ذکر کیا اسکی تکرار نہیں کرتے گے۔ ابھی برادرزادہ گان کا ذکر کرتے ہیں۔

قومیت کی ایک شناخت مزاحمت دعوت انبیاء:-

یہاں ایک سوال اٹھتا ہے قومیں کیوں انبیاء کی دعوت کو مسترد کرتی تھیں حالانکہ خود اسی قوم سے مبعوث ہوتے تھے جیسے قوم عاد سے ہود قوم ثمود سے لوط قوم مدین سے شعیب مبعوث ہوتے تھے۔ انبیاء ان قوموں کی برائی مذمت نہیں کرتے تھے وہ تو صرف بت کی پوجا کے خلاف تھے دوسروں پر ظلم کے خلاف تھے قوموں کے پرچم دار اپنی قوم کو استحصال کرتے تھے دھوکہ میں رکھتے تھے علاقہ کے مال و دولت ثروت پر قابض ہوتے تھے یہ۔۔۔ ان کے لئے نقصان دہ تصور کرتے تھے چنانچہ فرقوں کے بارے میں آیا ہے وہ اپنے قوم ذلیل رکھتے تھے یہ ایک فلسفہ اگر کسی مقتدر کو اپنی قوم کو اپنی اطاعت میں رکھنا چاہیں تو قوم کو ذلیل و خوار جال فقیر رکھتے ہیں چیزیں مہنگی کریں تاکہ ان کو اپنی زندگی کے مسائل میں مصروف رکھیں ضمیر فروشوں کو اپنا وزیر مشیر بنائیں گے لہذا یہ ایک واضح روشن مثال ہے قوم مزاحمت دعوت انبیاء ہے چنانچہ قریش تمام کے تمام مزاحمت حضرت محمد تھے ابولہب چونکہ زیادہ سرمایہ

دار زیادہ مفاد پرست تھے تو وہ صف اول مزاحم محمد میں سے تھے۔

اما خلیفہ حکمی میرے بعد میرا یہ شخص جانشین ہوگا۔ اس پر تو امت کا آپ کی وفات کے بعد کتنی صدی گزرنے تک اتفاق تھا کہ آپ نے کوئی جانشینی کا اعلان نہیں کیا کیونکہ یہ آپ کے دائرہ اختیار میں ہی نہیں تھا بلکہ آپ کی استطاعت میں بھی نہیں تھا، آپ کی نبوت عالمی اور ابدی تھی، ایک مخصوص زمانے کی نہیں تھی۔ آپ کہتے علاقوں کے لئے جانشینی معین کر سکتے تھے آپ کے چہیتے عزیز نور دیدہ مسلمین امام علی اور امام حسن علی بھی نہ سنبھال سکے چاہئے کہ بعد والے سنبھال سکے۔ لہذا کلمہ خلافت میں چلانے والی امت سے نہیں ہوگا بلکہ نورانیوں میں سے ہوگا۔

نبی کریم کی نامزد جانشینی ایک مدت کیلئے ہوتی ہے۔ یہ بہت جانشینیاں ایک مخصوص علاقہ محدود وقت کے لیے تھے۔

خورشید ندیم جمعرات ۲۲ شعبان ۱۴۳۱ھ مسجد یادگان کے عنوان۔ آپ دین کو سیکولر میں ضم کرنے کیلئے خود دین سے مدد لیتے آتے ہیں لیکن ان کا استناد موذی اور محاندی ہوتا ہے اوپر سے نیچے جاتے۔ اس نے نبی کریم پر یہ افتراء باندھا ہے کہ آپ نے فرمایا مساجد اللہ کے گھر کی بیٹیاں کی تعبیر گھٹیا لوگوں کی ہے کیونکہ ضراری مساجد بیت اللہ کی مثال نہیں بنتی ہیں یہ تو۔۔۔ اسلام ہے۔ نفل دو حاس سے خالی نہیں نفل یا تو الحاق والعاق ہے، اس کا رشتہ دین سے توڑنا ہی ہوگا۔ نفل زیادہ کو کہتے ہیں یہاں زیادہ کہاں سے آیا ہے یا زیادہ کچھ مضراصل ہوتا ہے۔ اگر شرعی من اللہ ہے جو چیز من اللہ ہوتی ہے اس کی تحقیر نہیں ہو سکتی۔ آپ نے نفل کے لئے بند کرنے کے جواز پیش کئے، کہتے ہیں صرف واجب نمازوں پر اکتفاء کرتے معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ اصل دین کے خلاف یا مذاہب کی وضاحت نہیں کریں گے۔

کرونا دین کا۔۔۔۔۔ اما دین اسلام کا موقف بیان کرنے کے لئے تاریخ دین اسلام کو دیکھنا ہے۔ دین تاریخ اسلام کے چند ادوار ہیں۔ ۱۔ دور نبی کریم ۲۔ دور خلفاء راشدین ۳۔ دور بنی امیہ و بنی عباس ۴۔

کرونا اور شیطان:-

جب ہم نے ضرورت آنے پر ہر طرف سے ہر زاوے سے جاننا چاہا، ہر گروہ سے انکارشتہ معلوم کر چاہا تو کیا حرج ہے کہ ہم کرونا کا رشتہ شیطان سے کس نوعیت کی ہے معلوم کریں۔ سورہ یوسف ۵ میں آیا شیطان انسان کا دشمن ہے تو واضح ہو گیا کہ کرونا اور شیطان میں یا تو نسبت برادری ہے یا نسبت دوستی ہے۔ انسان بھی زیادہ شیاطین سے ہی دوستی کرتا ہے۔ خود انسان کے اندر عنصر شیطینی پائے جاتے ہیں۔ یہاں وہ کار شیطانی میں خود کار ہو جاتا ہے اسی لئے اللہ سبحانہ نے جہاں شیاطین جن سے بچنے کا حکم دیا تھا اسی طرح شیاطین انس سے بھی بچنے کا حکم دیا ہے۔ جو ان شیاطین کے زیادہ دوست ہوتے ہیں کیونکہ ان کا بنیادی ہدف انسان کو ہی گمراہ کرنا ہے باطنیہ کے شیطانی لشکر گھر میں آتے تھے۔ انسان کی طبیعت میں دوست شناسی نہیں بلکہ دشمن سے دوستی ہے، مسلمانوں کے جو ان ہی ہین جھنیں مغرب سے جوڑ رکھا ہے، اس لئے ہم اس عذاب کی زد میں آئے ہیں۔

کرونا اور شیاطین:-

کہتے ہیں کرونا سے بچنے کیلئے سماجی معاشرتی فاصلہ چاہیئے ایک دوسرے کے نزدیک نہ ہوں ورنہ وہ اثرات کر سکتا ہے شیاطین کے بارے میں بھی حکم قرآن یہی ہے ان سے دور رہنے کا حکم قرآن ہے، شیطان تمھارا دشمن ہے اس سے دور رہیئے، انسانی دوست بناتے ہیں ایسے مواقع پر ان کے دکھ درد مصیبت میں ان کے ساتھ دیں۔۔۔۔

کرونا اور تقیہ:-

کرونا اور تقیہ کے درمیان کوئی رشتہ ہے ظاہری طور پر کوئی رشتہ نظر نہیں آتا ہے کیونکہ کرونا جیسا کہ بتایا جاتا ہے مہلک بیماری ہے جبکہ تقیہ بعض مذاہب کے نزدیک اصول عقائد میں شمار کرتے ہیں لیکن سنا ہے بہت سے کرونا زدوں نے اپنی کرونا زدگی سے تقیہ کرتے ہوئے کہا ہے میرے مین کرونا نہیں ہے لہذا ضروری ہے پہلے تقیہ کے معانی اور مصادیق استعمال اور حکم ضرورت بیان کرنا ہوگی تقیہ مادہ وقتی یعنی سے کوڈ کو بچانے کے

معنوں میں آیا ہے اس کا اصطلاحی معنی جہاں سچ بولنا موجب ضرر ہو ترقیہ مخصوص بہ حالت خطر نہیں بلکہ دروغ گوئی کی تربیت ہے۔ جب بھی کہیں مشکل درپیش ہو آیا ترقیہ کام آتی ہے، یہ ایک تربیت عمومی جھوٹ بولنا جائز ہوتا ہے انسان کو لاحق خطرات مختلف قسم کے ہوتے ہیں کبھی انسان حکومتوں سے ڈرتے ہیں جبکہ کبھی حکومتیں عوام سے ڈرتے ہیں سنا ہے کرونا عالمی حکومتوں کا ایک منصوبہ ہے جس سے وہ دنیا میں نافذ کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں عوام کا نقصان حکومتوں کے لیے فوائد ہے لہذا وہ عوام سے صداقت گوئی کرنے سے ڈرتے ہیں لہذا وہ عوام کے ڈر سے بچنے کے لیے کرونا کا ترقیہ کیا ہے حکومتوں کا دین تو ہوتا ہی نہیں مذہب بھی نہیں ہوتے وہ کبھی سنی لباس پہنتے ہیں کبھی شیعہ لباس پہنتے ہیں اس دفعہ شیعوں کا سیر ترقیہ سر پر رکھا کے بغیر شیعہ کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا اس کے معتقد ہیں اور اسے چھوڑنے والا شیعہ نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس فرقے سے وابستہ اولاد والدین بیوی شوہر سے عوام الناس سے عالم دین عوام، امام سے مامونین امام کل فرقہ حکومت اپنے مخالفین چاہے حالت جدال میں ہو یا امن میں ہو انکی ثقافت ہے۔ اگر اس حوالے سے مغالطہ کریں کہ میں جھوٹ نہیں بولتا تب بھی اس میں جھوٹ ہونے کا احتمال قوی ہوگا۔ امام حسن عسکری کیلئے دعویٰ فرزند کیا تو جھوٹ سے امام بنایا اور بعد میں اسکا نائب بنایا پھر لوگوں خمس کا ٹیکس لگایا۔

کرونا اور مگر مجھ کے آنسو

مگر مجھ کے آنسو بہانے کا مطلب یہ لیتا ہے اس میں حقیقت نہیں بناوٹ ہے جس طرح حکومت کرونا کو دکھا کر قوم کی جانوں پر رحم و کرم کے آنسو بہا رہی ہے۔ یہاں تک بلاول نے قوم کو کرونا سے نجات دلانے کے لئے اپنے نانا کی قبر پر دعا مانگنے تھے ولا انجالیکہ وہ خود دعا میں وہ اصل دعا کو نہیں مانگتے لیکن کرونا کی زد میں آنے والی برسی کو زندہ رکھنے کے لیے یہاں دعا کے لیے آنے کی بات بنائی۔ ابھی تک بلاول اور عبداللہ شاہ سیون شریف، داتا گنج بخش جانے کی خبر نہیں آئی لیکن یہ ان کی اعتقادی عمل نہیں سندھی مولائیوں کو منوانے کے لیے ترقیہ کیا ہے بلکہ ذریعہ کسب تھا چنانچہ۔۔۔ اخبار دنیا ۱۴۴۱ میں آیا تھا آٹا چینی بحران میں حکومتی شخصیات نے فائدہ اٹھایا ہے تحقیقاتی رپورٹ۔۔۔۔۔

دین اور حقوق:-

حقوق جمع حق ہے، حق کا معنی ثبوت ہے، ثبوت اپنی جگہ دو قسم کی ہوتی ہے ثبوت بنفسہ اپنے آپ کو ثابت قائم بنفسہ غیری ہوتا ہے نشانی ایسے استدلال کرتے ہیں جب نشان موجود ہے ثبوت بذات ہو یا بفرہ ہو محتاج اثبات ہے اللہ کو بھی ثابت کرنے کے لیے دلیل چاہیے لہذا اللہ نے ہر جگہ دلائل قائم کیا ہے ثابت بنفسہ و ثابت بغیر ثابت بغیر ثابت بنفسہ کا حق ہوگا کیونکہ اس نہیں کو ثبوت میں لایا ہے، ثابت بغیر ہے اپنی جگہ دیگر۔۔۔۔۔ غیر کے ساتھ ثبوت میں مساری ہوگا برابری ہوگا سوائے ثابت بنفسہ نے ایک دوسرے کیلئے تسخیر کیا ہو۔ مسخرین میں ایمان زمین ستارے نبات حیوانات آتے ہیں لیکن ثابت بنفسہ نے انسان کو دوسرے انسان کے مسخر نہیں کیا ہے تمام انسان من حیث مخلوق ہیں اللہ سب کے سامنے مساوی ہے ایک دوسرے پر برتری نہیں رکھتے لیکن چونکہ انسان یہاں تنہائی میں زندگی نہیں کر سکتے اس لیے ایک دوسرے کا محتاج ہے، دونوں ایک دوسرے کے مقابلے اجتہاد خلقی رکھتے ہیں۔ امتیاز میں وہ ایک دوسرے کے نیاز مند ہیں بطور مثال ایک گندم پیدا کرتا ہے تو دوسرے گوشت اور انڈے پیدا کرتا ہے، گندم دے گا تو انڈے ملے گئے اور انڈا دے گا تو گندم ملے گی، ہر چیز میں ایک دوسرے کا فائدہ ہے۔

کرونا اور مذہب:-

- ۱۔ دین میں مذاہب اختراع کرنے والے باہر سے آنے والے ہیں۔ سب سے پہلے روم و فارس سے ملتے ہیں۔
- ۲۔ مشہورات مستندات مذاہب
- ۳۔ نفل نمازیں، آمین، ماتم عزاداریاں، اعیاد و مولید صوفیوں اور مسیحوں کے آثار ہے
- ۴۔ کتب ادعیہ و زیارات شرکیات سے پر ہے۔
- ۵۔ مصادر شریعت قول تقریر رسول اللہ اصحاب ائمہ تابعین سلفین درمصادر شریعت
- ۶۔ اجتہاد تقلید
- ۷۔ مذہب اصحاب

۸۔ مذہبِ آمنہ

۹۔ اختراعِ امام مہدی

دنیا دارِ تصادم ہے:-

کرونا امراضِ مسریات میں شمار ہوتا ہے یعنی جلدی دوسرے میں تعدی کرتا ہے سابق زمانے میں طاعون، چچک، ٹی بی وغیرہ ہوتے تھے، یہ ایک نیا جراثیم ہے۔ اگر روڈ پر ایک اندھا انسان ہے تو بہت سی چیزوں سے تصادم ہو سکتا ہے۔ لیکن ہوائی کے تصادم سے کوئی نہیں بچ سکتا ہے اگر مچھر کے کاٹنے سے بچیں گے اگر اس سے ریزوالے سے نہیں بچ سکتے ہیں جراثیم مادہ ہے مادہ پر مادی ہی غالب آیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں اللہ سبحانہ کے ارادے اور مشیت کرونا سے بے دخلے کرونا ایک ڈبل عذاب ہے خود جن کو لگتا ہے وہ عذابِ مرج یا موت میں مبتلا کرتا ہے یا کرونا کے نام شورِ خلقِ بندگانِ مقصرینِ مشہزینِ دین ان پر مسلط کرتا ہے۔

﴿وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ.. حديد. ۲۵﴾

غلبہ و قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ غلبہ برہان یہ تو کافرین و ملحدین کو کبھی نصیب نہیں۔

۲۔ غلبہِ عسکری

غلبہ عالیہ دینے والا اللہ ہی ہے لیکن اللہ چاہتا ہے غلبہ اپنے بندوں کے ہاتھوں ہوتا کہ ان کی سر بلندی ہو۔

﴿قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ.. توبہ. ۱۴﴾

اللہ مؤمنین کے ہاتھوں غلبہ چاہتا ہے اگر ویسے غلبہ دین تو صدقہ ہو گیا۔

محمد دین کے مبلغ ہیں دین میں شریک نہیں ﴿قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ اتَّبَعُ إِلَّا مَا يُوْحٰى

إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ.. یونس. ۱۵﴾ مجھے حق نہیں میں قرآن کو بدل لوں۔

غالب غلبہ دہندہ اللہ ہے۔ عمران، ۱۶۰۔ قصص، ۳۵۔ قصص، ۴۰۔ یوسف، ۲۱۔

حزب اللہ ہم الغالبون، مائدہ ۵۶۔

بغیر :-

بغتہ مادہ بغی سے ہے اس کے چند مصداق ہیں۔

۱۔ مطلق طلب جیسے کھف قول موسیٰ۔۔۔

۲۔ برادیتہ الفساد

۳۔ تعدی استعمال تعدی و تجاوز بغیر

ابن فارس نے اس کے دو معنی بیان کئے ہیں، ”طلب“ اور جنسی فساد ﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ﴾

وَيُغْنَوْنَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. شوری. ۲۲ ﴿

کلمہ بغتہ غنکبوت ۵۳، شعراء ۲۰۲، اعراف ۱۸۷، زمر ۵۵، حج ۵۵، انبیاء ۲۰۔

حفاظت اسلام اللہ خود کرتا ہے:-

دوسرا فارمولا حفظ اہل باطل کا اہل باطل سے نبرد آزماء

برصغیر ہند میں کسی بھی وقت اسلام خالص نہیں آیا تھا یہاں پہلے مرحلے اسلام کے نام سے اقتدار طلب خاندان

حجاج بن یوسف سے آیا تھا پرچم اسلام تو لہرایا شعائر اسلام بلند کیا۔ ان کے بعد باطنیہ آیا صوفی آئے ان کے

اسلام اسلام کامل نہیں تھے اسلام مخلوط تھے یہ سلسلہ چلتا رہا ہے نام تو اسلام کا ہی رہا۔

۳۔ تیسرا دور سیکولروں کا دور آیا تو اللہ نے ان کو خود جیسوں سے نبرد آزما کیا۔

دین اسلام کی دوام و بقاء دو طریقے سے قائم رکھا ہے۔

۱۔ ایک جہاد متواصل ہمہ جا یہ۔۔۔ و مال بذل کر کے دین کو زندہ رکھنا ہے بڑھتے جائیں کل طور پر تباہ

نہ ہو۔

۲۔ قیم دین کے اقدار ہے اہل دین ان اقدار کو ہر قیمت پر زندہ رکھیں علماء اعلام نے تمام اقدار کی

برگشت پانچ میں خلاصہ کیا ہے۔

۱۔ حفظ جان ہے یہاں ہر ذی روح ہر انسان محفوظ ہونا چاہئے۔

۲۔ اہل دین روح دین کی تحفظ کریں

۳۔ حفظ نسل اختلاط نسل کا انجام کیا ہوگا معلوم نہیں۔

۴۔ حفظ عقل۔

۵۔ حفظ مال ہے۔

ان پانچ میں سے کسی پر بھی تجاوز بشریت پر تجاوز ہوگا اس کی اجازت نہ دی جائے۔ عذاب ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ ۴۱۔ روم ﴿

کرونا اکتساب اعمال بقرہ ۲۸۶

کسب سیأت، بقرہ ۸۱-۱۳۴-۲۲۵-۲۸۱-۲۸۶، طور ۲۱، مسد ۲، انعام ۱۵۸، ابراہیم ۵۱، شوریٰ ۳۰، مدثر ۳۸،
جاثیہ ۲۲، نساء ۸۸۔

انبیاء غالب ہونگے:-

انبیاء مبعوث من اللہ ہی غالب ہونگے وعدہ قرآن ہے یہ وعدہ حق سبحانہ ہے صافات ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴۔
ذرا دیکھیں بدر میں ایک قائد تھا اس لئے لے لے لے لے کثیر پر غالب آئے اما احد میں کیونکہ بدعت ہوئی کیونکہ وہاں حضرت
کے علاوہ ایک اور جعلی قائد نکلا اس وجہ سے شکست ہوئی جب احد میں پچاس تیر اندازوں کی قیادت خود ساختہ
قیادت نے خلاف حکم محمد حکم دیا تو شکست ہوئی۔
اب تو لاکھوں قیادت نکلیں ہیں۔ خفیوں کی، صوفیوں کی، حنبلوں کی، صوفیوں کی، مہاجروں کی قائد، منافقین کے
قائد۔

کرونا سے لڑنے کے لئے لندن سے شہباز شریف کی آمد

روزنامہ نئی بات اتوار ۲۶ رجب ۱۴۴۱ اق کے پہلے صفحہ پر یہ سرخی ہے لندن سے واپس روانہ گرفتاریوں
سے نہیں ڈرتے عوام کی خاطر کرونا سے لڑنے آ رہا ہوں اس کی تفصیل پیر ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۴۱ اق دنیا کے
کالمی صفحات میں ایک عنوان لندن سے واپس کیوں کالم نگار منیر بلوچ نے لکھا ہے ملاحظہ کریں سیاست دان چور
ہوتا ہے چور شجاع بہادر نہیں ہوتا ہے بچہ اگر کوئی بڑی بات کرتا ہے تو وہ اپنا نہیں ہوتا ہے کاش کبھی آپ کو یہ نصیب

ہوتا کہ می کفر والحاد سے لڑنے آرہا ہوں بے دینی فحاشی عریانی ویلنٹائن اور مارچ سے لڑنے آرہا ہوں ایسا آپ سب کا اس وقت شکاری عوام ہے عوام کو زیادہ سے زیادہ کون خرید سکتا ہے آپ کے دور بین میں مسلسل بے حجابی بے دینی کے بہت سے بل بھاری اکثریت سے منظور ہو گئی تھی۔ علم سے دین کو شکست دینے فتح علمی اٹھانے والے دو مہینے پورے عالم کو لاکار نے موت قبرستان تک پہنچانے دھمکی دینے وارث کی حقیقت اور اس دوا بھی تشخیص نہیں دے سکے یہ ہے اس آیت کریمہ کا مصداق تمہیں جو علم دیا گیا وہ بہت کم ہے۔

صفحہ ۵ کا پہلا حصہ صاف نہیں نظر آرہا۔

۳۔ اپنے عزیز واقارب والدین اولاد زوجہ شوہر کے ساتھ تعلقات روابط دیا ننداری کی بنیاد پر قائم کریں۔
۴۔ حرام خوری ولوا اپنے باپ ماں سے یا اولاد بھائی سے عزیز واقارب سے کیوں نہ ہو سوای کھانے پینے کے علاوہ آنہ دوا آنہ۔

۵۔ عزم ارادہ کریں خود کو ایک صادق و مصدق متعارف کرائیں گے۔

۶۔ اپنے لباس کھانے پینے میں اسراف تبذیر سے گریز کریں گے یہ مغوض اللہ ہونے کے علاوہ اسی دنیا میں نتائج فاسدہ رکھتے ہیں۔

۷۔ تنظیموں سے دوری گریزی کرونا جیسا کریں کیونکہ یہ چیز ثابت ہوا ہے یہ اختراعات مذاہب فاسدہ ہیں۔

کرونا اور شک

کتاب لسان اللسان ج ۱ ص ۶۸ پر آیا ہے شک نفیض الیقین ہے اس کا جمع شکوک آتا ہے کتاب معجم مصطلحات المنطق اعداد سید جعفر الحسینی ص ۱۶۰ پر لکھتے ہیں اصل شک کسی چیز کے بارے میں طرفین مساوی ہونے کو کہتے ہیں کبھی کسی چیز کے بارے میں تردید کو کہتے ہیں پھر صاحب کتاب لکھتے ہیں اس کی اصل کلمۃ شکت الشئ خرختہ الشک الخرق فی الشئ پھر وہ شخص جس کی مسائل میں رای مستقر نہ رکھتا ہو کہتے ہیں انسان شکلی ہے نہ لکھنے کو کہا جاتا ہے۔

کرونا اور شک میں ربط فی اثبات ہے اس کی کوئی حقیقت ہے یا نہیں اگر ہے کتنا فی صد ہے دس بیس

پچاس سو فی صد ہے اس بارے میں اطمینان بخش رائے سامنے نہیں آتی کیونکہ ہمارے ملک کے ذمہ داراں سیاستدان کالم نگاران دولسانی استعمال کرتے آیا کی تضاد بیانی گروہ بندی سے اس نتیجہ پر پہنچا کہ اسلام و مسلمین کے مفاد میں ہے یا خلاف میں ہے یہاں جس طرح انہوں نے کرونا کے بارے میں شکوک پھیلایا ہے شک میں ڈالا ہے خود ان کے وجود میں بھی شک ہونے لگا اتنا یقین ہوا کہ اسلام یا قوم کے لیے کے لئے تو قطعاً کام نہیں کر رہے اس طرح سے شک جیسا ہے ایسا نہیں ہے برابر ہے دونوں کہہ سکتے ہیں۔

کرونا اور دین کا تصور:-

دین کی برگشت اللہ کو جاتی ہے بغیر تصور اللہ تصور دین بے معنی اور ادھورا ہے۔ اللہ کا تصور خود انسان اور اس کے گرد و نواح کے مناظر کو نیا ہے کس کا خلق کردہ ہے خود اس انسان نے ان کو خلق کیا ہے یا کسی اور شے نے ان کو خلق کیا ہے کسی نے دعویٰ نہیں کیا ہے کہ میں نے خلق کیا ہے وجود کائنات میں بہت سی اشیاء عدم سے وجود میں آتی دیکھا جاتا ہے اگر دیکھا نہیں تب بھی اس کو اعتراف ہے کہ وہ پہلے نہیں تھے خود انسان دیکھتا جس پر لکھی اور مادی دونوں کا اتفاق ہے کہ یہ نظم موجود پہلے نہیں تھے بطور مثال یہ چاند زمین سورج سے پہلے نہیں تھے جس مادے کا بھی اعتراف ہے ویسے بہت سے انسان حیوانات نباتات سب کی آنکھوں دیکھا منظر ہے لہذا مادی اور لکھی دونوں کا اتفاق ہے کہ کوئی موجود حادث از خود وجود میں نہیں آتا ہے اس کا وجود میں آنے کا سبب ہونا ضروری ہے بعض مادیین کا کہنا ہے کائنات موجود صورت حال سے پہلے گیس کی صورت میں یا ذرات کی صورت میں تھی اچانک اس میں دھماکہ ہوا لیکن دھماکہ ہونے کا سبب کیا تھا کیوں ہوا اس کا جواب مادی کے پاس نہیں ہے اللہ پرستانوں کا کہنا تھا اس دھماکہ کا سبب اللہ سبحانہ کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ جس سے یہ کائنات بنی جو پہلے بنی ہے اس کو جمادات کہتے ہیں جمادات سب یکساں نہیں بعض ویران سنگلاخ شورزار ہے بعض اعلیٰ قیمتی جواہرات ہیں ایک دوسرے سے آسمان زمین کا تناسب رکھتا ہے ہر چیز کی قیمت سونے سے دی جاتی ہے بعض جواہرات سونے سے بھی قیمتی ہیں اتنے خوبصورت محبوب محذوب المناظر ہوتے ہوئے جامد ہیں حرکت نہیں کر سکتے ہیں اس کے مقابلے میں نباتات ہیں اس میں نمو ہے اور روز افزوں اس کی مقدار اونچائی بڑھتے جاتے ہیں وہ کون دیتے ہیں کہاں سے آتی ہیں اس کے بعد حیوانات ہیں وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں متحرک ہیں بعض انتہائی حسین و جمیل و پسندیدہ حرکات رکھتے ہیں اس کے بعد انسان ایک جگہ بیٹھ کر کائنات میں تسخیر

کرتے ہیں اس کو ربوبیت کہتے ہیں یہ کون کرتا ہے۔

کرونا اور عمار چوہدری:-

روزنامہ دنیا بروز منگل ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کالمی صفحات پر ہر چیز کا رخ ٹیکنالوجی کی جانب کرونا و باء نے ہر چیز کا رخ ٹیکنالوجی کی جانب موڑ دیا ہے جو کاروبار پہلے آن لائن نہیں تھے انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے حالانکہ جدید ممالک یعنی مغربی ممالک میں یہ چیزیں کرونا آنے سے پہلے موجود تھیں۔ یہاں ترقی پرستوں ٹیکنالوجی پرستوں سے چند سوال ہے ترقی ٹیکنالوجی انسان کی خاطر ہے یا انسان ترقی کی خاطر حضرت ماب ترقی سرکار آپ ہے انسان اس کا نوکر ملازم ہے آپ کو اتنی عمر پڑھائی میں گزارنے کی ضرورت نہیں تھی آپ صرف ایک بات یاد کرتے اس کو اس کو از بروانی مین بولتے ہیں ہم حیوان سے اشرف مخلوقات اہل غرب ہے وہ جو کہتا ہے کرتا ہے مشرق زمین والوں کو من عن تسلیم کرنا چاہیے پہلے کمپیوٹر آیا اس نے لاکھوں انسانوں کو بے روزگار چھوڑا اب کوئی انسان ایک لقمہ بھی نہیں کھا سکتا ہے ان لاکھوں کروڑوں انسانوں کی تنخواہ کس کے بنک اکاؤنٹ میں گیا ہے۔

وہاں موبائل انٹرنیٹ کے ذریعے آپ کے دروازے پر پہنچاتے ہیں یہاں سوال ہوتا ہے کیا وہاں یہ چیزیں مفت میں پہنچاتے ہیں یا اس کے کرایے کا بھی حساب کرتے تھے مثلاً ایک شخص دوئی خریدیں کیا دوئی والے بغیر اجرت پہنچاتے ہیں یا اس کا بھی حساب کرتے ہیں حساب میں اپنی مان مانی کرتے ہیں۔ کیا مغربی ممالک کے شہریوں جیسی دولت کا رو بار تنخواہ میں یہاں والوں کے برابر ہے یا دولت مند ہیں۔

کرونا ویکسین روزنامہ دنیا بروز منگل ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات پر لاک ڈاون کب ختم ہوگی پر اپنے کالم میں انجم فاروقی لکھتے ہیں ویکسین بننے کے لئے ابھی برسوں کے مراحل ہیں پوری دنیا کرونا ویکسین بنانے کے لئے منصوبوں پر عمل ہو رہا ہے مگر تشویشناک بات یہ ہے کہ ماہرین ان منصوبوں کو ویکسین کے لئے محفوظ قرار نہیں دیتے ہیں برسوں لگ سکتے ہیں۔

آٹا اور چینی کے بحران کے بارے میں مریم اورنگزیب کا بیان روزنامہ دنیا بروز منگل ۱۱ رمضان ۱۴۴۱ق میں آیا ہے مریم اورنگزیب نے حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ عوام پر آٹا چینی کا سوارب روپے کا ڈاکہ ڈالا گیا ہے کرونا

اور میڈیا کو ایک خفیف ہولناک پیش کرتے ہیں اس میں میڈیا اور روشن خیالوں کا بہت دکر دار رہا ہے۔

۱۔ طاغوت سے دور رہیں نخل ۳۶، زمر ۳۷

۲۔ شراب جس سے تمام ادیان نے اجتناب کے لئے کہا ہے حجرات ۱۲ حج ۳

۳۔ عمل شیطان جھوٹ سے گریز کریں

جتنی بھی دین سے متعلق ہو اس سے گریز کرنے کا مغرب نے کیا اس پر سختی سے عمل پیرا ہو گیا۔

آج اہل پاکستان جن کے دین و ایمان حتیٰ ضمیر و وجدان و غیرت و طہنی تک ہے دنیاۓ غرب کے تابع دار ہیں پاکستان کی تاریخ دین و دیانت کے حوالے مفخر و محل و موطنی اعزاز عالم و اسلامی تھے جس وقت کرہ ارض پر مسلمانوں کی سب سے بڑی مملکت متعارف تھے یہاں دین کے موضوعات عالم اسلام کے علماء اعلام دانشوراں نامور شرکت کرتے تھے ہر وہ چیز جو انسان کو خیر و خوبی کی طرف دعوت دیتے ہیں زیادہ افسوسناک صورت خاتم کتب ایمانی قرآن کریم سے گریزی ہے جو گریز و پرہیز رکھنے کا فرمایا ہے اس کو اپنی روشن خیالی کا میابی کس پر عمل کرتے ہیں۔

کیا انسان میں حیث الانسان اشرف المخلوقات ہے یہاں تک کسی نے کہا ہے کہ انسان اشرف افضل مخلوقات ہے بعض نے اس سے ملائکہ سے افضل قرار دیا ہے بعض نے نعوذ باللہ کا خلیفہ کہا ہے بعض افضل مخلوقات کہا ہے جن آیات سے یہ استناد کرتے ہیں یہ دعواء ثابت نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کی ان آیات میں بعض انسان کو جس حقیر حیوانات سے بھی بدتر کہا ہے۔

۱۔ انسان ضعیف نساء ۲۹

۲۔ کفار ابراہیم ۳۴

۳۔ خصیم نخل ۴

۴۔ کفور اسراء ۶۷، ۶۸

۵۔ عجول اسراء ۱۱

۶۔ خذول فرقان ۲۹

۷۔ جہول احزاب ۷۲

۸۔ طاعی علق

۹۔ مخلوق

۱۔ ماء۔۔۔۔

۲۔ مٹی

۳۔ خون

۴۔ خرف

کرونا اور وزیراعظم عمران خان

روزنامہ دنیا بروپر پیرکیم رمضان ۱۴۴۱ق پتہ نہیں کرونا کب ختم ہو، کسی ملک یا ادارے نے ایک ڈالر نہیں دیے جبکہ اتوار ۹ رمضان ۱۴۴۱ق کو نشر ہونے والا میگزین میں آیا کہ بڑی طاقتوں، برطانیہ، امریکا چین جاپان سے ملنے والی امدادی رقوم کا اعداد شمار بھی جاری کیے ہیں۔

کرونا اور وزیراعظم

روزنامہ دنیا ہفتہ ۸ رمضان ۱۴۴۱ق۔ نوجوان لاک ڈاؤن میں فراش الخطیب کاب پڑھیں جس میں مسلمانوں کی تاریخ عنوان ہے۔ کاش وزیراعظم مسلمانوں کی تاریخ پڑھنے کی بجائے اسلام اسلام قرآن اور سیرت عملیہ رسول پڑھنے کی دعوت دیتے تو زیادہ مفید موثر ہوتا اور آپ کے اعلان ریاست مدینہ کی تائید ہوتی۔ وزیراعظم کی یہ نصیحت رائے حل نظر نہیں آتی کیونکہ قصہ کہانیوں سے انسان کب سیکھتا ہے، قصے کہانیاں تو وقت گزاری کیلئے ہوتی ہیں یا سیاسی لفاظی ہوتی ہے جیسے کہ انکا پہلا جملہ ریاست مدینہ تھا۔

کرونا اور وزیراعظم عمران خان

روزنامہ دنیا دیگر اخبارات میں رات ۱۰-۱۲ رمضان ۱۴۴۱ق کہ وزیراعظم نے لاک ڈاؤن میں نرمی کے بارے میں کہا کرونا طویل عرصہ چل سکتا ہے انہی حالات میں کام کرنا ہوگا، احتیاط کے ساتھ آہستہ آہستہ کاروباری سرگرمیاں بھی بحال کرنا ہوگنی۔ کیا وزیراعظم صوفی تو نہیں کہ وہ غیب گوئی کریں رات میں یادن میں نے ہاتف کی آواز سنی ہے کرونا اتنا عرصہ چلے گا، وہ ایک ملک کے سربراہ ہیں امریکا، برطانیہ فرانس وغیرہ رابطہ

میں ہے۔ ان کے عزائم اور منویات سے پتہ چلا ہوگا یا اندازہ لگایا ہوگا کہ وہ دیر پار ہے گی کھپو یکسین تیار ہونے والی نہیں۔ اب تو یہ رائے عامہ بنتی جا رہی ہے دوسری طرف سے بڑی طاقتوں کے زوال و فناء اور انکی پریشانیوں اور مریضوں اور اموات کی تعداد روز افزونی کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ کرونا خالص آفت نہیں بلکہ سیاسی اقتصادی وغیرہ بھی اس میں دخل ہے ہو سکتا ہے۔

کرونا اور وزیراعظم عمران خان:-

روزنامہ دنیا بروز ہفتہ یکم رمضان ۱۴۴۱ھ میں آیا کہ پتہ نہیں کرونا کب تک رہے، کسی ملک یا دارے نے ایک ڈالرنہیں دیا۔ وزیراعظم۔ جبکہ اتوار ۹ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والے میگزین میں بڑی طاقتوں بریطانیہ، امریکہ، چین، جاپان سے ملنے والی امدادی رقموں کا اعداد و شمار بھی جاری کیا ہے۔

کرونا اور وزیراعظم عمران خان:-

روزنامہ دنیا بروز ہفتہ۔۔۔ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے پہلے صفحہ کی شہ سرخیوں میں آیا ہے کہ نوجوان لاک ڈاؤن میں فراس الخطیب کتاب پڑھیں جس میں مسلمانوں کی تاریخ عنوان ہے۔ کاش وزیراعظم مسلمانوں کی تاریخ پڑھنے کی بجائے اساس اسلام قرآن اور سیرت عملیہ رسول اللہ پڑھنے کی دعوت دیتے تو زیادہ مفید موثر اور آپ کے اعلان ریاست مدینہ کی تائید ہوتی۔ وزیراعظم کی یہ نصیحت لائحہ عمل نظر نہیں آتا ہے کیونکہ قصہ کہانیوں سے انسان اسباق کب سیکھتا ہے؟ قصہ کہانیاں وقت گزاری، ٹالنے کیلئے ہوتی ہیں یا سیاسی لفاظی ہوتی ہیں جیسا کہ پہلے جملے میں ریاست مدینہ کہا تھا۔

کرونا اور کام:-

کرونا اور کام میں رشتہ کیا ہے۔ اس حوالے سے شدید اختلاف پایا جاتا ہے، ادارہ صحت عامہ والوں کا کہنا ہے ان دونوں کو ایک جگہ جمع ناممکن ہے، اگر کسی کو کام کی وجہ سے کرونا لگنے کا خطرہ ہے تو کام روکنا چاہیے۔ سیاستدانوں اور حکمرانوں کا جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں اور اعتراف بھی کرتے ہیں ان کا کوئی دین مذہب نہیں ہوتا ہے، ان کا فلسفہ حیات ان کے اقتدار سے جڑا رہتا ہے، انھیں کام زیادہ ہونے کی وجہ سے ایسے مسائل میں سوچنے کا موقع بھی نہیں ہوتا، وہ عام طور پر ان مسائل میں مغرب کی تقلید کرتے ہیں جیسے مجنوں لیلی کی کرتے ہیں۔ اس

صورت میں اگر کام نہیں کریں گے تو بھوکے مرین گے

کرونا اور عزت نفس انسانی:-

مغرب اور ان کے مقلدین جن کے معبود کل انسانیت ہے عبادت انسانی خدمت ہے خدمت انسانیت دکھانے میں ہے اس کرونانے ان کے اندر دل میں انسان کی کیا قدر و قیمت ہے اسے پشت بام کیا ہے اخبار میں آیا ہے امریکا میں ۵۴ لاکھ ڈالر کی بوریاں بنائی جس میں مردوں کو ڈالیں گے۔ ہمارے پاکستان میں سرکاری بیانات میں آیا ہے مردوں کو ان کے وارثین کو نہیں دیں گے منہ نہیں دکھا سکے کے نہیں دکھائیں گے۔۔۔ وہ بھی نہیں دکھائیں گے۔ امریکی اخبار میں آیا ہے ایران میں دس ہزار کرونا سے مرنے والوں کی اجتماعی قبر بنائی ہے دین اسلام مومن حیات و ممات دونوں میں عزیز ہے یہ احکامات کہان سے لائے یقیناً انسانیت والوں سے لیا ہوگا۔ اس حد تک ان کو معطون و منفور قرار دیا گیا ہے۔

کرونا اور عبداللہ ہارون، بابرا عوان

روزنامہ دنیا بروز پیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کے کالمی صفحات میں عنوان ہے ”تم ہونے کون ہو“
کالم نگار عبداللہ اعوان کرونا وائرس ڈرامے بھی کرتا ہے۔ عوامی جمہوریہ چین ایک طرف سے حملہ ہوا مغربی دنیا میں
دوسری طرح سے ہوا جبکہ ایشیا براعظم افریقا میں علیحدہ انداز سے ہوا۔ کرونا سیاست کے طور پر یاد رکھیں
گے۔

کرونا اور مکائد شیطانی۔

کرونا کی تفسیر اور توضیح میں کثرت اختلاف سے واضح ہوتا ہے وہ ایک حقیقت و اقیعت ناصحہ و ناطقہ نہیں رکھتے ہیں بلکہ کید الشیطان یا شبکال مختلف کے تحت ہر صنف و گروہ علاوہ قارہ اقلیم میں مختلف شکل و صورت میں نمائی کرتا ہے۔ کرونا ایک لفظ مستعارہ ہے جو ڈراما باز نہیں دکھاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کے مخترعین ان کے معاونین۔۔۔ تلبیسات تدلیسات میں مہارت رکھتے ہیں۔ اس طرح کام کرنا انسانی سے بھی

گرا ہوا کام ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے عورتوں کے مکروہیل کو کید عظیم کہا ہے ایت اور شیاطین کے مکائد کو ضعیف کیا ہے۔ اتنی طاقت و قدرت علمی رکھتے ہوئے ضعیف الایمان اہل ادیان و مذاہب سے سے ڈر گئے کہ زمانے میں سچ آیا ہے۔

یہ حقیقت اس جیسی ہے کہ نبی کریم کے فرزند کی وفات پر مشرکین کو خوشی ہوئی، آپ کا اسلام چند دنوں کا مہمان ہے اور محمد کے بعد ختم ہو جائے گا۔ لیکن اللہ نے مشرکین کی امیدوں پر پانی پھرایا اور سورہ کوثر نازل فرمائی۔ اللہ نے محمد کو اتنا دیا جو ختم ناپذیر ہے، محمد کے دشمن ہی مقطوع ہوئے۔ اس بشارت عظمیٰ کو دبانے کیلئے فرقہ باطنیہ نے احادیث کے انبار لگائے۔ بعض نے کہا کوثر سے مراد جنت ہے، کوثر سے مراد سادات ہے یعنی پرویز مشرت جیسے مدعی سید ہیں، اسد زیدی، اس سے مراد نیلام گھروں یا ڈراماؤں اداکارہ رضوی، زیدی ہیں۔ عید بے اساس کی نماز ہے و آخر سے مراد بے بنیاد بکرے اور اونٹ ہے۔ ۱۴۴۱ق لند میں اعلان ہو کوثر سے مراد اذان اسلام ہے جو بلاد کفر میں بھی گونچے گی۔ دین اسلام کو دبانے محمد کی رسالت کو چھپانے والے محمد کی جگہ ال اور اصحاب ختم نبوت کے منکر بھی نام محمد کو بلند کریں گے۔

دین اسلام میں کام عمل کے بارے میں آیا ہے اگر انسان کے پاس گذراوقات موجود ہے تو وہ خطرہ لے کر کام کرنے کی کیا منطق ہے۔ خطرہ نہ لینے اگر خطرہ برابر ہوگی تو دیکھا جائے گا تر جیات رجانات خطرہ کے احتمالات کس طرف ہیں۔ جن کی گذراوقات روزانہ کی کمائی سے ہوتی ہے انکا کام نہیں رکنا چاہیے۔

عاقل کو ہوش کے ناخن لینے چاہیے کہ دین اسلام کو قرآن اور محمد سے لینے کی بجائے حضرت علی یا انکی چھٹی پشت سے لینا، اسی طرح درینہ و پارینہ سابق ایمان و ہجرت و جہاد کو لینا ہوتا تو ابو بکر عمر، ابی عبیدہ جراح، عبدالرحمن بن عوف کی جگہ امہات المؤمنین، حضرت فاطمہ کی جگہ تنہا حضرت عائشہ ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر اور ایک ہزار سے زائد ساخت پر رہنے والے مشکوک افراد کے اقوال پر دین کو لینا۔۔۔۔۔ لمحہ فکریہ بنتا ہے۔ اس کا جواب ہونا چاہیے۔ ہم ذیل میں ان دو مصادر دین اسلام اہل بیت اور اصحاب پر سوالیہ نشان رکھتے ہیں، امت مسلمہ

اس کا جواب دے۔

کرونا اور تیمارداری:-

مرض کرونا نے تیمارداری کو اہل مشرق کی زہنی آمادگی کا درس دیا ہے، تیمارداری مشرق زمین یا مشرق اسلامی کی روایات میں سے ہو اس کا مغرب میں کوئی تصور نہیں ہے۔ لہذا ان کے لئے مرض قلب ہو یا کرونا میں چنداں فرق نہیں پڑتا۔ روزنامی دنیا بروز اتوار ۱۰ رمضان ۱۴۴۱ق کے کالمی صفحات میں ایک عنوان صحت مند خواب کا لم نگار عمران یعقوب خان کہتے ہیں آپ جرمنی گئے تھے آپ کو ہوائی اڈے سے اٹھانے کیلئے سلیم رضا صاحب نظر نہیں آئے ان کی جگہ ان کے بھائی نظر آئے انھوں نے بتایا سلیم رضا صاحب ہسپتال میں ہیں تو تیسرے دن ان کے۔۔۔۔۔ کے بعد ان کی عیادت کیلئے گئے تو ان کے پاس ایک۔۔۔۔۔ تحریر دیکھنے کیلئے تھی۔

دین کو کوئی قدرت ہار نہیں سکتا ہے کیونکہ قانون غلبہ طاقت کے تحت ہے۔ اللہ علی کل شئی قدیر ہے وہ طاقتوں اور قدرتوں کا خالق ہے، دین کو ہارنا شکست دینا اس کے اصول اور مبانی کو غلط ثابت کرنے سے ہوتا ہے یہ امکان پزیر نہیں ہے دین دار یکے جھانڈا اٹھانے والے کو یہ کریں چونکہ وہ انسان کے مادی کے مقابل طاقت والے کمزور پر غالب آتا ہے اگر کوئی کہیں گے دنیا پر۔۔۔۔۔ پرستوں کا راج ہے اس کو عرف دنیا میں سحر، شعبہ، مکرو فریب کہتے ہیں جو جاہل نادان یا مادیات کی خارجی۔۔۔۔۔ کہتے ہیں انہوں نے کہا یہ تمہارے الہ ہیں؟ اور بت نے اس پر غصہ نہیں کیا مارا نہیں۔ ابراہیم خلیل نے بت خانے میں جا کر سارے بتوں کو توڑ کر کلہاڑی بڑے بت کی گردن میں لٹکا کے آئے۔ جب لوگوں نے پوچھا کیا ہمارے بتوں کو آپ نے توڑا ہے تو ابراہیم نے اس عبارت میں کہا پہلے بڑے بت سے پوچھیں کس نے توڑا؟ ان کو پتہ چلا کہا تم کو پتہ ہے وہ بات سنتے ہیں؟ وہ بت جو اپنے چھوٹے بتوں کی حفاظت نہیں کر سکتے یا گواہی نہیں دے سکتے کیسے اللہ ہوگا؟ فرعون خود کہتا تھا میں اللہ ہوں جب موسیٰ کے خلاف لوگوں کو اٹھانے کی ضرورت پڑی تو کہا اٹھو اپنے الہ کی مدد کرو۔ عرب جاہلیت میں ایک خادم بت نے بلی کو بت پر پیشاب کرتے دیکھا، بت نے کچھ نہیں کیا تو خود اٹھ کر بت کو توڑا۔ مذہب ترجمان یا متبادل دین کسی صورت میں قابل امکان نہیں، دین اللہ کا اس کا غلبہ ہمیشہ اللہ کو جائے گا

کرونا وائرس اور حضرت انسان :-

کرونا جیسا کہ جراند اخباروں سے معلوم ہوا ہے یہ ایک مرض مہلک ہے، جمادی الاول ۱۴۴۱ھ میں چین میں پیدا ہوا ہے، آج ۲۲ رجب ۱۴۴۱ھ تک ۶۵ ملک میں تیزی پھیل رہا ہے۔ جمعرات ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق تک قریب انسانوں کو دیار عدم میں بھیجا ہے اور یہ واضح ہے کرونا کا نشانہ حضرت انسان ہے کسی بادشاہ کو کبھی نے تنگ کیا تو اس نے حاضرین سے خطاب میں کہا اللہ نے کبھی کو کیوں خلق کیا وہاں موجود عالمز بین نے کہا تا کہ جباروں کو ذلیل کریں قرآن کریم کی ایک آیت میں اس سے بھی ضعیف بتایا ہے جس کے غرور تکبر یہاں تک پہنچا ہے اس نے خالق کائنات سے بھی انکار کیا ہے، فرعون کے اس جملے کی تکرار کیا ہے کہ میرے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے۔ اس کی کیا تعریف ہے؟ یہ کب اور کہاں پیدا ہوا ہے؟ اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی مستند اخبار تو نہیں جس کو قطعی کہا جائے ہماری آدم صفی الہ کے بارے میں واحد مصدر قرآن کریم ہے اس میں اس کا ذکر --- کد جگہ پیدا ہوا ہے ہے کیونکہ انسان کی پیدائش کے موقع پر وہاں کوئی انسان نہیں تھا نہ کوئی اخبار و جراند تھے، اس وقت کے حالات اور واقعات کے بارے میں انسانوں کی واحد مصادر کتاب عہدین ہے یعنی توراۃ، اناجیل اور بعد خود علماء یہود و نصاریٰ کہتے ہیں یہ کتابیں کتاب من اللہ تو نہیں ہے بعد میں لوگوں نے لکھی، وہ بھی خلقت آدم سے کئی لاکھ سال بعد موسیٰ نبی مبعوث ہوئے، اس کے بعد ہزاروں لاکھ سال لکے بعد عیسیٰ مبعوث ہوئے یہ دونوں اس دور کے بعد چندین سالوں بعد لکھی ہیں، اما اسلامی روایات میں کتاب عیدین سے چنداں مختلف نہیں رہے یہ بھی مزاح فاسدہ منافق نشین علاقوں میں لکھیں، مال، شہرت، مقام کی خاطر بازار کاراؤں سرواں روز صحراء جہاں کوئی ملے جمع کیا، مسلمان حقیقی پریشان ہو کے راوی شناس نامی ایک علم رجال ایجاد کیا، اس پر بھی انہوں نے قبضہ کیا ڈنڈا، چلا یا مار پیٹ، تہمت الزام، ہراس، دھمکی سے ان کو کر کے چلاتے رہے۔ ابھی کچھ لوگوں نے درد لی یا قوم شرمندگی الزام کو رد کرنے دفاع کرنے کی نیت سے پہلا صحیفہ ضعیفات جعلی خرافات خزعبلات

، منافق مانند روایات کا استخراج کیا ہے، کتابیں آئی ہیں لیکن چلانے والے دبا کے چلارہے ہیں۔ غرض ہمارے پاس خلقت پدر انسان کے بارے میں کوئی معتبر خبر متصل پدر و ام نہیں ہے۔ سوائے قرآن کریم جو خالص کلام اللہ جس کے حفظ و حرص و رجال کی ضمانت خود اللہ نے حجر ۹ اور چند آیات میں دی ہے موجود ہے۔ اسی قرآن میں سورہ دہر میں آیا ہے انسان کو اللہ نے خالص مٹی سے خلق کیا ہے سورہ۔۔۔۔۔ میں آیا ہے، انسان کو اللہ نے اپنی مخلوقات جمادی، نباتی، حیوانی سے زیادہ خاصات، امتیاز، برتری دی ہے یعنی علم و عقل و ارادہ شکل و صورت سے نوازا ہے۔

- ۴۔ ارکان کا بینی کی خواہش تھی یہاں اگر سب کا اتفاق کر چکا لیکن حکومت نے نظر انداز کیا۔
- ۵۔ حکومت کے انتخاب میں بنیادی نظر پارٹی سربراہ مراد ہوتی ہے۔ وہ اپنی حکمت عملی سے ثابت کریں وہ ایسے مواقع پر کیا حکمت دکھاتے ہیں، یہاں عوام کی امنگیں نہیں عوامی مصلحت مراد ہوتی ہے وہ اس مصلحت کو بعد میں سمجھا سکے۔
- ۶۔ چاہیے از روئے عقل و خرد، تجویز و تقریر و تنقید سے پاس شدہ نعرہ۔
- ۷۔ دین اسلام کے تحت اس کو یہ کرنا چاہیے تھا۔

چنانچہ ملک میں جاری تحقیقات مین سے خاص کر سرکاری عہدوں پر رہنے والوں کی جائداد پر تحقیقات ہیں۔ یہ شخص اس عہدے پر آنے سے پہلے کس چیز کا مالک تھا، کتنی مالیت کا مالک تھا اور فی الحال کتنی دولت کا مالک ہے۔ یہ تحقیقات برائے نام ہوتی ہیں۔ چھوٹے اس کی زد میں آجاتے ہیں اور بڑے سرمایہ دار ایک طریقہ سے نکل جاتے ہیں، تحقیق نہیں کرنے دیتے بلکہ تحقیق کرنے والوں کے ساتھ جھگڑا فساد کرتے ہیں۔ حضرت علی اور عائشہ دونوں کے بارے میں جتنے فضائل اس ن منسوب کئے گئے ہیں وہ بے اسلاں ہی نہیں بلکہ اسلام کو مارنے والے دودھاری تلوار کا کام کرتے ہیں، لہذا دونوں کے نام اندراج تمام فضائل دین اسلام پر ایک کاری ضربت ہیں، اس سے جو خوب ابھی تک بہا ہے وہ ان دونوں کے نام سے منسوب فضائل کی وجہ سے ہے۔

۳۲۵ م کو روم کے شہر نیقہ میں حضرت عیسیٰ اور مریم بتول کے بار میں گرمائے گئے فضائل کی مانند ہیں جہاں دونوں

کو عبودیت سے نکال کر الوہیت کے موام پر پہنچایا ہے۔ اس حوالے سے اللہ قیامت کے روز اس بارے میں حضرت عیسیٰ سے باز پرس کریں گیا آیت۔۔۔

نبی کریم نے اپنی عمر میں پندرہ زوجات سے عقد کیا آپ کی وفات کے قریب آپ کی نوزوجات تھیں اور اس کے بعد زوجات لینے سے منع کیا تھا احزاب۔ قرآن کریم میں تعدد زوجات کو مشروط بعدالت رکھا ہے عدالت سے مراد ہم زیستی بہم رہنا مراد ہے۔ لہذا جب آپ جنگوں میں جاتے تھے تو ازواج کو نوبت سی رکھتا تھا حضرت عائشہ زوجہ بنیادی ضرورت کے تحت بھی دیگر ازواج مصالح اسلامی کی خاطر تھی لیکن حقوق میں دیگران سے برتری نہیں رکھتی تھی مگر کسی نے اپنا حق عائشہ کو دیا ہو جیسا زمعہ نے ایسا کیا تھا

کرونا و خورشید ندیم:-

کیا اسلام محض فضائل کا نام ہے۔ چند لمحے دیکھیں حضرت علی کے خصوصی فضائل کے چند نمائے بیان کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت علی کعبہ میں پیدا ہوئے، اسے ثابت کرنے کیلئے اسے تو اتر بنایا گیا، ۲۔ شیعہ سنی دونوں میں متفق علیہ ہے۔ ۳۔ دین فروش شعراء غاویں سے اس بار میں اشعار سراہے گئے۔ ۴۔ اس کے انکار کرنے والوں کو ناصبی و صابی بتایا گیا۔ ۵۔ حضرہ اسود کی جگہ رکن یمانی کو بوسہ کرنے کا رواج دیا۔ ۶۔ کعبہ میں پیدا کرنے کا فلسفہ بنا کر عیسیٰ سے ابن اللہ سے ملایا ہے۔ ۷۔ تعداد کے کرخ میں خیانت جبرائیل کو اشتباہ ہوا کہ علی کی جگہ محمد کو دی، امین وحی کی خیانت سے بنے ہیں۔ ۸۔ نجف اور قم کے حوزات کے بہت علماء نماؤں کا عقیدہ ہے حضرت علی بعض فضائل میں حضرت محمد پر برتری رکھتے ہیں۔ علماء ملتستان میں بھی اس کے قائلین موجود ہیں۔

ذاریات ۲۰، ۲۱ اور فصلت ۵۳۔ دونوں آیات میں انسان سے مخاطب کرتے فرمایا میری الوہیت اور ربوبیت کے بارے میں اپنے نفس اپنے آپ کو دکھیں اور سی طرح کائنات کو دیکھیں۔ انسان جو اپنے نفس اور کائنات کے تغیرات کو دیکھ رہا ہے وہ کس کے حکم اور اشارے سے ہوتے ہیں۔

بطور مستقل غیر متغیر غیر مستطف نظر آتے ہیں جیسے ایمان زمینی درچاند سورج ستارے ہمیشہ یکساں نظر آتے ہیں۔

کچھ چیزیں پیدا ہوتی ہے اور غائب ہوتی ہیں دائم التفرح۔

ستاروں صدی میلادی میں علوم طبعیات میں محیر العقول پیش رفت ہونے کے بعد دنیا الحاد نے کلمہ علم جو ہر قسم کی دانش کے لیے استعمال ہوئے تھے مخصوص بطبعیت علم کو تنہا علم تک محدود کیا۔ یہاں سے سائنس کا لفظ صرف علوم طبعیات تجربات تک محدود ہو گیا۔ علم کا معنی اصطلاح اور عرضی معلوم کرنے کے بعد آپ آتے ہیں قرآن اور سائنس میں کیا رشتہ ہے۔ اس حوالے سے اراء و نظریات توازن سے باہر ملتے ہیں۔ دین کی موجودہ صورت حال میں دین بگاڑنے والوں میں سے بعض تنہا قرآن کو نہیں بلکہ نبی کریم کے فرمودات بھی سائنس کا قبلہ مصدر گردانا ہے ان لوگوں نے تنہا قرآن معجزہ ہونے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نبی کریم سے منسوب فرمودات کو بھی معجزہ بنا کر دونوں کو ایک لحاظ سے مصادر دین شرعی اور دوسری طرف کتاب سائنس پیش گوئی متعارف کیا ہے کشف کتاب بتایا ہے۔ بعض نے اسکو کتاب سائنس سے کسی رشتہ کو نہیں بتایا۔ اور اسی طرح قرآن انسان کو دین بتانے کیلئے آیا ہے یہ طبعیت سکھانے کیلئے نہیں نازل ہوا۔

مندرجہ بالا یہ دونوں نظریات میں تضاد بعد المشرقین ہے اور آسمان وزمین، مانند تضاد بتا بعد کا رشتہ ہے۔ لیکن طریقہ بحث تحقیق انسان کو بہت حقائق اور دقائق سے آشنائی دیتی ہے روشنی دیتی ہے۔ علوم کے جاہل کو ابن عبا قرینا کر پیش کیا۔ اس کو۔۔۔ درجہ دیتے ہوئے ایک ختم نہ ہونے والی محتویات کا موسوعہ بنا کر ان کو بھی سنت نبوی میں سائنسی انکشافات کا نام دے۔ جن میں نبی کریم سے انتساب کر حصار عثمان انتقام خون عثمان کی قیادت حضرت عائشہ کا خروج علی اور معاویہ کے درمیان جنگ میں بنی امیہ کا اقتدار پر آنا مرجہ، جبریہ، معتزلہ، قتل امام حسین، شام و فارس دمشق اور طاعون شام اور آج کے کرو نہ سب شام ہیں۔

کرونا اور خورشید ندیم

جمعرات ۲۰ رمضان ۱۴۴۱ق کالمی صفحات میں ایک کالم عنوان فضائل کا مذہب۔ آپ نے اپنے کالم کا

آغاز کرے ہوئے لکھا سترہ رمضان یوم وفات ام المؤمنین عائشہ اور اکیس رمضان یوم وفات علی امیر المؤمنین ہے اخبارات میں ان دونوں کے فضائل خصوصی اشاعت ہوتی ہے۔ دونوں شخصیات کے مقام و منزلت کے بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن میرا سوال ہے کیا اسلام محض فضائل کا نام ہے۔

برادر دانشور آپ نے اصل فضائل کو تسلیم کیا لیکن اسلام محض خالص فضائل ہونے پر آپ کو اعتراض ہے اعتراض اٹھایا۔ میرے خیال میں آپ عربی کلمات کے اصلی معنائی کو نہیں چھیڑتے، فضل جیسا کہ مقائیس جو تمام کتب لغات نویسوں کی آخری مآخذ مصدر ہے، ان سے پہلے کتاب العین ابن فراہدی ۵۰۱ ق لکھی گئی جبکہ صاحب مقائیس احمد بن فارس ۳۹۵ کی لکھی ہوئی کتاب کے ص ۳۵۷ پر لکھا ہے، ف۔ ض۔ ل سے مرکب کلمہ کی ایک ہی اصل ہے اس کا معنی ہے اصل صحیح یذل علی زیادۃ فی شیء کسی مین کوئی چیز پایا جاتا ہے جو دوسری میں نہیں پایا جاتا بطور مثال مرد مین شجاعت غلب قدرت نمائی پایا جاتا ہے جو عورت میں نہیں ہوتی ہے جبکہ عورت میں نرمی عطف پایا جاتا ہے جو مرد مین نہیں پایا جاتا ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی موجب برتری یا قرب عند اللہ نہیں بنتے ہیں۔ اگر آپ کو کسی شخص کے بارے میں زیادہ چیزیں نظر آئیں تو اس کے بارے میں تحقیق کر نیچا پیسے۔ چنانچہ ملک میں جاری تحقیقات مین سے خاص کر سرکاری عہدوں پر رہنے والوں کی جائیداد پر تحقیقات ہیں کرونا اور خورشید ندیم

جناب دانشور محترم صاحب ملک میں صحافی حضرات دین عزیز اسلام کو اٹھانے کے لیے اتنا فاصلہ عامی رکھتے ہیں جتنا کرونا سے رکھتے ہیں نیز مذہب کو کوڑہ دان بنا کر اس کے نام سے اسلام پر تنقید کرنا چھوڑنا نہیں اگر دین کو قرآن سے لیتے تو ایسا نہیں ہوتے قرآن کریم کی کثیر آیات مین نبی کریم سے علم غیب کی نفی کی گئی ہے نبی سے اقرار کرایا حتیٰ سورہ ملک آیت ۲۶ میں علم ہی کو نفی کی گئی ہے علم صرف اللہ کے پاس ہے میں تو اس کی وحی سے بتاتا ہوں۔ رسالہ تقریب صادر از رتھران میں ایت اللہ سبحانی نے علی کے علم کے بارے میں لکھا ہے وہ علوم اولین و آخرین کے حامل ہیں۔

محمد رضا حکیم بردران نے دو ضخیم کتاب سلونی کے نام سے لکھی ہیں جس میں عرش برین سے تحت ثراہ سے لیکر قیام قیامت تمام علوم فیر کی مضحکہ خیز غیب گویاں جمع کی گئی ہیں۔

کبھی علم جعفر کبھی جامعہ اور کبھی صحیفہ فاطمہ کبھی کتاب علی کے نام سے علوم اولین آخرین کا عالم متعارف کیا

ہے۔

کرونا اور خورشید ندیم اسلام محض فضائل کا نام ہے

حضرت کی ایک فضیلت بے بنیاد بے اساس ضد قرآن عالم کون و مکان کی ہے۔ آغاز بعثت حضرت محمد سے لیکر آخر تک اللہ نے حضرت محمد کو چند فیصلوں اقدامات پر آپ کو۔۔۔ یا عتاب کیا ہے۔

۱۔ آغاز دعوت میں مشرکین نے آپ سے چند سوال کیے آپ نے فرمایا اس کا کل جواب دو نگا دوسرے دن وحی نازل ہونا بند ہو گیا اور کتنے دن یہ سلسلہ رکا رہا اختلاف پایا جاتا ہے۔

۲۔ بدر میں مشرکین کے اسیروں کو مار ڈالیں یا فدیہ دے کر چھوڑ دیں صلاح و مشورہ کے بعد فدیہ لیکر انھیں چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس پر انھیں تنقید کی۔

۳۔ زید بن حارثہ اور زینت بنت جہش کے درمیان ناچا کی ہوئی اور آخر میں طلاق کی نوبت آئی۔ یہاں آپ کا انھیں اپنے عقد میں لینا مشکل تھا چونکہ زید متبنی تھا بنی کریم کو پتہ نہیں تھا حکم ہوا شریعت میں متبنی اولاد حقیقی نہیں ہوتا۔ ایت لگانی ہے شریعت اسلام میں متبنی اولاد حقیقی نہیں ہوتی

جنگ تبوک میں حیلہ بہانہ بنا کر جنگ پہ نہ جانے والوں کو اجازت دینے پر اللہ نے عتاب کیا۔ ایت قیامت کے دن کون جنتی ہے کون جہنمی ہے بنی کو پتہ نہیں تھا۔ ایت بادشاہ یمن کی طرف سے الگ پولیس کا دستہ آپ کو گرفتار کر کے لیجانے پر آپ نے ان سے مہلت طلب کی۔

نبی کریم نہ کتاب پڑھنا جانتے تھے نہ لکھنا۔ چندین آیات میں آیا ہے آپ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ چالیس سال عمر گزرنے کے بعد امین وحی جبرائیل نازل ہوئے اور آپ سے کہا اقراء فرمایا۔۔۔۔۔ لیکن کہتے ہیں حضرت علی نے ماں کے شکم سے نکلے سجدہ کیا اور سورہ قدا فلاح المومنون پڑھا۔

عالمی ادارہ صحت کی طرف سے بیان میں آیا ہے ویکسین آئندہ سال کے آخر تک نہیں آسکتی۔ غرض اخباروں میں آئے دن متضاد بیانات سے اندازہ ہوتا ہے معتبر اخبار بھی شام کے اخباروں جیسے ہو گئے ہیں،

کسی بھی خبر پر اعتماد مشکل نظر آتا ہے۔ ان خبروں کے بارے میں سورہ حجرات ۱۳ کی آیت کریمہ جاء کم فاسق کا مصداق تطبیق ہوتی ہے۔ یہی بات مولانہ طارق جمیل نے حکومت کی طرف سے منعقدہ جلسہ کے شرکاء سے خطاب میں کے سرکاری اور میڈیا کے شرکاء سے خطاب میں فرمایا تھا کہ اخبارات والے جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں تو انھوں نے احتجاج کیا اور کہا آپ نے ہمارے جذبات عزت کو مجروح ہوئے۔ اس چند دن تک اظہار الحق نے طارق جمیل کی شان میں اتنی اہانت جسارت امیز کلمات استعمال کئے۔

یہ عبادت یہ اطاعت از روئے قہر و جبری نہیں بلکہ خود تعقل کرو یہ کرنا ہے نہیں کرنا چاہیے کے دلائل میں اللہ سبحانہ نے خود انسان کے وجود کا اجزاء اول مادہ سے لیکر آخری جزء تک انسان کے لینے کے لئے بنائے گئے اس عمارت کی چھت چروغوں اور فرش تک ہر زاویے سے اٹھایا ہے۔

سورج کیا ہے چاند کیا یہ کہاں واقع ہے، زمین کیا ہے اس سے پہلے پانی ہے، پانی کو کس چیز سے بنایا ہے۔۔۔ قابل کیسے بنایا۔ خود تم انسان کیا ہے،۔۔۔ کس چیز میں تحقیق کا نام آسمان زمین ستارے نباتات حیوانات کا نام ہے لیکن انداز بیان درس کے انداز میں نہیں بلکہ حقائق بیانی کے اندر آئے کچھ حقائق پیش کرتے ہیں۔

کرونا اور خورشید ندیم اسلام محض فضائل:-

۱۔ حضرت علی ابوطالب کے فرزند تھے، ابوطالب کثرت اولاد کی وجہ سے روزگار سختی سے گزرتے تھے مکہ میں قحط سالی کی وجہ سے آپ کے اولاد عباس اور نبی کریم نے ایک ایک اپنی کفالت میں لیا ہے یہ کوئی خاص فضائل کا سبب نہیں تھا۔

۲۔ پرودگی میں زید بن حارثہ بھی ایک کے پروردہ تھے اس لحاظ آپ اور زید حارثہ ایک درجہ کے ہیں۔

۳۔ خاندان کے حوالے سے آپ کے علاوہ عبیدہ بن حارث اور حمزہ بن عبدالمطلب برابر ہیں۔

۴۔ میدان جنگ میں عبیدہ اور حمزہ کے علاوہ دیگر مقتولین بدر واحد آپ کے برابر ہیں۔

۵۔ دامادگی میں عثمان اور علی ایک درجہ کے ہیں۔

۷۔ مکہ میں ہجرت میں آپ دشمنوں کے زرخے میں جان کو خطرے میں ڈال کر آپ کے بستر پر سونا اور خطرہ مول لے کر آپ کے ہمراہ جانے والا ابو بکر ایک درجہ کے تھے بھی ابو بکر بھی ایسے تھے۔

۸۔ جانشین مین نبی کریم کا کسی کے بارے میں سفارش نہ ہونے کی وجہ سے سب برابر یکساں تھے آخر کیوں آپ کو پہلے پر اور پہلے کو آخر میں کوئی برتری نہیں۔

۹۔ تینوں خلفاء کے ساتھ انتہائی خوشگوار تعلقات سے دین کا دفاع کیا۔ دین اسلام کے دفاعی مین علی بے داغ رہے۔ اس کے علاوہ اپنے نبی کریم کے حضور میں ایک تابع دار غلام جیسا رہنے والا اشارے پر چلنے کی وجہ سے پورے خاندان آپ محترم تھے لیکن علی کے بارے میں گھڑے گئے فضائل علی کے لیے فضائل نہیں سیاہ داغ تھے داغ تھے، اسلام کے لئے ضرر زمان تھے۔

ان وسائل کے بغیر صنعت زراعت حتی حیوانات افزدگی بھی ان کی مشینوں کے بغیر نہیں چل سکتے۔ ملک چلانے کے لئے قرضے چاہے قرضہ مغرب ہی دے سکتا ہے اور کوئی حکومت نہیں دے سکتے۔ شکر کرین حکومت مولویوں کی قائم نہیں ہوئی ورنہ گلی گلی مساجد ضرار بنتی اور گلی گلی مدرسے بنتے اسلامی حکومت کا تصور ہی واضح نہیں اگر کوئی اسلام کے قیام عمل میں نہیں بفرض محال وہ اسلامی حکومت نہیں ہوتی بلکہ مذہبی حکومت ہوتی جیسا کہ ایران میں فقہ جعفری اور سعودیہ مین فقہ حنبلی مالکی ہے لیکن دیگر مذاہب حکومت کے دائرے سے خارج ہوئے یہ کئی گناہ نقصان ہے۔

چین مین یہ وائرس دسمبر ۲۰۱۹ کے آخر میں آیا اس کے بعد فروری مین ایران اور بعد میں دیگر ملکوں میں آیا۔ پہلے ماکس لینا ضروری نہیں تھا بعد میں ضروری قرار پایا پھر کہا کھانسی بخار فلو اس کی علامات سے ہے یہ بھی بعد میں قصہ پارینہ ہو گیا۔ کالم نگار مزید لکھتے ہیں اس وائرس کے ذمہ دار کون ہیں۔ بعض کہتے ہیں اس کے ذمہ دار یہودی ہیں بعض کہتے ہیں چین ہے اور بعض کہتے ہیں امریکا ہے۔ یہ دنیا کی آبادی کو سمٹنا چاہتے ہیں۔

اس خسارے وزیاں کے بارے میں گفتگو کرنے سے پہلے سیکولر حکومتوں سے حاصل فوائد کا ایک تخمینہ یا

مفروضہ پیش کرتے ہیں۔

- ۱۔ جدید طرز نظام حکومت مغرب کی اختراع ہے اس کو مغرب کا پرہا ہوا ہی خالص چلا سکتا ہے، دین پڑے انسان چلا ہی نہیں سکتے۔
- ۲۔ مغرب کے حمایت یافتہ ہی چلا سکتے ہیں، مغرب مخالف نہیں چلا سکتے۔
- ۳۔ ملک میں اتنی دولت نہیں کہ وہ حکومت چلائیں، آپ کی درآمدات چاہیے زرعی ہوں یا صنعتی دونوں کے وسائل مغرب سے ہی ملتے ہیں، ان وسائل کے بغیر صنعت زراعت حتی حیوانات افزدگی بھی مشینوں کے بغیر نہیں چل سکتی۔

- ۱۔ بیٹی کا اندراج نہیں ہوتا اسکی وجہ خود لڑکی یا باپ یا بھائی ہیں اگر خود نہیں کرتے تو انکی تقصیر ہے۔
- ۲۔ بے تحاشا اسراف کرتے ہیں کہتے ہیں دعاء ہے۔
- ۳۔ لڑکے آوارہ پھرتے ہیں کہتے ہیں دعاء ہے۔
- ۴۔ دعاؤں کی موسوعۃ بنائی گئیں کسی کی بھی سند درست نہیں بلکہ بعض منافی توحید ہیں اور کلمات شرک پر مبنی ہیں۔ کذب و افتراء ضد آیات قرآن ہیں جیس کہ حدیث موسوم۔۔۔۔۔ قرآن کے خلاف ہے۔ اسی طرح دعاء فرج دعاء صنم قریش وغیرہ کی اسناد اور متن دونوں مخدوش ہیں لیکن ذخیرہ پر کوئی شہر سو یا ہوا ہو، اس پر دعاء فروشان کا قبضہ ہے۔

کرونا مریض اور اموات اعداد و شمار:-

کرونا زدہ انسانوں اور اس سے فوت شدہ اموات کے اعداد و شمار پر ۷ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کے پہلے۔۔۔۔۔ برطانیہ کے سائنسدانوں نے کہا یہ جو اعداد و شمار مریض اور اموات حکومت نے بتائے اس میں وہ درست نہیں وہ حقائق چھپا رہی ہے۔ اعداد و شمار میں امریکا بہت خوفناک حالات میں دکھار رہے تھے۔ پاکستان کراچی جناح اور رسول ہسپتال کے ڈاکٹروں نرس۔۔۔ مرنے والے سب کرونا سے نہیں مرے بلکہ دیگر امراض میں مبتلا زیادہ ہیں، وزیر صحت نے بھی اس طرح کے بیان جاری کئے تھے۔

~~~~~

سیکولر حکمران سیکولر صحافی بھائی بھائی:-

### صحافت :-

صحافت۔ مقالیں ج ۲ ص ۳۳ میں آیا ہے، ص۔ ح۔ ف، مرکب کلمۃ اصل صحیح یدل علی انبساط فی الشی وسعة یقال صحیفہ وجہ الارض۔ الصحیفہ بشرۃ وجہ الرجل۔ پھر ہم وہ چیز جس پر لکھا جاتا ہے الہی یکتب عنہا، صحف کی جمع صحائف آتی ہے۔ اس معنی صحف ابرہیم وموسیٰ آیا ہے، کتاب اداب لغت عربیہ ج ۲ ص ۵۴ تا لیف جرجی زیدان میں صحافت حکومتی منشورات کو کہتے ہیں یہ ۹۱ سال قبل میلاد مسیحی میں صلیبی بھی عالم عرب انیسویں میلادی میں

شروع ہوا۔

صحافت رائج وقت مفہوم میں عالم اسلام میں اٹھارویں انیسویں صدی میں مصر سے شروع ہونا بتاتے ہیں۔ جبکہ مغرب میں اس کا دورانیہ کوئی دو صدی بتاتے ہیں۔ کلمہ صحافت کے اور بھی متبادل کلمات ذکر کرتے ہیں جیسے اعلام، اعلان، اخبار، آگاہی، روزنامہ وغیرہ۔ رائج صحافت تین محوروں میں گردانی جاتی ہے۔

۱۔ حکومتی پالیسی رسانی، حزب مخالف کی آواز رسانی، الحادی استعماری۔

۲۔ ادبی زبان میں محدود احتیاطی انداز میں دین اسلام کے خلاف چلتی ہے۔ غرض تفسیر کی زبان ذومعنی استعمال کرتے ہیں چنانچہ ندیم کے کالموں میں نمایاں نظر آتا ہے جہاں بعض انداز بیان دین کے خلاف ہوتے ہیں لیکن سوال ہے کیا یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو کلمہ پڑھا ہے اس کا حق کیوں ادا نہیں کرتے ہیں۔

صحافت :-

کسی بھی واقعہ یا حادثہ نزدیک دور تک پہنچانے کے عمل کو صحافت کہتے ہیں اور اسے اپنا پیشہ ذریعہ معاش بنانے والے کو صحافی کہتے ہیں۔ سب سے اہم نکتہ صحافی ہر خاص و عام کو باخبر اور قانع کرنے کی صلاحیت کا حامل ہو۔ یہ صحافت کی ایک تعریف عام ہے۔ آزاد صحافیوں کی تعریف ہے جہاں ان کے بقول مذہب سے بالا ہو کر ابلاغ کی رسائی ہے۔ وہ افراد جو کسی قانون ملکی کے پابند ہیں وہ اس ملک کے اصول و پالیسیوں کے خلاف ابلاغ عامہ تک کوئی چیز پہنچانے کی اجازت نہیں دیں گے لیکن سیکولر ملکوں میں اہل ادیان دین کے خلاف زہرا گلنے، دین کی اہانت و جسارت کر سکنے کی اجازت ہے اس میں ان کے نمبر بھی بنتے ہیں۔

صحافی ملک میں گزرنے والی اچھی بری خبروں کو اچھالنے والے کو کہتے ہیں، یہ بیک وقت تین چار نوکریاں کرتے ہیں، ایک اخبار جرائد میگزین کی نوکری ہے اس میں جا کا حساب ہوتا ہے معلوم ہیں۔ دوسرا حکومت وقت کی خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔ تیسرا بیرون ملک والوں کی خواہشات کو پورا کرتے ہیں اور چوتھا حزب مخالف سے بھی مقررہ معاہدے کے تحت کرتے ہیں۔ پانچواں دین فروشی کرتے ہیں، دین سے

دفاع۔۔۔۔۔ رکھتے ہیں۔ ان تمام درآمدات کے باوجود حکومت پنجاب نے کرونا کو ایک بیوہ کو ماہانہ دس

ہزار تنخواہ کا اعلان کیا ہے۔ گویا انھوں نے کرونا کو ملک سے بھگایا ہے۔ دنیا ہفتہ شعبان ۱۵۵۱ اق کیا

معیار۔۔۔ ملکی مفاد میں ہے اقتدار کے مفاد میں ہے اللہ جانتا ہے۔

## اسلام کے خلاف صحافتی جنگ:-

یہ فیصلہ کہاں اور کب ہو اس طرح اس میں کون کون شامل تھے؟ یہ ابھی تک صیغہ راز میں ہے لیکن بدیہی ہے کہ اس میں روم و فارس کے اقتدار سے محروم ہونے یہود، نصاریٰ، مجوس اور مشرکین ہو سکتے ہیں اس کا ماخذ مصادر کیا ہے؟ اس کا صحافتی صفحات یہ ہیں۔

صحافی بھائیوں کے شعور و آگاہی میں ہونا چاہیے یہ جو کچھ لکھتے ہیں اخبار جرائد مجلات میں نشر ہوتے ہیں یہ اخبار لوگوں کے پڑھنے کے بعد دوبارہ کارخانوں میں کاغذ یا اور کچھ بن جائے یا پھر آپ اس کو دوبارہ کھانے پینے کی کوئی چیز بنا کر ہی کھائیں آپ کا لکھا ہوا باقی ہوگا، نسخ رب نے اس کا نوٹو بنایا ہے۔ قیامت کے دن مقام عدالت میں اعلان ہوگا یہ تمہارا نامہ اعمال ہے بعض کو پیچھے اور بعض کو بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کا لکھا ہوا ختم ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے ان لوگوں کو ویل نصیب ہوگی جو وہ اپنے ہاتھوں سے لکھ کر اللہ اور رسول کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ جو کچھ آپ عالمی سیاست کے حق میں دین کے خلاف اور دیگران کی حمایت اپنوں کی تذلیل میں یا ایک حزب کی حمایت اور دوسرے کے مخالفت میں اوراق سیاہ کرتے ہیں وہ اوراق آپ کے وجود میں ضبط ہوتے ہیں۔ سورہ اسراء میں وارد آیات میں آیا ہے انسان کی تمام حرکات و سکنات اسکے وجود میں ضبط ہوتی ہیں اور قیامت کے وہ ایک کتاب کی صورت۔۔۔۔۔

## بلال رشید کا ایک سوال جمعہ ۱۸ اذیقعدہ

یہ بات اگر ایک سطر میں بیان ہے ہم باقی دنیا سے پیچھے کیوں ہیں؟ اس سوال کا جواب دو طرف سے دیا گیا ہے۔

۱۔ خود بلال کے نے دیا امریکا کے پاس ملت۔۔۔۔۔ طالبان کے پاس نہیں تھا بدر میں ابو جہل کے

پاس۔۔۔۔۔ تھا محمد کے پاس نہیں تھا خندق میں ابوسفیان کے پاس۔۔۔۔۔ تھا محمد کے پاس نہیں تھا۔

## قلب حقائق میں صحافت کا کردار:-

عزادری امام حسین کا سادہ مفہوم ہے کہ قیام امام حسین کو نص حقیقی اور اس کے اسباب و عوامل بیان کرنا بنتا ہے۔ یہاں آپ کے پاس ایک طرف قیام امام حسین اور دوسری طرف عزادری ہے۔ قیام امام حسین مسئلہ ولیعهدی یزید بن معاویہ تھا اس بارے میں امام حسین کے دو موقف تھے۔

- ۱۔ معاویہ اور امام حسن کے درمیان طے شدہ معاہدہ تھا کہ معاویہ دنیا سے رخصت ہونے بعد اس منصب کو امام حسن یا شوری مسلمین کو دیں گے اسے اپنے خاندان میں نہیں رکھیں گے۔
- ۲۔ یزید اس منصب کے لئے اہل نہیں تھا یہ رائے عامۃ المسلمین تھی حتیٰ اکابرین بنی امیہ اس طرح سوچتے تھے جیسے ولید بن عبدالملک وغیرہ۔
- ۳۔ یزید امام حسین سے خائف تھا اس لئے اس نے تشدد کی راہ اپنائی تو امام حسین نے اپنے حفظ جان کی خاطر مکہ میں پناہ بندہ ہوئے اور جب وہاں بھی خطرے سے دوچار ہوئے تو کوفہ گئے۔ اگر اس مسئلہ کو دنیا میں زندہ رکھنا تھا تو اسے اسی موضوع میں رکھنا ہوگا اور اسکے حدود و ابعاد کو بیان کرنا ہوگا۔

### صحافی کون:-

جمعۃ المبارک ۲ ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ اخبار دنیا کے کالمی صفحات میں ایک کالم کا عنوان ”فرعون تک نہ رہے“ کالم نگار رؤف کلا سرا لکھتے ہیں ”صحافت کو صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں مشکل کام سمجھا جاتا ہے، اگر دیکھا جائے انسان جتنا قدیم ہے اتنا ہی صحافت کا پیشہ قدیم ہے۔ جس دور میں بڑے بڑے بادشاہوں اور حکمرانوں کے خلاف کسی نے آواز اٹھائی ظلم نا انصافی کے خلاف بغاوت کی اسے آپ میں صحافت یا صحافی کی ابتدائی شکل قرار دے سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے یہ بات آپ کو مذاق لگے لیکن قدیم یونان میں اگر کسی کو صحافی کہا جاسکتا ہے وہ سقراط تھا، تبصرہ بعد میں ہوگا۔“

صحافی عالم مولف مصنف خطیب کی کامیابی کے ذریعے مصادر و مآخذ اور اسناد جو صحافی عالم مولف مصنف خطیب تنہا اچھے انداز میں پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں یا کسی نہ کسی شخص یا راوی منقول منہ کا صرف استناد کرنے پر اکتفاء کرتا ہے یا کہتے ہیں بعض شخصیات برجستہ معتمد علیہ موثقہ مصدقہ سے نقل کر رہا ہوں انہوں نے اس شرط پہ خبر دی ہے اس کا نام نہیں بتایا جائے، ممکن ہے اس کا مسئلہ لیکن سامعین مخاطبین کیلئے کہاں سے معلوم وہ برجستہ موثقہ تھے یا اس کی نظر میں ایسا تھے یا اس نے ویسے ایسے پیش کیا ہے۔

### کرونا اور صحافی:-

پہلے ان دونوں کے مفہوم واضح کرنے کی ضرورت ہے پھر صحافیوں کی ذمہ داریوں کے بارے میں گفتگو کریں گے کہ ان کی اس سلسلے میں کیا ذمہ داری بنتی تھیں؟ اس کا تعین کرنے کے بعد دیکھیں گے انہوں نے اپنی ذمہ داری کو اچھے احسن طریقے سے نبھایا یا کوتاہی کی اور قوم کو مایوس کیا ہے۔ آئیے پہلے کرونا کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں کرونا کی جو بھی تعریف کریں چاہے یہ قہر و غضب الہی تھی جو اس ملک کے باشندوں کو لاحق ہوئی یا اسے عالمی یہودی، صیہونی، صلیبی ڈرون حملے کہیں؟۔ یہاں ویرانیاں پیدا کرتے ہیں وہاں زندہ جان و زندہ دل آفت زدوں کو اٹھاتے ہیں، کسی کو قبرستان، کسی کو بیمارستان پہنچاتے ہیں لیکن کرونا سے بات نہیں ہو سکتی ہے کہ ان سے درخواست کریں کہ آپ بڑی مہربانی واپس جائیں کہ وہ کسی کی بات نہیں سنتا ہے۔

### صحافیوں کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

اجتماعی زندگی میں ذمہ داریاں تقسیم ہوتی ہیں، اس لئے انسان شہری زندگی انتخاب کرتے ہیں، ہر گروہ اپنی اپنی جگہ خود بخود اپنی ذمہ داریاں سنبھالتے ہیں۔ اس حوالے سے صحافی برادران کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ آیا ان کی ذمہ داریاں اسلام سے اور اپنے وطن اور ہم وطنوں سے دفاع ہے یا جتنا ہو سکے ان کی تذلیل تحقیر کریں ہماری قوم کو کون سمجھائے وہ سمجھتی نہیں کہ ہماری قوم نہیں سمجھتی ہے مغرب میں یہ ہوتی ہے وہ ہوتی ہے۔ صحافی برادران اپنا تعارف خود وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں کہ وہ حکومت یا انتظامیہ اور عوام کے درمیان رشتہ بنتے ہیں اور ذمہ داری رکھتے ہیں۔ حکومت انتظامیہ جو باتیں ہدایات عوم تک پہنچانا چاہتے ہیں صحافی انہیں پونچھتے ہیں بعض اکثر و بیشتر خطابت کے ذریعے بھی پہنچاتے ہیں۔ وہ اجتماعات ہو ٹلوں مساجد سکولوں کالجوں میں بھی جا کر اپنی نصائح ہدایات پہنچاتے ہیں۔ یہ انکی ذمہ داریاں تھیں کیا انھوں نے یہ انجام دی ہیں۔

صحافی ظلم سے دفاع نہیں کرتے، اگر ایسا کرتے تو ابھی تک ملک بدر ہوتے، ظالمین کا مخالف ہیں کیونکہ ظالمین ایک دوسرے کے مفاد مختلف متضاد متناقص بھی ہوتا ہے جس طرح متفق ہوتا ہے اگر صحافی ظالمین کو بجائے ظلم سے نفرت کراہت کرتے تو اب تک یہ ملک کرہ ارضی پر اسلامی عدالت خواہی کا نمونہ بن جاتا۔ اگر ظلم کے خلاف ہوتے یہاں سے آف شور کے مقدمات سے فرار کرنے والے دوبارہ واپس آنے کی ہمت نہیں کرتے۔ اگر ظلم کے خلاف ہوتے تو آج صحافیوں میں سے کوئی بھی پی پی پی مسلم لیگ کے ساتھ نہیں ہوتے۔ ظلم کا بڑا مصداق کفر ہے اسلام اور کفر جمع ناپذیر ہیں آج کل صحافی ہندوؤں کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔ آج تحریک

انصاف کو اقلیتی کمیشن اور اس کے بعد مندر بنانے کی ہمت نہ ہوتی۔ اگر ظلم کے مخالف ہوتے تو میوزیم کو مسجد میں بدلنے پر صحافیوں کو گروہ میں نہیں بٹتے، اس پر سکوک نہیں مناتے یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ظلم کے خلاف ہو جائیں کیونکہ آپ نے صحافت کے ذریعے ظالمین سے جنگ نہیں مول لی، نہیں اپنایا ہے بلکہ صحافت کو بطور پیشہ اپنایا علم برائے شک استعمال کیا ہے پاکستان کی بربادی علم فروشوں سے اگر مغرب میں علم فروشوں کی حکومت قائم ہے ظلم سے قائم ہے ظلم کا ایک اسلحہ علم ہے۔

یہ سب عمومی یا کلی طور پر دگر و ہوں میں منقسم ہوتی ہے۔

- ۱۔ وہ آزاد اور خود مختار ہے کسی قانون اصول کا پابند نہیں ہے وہ صرف اپنے پیش کو بہتر انداز میں پیش کرنے کا پابند ہے ان کی آزادی خود اپنی جگہ ان کی کامیابی کی سعادت و مددگار ہے وہ ناکام ہی کیوں نہ ہو ہے۔
- ۲۔ وہ آزاد اور خود مختار نہیں بلکہ وہ دین و شریعت کے پابند ہیں عقل و ضمیر و وجدان کے پابند ہیں لہذا تاریخ پابند والوں کی ناکامی کی ایک لمبی فہرست پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت علی ناکام ہونے والوں کے امام ہیں چنانچہ آپ نے فرمایا ”ما معاویہ باذہی منی، ولولا کراہیۃ الغدر لکننت من ادھی العرب، ولکن المعاویہ یغدر و یفجر“ معاویہ نے اقتدار حاصل کرنے کیلئے انبار شہر میں گوشہ و کنار میں ضحاک بن قیس، بسر بن اوطات جیسے سفاکوں کو آزادی دی۔ حجر بن عدی اور اس کی جماعت کو علی سے برأت نہ کرنے کی سزا میں سرحد مرج عذراء پر قتل کیا۔ امام حسن اور عبدالرحمن بن خالد بن ولید دونوں کو زہر دیا۔ اپنی حکومت کی ترجمانی کیلئے دیہاتوں سے مسیحی شعراء کو دمشق لایا۔ علی کی وفات کے بعد بھی دلوں سے ان کی محبت کو نکالنے کیلئے مناہر پر لعنت کو رواج دیا، علی کے بارے میں تشہیر کی گئی کہ وہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ لیکن جب علی کو خبر ملی کہ آپ کے بعض یاران معاویہ کو سب و شتم کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

صحافت یا صحافی دین اسلام کی حدود و قیود سے باہر صحافت کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اس کا مطلب یہ نہیں دین اسلام اپنے اندر بحر یا ضعف رکھتے ہیں، وہ نقد و انتقاد برداشت نہیں کرتے ایسا نہیں ہے اسے آپ اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈا کہہ سکتے ہیں۔ ابلیس آدم سے پہلے تھا، جب اس نے آدم کے سجدے سے انکار کیا تو اللہ نے اس سے جواب طلبی کی۔ اللہ نے اپنے آخری نبی پر نازل کتاب میں ابلیس کی نقد کرتے ہوئے



فرمایا کہ اس نے کیا کہا تھا، ہم نے کیا جواب دیا سے قرآن میں لایا گیا ہے۔ خالق ابلیس نے ابلیس کے انکار الوہیت کا ذکر قرآن میں کیا۔

**صحافی کس منزل میں:-**

صحافی اس عمارت سماوی میں کس منزل میں رہتے ہیں وہاں جا کر ان سے بات کرتے ہیں۔ عمارت سماوی کے اوپر خالق عمارت ہوتا ہے عمارت و ما فیہا سب کے مسخر خالق و مالک ہیں۔ ”ان کل من فی السماوات و الارض الی عبد“ کسی کی مجال نہیں ایمان سے نیچے گرے اس کی سلطنت میں زمین اوپر صعود کرے اس کی سلطنت میں سب مسخر ہے صرف انسان کو کچھ محدود آزادی دی ہے، جیسے وہ ترک وطن نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ جلدی اگلی منزل میں نہیں جاسکتے ہیں لیکن ہماری ہدایات کو ٹھکرا سکتے ہیں، ہمارے حرام کردہ افعال انجام دے سکتے ہیں، طغیان کر سکتے ہیں لیکن اس نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے سمجھانے کیلئے جبرئیل امین کے ساتھ ہدایات بھیجتے رہے، کتب بھیجتے رہے۔ جبرئیل واسطہ محمد پر کیونکہ جبرئیل از فی خلقت اسوۃ نمونہ انسان نہیں بن سکتے ہیں اسی طرح کریں۔

جبرئیل واسطہ ہے اللہ اور محمد کے درمیان اور محمد واسطہ دوم اللہ ہیں اللہ اور انسانوں کے درمیان۔ محمد کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد نبوت واسطہ محمد اور امت کے درمیان دانشوران اور علماء اسلام ہیں۔ دانش کا معنی علم ہے علماء جمع عالم ہے۔ بہت سے لوگ دانش اور علماء میں فرق رکھتے ہیں، دانشور یعنی علوم جدیدہ علوم دنیوی جاننے والا، وہ دنیا کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ عالم دین، دین کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں۔ امت کیلئے دونوں۔۔۔ کرتے ہیں، جب دنیا کی باری آجائے دانشور آجائیں، جب دین کی باری آجائے علماء آجائیں دونوں واسطہ۔۔۔

یہ ”کنتم خیر امة اخرجت للناس“ کرونا کے بارے میں علماء پہلے کچھ بیان کر نہیں سکتے تھے کیونکہ ان پر پابندی لگی تھی۔ ان کے خطابات کی جگہ پرنا کہ لگایا تھا لیکن دانشوران صحافی آزاد تھے صحافتی اوراق آمادہ تھے وہ اپنا نکتہ نظر یہاں نقش کریں۔

**الحادی صحافت اور الاسلامی:-**

صحافت یا ابلاغ عامۃ۔ یعنی اہل وطن کو کسی مسئلے میں مطمئن آمادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ ابلاغ کس طرح

ہونا چاہیے، اس حوالے سے کس پر متوقف کیا، کیا وسائل استعمال کرنے چاہیے؟۔

۱۔ اصل مضمون و محتوی ابلاغ۔

۲۔ ذرائع و وسائل ابلاغ اشخاص مبلغین کیسے ہونے چاہیے۔

الحادین کا مضمون ابلاغ سب کو معلوم ہے جو ضد دین ہے جبکہ دوسرا ابلاغ مسلمانوں نے پہنچانا ہے جس کیلئے ان کے پاس وسائل و ذرائع کی فروانی نہیں ہے۔ سب کچھ الحادیوں کے ہاتھوں میں ہے مال و دولت ان کی اپنی نہیں ملت کی ہے لیکن جتنا چاہیں خرچ کریں۔ اخبارات جرائد مجلات ریڈیو ٹی وی مضمون صحافت کو کسی نہ کسی چیزیں پیش کرنی ہیں ورنہ غیض مسلمین کا سامنا ہوگا۔ بطور مثال وزیر مذہبی امور نور الحق قادری سرپرست خدام الدین عالمی نے ایک مسجد میں تقریب سے خطاب کر کے کہا بنی اسرائیل نسل یعقوب سے ہیں۔ لیکن کیا نسل یعقوب میں ظالمین نہیں تھے، کیا یعقوب کی بعض اولادوں نے یوسف کو کنویں میں نہیں ڈالا تھا۔ کیا قرآن میں ان کے بعض کو ظالمین نہیں کہا ہے۔

صحافت کا کردار کسی قوم کو اٹھانے اور گرانے میں :-

کسی قوم کو جھوٹ غلط گوئی سے اٹھانے اور گرانے میں دونوعیت کی صحافت کردار رکھتے ہیں۔ دین اسلام کو اٹھانے میں جن ذوات نے صحافی کا کردار ادا کیا تھا وہ مدرسہ دارالرقم میں اصول اور فروع اسلام سیکھتے تھے انہی کی کاوشوں سے مکہ میں محمد ایک طاقت و قدرت والے بنائے، اس کا سہرا ابو بکر صدیق کے سر جاتا ہے، اکثر و بیشتر اصحاب آپ کی دعوت پر اسلام قبول کئے تھے۔ دوسرے مرحلے پر مدینہ سے وہ انصار تھے جنہوں نے عقبہ اولیٰ میں محمد سے درس اسلام لیا تھا وہ لوگ آپ کو مدینہ لانے میں کردار ادا کیا۔ اسلام کو گرانے میں کردار کا آغاز شام میں معاویہ بن ابوسفیان کے دربار سے شروع ہوا۔ اس کا مواد اسلام آنے سے ایک سو سال پہلے امراء القیس نے ابتکار کیا تھا۔ شام کے دربار میں صحافتی کردار کرنے والے مجرمین اسلام تھے، ان کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک ہارون الرشید کے دربار میں بہت فروغ پایا، ان کے بعد آل بویہ اور فاطمی اور ان کے بعد مجالس عزاداری میں اس کو اٹھایا ہے۔ ایک خارجی اور ایک داخلی ہے۔

قوم سے مراد وہ قوم ہے جو اپنے پاؤں یا اپنی ریڑھ کی ہڈی پر کھڑے نہیں ہے وہ ہمیشہ بیرون ملک اجانب کی چمگوئیوں کے دباؤ میں رہتی ہے وہ دیکھتی ہے باہر والے ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں یا باہر والے

کیا پسند کرتے ہیں چنانچہ عصر کرونا میں پورا باہر والوں کے اقوال چلتے رہے چنانچہ صحافی و سیاسی شخصیات ہمیشہ مثال سوئٹزرلینڈ کی وزیراعظم کی دیتے رہے۔

پڑھے لکھے دانشوروں کا۔۔۔ دلائل اصول شکن مغرب والوں کے اقوال و نظریات و۔۔۔ دیں ان کا رخ موڑ گیا ان کی شامت آگئی ہم نہیں کہتے ہیں کسی صورت میں ان کی باتوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہم کہتے ہیں اللہ نے تمہیں بھی عقل سے نوازا ہے ہمیشہ عقل بغیر رہنا اچھا نہیں ہے جس دن وہ مذمت کریں وہ جلدی سے کسی کھودی ہوئی قبر کی تلاش میں رہتا ہے کہ وہاں چھپ سکے۔

### صحافین بین الحقیقہ والفسطائیت:-

صحافین خود کو مخالفین ظالمین و مدافعیین مظلومین گردانتے ہیں، حقیقت سے دور ہونا تو واضح ہے اس میں ایک کردار و کیلوں کا ہوتا ہے ان کی تمام تر توجہ مجرمین کو چھڑانا ہوتی ہے دوسرا گروہ صحافیوں کا ہے، ان کے خلاف بولنے والوں کو صحافی قانع کنندہ جواب دینے سے عاجز قاصر رہتے ہیں۔ ملک سے ظالم و مظلومین کا خاتمہ نہیں ہوتا ہے بلکہ روبہ افزائش ہوتی نظر آتی ہے کیونکہ ان کی مثال ملک میں جناح و اقبال کے مزارات پر پھرے داروں جیسی ہے جو بدلتے رہتے ہیں، ان کی نظر میں آج کے ظالمین کو کل ہٹایا جائے تو وہ مظلوم بن جاتے ہیں چنانچہ پاکستان مظلوم و مقہور و کلاء اقلیتوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کانوں سے سنا ہے نظیر جب جلاوطن ہو گئی تو مظلوم، پرویز مشرف ڈکٹیٹر پر مقدمہ چلایا وہ مظلوم اور آج کل نواز شریف مظلوم ہیں۔ نیا والا پرانا مظلوم والے تھے وہ مظلومیت کے امام کٹ کے آتے ہیں اب وہ ظالم نہیں رہا۔

وہ سقراط کو صحافی گردانتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ چار پیسے والی عینک سے دیکھتا ہے لہذا وہ اعمش اعمور ہوتا ہے وہ ظالم کے خلاف تھے۔ سقراط ظالمین کے خلاف نہیں وہ فسطائیت کے خلاف تھے، منکرین حقائق کے خلاف تھے سقراط نے اپنا تعارف محبت حکمت سے کیا اور کہا ہم فیلا سوف ہیں۔ فیلا یونانی زبان میں محبت کو کہتے ہیں ”سوف“ حکمت حقیقت کو کہتے ہیں یعنی حقائق کے متلاشی لوگ ہیں۔ جب یہ کلمہ عربی میں ترجمہ ہوا تو فیلسوف ہو گیا، جب معنی کیا تو متلاشی حقائق بنتا ہے۔ سقراط سے پہلے یونان میں رائج علم علم اقناعی تھا فریق کو کیسے مطمئن کیا جاسکتا ہے جیسے کہ آج کل ہمارے نظام وکالت میں چلتا ہے وکیل یہاں ظالم کی وکالت کرتے ہیں ان کی عدالت کے پنچے سے جان چھڑائیں گے لہذا کل کی ڈکٹیٹر شپ آج ان کی نظروں میں مظلوم ہوتا ہے۔ ضیاء الحق جس نے

ملک میں اسلام کا نام اٹھایا یا اقامہ صلاۃ کیا وہ مخالفین کی نظر میں ڈکٹیٹر ہے بھٹو جس نے ملک کو الحادی بنایا وہ آج بھی ان کی نظر میں قائد عوام ہے، مسلمان ملک میں حکومتی خرچ پر مندر بنا کر عمران ہندوؤں کو ان کا دیرینہ حق دیا ہے بتائیں کسی چیز کا حق دار بننے کی کیا اصول ہیں۔

روشن خیال صحافیوں کو احادیث سستی پڑتی ہیں:-

مسلمانوں کو احکامات قرآن بہت منگی پڑتی ہیں لہذا اس کا ذکر ہی نہیں کرتے ہیں کیونکہ اس میں دو رائے نہیں ہے کیونکہ خالق قرآن کے نزدیک دو بیت شرک ہے اور شرک سب سے بڑی ناقابل بخشش گناہ ہے دو رائے یا تو مولود جہل ہے یا مولود مفاد ہے۔ اللہ سبحانہ علم و قدرت اس کی عین ذات ہے لہذا اس میں دو بیت نہیں پائی جاتی۔ جب باطنیہ نے قرآن کے مقابلے میں حدیث کو جاگزین کرنے کا فیصلہ کیا تو انہوں نے حدیث سازوں کو اس وقت بھاری بھر کم انعامات پیسے اجتماعی سیاسی عہدوں کے ساتھ آخرت میں اجر جنت کا بھی طمع دیا لہذا ہر چیز میں ہر شخص اپنی صوابدید پر احادیث وضع کیں تو حدیث جمع کرنے والے اپنے علاقے کی حالات اپنی خریداروں کے مزاج ضرورت کے تحت حدیث بنائی بعض احادیث کی ساختگی خود رائی سے نکالنے کا طریقہ ایجاد کیا جسے علم رجال کہتے ہیں ایک طریقہ خود متن حدیث سے پتہ چلتا ہے اس کا متن غلط ہے۔

محسوس ہوتا تھا کرونا کی زیادہ تشہیر کرنے والوں کو جائزہ رکھا گیا جو لوگوں کی انظار میں منظورنا پسند چیز ہو اس کی اشاعت کی تشہیر، نیلامی کرتے ہیں جو منہ میں آئے بولیں چنانچہ دوسری صدی کے آخر یا تیسری صدی کے آغاز میں قرآن کو یکسر پیچھے کر کے اس کی جاگزین احادیث کرنا چاہا تو اس کی تشہیر کو ٹھیکہ پردینے کیلئے نیلامی کیا ہے جو منہ میں آئے بولیں، فی حدیث اتنا انعام لے لیں۔ کرونا بھی ایسا ہی لگتا ہے اس کی تشہیر بھی نیلامی ہے اور صحافیوں نے جو منہ میں آیا بولا، کسی نے کہا کرونا سے لڑنے والوں کو سلام، کرونا دنیا کے بعض کیلئے عذاب، بعض کیلئے مصیبت تھی، عذاب معائب سے حتی الامکان بچنا ہوتا ہے لڑنا نہیں، معائب آلام عذاب سے بچنے کا طریقہ تلاش کرتے ہیں کہ کیا اسباب و علل تھے۔

اس سے لڑنا اس سے بچنا ہے اس کی آمد نزول کے کیا سبب و وجوہات ہیں؟ کب جائے گا؟ کیسے جائے گا؟ ان تمام سوالات کا جواب صحافیوں کو ہی دینا تھا۔ دین اورتا خرمسلمین اس وقت انظار عالم میں عالم اسلامی مسلمانوں تقدم اورتا خرمسلماندہ جیسے الفاظ کلمات سے یاد کرتے آئے ہیں، یہاں سوالات اٹھنے لگے ہیں مسلمان

کیوں پیچھے رہ گئے ہیں اس کے کیا اسباب و وجوہات ہیں یا ہو سکتی ہے؟

مسلمانوں کو ترقی سے کس نے پیچھے کیا۔

۱۔ عالمی الحادی جماعتوں نے کہا ہے مسلمانوں کو ان کے دین نے ہی پیچھے چھوڑا ہے۔

۲۔ بعض نے کہا ہے اسلام کوئی اور چیز ہے مسلمان کوئی اور چیز ہے۔

۳۔ بعض نے کہا مسلمانوں کو پیچھے چھوڑنے والے علماء ہیں، اس سلسلے میں کتب مقالے مجلات میں چھپے

ہیں، خطباء نے تقاریر کیں ہیں۔ بیسویں صدی میں عالم اسلامی میں ایک شخص امیر اسلان شکیب کا نام آتا ہے جو

مصری تھے اور مغرب میں رہتے ہیں۔ مصری اگر مغرب میں قیام کریں گے تو دہرے متحدہ بنے گا۔ اس کو

مسلمانوں کی پسماندگی کا احساس تھا۔ عالم اسلامی میں بہت سے مصلحین نکلے ہیں، ان کو متحدہ دین کے نام سے

پکارتے ہیں اس قافلے کا سالار جمال الدین افغانی، محمد عبدہ، سرسید احمد خان علامہ اقبال کاشف الغطاء، محمد بن عبد

الوہاب، علامہ مودودی اور امام خمینی نکلے ہیں ان کو مصلحین کہتے ہیں۔ لیکن کسی مریض سے پوچھا گیا آپ اپنی

مرضی کا علاج کیوں نہیں کرتے تو اس نے کہا طبیب مجھے مرض کیا ہے؟ ایک اقوال ذریں میں ہے کہتے ہیں

----- تمہارے درد کی دو تمہارے ہی پاس ہے۔ یہ مصلحین تھے یہ قائدین امت پر اثر تاثیر رکھتے تھے

لیکن وہ دواء کی جگہ مرض-----

کرونا اور مغربی ممالک میں مسلم تارکین وطن:-

منگل ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۴۱ق کو کراچی سے نشر ہونے والے اخبار دنیا کے کالمی صفحات میں ورلڈ

میڈیا کے عنوان سے مسلمانوں کی مشکلات فرانس میں مسلمانوں کے مردوں کے لئے قبرستان کا مسئلہ ہے۔

جہاں قبرستانوں میں سب کا رخ کعبہ کی طرف نہیں کر سکتے۔ اس بارے میں بعض کا خیال یہ مسئلہ تارکین وطن

کیلئے چنداں مشکل پریشانی کی بات نہیں بن ہے کیونکہ اگر مسلمان وہاں کے شہری ہے تو حکم قرآن ہے کہ وہ

مسلمان ملک کی طرف ہجرت کریں۔ جو مسلمان ملک چھوڑ کر بلاد کفر گئے ہیں وہ لوگ جو احکامات اسلامی کو بوجھ

اور قید سمجھ کر آزاد زندگی گزارنے کیلئے گئے ہیں۔ اگر حیات میں اسلام کے اصول و مہانی سے فرار اختیار کیا ہے تو

قبر میں انکار رخ جس طرف بھی ہو کوئی معقول فرق نہیں پڑے گا۔

## کرونا باغیہ بشریت:-

اس امر میں کسی قسم کا شک و تردید نہیں انسان عقل مند، خردمند اپنی جسمانی تقاضوں سے اس حقیقت میں کسی قسم کا شک و تردید نہیں انسان عقل مند، خردمند انسانی جسمانی تقاضوں سے زیادہ روحانی تقاضوں سے زیادہ روحانی تقاضوں پر توجہ دیتے ہیں چنانچہ ہونہار طالب علم اپنے امتحانات کے دنوں میں کھانا، نیند، کھیل بھول جاتے ہیں، رات بھر جاگے رہتے ہیں، صبح کو جلدی سے مختصر ناشتے کے بعد امتحان گاہ جاتے ہیں تاکہ امتحان میں شرکت یقینی حاصل کر سکیں۔

۲۔ بعض افراد عوامی اجتماعی کاموں میں حصہ لے کر نیند آرام سکون سب بھول جاتے ہیں اس میں دینی بے دینی یکساں شریک ہوتے ہیں۔

۳۔ امتحان میں پاس ہونے کے بعد عزیزوں رشتہ داروں سے تبریکات، مبارک بادیاں حاصل کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں،

گزشتہ سالوں میں جب ہمارے ملک دہشت گردی کی زد میں تھے تو بعض بے غیرت ملک سے دفاع کرنے کی بجائے مغرب میں پناہ ہندہ ہو گئے تھے لیکن بعض یہاں کہتے ہیں ہم بین الاقوامی سطح پر بدنام ہو گئے، ہم باہر نہیں جاسکتے ہیں، ہمیں بری نظر سے دیکھتے ہیں لیکن اس وقت کے وزیر اعظموں کے جوتے تک بھی اتارے تو شرمندہ نہیں ہوتے تھے۔

## کرونا اور مزارات:-

کرونا نے جہاں اٹلی میں ارباب کلیسا نے خاک عفران منت دنیا شروع کرنے کی کی خبریں سنی ہیں، عالم اسلام میں لا علاج مریضوں کو ماہِ رجب المرجب میں صریح حضرت امیر سے باندھنے کے دنوں میں آستانوں کو بند کر کے باہر نکالنے اور وہاں سے آنے والوں کو پکڑ کر قرنطینہ میں جبر کرنے کی خبریں سننے کے بعد یہ مزارات اب دوبارہ کھولنے کی کوئی جواز نظر نہیں آتے کو صریح سے باندھنے، لمبی حاجات کی لسٹیں لے کر عراق، ایران، قم اور مشهد میں دھاڑیں مار مار کر منتیں سنانے والے ان ضریحوں کو پشت کر کے پاکستان کے

دیہاتوں میں اپنے قریبیوں میں ہیں، بعض وہیں سے قبرستان گئے۔ اب آتے ہیں یہاں ۷۹ ہزار مزارات، بری امام، بھٹ شاہو، گنج بخش، داتا، عبداللہ غازی کوتالہ لگا اور پولیس کا پہرہ لگایا، یہاں کوئی نہیں ہوتا ہے اب انتظار کریں آگے کیا بیانیہ دیتے ہیں۔ کہیں زیدی، قادری کے بیان جیسے تو نہ دیں۔

ہم اسلامی حکومت کے داعی نہیں تھے:-

کیونکہ حکومت بنانے کیلئے پہلے اس کا واضح ڈھانچہ محکم، متقن، غیر متزلزل اصولوں پر آمادہ تیار ہونا ضروری ہے ورنہ دعوت مجہول ہوگی۔ جیسے انقلاب طاہر القادری، نظام مساوات بھٹو، روشن پاکستان نواز، نیا پاکستان تحریک انصاف تحریک نفاذ فقہ جعفریہ تحریک اتحاد اسلامی آقائے ساجد و وحدت المسلمین رجبہ ناصر جیسے گمراہ کن شعار ہوگا۔ اس قسم کی دعوت دعوت شیطانی ابلیس ہی ہوتا ہے۔ انسان مسلمان یا اللہ پرستوں کی اولین ذمہ داریوں میں سے یہ نہیں کہ وہ حکومت اسلامی الہی قائم کریں چنانچہ سلسلہ انبیاء میں اکثر نے قیام حکومت کا اعلان نہیں کیا انسان مسلمان کو پہلے مرحلے میں اسلام کو خود سمجھنا ہے پھر اس کو دیگران کو سمجھانے کا طریقہ سیکھنا ہے پھر اس پر عملی تجربہ امکان پذیر ہے یا نہیں نہیں دیکھتا ہے میری تمام اولاد اور برادرزدگان اہل محلہ نے مجھ سے دوری اختیار کیا ہے میں کیسے حکومت اسلامی کا داعی ہو سکتا ہوں اما اسلامی ڈھانچے کے بارے میں بعض ایران کے ڈھانچے کا کہتے ہیں وہ تو صفویوں کا ڈھانچہ ہے، اس کو اسلامی نہیں کہتے ہیں حتیٰ جو اساس حدیث غدیر یا ثقلین بناتے ہیں وہ متن و سند دونوں حوالوں سے مخدوش ہے، اس کے علاوہ حدیث پر کوئی بنیاد قائم نہیں کر سکتے ہیں۔ جبکہ سعودی عرب کا کہتے ہیں، وہ تو حنبلی والوں کا ہے صرف حنبلیوں والوں کیلئے قابل قبول ہے دیگر فرقوں کیلئے قابل قبول نہیں حتیٰ خود انہوں نے رض کیا ہے اس لئے دونوں ملک سیکولر کی طرف رواں دواں ہیں۔

اما دیگر ائمہ فقہ ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، تینوں حتیٰ سنی کی حکومت کے داعی تھے جب حکومت بنی امیہ کی بنیاد غلط ہے تو ان کے مقابل میں بننے والی حکومت کیسے صحیح ہوگی؟ حکومت بنانے کی اساس واضح ہونا چاہیئے۔

کرونا وائرس اور حضرت انسان

اما کرونا جیسا کہ جرائد اخباروں سے معلوم ہوا ہے یہ ایک مرض مہلک ہے جو انسانوں کو نشانہ بناتا ہے اس کا موضوع انسان ہے جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ق میں چین میں پیدا ہوا ہے آج ۲۲ رجب ۱۴۴۱ق تک ۱۶۰ ممالک میں تیزی سے پھیل رہا ہے لاکھوں کے قریب انسانوں کو دیارِ عدم میں بھیج چکا ہے یہ واضح وعیاں ہے کرونا کا نشانہ انسان ہے اس نے انسان جس کا غرور تکبر کو خاک میں ملا دیا ہے اس نے خالق کائنات سے بھی انکار کیا ہے فرعون کا اس حملہ کا تکرار کیا ہے کہ میرے علاوہ کوئی الہ نہیں اس انسان کی کیا تعریف ہے یہ کب اور کہاں پیدا ہوا ہے اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی اخبار نہیں ہے کیونکہ انسان پیدائش کے موقع پر وہاں کوئی انسان نہیں تھا نہ کوئی اخبار جرائد تھا اس وقت کے حالات اور واقعات کے بارے میں انسانوں کا واحد مصدر کتاب عہدین ہے یعنی تورات اناجیل اربعہ خود علماء یہود و نصاریٰ کہتے ہیں یہ کتابیں من اللہ نہیں ہیں بعد میں لوگوں نے لکھی ہیں وہ بھی خلقتِ آدم سے کئی لاکھ سال بعد موسیٰ نبی مبعوث ہوئے آپ کے بعد ہزاروں لاکھوں سال کے بعد عیسیٰ مبعوث ہوئے یہ دونوں ان دو کے بعد چند ہی سال کے بعد لکھیں ہیں اما اسلامی روایات بھی کتاب عہدیں سے چنداں مختلف نہیں رہے یہ بھی مذہبتقر دوسال منافق نشین علاقوں میں مال شہرت مقام کی خاطر سیاست کرنے والوں نے بازار کاروان ہزاروں میں تقسیم انسانوں سے جو جہاں کو ملے جمع کی مسلمان حقیقی پریشان ہو کے راوی شناسی نامی ایک علم ایجاد کیا اس پر بھی انہوں نے قبضہ کیا ڈانٹ ڈپٹ مار پیٹ تہمت الزام ہر اس دھمکی سے ان کو وحی کر کے چلاتے رہے ابھی کچھ لوگوں نے دردِ دلی یا اپنی قوم شرمندگی الزام کو رد کرنے دفاع کرنے کی نیت سے جعلی خرافات غریلات مزاحیات مانند روایات کی استخراج کر کے ہے کتابیں آئی ہیں لیکن چلانے والی دبا کے چلا رہے ہیں غرض ہمارے پاس خلقتِ انسان کے بارے میں کوئی معتبر خیر متصل سند نہیں ہے سوائے قرآن کریم کے جو خالص کلام اللہ جس کی حفاظت و حراست از خیانت کا محافظ خود اللہ ہے حجر ۹ اور چند آیات میں دی ہے یہ قرآن ایک دور ایسا تھا انسان کو کوئی نام و نشان تک نہیں تھا موجود میں ہے اس قرآن میں سورہ دہر میں آیا ہے اس انسان کو اللہ نے اپنی مخلوقات جمادی نباتی حیوانی سے زیادہ خصوصیات سے نوازا ہے۔ اسر ۶۹

**کرونا کب جائیگا**

آپ دین پر ہی نہیں تھے آپ کس دلیل سے کہتے ہیں آپ دین اسلام پر تھے آپ نے دین اسلام کو طلاقِ ثلاثہ دیگر ناقابل رجوع کہا ہے ابھی تک اجتماعات تقریب المذاہب میں پہلی توضیحات یہ کرتی ہے مذہب



ختم نہیں کرنی ہے دین اسلام دو عنصر سے مرکب تھے جو ایک دوسرے سے مجز بہ انفصال ناپذیر ہے وہ دو عنصر اور قرآن کی تصدیق کے بغیر محمد کی نبوت ادھور ہے وہ قرآن اور محمد ہے اور محمد کے علاوہ ابھی تک کسی کافر و ملحد بھی نہیں کہہ سکے کہ قرآن کو فلاں نے لایا تھا۔

کرونا وائرس کس کی تخلیق ہے عام سوچ تو یہ ہے یہ بھی خالق کائنات ہی کی مخلوق ہے اس میں جائے شک و تردید نہیں ہر چیز کی خالق صرف اللہ سبحانہ ہی ہے لیکن یہ بھی معلوم ہے مرغی کس کی مخلوق ہے یہ بھی اللہ کی ہی مخلوق ہے لیکن جدید تحقیقات کے تحت غذا اور گرم ٹھنڈے درجہ حرارت کو توازن میں رکھنے والی میتوں کے ذریعے جلدی قبل از وقت چوزے پیدا کریں اس مخلوق کو بھی زیادہ پھیلانے کی تحقیق کی ہو لیکن اصل تو الھی ہی ہوگا پرورش تکثیر کسی بشر نے کیا ہوگا۔ روزنامہ دنیا ۱۹ رجب ۱۴۴۱ق کالم میں یو ایس یا شلوفیل کے عنوان سے کالم نگار منیر احمد لکھتے ہیں اس کو پھیلانے والے کون ہیں آپ واضح نہیں ہیں بعض کا کہنا ہے امریکا نے پھیلایا ہے اس میں کوئی تضاد تناقض والی کوئی بات نہیں کب سے مسلمان ممالک کی نسل کشی عمران خان کے اسلام آباد دھرنے کے دوران پکنے والی نسل کشی ادویہ کتنے تنوں میں دیکھے ہیں ادویہ ایجاد کر رہے ہیں۔

**تحلیل کرونا:-**

تحلیل گران فیزیک کا کہنا ہے کرونا فرزند مادہ ہے یعنی مولود از مادہ ہے مادہ اپنی جگہ متعذر میں تقسیم ہوتا ہے قبل از ایجاد میکروسکوپ فیزیک والے کہتے تھے مادہ کی اس سے آگے تقسیم ممکن نہیں اس کو جز لا تجزئ کہتے ہیں یعنی اس سے آگے تقسیم نہیں ہو سکتا ہے لیکن فلاسفہ کہتے تھے اس تقسیم کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے وہ اس کی فوق تحت مشرق مغرب شمال جنوب یا لمبائی چوڑائی گہرائی میں تقسیم ہو سکتی ہے اس حوالے سے اس کی ایک تقسیم یہ بھی ہو سکتی ہے اثر گذاری اثر پذیری وہ کس چیز سے متاثر ہو سکتی ہے کونسی چیز سے وہ ختم ہوتی ہے کونسی چیز سے وہ جان بناتے ہیں حالت پیدا ہوتے بہت سے انسانوں کو متاثر کیا لیکن اس شہر میں ہوتے ہوئے ملک بدر کیا وہاں ٹکنے نہیں دیا اس کا مطلب ہے یہ بعض انسانوں میں ایسی طاقت ہے اس کو اپنے سے بھگا دیتے ہیں بعض جلدی سے گود میں لیے یعنی فاعل بھی اور مفعول بھی ہو چنانچہ انسان شناسی علماء کا کہنا ہے خالق انسان نے انسان کے اندر دو قسم کے لشکر بنایا ہے ایک اندرونی نظام سنبھالتے ہوئے وہ وہاں وسائل مہمانوں کو جگہ فراہم کرتے ہیں تم وہاں جاؤ تم ادھر جاؤ بعض لشکر بیرونی لشکر بعض حملہ آور ہجوم والوں کو روکتے ہیں۔

## اعمال اچھے ہونا چاہئے:-

یہ اپنے اعمال کا نتیجہ ہے یہ بات کہنے سے کتراتے ہیں نہ کوئی شرمانتے ہیں لیکن کس نے اس کی وضاحت نہیں کی ہے اچھے اعمال کی پہچان کیسے کریں کون کریں گندہ کیا ہے کونسا اچھا ہے حرام کھانا اچھی ہے سرقت چوری والی اچھی ہے اپنی بیوی اچھی ہے یا اچھی زنا فحاشی اچھی ہے جھوٹ بولنا اچھا یا سچ بولنا اس کا پتہ کہاں سے کریں کوئی بھی نیک کام کرنے کے لئے کس سے کہیں تو کہتے ہیں میرا دل نہیں مانتا اس کا مطلب یہ ہے اچھے اعمال می دل کا کردار ہے اگر کسی کے دل کو منوایا تو وہ صاحب دل کو نیک کام پر لگاتے ہیں لیکن سوال یہاں پہونچ کو اٹکتا ہے دل میں جگہ کس کو دین بہت سے اچھے اعمال بطور ظاہر انسان کے لئے نقصان دہ ہیں نیک اعمال قوم کی مصیبت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں مجھے اس میں کیا ملے گا کیا فائدہ ہوگا اس کا معنی یہ ہے اچھے اعمال کے لئے صالح اچھے ایمان چاہیے ایمان صالح می عمل صالح کی دعوت دیتے ہیں۔

۳۔ قحط سالی افراتفری مرض علاج امور دنیا سے تعلق رکھتے ہیں یہ منصب نبوت سے غیر مربوط ہے۔

## کرونا و التقویٰ:-

دین میں تقویٰ کا مفہوم مسخ کیا ہے اب تو زیادہ تعلیمات بے اساس بجالانے والوں کو متقی کہا گیا ہے اگرچہ جھوٹ کتنا ہی بولتا کیوں نہ ہو لیکن ملک کے انتظامیہ کرونا سے بچنے کی طریقہ کار یہ تقویٰ ہے تقویٰ کا مفہوم واضح تک نہیں کرونا معلوم تقویٰ مجہول لعب شعبہ دیکھا و الفاظی جادو جھوٹ آتے دیکھتے ہیں لغت میں تقویٰ کسے کہتے ہیں ہمارے ہاں کس معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ شعراوی ج ۱۶ ص ۸۵ پر آیا ہے التقویٰ ان تجعل بینک و بین ما احذتک عنہ وقایہ ای شیا بقیك العذاب الذی الا صاقتک لک یعنی جس چیز سے انسان کو خطرہ لاحق ہے اس کے بٹنے کے لئے کوئی مانع ایجاد کریں اللہ سبحانہ کبھی فرماتے ہیں التقوا اللہ بقرہ ۱۹۶ کبھی فرماتے ہیں التقوا ربکم ج ۱ کبھی فرماتے ہیں فاتقوا ربکم بقرہ ۲۴ کیا انسان کو کبھی اللہ سے خطرہ ہے تو بتاؤ اللہ سے لاحق خطرہ سے کون بچائے گا التقوا النار نار جمادات میں سے ہے وہ کس کو حق خطرہ نہیں پونچا سکتے ہیں التقوا ربکم اپنے خالق رازق حیات دھندہ سے ڈریں۔

التقوا ربکم اپنے روف مہربان مشفق رحیم کریم رب سے ڈریں کیا مہربان سے کسی کو خطرہ ہوتا ہے ہاں ماں سے خطرہ نہیں ہوتا باپ سے خطرہ نہیں ہوتا ہے آگ میں خطرہ ہوتا ہے اس سے دور رہو گرنے سے خطرہ ہوتا ہے خطرات

سے بچنے کے لئے بہت فاصلے سے بنانا پڑتا ہے جہاں موڑ ہوتا ہے دور سے نشانہ لگا ہوتا ہے آگے خطرہ ہے احتیاط سے جائیں ڈراتا ہے کون مہربان ڈراتا ہے مشفق ڈراتا ہے استاد ڈراتا ہے دشمن تو ہمیشہ موقع محل کے انتظار میں رہتا ہے کہ اس سے نمٹنے سے پہلے وہ خود از خود ختم ہو جائیں دشمن کبھی بہت زریک ذہین ہوتا ہے اپنے قریبی شخص کو استعمال کرتے ہیں دونوں میں سے جو بھی گرے اس کو سکون ملے گا۔ سورہ حج میں آیا ہے قرآن کریم میں دو خطاب ہیں۔ خطاب ایمان ورنہ خطرہ ۲۔ خطاب ہے مومنین سے ایمان والوں میری امر و نہی پر عمل کریں رونہ آگے تباہ کن روزگار کا سامنا ہوگا۔ حج میں آگے زلزلہ یعنی کیا شعراوی ص ۹۶۸ الحریکۃ الشدیدہ الہی تزل الاشیاء عن المکانہا اللہ سبحانہ انسان اس حیات میں ایک مسافر ہے مسلسل حالت صغیر میں ہے مسافر کے لئے آگے خطرات آگاہ رہنا ہوتا ہے اللہ سبحانہ نے چند دفعہ واقعہ ۶۔ زلزلہ۔ زلزلے سے خبر۔۔۔

### کرونا و تقویٰ

زلزلہ خبر ملتے ہی جلدی یہاں سے نکلنے کی تہدید دہکی ہونا ہے قبل از وقت یہاں سے نکل جائیں انسان خود کو اشرف المخلوقات سمجھتے ہیں انسان کو جتنا زیادہ اس کی عقل نے دھوکہ دیا ہے کسی اور چیز نے دھوکہ نہیں دیا دیکھیں حیوانات بہت کم غلطی کرتا ہے انسان وقتی فائدے کی خاطر ابدی دائمی نقصانات کا ارتکاب کرتے ہیں اولاد نے رؤف مہربان جس کا مایملک اس کے لئے ذخیرہ کیا جاتا ہے اس کی نافرمانی کرتا ہے دوست کی بات کو مانتے ہیں باب کی بات نہیں مانتے میری ایک اولاد نے مجھے خط میں لکھا تھا دوست تو نہیں چھوڑ سکتے ہیں دوست بار بار نہیں بدلتے ہیں۔

حیوانات زلازل کے موقع پر پہلے آگاہ ہو جاتا ہے لیکن انسان کو پتہ نہیں چلتا ہے بعض پرندے صبح سے پہلے اعلان کرتے ہیں صبح ہونا قریب ہے حیوان کو پتہ چلتا ہے اعلان کرتے ہیں لیکن انسان سو کے رہتے کرونا شاید جنوری کے آخر میں چین کی اطلاع ملی تھی چلتی پھرتی گھومتی منجر جیسی بیکیٹر یا جیسی ہے انسان کو یہ پتہ اس سے پہلے بھی امراض نے حملہ کیا تھا مسلمان ملکوں کے علم و ترقی کے لئے عزت عفت شرافت دیانت قربان کرنے والوں نے حصول علم کے لئے وہاں گئے۔۔۔۔۔ ان کے ماؤں نے ملک میں سے گئے مظاہرین کے لئے تھے ہمارے بچوں کو لائے نہیں سنائی گئی انہی دنوں میں ۲۶۔ ۲۷ رجب ۱۴۳۱ق میں امریکا نے اپنے سفارت خانوں سے سفراء ملازمین کو ایک خصوصی طیارے بھیج کر اٹھایا لیکن پاکستان کے حکمرانوں کو یہاں کے شہریوں کی جان کی کوئی

قدر نہیں ہو یہاں تک دوہاں میں پھنسے طلبہ یہاں لاک ڈاون ختم ہونے کے بعد من الاخرین لایا گیا غرض پہلے دنوں می اس سے بچنے کی عام ہدایات دیتے تو شاید آج اس روزگار کا سامنا کم پڑھتے بہر حال حکومتوں ان کا اپنا کرونا ہوتا ہے۔

د۔ن۔ی، حرف معتل سے بنا ہے اور قلب بالف ہونے کے بعد دنا ہو جاتا ہے جسکے معنی قریب ہے جیسے قنوان دانیہ سورہ عمران ۵۷، پھلوں کی شاخیں قریب متناول ہوتی ہیں۔ یہ کلمہ جس طرح قرب مادی کیلئے آیا ہے اسی طرح قرب معنوی کیلئے بھی استعمال ہوا ہے جیسے ثم دنا فتدنا سورہ نجم ۸۔ بعض نے کلمہ دون بتایا ہے دونوں صورت یہ قریب کے معنی میں آتا ہے اصغر کے معنی میں بھی آتا ہے بقرہ ۶۱، انفال ۴۲۔ دنیا حقیر سے بنا ہے غرض یہ تو معانی لغوی دنیا ہے لیکن اس کے اس معانی اصطلاح عرفی میں یہ معانی بتایا ہے۔

۱۔ دنیا دار تکلیف ۲۔ دنیا دار امتحان و آزمائش ہے۔ ۳۔ دنیا دار جنگ و جدال ہے

۴۔ دنیا گذر گاہ ہے دنیا کاروان سراء دار محروم دنیا ملعب پولو گرون۔ ۵۔ دنیا مرزۃ آخرت ہے۔

دنیا کو دار الفرو رب بھی کہتے ہیں۔ دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت حقیر ذلیل و صغیر ہے۔ دنیا دار صراع ہے یہ مفہوم سب سے زیادہ شامل و کامل اشمل ہے جو تمام معانی پر تطبیق ہوتا ہے کوئی فرد اس خارج نہیں ہوتا ہے۔ دنیا قوی اور ضعیف کا میدان جنگ ہے۔

### کرونا اور صراع

صراع مادہ صرع سے ہے جس کے معنی کشتی کرنا یعنی ایک دوسرے کو گرانے کے ہیں۔ دنیا ہمیشہ سے میدان صراع رہی ہے، یہاں صرف اہل حق نہیں رہتے بلکہ اہل حق کے ساتھ اہل باطل بھی رہتے ہیں لیکن کشتی ہمیشہ اہل حق و باطل میں تنہا نہیں ہوتی بلکہ باطل اور باطل کے درمیان بھی ہوتی ہے جیسے دو بھائیوں، باپ اور بیٹوں کے درمیان بھی ہوتی ہے۔ یہ جنگ عزیز و اقارب کے درمیان بھی ہوتی ہے۔ یہ صراع حیوانات

~~~~~

کرونا اور خوف و ہراس

~~~~~

کرونا اور قوانین طبعیت

روکنا اس قانون کو توڑنا بھی اسکا کام ہے۔ روزنامہ دنیا بروز جمعرات ۱۵ شعبان ۱۴۴۱ق کا لمی صفحات میں آیا ہے،

چین، امریکا یورپ کو ابھی تک پتہ نہیں چلا کہ کرونا کیا ہے اور اس کا توڑ کیا ہے۔  
کرونا اور جہانگیر ترین:-

پاکستان کا واک میٹر پاکستان میں عام و خاص حتیٰ خود سیاستدانوں پاکستان کی بدبختی کو سیاستدان گردانتے ہیں حالانکہ یہ فلسفہ اقتصاد سے نہیں بنتے، فلسفہ اقتصاد کا نقطہ التقاء ارتقاء ملکیت خاصہ سے جوڑتا ہے، سرمایہ دار ہی محرک البلاد محرک تمام تحولات تغیرات کہتے ہیں اور یہ بات جھوٹ نہیں سفید جھوٹ ثابت ہوتی ہے کہ ملک کو آفت آسیب کے موقع پر مخیر حضرات ارباب مال و دولت آگے بڑھتے ہیں وہ خیرات انسان دوستی کی نمائش کرتے ہیں، ارباب دولت کی دوا دولت ہوتی ہے۔ ایک ابتدائی دور ہوتا ہے جہاں وہ لوگوں کے دلوں جگہ بناتے ہیں لوگوں کو امانتیں ان کے پاس رکھتے ہیں خیرات دیکر دوسروں سے خیرات خود جمع کرتے ہیں، اس کے لئے رفاہی ادارے بناتے ہیں جب وہ سرمایہ دار ہو جاتا ہے تو وہ دینے کا سلسلہ ختم کرتے ہیں، کھینچنے کا کام کرتے ہیں۔

جہانگیر ترین جس نے عمران کو اپنا جہاز دیا وہ جہاں جانا چاہتے جاتے باقی کتنی دولت سرمایہ لگایا۔۔۔ ان کی حکومت بن گئی اور ملک اب جہانگیر کی قرضہ واپسی بمعہ سود کا وقت آیا ہے اس کو بیٹا نے کہا مناسب ترین وقت ہے دنیا کو ہلانے تکھانے اور عاجز و ناتواں کرنی والی بیماری آگئی تو اس نے کھینچنا شروع کیا لوگوں کو قوت۔۔۔۔۔ عام طور پر انقلابات دنیا میں بھی۔۔۔ دنیاوی زیادہ ہوتی ہے ایک انسان دوسرے انسان کا گرویدہ کیسے بنتا ہے۔ لاہور میں بعض سیٹھ حضرات مولانا صفدر حسین صاحب میزبان بنے پاؤں دباتے لباس پہناتے تھے دفاع کے لیے ابریق اٹھاتے تھے ان کے نام مصباح القرآن بنایا جو پہلے ان کے لیے خرچ کیا تھا وہ واپس لیا اتنا ہی حرم آبادی کو۔۔۔ مجتہد یہاں بلا کر پزیرائی کی بعض مفکرین مغز متفکرین نیکہا سیاست میں دل نہیں ہوتا اگر کوئی مولوی سے سیاست کے بارے میں پوچھے تو کہے گا سیاست میں اللہ نہیں ہوتا ہے یہ صرف اوپر کی سطح پر نہیں بلکہ نیچے کی سطح سے ہی شروع ہوتا ہے۔ میرے برادر زادہ محمد طاہر میرے پاؤں دباتے تھے میں ایک بوڑھا انسان ہوں جسم میں درد ہوتا ہے یہ میرا برادر زادہ ہے میرا بیٹا ہے۔ صلہ رحم سے عزیزوں کے ہاتھ دبانے سے لذت سکون محسوس ہوتی تھی لذت ہوتی ہے معلوم ہوا وہ باپ نہیں سمجھتے تھے بلکہ ہم درد بن کر ہوئے کیلئے آتے تھے۔ اگر لوگوں سے تعلقات ایمان باللہ پر نہ ہوں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا 'قدیری حول

القلب۔۔۔۔۔

## عیاشی

کرونا اور عیاشی، کرونا کی مشہور ترین شناخت تعدی تجاوز عدم توازن ہے، اگر کوئی چیز رکتی نہیں تو آپ اس کو کرونا کہہ سکتے ہیں۔ عیاشی کا ایک مطہر جلی ازدواجی مراسم ہیں۔ ازدواجی مراسم عمر میں قارون نمائی کا دن ہوتا ہے ایت لغانی ہے خرچوالی، اپنی تمام تر حیثیت سے نکلتے ہیں ایک مرد مومن نماجن کے چہرے سے ایمان ٹپکتا محسوس کرتا تھا اپنی بیٹی کی رخصتی کے مراسم میں ٹائی لگا کر آیا اگر کسی نے کوئی چیز ایجاد کی تو مختصر عرصے میں وہ ایک معمولی بن جاتی ہے، رفتہ رفتہ فوجی جہاز اور امراء کی شادی کی مراسم تو چھوڑیں ہمارے قبلہ وحدت مسلمین کی ایک مراسم ایک فارم میں انجام پائیں جس میں ۲۲ قسم کے کھانے تھے یہ علی کی تائسی کی دعوت دینے۔۔۔۔۔

میں نے اپنی حدود میں رہتے ہوئے دوسری بیٹی کی رخصتی کے موقع پر اہل خانہ عزیز اقارب کے لئے جوڑے نہیں خریدے تو بیٹی آئی اور کہا میں اس گھر میں کوئی خوشی کا مظاہر نہیں دیکھا گویا ان کی ماں نہ ہونے کی وجہ سے ان کی رخصتی بے الگ ہوگی۔۔۔ دو چھوٹی بیٹیوں کے لئے جوڑا خریدنے کے لئے باقر کو بھیجا تو دونوں کے لئے دو دو جوڑے خریدے جب باقی پیسہ طلب کیا تو پتہ چلا دو جوڑے خریدے تھے عیاشی رکتی نہیں۔ اس کے بعد ہم نے بالکل بند کیا۔ یکم شوال کو پہلے کپڑے خریدتے تھے سب کے لئے خریدے تو اہلیہ نے کہا روح اللہ کے لئے دو جوڑے خریدیں تو ہم نے انکار کیا۔ کتابوں میں پڑا اگر انسان کے پاس گنجائش ہو تو اہل خانہ کو زندگی میں بہتری تو وسیع لائیں تو مزید توسیع طلب پھر مجھے معلوم ہوا اس کتاب لکھنے والے دشمن اسلام تھے میں نے سوچا تو وسیع کروں لیکن بھر سوچا یہ عادت بنے گی اور مزید توسیع مانگے گئے۔

کرونا اور ڈاکٹر عطاء الرحمن روزنامہ دنیا بروز جمعہ ۱۶ شعبان کالم نگار خالد ملتانی ایبٹ آباد نے کرونا کے بارے میں بڑھتی ہوئی صورت حال کو تشویشناک اور احتیاطی تدابیر کو نا کافی اور نا کامی قرار دے کر ڈاکٹر عطاء الرحمن کی تجویز کو سراہا ہے اور اس پر عمل درآمد کی خبر درس پیش کی ہے۔ اس سلسلے میں جہاں قیل وقال اضطراب اراء کی صورت میں کسی کے قول کو صرف وہ مشہور ہیں زیادہ پڑھے ہیں، انکی بات پر عمل کرنا چاہیے کی باتیں چنداں

-----

کرونا اور آصف عفان:-

جناب آصف عفان بھی روزنامہ دنیا کے کالم نگار ہیں۔ آپ نے جمعہ ۱۶ شعبان ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات پر شبِ برات کے حوالے سے ایک کالم لکھا ہے۔ ۱۵ شعبان کی رات کو مسلمانانِ عالم کیلئے انتہائی اہمیت فضیلت کی رات ہے۔ اس رات کو نوافل ذکر الہی دعاء مغفرت اور غلطیوں کو تاحیوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس سال یہ رات کرونا کے سائے مین گذاری لہذا خاص توجہ طلب نہیں رہی لیکن آصف کا خیال ہے رات گذارنے کے بعد سب اپنی پہلی حالت میں واپس آگئے ہین۔ یہاں سیاستدان، صحافی روشن خیال ایسے مواقع پر خود کو دیندار بھی دکھاتے ہیں، ان چیزوں کے معتقد دکھاتے ہین اور عوام کے طریقوں پر تنقید بھی کرتے ہیں، کبھی اپنے علم و عقل و خرد کو ایسے مواقع پر حقائق سمجھتے درک کرنے کیلئے استعمال نہیں کرتے، ان دنوں کے اصلی چہرے اور بناوٹی چہرے کی تمیز کا چنداں دلچسپی نہیں ہوتی ورنہ یہ سوال بھی کر سکتے تھے اللہ سبحانہ کو پکارنے اس سے التجاء کرنے کیلئے زمان و مکان کی کوئی خصوصیت یا ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی بات کرتا بھی ہے تو وہ جھوٹ ہے اور دین کو کنارے پر لگانے اور دین میں تحریف تغیر و تبدل کرنا ہے انہی میں نوافل اذکار اور اذکار کے ذریعے داخل کیا ہے، اللہ قرآن مین ارشاد فرماتے ہیں کہ بندے ایسے اعمال تو واجب ایک فیصد بھی نہیں ہونگے۔ عید میلادِ شبِ معراج شبِ برات کے بارے میں قرآن میں ایک آیت تو چھوڑیں تین چار روایت معتبر و مستند بھی



نہیں ملیں گی۔

کرونا و باء کے خلاف لڑنے والوں کو سلام:-

ان لڑنے والوں کو سلام جنہوں نے کرونا کے خلاف جنگ کی ہے لیکن ابھی تو خود تسلیم محض ہو رہے ہیں تنہا خود تسلیم نہیں ہو رہے بلکہ اپنی پشت ہونے والوں کو فرار ہونے میدان خالی کرنے گھروں میں چھپنے کی آواز دے رہے ہیں کرونا عذاب ہے، مصیبت ہے، عذاب و مصیبت پر تعزیت دی جاتی ہے۔ کالم نگار سعید احمد لاہور نے کہا کرونا زدہ کو تعزیت پیش کرتے ہیں۔

کرونا اور حرام خوری۔

دنیا میں قدیم ادوار سے عصر حاضر تک علوم میں پیش رفت کی برگشت عربی زبان میں ان تین کلمات میں خلاصہ کر سکتے ہیں یعنی مطلب ما یطلب لم یطلب جعل کے تحت اس عصر کے کرونا کے بارے میں ان تین کلمات کے تحت کرونا پہچاننے کی کوشش کریں گے۔ کرونا کس چیز کا نام، کرونا کی تعریف کہا ہے کرونا کیوں آتے ہیں کرونا کی کوئی حقیقت ہے یا کوئی چیز مقصود ہے اسکی حقیقت کیا ہے، یہ کیوں پیدا ہوا۔ آخری سوال کرونا کیوں کیسے پیدا ہوا۔ جواب دیا حرام خوری سے پیدا ہوا ہے۔

کرونا کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں دیتے ہیں یہ حرام خوری سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن حرام خوری کس چیز کا نام ہے چنانچہ یہ موضوع ہمیں ثقافت اسلامی لغات میں ملے گا۔ اسلامی لغات میں حرم ممنوع کو کہتے ہیں جیسے کہتے ہیں یہ ممنوع ہے اس کے قریب مت جاؤ، بیت الحرام حدود حرم میں بغیر احرام داخل نہ ہو، حالت نجاست میں نہ جاؤ۔ یہاں سے عربی ناموس کو حرم کہتے ہیں اجنبی کو انکی طرف دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ یہاں سے انھوں نے حرام کی تقسیم بندی کی ہے۔ حرام اصلی ہے حرام عارضی ہے۔ حرام اصلی میں اور کتنے سانپ، حرام گوشت کھانے سے کرونا پیدا ہوا ہے۔ ہمیں اس مناسبت سے عارض اصلی اور عارضی میں تمیز کرنا چاہیے۔

کرونا اور ثقافت

~~~~~

دہشت گردی اور کرونا روکنے میں حکومت کے تمام اقدامات تحفصات مشکوک اہل وطن کے لئے قبول ہونے چاہیے۔ دونوں جانوں کا تحفظ جس کس نے اسباب ہلاکت جانیں روک دیا۔۔۔۔۔ حکم قرآن کے تحت ملک تمام جانوں کو بچایا ایک دہشت گرد ایک قاتل ایک زانی کو سزا پورے بیس کروڑ کو بچانے کی مانند ہے۔ لیکن عالم و دانشوران جانتے ہیں جسم کو مارنے سے زیادہ خطرناک روح کو مارنے والے ہیں۔ اس میں سیاست ہمیشہ اشاعہ فحشاء والوں کی پشت پر ہیں کبھی ویلنٹائن ڈے اور مارچ والے کسی مسلمان کی مان بہن نہیں ہو سکتی، اسلام حیا اور زناء ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے، زناء انسان کش ہے۔

اس میں تصور حکومت ہے یا نہیں اور اگر ہیں تو اسکے خدو خال کیا ہیں۔ اس بات کو جواب خود اس سوال سے ہے کہ اسلام کی کیا تعریف ہے، اس کا داعی کون ہے۔ اگر اس کے داعی حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب تھے جو اللہ کی طرف سے نبی تھے۔ اگر داعی ایسا ہے تو اس کے مند عند اللہ ہونے کے کیا ثبوت پیش کریں گے۔ اگر محمد کے نبی ہونے کے ثبوت میں قرآن کو پیش کیا ہے تو قرآن کے محتوی کو دیکھنا ہوگا۔ اس پر ایمان لانے والے افراد ایمان نہ لانے والے افراد سے لاگ تشخصات رکھتے تھے یا کل ملکر بیٹھے تھے۔

انکی نبوت کا انکار کرنے مزاحمت کرنے والے تھے یا نہیں اگر تھے تو محمد ان سے کیسے نمٹے۔

کتاب موسوعة العربیة العالمیہ حرف ب ض ص ۲۵ پر آیا ہے۔ الیکٹرو جیلا بکٹریا کائنات حبہ ذات خلیہ وادہ تسبب بعض انواع البکتر یا امراضا خطیرہ خدام سل جبکہ کثر و بیشتر مفید و سودمند ہوتے ہیں بعض بیکٹریا ماحول کو صاف رکھتے ہیں بعض پانی کو صاف کرتے ہیں بعض کے خاص امراض کا سبب بنتے ہیں۔

تاریخ بیکٹریا کے بارے میں لکھتے ہیں سترھویں صدی ۱۶۶۹ میں عالم ہولندی انطوان نے کشف کیا تھا اعلیٰ پیمانہ کے وسائل خوردین نہ ہونے کی وجہ سے صحیح معلومات نہیں دے سکے پھر بھی ان کو ابو العلم البکتر یا کہتے ہیں۔ بکتر یا عام طور پر فائدہ مند ہوتا ہے تاہم اسکے مقابل میں بکتر یا مضر بھی ہوتے ہیں۔ اسلام میں اک اور زاویہ سے بھی متعارف ہوا جہاں سائنس پرست اہل حدیث نے نفوذ باللہ نبی کریم سے چین جا کر علم حاصل کرنے کی حدیث نسبت دی ہے۔

ہمارے ملک میں بے ہودہ بے وقوف ادکار موسی کار نہیں کرتے بلکہ سیاستدان حکمران اعلیٰ ادارے سے وابستہ افسران بھی کرتے ہیں۔ یہاں تک آٹا چینی کی سبسڈی میں دی گئی۔۔۔۔۔ مذمتی بیان کدینے والوں نے ایک عرصہ سے خطر۔۔۔۔۔ اس شعبہ کیلئے مختص کئے تھا۔۔۔۔۔ بلکہ ہارنے والوں کو بھی۔۔۔۔۔ حیران و مبھوت ہوئے۔

کرونا اور کھیل

اتوار ۱۸ شعبان ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والی دنیا میگزین میں آیا ہے کرونا وائرس سے کھیلوں کو بھی ٹھکانے پر لگایا ہے۔ کرونا تو ابھی پیدا ہوئے تین دن ماہ گزرے ہیں لیکن اتنی جلدی نوعمری میں عالمی شہرت حاصل کرنا بہت حیرت کی بات ہے۔ اب تو دنیا میں کوئی بچہ بھی نہیں ہوگا کہ کرونا کا نام نہ سنا ہوگا اس غیر متوقع سرعت میں کثرت عالمی پیدا کرنے سے اندازہ ہوتا ہے اس کا اپنے والا بہت ہے اگر مبغوض ہوتے تو اتنی شہرت حاصل نہیں ہوتی۔ حجاج بن یوسف، شمر و سنان کی شقاوت کا قصہ نہیں سنا ہوگا۔ سابق زمانے میں مائیں اپنے بچوں کو بلی کا نام لیکر خاموش کرتی تھیں اب کرونا کا نام لیتی ہوگی۔ سرزمین کعبہ و حجاز کو مسمار کرنے کے لیے ہاتھی لائے گئے تو عربوں نے ان کے جانے کے بعد اپنی نسلوں کو یاد آوری کیلئے سنہ کا آغاز عام الفیل رکھا تھا اما کھیل کا تعارف بھی محتاج نہیں یہ بھی معروف مشہور ہو گیا کھیل کی تاریخ کیا ہے، یہ کب سے شروع ہوئے دیکھنا پوچھنا ہوگا لیکن اتنا جانتا ہوں ایران میں انقلاب آنے سے پہلے علماء کے نزدیک کھیل کو فعل حرام سمجھا جاتا تھا لیکن انقلاب آنے کے بعد علماء بزرگ کھلاڑیوں کی قیادت کرتے دیکھنے کے بعد واپسی پر رہبر نے ہار پہنانے کے بعد اس کی حرمت جعلی لگتے ہے یعنی پہلے حرام جاہل نادان مولویوں کے فتاویٰ جیسا ہوگا لیکن ان علماء نے یہ وضاحت نہیں کی پہلے حرام لیکن وہ منسوخ ہو گیا ہے۔ دین کی نسخ قرآن سے ہونی سنا تھا یہ کسی اور چیز سے ممکن نہیں، قرآن کی بجائے حدیث سے نسخ ہونے کی خبر اہل حدیث اخباریوں سے سنا اما دین کا فتاویٰ سے بھی ہوتی ہے نئی خبریں ہے حدیث سے نسخ ممکن ہے۔ حدیث کیلئے رسول اللہ سے نقل ضروری نہیں بلکہ کسی امام یا صحابی بھی دین کو منسوخ کر سکتے ہیں۔ اما قرآن میں کھیل کو ان آیات میں اسے حرام میں شمار کیا ہے، جس سے انسان کے دین اور دنیا میں مستحق۔۔۔ قرار پاتے ہیں البتہ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ کھیل کا ترجمہ لعب ہے یا کلمہ لھوکا ترجمہ ہے۔

۲۱ شعبان ۱۴۴۱ھ اخبار میں آیا کہ کراچی کے معروف مقتدر علماء نے گوشہ۔۔ پریس کلب میں مشترکہ کانفرس کی اور کہا وہ رمضان میں جمعہ جماعت تراویح کو جاری رکھنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کرونا سے

بچنے کیلئے تمام تر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا کہا۔ گھر سے وضو کر کے آئیں، ماسک پہنیں، نمازیوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔ اگر ان شرائط پر خود رضا کا نہ عمل کریں گے پھر تو کوئی جواز نہیں بنے گا۔

انسان حیوان اجتماعی

کیون انسان فطرت خمیر خلقت باہم زیستی ہے اس کا کیا فلسفہ ہے جبکہ وہ زندگی کے مسکن روٹی کپڑا پانی ہوا کا نیاز مند ہے۔ ہوا تو اسے مل رہی ہے، مسکن کسی غار میں گزار سکتے ہے، پانی بھی میسر ہے لیکن غذا کہاں لائینگے اس حوالے سے کیا وہ دیگر ان کا نیاز مند ہے۔

جمال

یکے مصطلحات ادب کلمات جمال ہے بلکہ روح و۔۔۔ ادب جمال ہیں کہتے ہیں انسان کے اندر موجود ہے۔ یکے از مصطلحات جدید ادب کلمہ جمال لیکن۔۔۔۔ استعمال نہیں آیا ہے۔ لغت میں جیسے لسان اللسان ج ۱ ص ۲۰۶ پر آیا ہے جمال مذکر و مونث کو کہا ہے۔۔۔ مجموعۃ جمال کو بھی کہتے ہیں لیکن معجم فلسفی ج ۱ ص ۲۰۸ پر آیا ہے۔۔۔۔

احسان فراموش پر کئے گئے احسانات کا ذکر نہیں کرنا ہے۔ لیکن یہ اس وقت درست ہوگا کہ وہ نیک خصلت عزت دار تھے اس سے انھیں شرمندگی ہوگی لیکن اگر وہ بے حیا ہو دھوکہ باز ہو۔۔۔۔۔ ایسا فاسد انسان معاشرے میں متعارف ہونا چاہیے تاکہ لوگ اس سے بچ جائیں۔

کرونا اور حرام گوشت :-

حیوانات کے گوشت کے اثرات ایک دوسرے سے مختلف ہونا تسلیم شدہ ہے یہاں سے انہوں نے ایک تقسیم کے تحت سرخ گوشت کو سفید گوشت بنایا اخبار دنیا بروز ہفتہ ۷ شعبان صادر از کراچی کے ص ۱ پر آیا ہے کہ ۱۱ امریکی سینٹرز نے چینی حکومت دوہان شہر مین سمندری جانوروں کا گوشت مارکیٹ فورابند کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انکا کہنا ہے کہ کرونا اس گوشت کو کھانے سے ہوا ہے۔ انھوں نے پہلے حرام کے واضح نتائج کا اعلان کیا ہے

اگلے مرحلے میں بغیر ذبح شرعی کے اثرات کشف ہوئے اور تیسرے مرحلے میں ہر حرام خوری کے اثرات سامنے آئیں گے۔

۱۱ شعبان کے اخبار دنیا کے پہلے صفحہ پر آیا ہے دنیا میں ۷۰ لاکھ افراد کرونا سے متاثر اور دو ہزار کی اموات ہوئی ہیں۔ بعض حیوانات بذات خود حرام ہے جبکہ بعض حیوانات بذات خود حرام نہیں ان کے انتساب ذبح شرعی نہ ہونے سے حرام ہوتا ہے چنانچہ سورہ مائدہ میں آیا

آپ مزید اجتہاد کریں تاکہ اور خلیج بڑھے چنانچہ پاکستان کے فنکاروں کا بھی یہی اسرار ہے کہ نئے سرے سے اجتہاد کریں۔ کرونا آتے ابھی ایک ماہ نہیں گزرا اور کب تک رہے گا اور کتنے لوگوں کو ماریں گے معلوم نہیں۔ آپ اس بارے میں کوئی حکم دیں جہاں کریں اس اسکی طہارت و نجاست کا حکم صادر کریں۔ آپ کی مراد دین سے فقہ مراد ہے۔۔۔۔۔

- ۱۔ دو افراد میں الفت محبت عطفوت پائی جاتی ہے۔
- ۲۔ مجتمع اسلامی میں دونوں فرد میں ایک معاندہ کسی اجتماعی زبانی عملی ہوتا ہے۔
- ۳۔ دونوں افراد ایک دوسرے فرد کو اداء کرنا ہوتا ہے۔
- ۴۔ مجتمع اسلامی میں زوجین میں ایک کے مرنے کے بعد مجتمع ٹوٹتا نہیں بلکہ اولاد کی صورت میں ایک دوسرے جو کر رکھتا ہے۔

۵۔ مجتمع اسلامی میں زوجین میں اہداف ان عناصر پر مشتمل ہوتا ہے

- ۱۔ تولید نوع
- ۲۔ جمع کی پیوار کو دونوں طرف سے عنایت ہوتی ہے۔
- ۳۔ آخر عمر تک ہم زیستی ہوتی ہے۔
- ۴۔ افراع جیسی ہوتی ہے۔

انسان میں کئی ہڈیاں ہیں، کتاب موسوعۃ ثقافت عامہ میں آیا ہے ۲۰۶ ہڈیاں ہیں۔ یہ غصہ ریف ہے کی اپنی اعداد ہے جو ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ سب سے بڑی ہڈی گردن سے نیچے تک ہے اس کو عمود فقری کہتے ہیں۔ یہ ہڈیاں ۳۳ ہیں ایک دوسرے سے متصل ہے، انہی ہڈیوں سے انسان سے اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ جسم کی دوسری ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو ان کا علاج ممکن ہے دوبارہ جڑ سکتی ہیں لیکن عمودی فقر ٹوٹنے کے بعد زندہ نہیں رہ سکتے ہیں، بارہ زوج خلع رکھتے ہیں۔

انسان کے دل کی دھڑکن بطور معمولی سے ہوتا ہے کم ۵۰ زیادہ سو کے درمیان ہوتی ہے، کل صفقان عمر میں تیس ہزار ہوتی ہیں۔

کرونا آیت میں آیات اللہ یہ کیسی آیت حق سبحانہ تعالیٰ ہے اس کو توضیح تشریح کرنے سے پہلے اس کلمہ کی اہمیت کا اندازہ بتانا چاہتا ہوں قرآن کریم میں یہ کلمہ مفرد جمع کی صورت میں ۴۸ بار آیا ہے آیت ۴ بار آیا ہے آیت ۲ بار آیت ۲ بار آیت ۲۵ بار آیا ہے آیت ۶۳ بار تکرار ہوا ہے آیات ۱۵۰ آیات ۱۰۱ ایک سو ایک آیات ۳۸ بار

کرونا اور پی پی

اخبارات کے تراشیوں اور صحافیوں کے تجزیات تحلیلات حکومتی اقدامات سے اندازہ ہوتا ہے کوونا حاملہ سیاست بھی تھی لیکن وہ کس کی نطفہ سے تھی وہ پتہ نہیں وہ حاملہ سیاست تھی اس کا اندازہ پاکستان پی پی کا کرونا کا والہانہ استقبال بے نظیر ہے جہاں وزیر اعلیٰ سمجھتا ہونی بلا وال نے کہا اگر عمران خان کرونا کو اٹھائیں گے ہم ان کی قیادت کو غیر مشروط تسلیم کریں گے زرداری نے کہا قوم بلاول بھٹو کے مشن کو کامیاب بنائیں

یاجو و ماجو ج تفسیر جواہر ج ۹ ص ۲۴۵

اصل یاجو و ماجو ج دونوں بھائی ہیں یا جوح و ماجو ج مادہ الجح نار کو کہتے ہیں، آگ جلانے، آگ کے شعلے اور روشنی کو کہتے ہیں۔ اصل مغول اور تبتا اولاد یا فٹ بن نوح بتاتے ہیں یا جوح و ماجو ج تبار اور مغول تھے جو لوگ شمال ایشیاء میں واقع ہے، یہ لوگ تبت اور چین کی درمیان میں ہوتے تھے جو ترکستان سے قریب ہے۔ یہ لوگ قدیم ادوار سے اپنے قرب و جوار پر حملہ آور ہوتے تھے اس لئے قرآن میں انکو مفسدین فی الارض کہا ہے۔ یہ اسلام لانے سے پہلے مفسدین تھے، انھوں نے خلافت عباسی کی بساط لپیٹا تھا۔ انھوں نے ایک سو سال تک مسلمان ملکوں پر حکمرانی کی۔ لیکن یہ ہمارے ملک کے حکمرانوں کے کانوں میں۔۔۔ پہنچاتا ہوں مسلمانوں پر کتنے جبر و تشدد کیوں نہ کریں وہ خود ختم ہو گئے، اسلام ختم نہیں ہوگا چنانچہ تباریوں کو اسلام قبول کرنا پڑا۔

اس سلسلے کا چودھویں درس سورہ انشقاق کی آیت ۳۔ امت یا ایھا الناس انک کا دوح الی ربک کدحا کی تفسیر میں میں آپ نے فرمایا کہ انسان سے خطاب ہے کہ انسان ارادہ اور بغیر ارادہ ایک سفر مسلسل میں رہتا ہے آخر میں وہ اپنے رب کے حضور میں پہنچتا ہے پھر آپ لکھتے ہیں سفر دو قسم کے ہیں ایک سفر دنیا ہے، انسان دنیوی مقاصد کے حصول کیلئے سفر کرتے ہیں وہ حساب کرتا ہے منزل پہنچنے میں اتنے میل رہتے ہیں لیکن جس نے سفر اللہ کی طرف اختیار کیا وہ گھر کی دہلیز سے نیچے قدم رکھتے ہی منزل کو پونچتا ہے دنیوی موضوعات میں ایک موضوع پیش کرتے ہیں، ہندوستان میں ایک شخص نے تحفہ اثناء عشری کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس کی رد میں ناصر ملت نے اسکی ایک دو حدیث کی رد میں دس سے زیادہ جلدیں لکھی عقبات کے نام سے یہ کتاب حضرت علی کی منصوص من اللہ پر لکھی گئی ہے، آپ نے لکھا علی منصوص من اللہ ہے۔

اس وقت افق سے مراد، مراد سیاسی ہے جو کہ درست نہیں، پاکستان کے شمال اقصیٰ ہے یا جنوب اقصیٰ یا مشرق اقصیٰ یا مغرب اقصیٰ جہاں چاند نظر آنے کا دعوا کیا روزہ کھولنا ہے یہ درست نہیں اس میں اشکال ہے۔ گویا ہلال کمیٹی کو پتہ نہیں وہ مولانا پر اعتماد کرتے ہیں خود مولانا کا معلوم نہیں وہ کس پر اعتماد رکھتے ہیں۔

دین اور اخلاق:-

اسلامی معاشرے کو درپیش مشکلات میں سے پیچیدہ ترین مشكلہ جس سے انکار کیا جاسکتا ہے یا اس کا حل پیش کیا جاسکتا ہے وہ ہے حکومت اور رعایا کے درمیان رشتہ کس نوع کی رشتہ ہونا چاہیے اور ابھی کس نوع کی رشتہ قائم ہے ان دونوں کے درمیان جو رشتہ بننا چاہیے صاحب خانہ اور اہل خانہ کا ہونا چاہیے صاحب خانہ باپ ہوتا ہے شوہر ہوتا ہے یا بڑا بھائی ہوتا ہے پھر گھر کی تمام درآمدن اور اخراجات فائدے اور نقصان میں برابر شریک ہوتا ہے مشکل موجود ہے کہ وہ اسلام کو ترجیح دیں یا اخلاق کو دین پر۔ اکثر و بیشتر تنازعات دلیل و برہان سے خالی ہیں اور جذباتی ہیں۔ یہ صورت حال اس وقت سے پیش آئی جب امت اسلامیہ میں جب سے مملکت اسلامیہ کا سربراہی بنی امیہ کے ہاتھ میں آئی اگرچہ معاویہ حکومت داری میں بہت اعلیٰ پیمانہ کی حکمت داری اپناتے تھے لوگ ان کو اس کرسی پر اجنبی تصور کرتے تھے حتیٰ وہ جوان کے مد مقابل میں جنگ جو پہنے ہوئے تھے خوارج اور شیعہ کے علاوہ بھی دل سے معاویہ کو پسند نہیں کرتے تھے حتیٰ جوان کے عہدوں پر ہوتے تھے اچھے نہیں سمجھتے تھے یہ معاویہ کے بعد عبدالملک بنی مروان سے بڑھتا گیا الغرض بنی امیہ میں عثمان تک سلسلہ جاری رہا مذہب مرجئہ پیدا ہوا۔ اس کی پیدائش کے بعد سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ آج کل معاشرہ اسلامی پریکولروں کا قبضہ ہے لہذا وہ دے کی جگہ اخلاق کو استعمال کرتے ہیں کیونکہ انھیں سہولتیں حاصل ہیں۔ ہم یہاں کوشش کرتے ہیں ان دونوں کے درمیان جو تقابل جاری ہے وہ کس نوعیت کا ہے لیکن پہلے ضروری ہے دونوں کی تعریف واضح ہو جائے۔ کتاب العقیدہ والاخلاق ص ۲۲۲ پر آیا ہے:

۱۔ العلم بالسعادات عادت کلمہ۔۔ یونانی کا ترجمہ بتاتے ہیں۔

۲۔ الاخلاق هو علم الانسان

۳۔ الاخلاق العلم الخیر والشکر

۴۔ علم الفضائل

۵۔ دراسة الواجب الوجبات

یہ پانچ میں سے ہر ایک فلیوسف یونانی کا قول ہے لیکن ان کے مصادر درماخذ خود فلسفیوں تک محدود ہیں یا کسی اور کا قول ہے یہ ثابت نہیں ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے ایک انسان مسلم کیونکر فلاسفہ۔۔ کے مذہب کو

اپنائے۔

نبی کریم نے فرمایا جو فطرہ نہ دیں انھیں عید گاہ کے قریب بھی نہ دیں۔ حافظ ادریس کا عید اور اسکی خوشی اور فطرہ کی حکمت کا فلسفہ ہے۔

- ۱۔ ہر مسلمان اس حد تک جانتے ہیں دین کے بنیادی مصادر قرآن اور سنت ہیں۔
- ۲۔ مسلمان خاص کر علماء و دانشواران یہ بھی جانتے ہیں بیان قرآن محکم اور واضح ہونے کی صورت میں واجب العمل ہوگا لہذا یہ دو عید قرآن کریم کی کس آیت سے ثابت ہیں اسے واضح کرنا ہوگا۔ اگر آیت متشابہ ہو تو وہ حکم قرآن حساب نہیں ہوگا۔ دوسرا مصدر سنت نبی کریم ہے یہاں سنت نبی کی دو تفاسیر ہیں ایک آپ کی ۲۳ سالہ زندگی دعوت میں امت نے مسلسل مکرر اپنی آنکھوں سے دیکھی اور کانوں نے سنی ہو اس پر کسی کو اعتراض شبہ نہ ہو دوسرا سنت قولی ہے جس کے راوی حافظ عادل بھی ہوتے ہیں اور ضعیف غیر۔ معلوم الکذب بھی ہوتے ہیں۔

شیعوں کے کرونا اصحاب ہیں:-

ان میں سے بھی مغرض منفور ابو بکر و عمر ہیں ان کی نظر میں ان دونوں نے حیات حضرت محمد اور آپ کے بعد بھی اسلام خالص کو اٹھایا تھا، اپنے اور خاندان کیلئے کچھ نہیں بنایا تھا، ان دونوں سے دشمنی اسلام کی خاطر ہے کیونکہ انھوں نے اسلام کا اٹھایا لیکن یہ دشمنی ان کو کہاں اور کس سے ملی ہے یہ جاننا ضروری ہے۔ قطعی طور علی حضرات حسنین سے نہیں تھی کیونکہ حضرت ان تینوں میں سے دو سے دوستی رکھتے تھے۔ سنیوں کے کرونا، شعیان علی و حسنین نہیں بلکہ خود علی اور حضرات حسنین ہے کیونکہ ان تینوں میں دو کے لیے نیک تمنائیں رکھتے چنانچہ ہاشم معروف حسنی اپنی کتاب الآئمہ اثناعشر میں ابا بکر سے خطاب میں فرمایا شریف رضی نہج البلاغہ میں علی کا عمر کے بارے میں ارشادات نقل کیے چنانچہ یہ مقولہ مشہور ہے کسی مسجد کے دروازے پر حق چار یا رکھا ہوا تھا ایک شیعہ غالی نے علی کے نام پر مارا آپ ان کے ساتھ کیوں بیٹھا ہے۔ شیعان معزالدین فاطمی اور معز الدولہ بویہ، اسماعیل صفوی ہیں جنھوں نے ان کا قتل عام کیا تھا۔

”انصار“ انصار وہ لوگ تھے جنہوں نے نبی کریمؐ کو اس وقت دعوت دی جس وقت آپؐ اپنے لئے پناہ گاہ تلاش کر رہے تھے، تنہا دعوت ہی نہیں دی بلکہ ایمان لانے والوں کے ساتھ جان و مال کے ساتھ ایثار بھی کیا (حشر، ۹- انفال، ۷۲، ۷۴- اعراف، ۱۵۷)۔

بلکہ قرآن کریم میں سبقت ایمان، سبقت ہجرت، سبقت جہاد، سبقت بذل اموال، استقامت در ایمان کو معیار بنایا گیا ہے چنانچہ ان آیات میں ملاحظہ کریں، ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (بقرہ- ۲۱۸) ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَكْثَرُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ (توبہ- ۲۰) ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ﴾ (انفال- ۷۴)۔

قرآن کریم کے چند سورے میں بعض اصحاب میں سے بعض اصحاب کی مذمت آئی ہے ملاحظہ کریں ۵۔ جن جن لوگوں نے بلا جواز عقلی و شرعی تبوک میں جانے سے معذرت کی تھی، توبہ کی یہ آیات آئی ہیں (۹۶، ۹۵، ۹۴)۔

۶۔ جن تین اصحاب نے بلا عذر جنگ تبوک میں شرکت نہیں کی اور نبی کریمؐ نے جنگ واپسی پر ان سے بات نہیں کی، دوسروں سے بھی کہا ان سے بات نہ کریں۔ (توبہ، ۱۱۸، ۹۴) ۷۔ جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی تھی (توبہ- ۱۰۷)، اس میں ۱۲ لوگ تھے۔

۸۔ جو نمازی خطبہ جمعہ چھوڑ کر دف و ڈھول کی آواز کے پیچھے گئے ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (الجمعة- ۱۱)

حالانکہ یہ عمل نص آیہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے نبی کریمؐ سے خصوصی وقت لے کر حدیث لکھتے تھے دعویٰ کیا ہے اس آیت کے خلاف ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ﴾ سورہ مجادلہ ”۱۲“ علاوہ آخری عمر میں اپنے باپ کے ساتھ لشکر معاویہ میں خلیفہ منتخب اسلامی کے مزاحم گئے اور امیر المومنین کو عزل کیا۔

۱۔ ﴿أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً﴾ (نساء- ۱۵۳) عین اللہ دکھائیں۔ ۲۔ آپؐ اور آپؐ کا رب جائیں جنگ کریں ہم بعد میں آئیں گے۔ ﴿أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ (مائدہ- ۲۴)

۳۔ ہم آسمانی رزق کھا کھا کر تنگ آ گئے۔ ﴿لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِئُ﴾ (بقرہ- ۶۱)

۴۔ غیاب موسیٰؑ میں بچھڑا پرستی اصحاب موسیٰؑ کی تاریخ۔ اصحاب عیسیٰؑ حواریں نے کہا آپؑ کا رب ہمیں آسمان سے مائدہ بھیجیں۔ ﴿اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ (مائدہ- ۱۱۴)

اصحاب نبی کریمؐ

دن گزرنے کے بعد رات ہوتی ہے، مردہ خشک زمین سے سرسبز بن جاتا ہے، ہر چیز کی فناء نظر آتی ہے ساتھ ہی حیات نظر آتی ہے، ایمان بہ خالق۔۔۔ وہ ایمان بغیب ہے، اس پر ایمان عقل سے جوڑ رکھا ہے، کائنات کی ہر چیز میں اسک کی نشانی رکھی ہے، رفتہ۔۔۔ واپس لاتا ہے۔۔۔۔۔ اما قیمات جو کہ بعد میں اس دنیا کے فناء بعد وقوع ہوگی لہذا اس پر ایمان کو اخبار اللہ سے جوڑا ہے۔ اس سلسلے میں دو مظاہر پیش کئے موت کائنات کی چیز کو لاحق ہے انسان بھر مرتا ہے، انسان کا مرنا ایک وجدانی محسوسا منظر میں ہے، غیر متوقع۔۔۔ میں بھی موت کا مناظر رکھا ہے، انسان کے جسم کے مواد عناصر ختم ہونے کے بعد تنہا نہیں مرتے، بچہ بھی مرتا ہے جو ان بھی مرتا ہے، صحیح سالم۔۔۔ گ کرتباہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

کرونا اور عید:-

کرونا بذات خود کوئی مخیف و حشمتناک چیز نہیں تھی اور نہ ہو سکتی ہے اس کو معمولی ہدایات دیگر چند دم میں درست کر سکتے تھے اس کو لاگ ڈان نے کرونا بنایا ہے۔ سنت کوئی ہے ایک دفعہ ایک حکومت طاقتور اپنے دشمن باطل کا فر پر حملہ آور ہوتی ہے تو اہل باطل خوف زدہ ہوتے ہیں، اہل حق باہر سے تو طاقت قدرت دکھاتے ہیں لیکن اندر دل میں ارادے میں ان کے ساتھ نیک سلوک کا ارادہ رکھتے ہیں، حمایت کا ثبوت دیتے ہیں جیسا کہ فتح مکہ پر نبی کریمؐ نے اہل مکہ کو قتل سے بچنے کی متعدد مختلف ذرائع کا اعلان کیا تھا حتیٰ اگر قاتل دشمنان ابوسفیان کے گھر کو بھی دارالامان قرار دیا تھا

کرونا باغیہ:-

کرونا شاہد چینی زبان کا لفظ ہو کیونکہ اس کی پیدائش چین میں ہوئی، چینی زبان کے اس کلمہ کا اردو ترجمہ کیا ہے؟ ابھی کسی نے پوچھا نہیں لیکن کسی چیز کا نام دو طرف سے معروف ہوتا ہے ایک ان کے والدین کا انتخاب ہوتا ہے دوسرا خود اس کا کردار ہوتا ہے ہے جو وہ خود انتخاب کرتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی یہ روایت رہی

کہ جب بچہ پیدا ہوتے ہیں اپنے جاننے والے کسی مولوی سے نام پوچھتے ہیں، چاہے خود بے دین کیوں نہ ہوں ان کا نام استخارہ نکالنا ہی اولین و آخرین دین ہے۔ کچھ نام ان کے کردار کو دیکھ کر رکھتے ہیں تو ان کے کردار بہت باغیہ نظر آتے ہیں، ان کی شباهت ویلنٹائن مارچ والوں سے ملتی ہے لہذا ان کا نام باغیہ ہونا مناسب ہوگا یعنی عامۃ الناس کے عدم رضایت ناپسندی نفرت کراہت کے خلاف مظاہرہ کرنا، لہذا ان کو باغیہ کہنا نامناسب نہیں ہوگا اس کا معنی بھی واضح کرنا چاہیے، ہمیں اس کا معنی واضح کرنے میں چنداں مشکل نہیں پڑے گی کیونکہ ہمارے فقہ اسلامی میں ایک عنوان ہے احکام بغات ہے لیکن اسلام آنے سے پہلے عربوں کی یہ سنت و سیرت تھی جہاں کہیں کوئی کمزور نظر آجائیں حملہ کریں لیکن نبی کریم کے بعد منافقین مسلمین نے اس کو پھر زندہ کیا، پہلے خلیفہ سوم پر حملہ کیا، پھر چہارم کے خلاف بصرہ میں جا کر قیام گاہ والی پر مجلس کیا پھر یہ سلسلہ جاری رکھا بہر حال ہمیں احکام بغات کے ساتھ ہر باغی کو سمجھنا ہوگا۔

کرونا اور درمیانی زیست

یہ ایک۔۔۔۔۔ تجربہ ایک کامیاب تجربات میں سے ثابت ہے، دو متخارب گروہوں کے درمیان جنم لینے والے گروہ زیادہ قوی سالم محفوظ کردہ نکلتے ہیں وہ اپنا عزائم بغیر کسی مزاحمت کے پورا کرتے ہیں۔ صدر اسلام میں خوارج اور جبریہ کے درمیان فرقہ مرجئیہ نکلے جہاں انہوں نے دین اسلام کے رکن عمل کو آسانی سے خارج کر کے دین اسلام کو قلق لسانی پر کھڑا کیا، دوسرا خوارج اور قدریہ کے درمیان سے معتزلہ ام الحاد نکلے، جس نے قرآن کو اپنے نظریات کے تابع بنا کر آسانی سے بدعتیں رواج دیں۔ اسی طرح معتزلہ کے خلاف جعلی مخالفت بنا کر عقل ملغی کر کے تمام جعلی روایات کو مصدر شریعت بنایا، آخر میں اٹھارہویں صدی میں دین۔۔۔۔۔ دین مخلوط اور قوانین وضعی کے درمیان سے دوبارہ فسطائزم نکلے۔ شیعہ اور سنی کے درمیان سے اسلامی ملکوں میں سیکولرزم وجود میں آیا ہے اب کرونا کے بارے میں تبلیغات رکھنے کے بعد کیا نکلتے ہیں انتظار کریں۔

کرونا اور ترقی کا مان آزادی حیوانی جو بھی دین و شریعت کے خلاف ہوا انجام انسان جو غذا کھاتے ہیں اس میں باہر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں خاص کر اسراف اشراف عیاشی نے اللہ کے حلال کردہ ارزاق کو گندہ کیوں پھینکا ہے۔

۲۔ بہت دواؤں نے بہت سے نئے امراض پیدا کیا ہوگا۔

۳۔ پٹرول نے بھی پیدا کیا ہے۔

۴۔ صنعتوں نے بھی کیا ہوگا۔

۵۔ ایٹم سازی شعبہ میزائلوں نے کیا ہوگا۔

کرونا اور ترقی:-

دنیا میں بسنے والے بشریت کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ اپنے نظام حیات کو خالق متعال کے دیئے گئے نظام کی حدود میں دیکھیں، اچھی زندگی، حقیقت مانند زندگی گزرے گی۔

|| حکومت اور دعا:-

حکومت کی ایکائی فرد ہے، دو فرد جوڑنے کے باوجود اس کو مجتمع نہیں کہتے، دو اینٹ ایک کے اوپر رکھنے سے گھر نہیں بنتا ہے دو اینٹوں کے درمیان جوڑ بھی ہوتا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان جوڑ خوشگوار زندگی اولاد پیدا ہونے کے بعد ہوتی ہے اولاد ہونے کے بعد مجتمع کی بنیاد قائم ہوتی ہے اگر حکومت مجتمع کی سربراہی کو مرد سے چھین کے عورت کو دیں، اولاد کو باغی بنائیں تو مرد پہلے مرحلے میں حکومت کے مخالف ہوگا کہ اس نے میری ریاست کو ہم سے چھین کر میری عورت کو دیا ہے۔ ملک حکمرانوں سے بدظنی کی ایک وجہ عورتوں کی آزادی ہے، اگر حکومت کو اس سلسلے میں بیرونی مالی امداد ملتی ہے تو ملک کے شہری کی حمایت سے ہاتھ دھوتی ہے۔

کرونا اور ایاز امیر:-

روزنامہ دنیا بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک کالم کا عنوان ”بے راہ روی کا سد باب“ ہے۔ کالم نگار ایاز امیر ایک مولانا نے ٹی وی پر فرمایا ”اللہ سبحانہ اس چھوٹے سے وائرس کے ہاتھ دنیا کو ہلاک کر کے رکھ دیا پھر انہوں نے بڑے پتے کی بات کی ہمیں اس آفت سے نجات کیلئے بے حیائی کو روکنا ہوگا، پھر آپ نے مولانا صاحب کے اس فرمان کو بنیاد سے بے بنیاد قرار دیتے کہا ہے اگر اہل پاکستان کو یہ آفت بے حیائی کے صلے میں مل رہی ہے تو چین کو کس صلے میں مل رہا ہے، یہ وائرس وہیں پیدا ہوئے اور وہیں سے دنیا میں پھیلا ہے جبکہ وہاں اس کو روک رہا ہے اور وہ کامیاب ہے غرض ان کا یہ کہنا ہے بے راہ روی کی وجہ سے مل رہا ہے تو

دنیا میں جہاں بے راہ روی کا تصور ہی نہیں مفہوم بھی نہیں کیوں اس آفت کی زد میں آیا ہے پھر آپ نے لکھا ہے پاکستان کے خواتین حجاب میں ہوتی ہیں، اگر کوئی بے حجاب رہتی ہے تو حلت نماز میں حجاب کرتی ہے۔ جناب ایاز امیر دیگر کالم نگاران کی اسلام کے اصول و مبنی پر نقدانہ طرحات تنہا جاہلانہ نہیں بلکہ مقربانہ جہالت زیرِ بسط بھی ہے، معاف کیجیے جاہلانہ کالم ایک دانشور کیلئے بم جیسا ہوتا ہے کیونکہ ہر عالم ہر دانشور کا یہ عقیدہ ہوتا ہے وہ کائنات کی ہر چیز سے واقف ہے وہ دین و شریعت کو مولویوں سے زیادہ جانتا ہے وہ اگر اللہ پر ایمان رکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں اللہ کے بعد عالم عافی الکون ہم ہی ہیں یہ تنہا دانشوران نہیں علماء کے بھی ایسے تصورات ہیں حالانکہ یہ تصور دنیا کے جدید علوم کے مکشفین مخترعین کے نظریات کے خلاف ہے وہ لوگ فرماتے تھے ”کلما ذاد علم ابشر زاد جهلا“ جتنا علم بشر بڑھتا جاتا ہے اتنا اس کی جہالت بڑھتی جاتی ہے، ریڈیو، ٹی وی پر آ کے خطاب کرنے والے اسلام کا ترجمان نہیں ہوتا ہے وہ حکومت کا اس چینل کے مالکان کا ترجمان ہوتا ہے ان کے فائدے میں بات کرتا ہے آپ نے اس تردید اشکال سے ایک گروہ کو خوش کیا ہے اپنے نمبر بنائے ہیں تاریخ اسلام میں بنی امیہ کے دور سے انہی علماء پر چادر علم و تقویٰ کی چادر چڑھایا ہے حکومت کہاں اجازت دے گی کہ حقیقی اسلام پیش کریں۔

دین داری یعنی اپنے سے مافوق ناقابل تسخیر یا غیر مرئی طاقت کی طرف گرائش انسان کی طبیعت غریزہ، فطرت مغروز ہے، انسان خود کو اپنے سے مافوق طاقت و قدرت کے مقہور مسخر پاتے ہیں، تمام تر توجہات اس تک پہنچنے کیلئے بذل کرتے ہیں کبھی امیدیں باندھتے ہیں کبھی مایوس ہو جاتے ہیں کبھی دوبارہ از سر نو کوشش کرتے ہیں۔

ہر حادثہ کا ایک سلسلہ اسباب و عوامل ظاہری اور ایک سلسلہ باطنی ہوتا ہے کبھی سلسلہ ظاہر اعلیٰ ہوتا ہے کبھی باطنی ہوتا ہے عام طور پر زیادہ عوامل ظاہری پر اکتفاء کرتا ہے ﴿يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ﴾، روم۔ ۷۔

دین داری کا ایک اور سبب احساس ضعف و ناتوانی ہے انسان بہت سی چیزوں کے برابر مقابل میں خود کو بے بس پاتے ہیں۔

۱۔ تند و تیز ہوائیں آندھی

۲۔ تند و تیز بارش

۳۔ تند و تیز سیلاب کوئی طاقت پیچھے سے دھکیل رہا ہے فکر طبعی بشر۔۔۔ عصیان و سرکشی نہیں ہے عام طور پر تسلیم قوی انسان کے اندر پایا جاتا ہے، کشتی جب موجوں کی زد میں آتی ہے تو فریادیں بلند ہو جاتی ہیں۔
عنکبوت، ۶۵۔ یونس، ۲۳، اسراء، ۸۳۔ کبھی اللہ سبحانہ آیات بے قابو۔۔۔۔۔ بھیجتا ہے شاید خوف آجائے، اسراء
۵۹۔ سجدہ، ۲۱، رعد، ۱۳، نساء، ۱۸، مومنون، ۱۰۰، جیسا فرعون جب غرق ہونا دیکھا تو یونس ۹۔

۲۔ کسی چیز کی پابندی نہ کریں، مادر زاد۔۔۔۔۔ نکلنے کیلئے جو کرنا چاہیں پابندی آپ پر نہیں لگنے دیں گے بلکہ خود پابندی والوں پر پابندی لگائیں۔

علم ترقی اس گروہ کے متاع۔۔۔۔۔ بازار ہے ان کی راہ میں کسی قسم کی۔۔۔۔۔ ہے۔ لہذا وہ دونوں بلکہ پانچوں حواس چار پاؤں سے کماتے ہیں اس میں اللہ کے حرام کردہ اشیاء حتی۔۔۔۔۔ دستیاب ہیں، کتا، خنزیر وغیرہ سے بھی پرہیز ضروری نہیں آزاد ہیں۔ دوسروں کی کمائی کو اپنی کمائی بنائیں۔ دنیا کے ملحدین ان دونوں کمائیوں سے کماتے ہیں ان کیلئے کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہے اب انہوں نے مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ ملایا ہے تاہم وہ ابھی تک محکم فطرت ان کی صفوں میں شامل ہو گئے ہیں اب آتے ہیں اصل مطالب کی طرف، ہر چیز میں توازن رکھنے کا حکم دیا ہے، ترقی کا توازن کھونے سے دنیا کے ماحولیات پر اثر انداز ہوا ہے اس کا احساس دنیا کو ہو گیا ہے، چند سال سے عالمی سربراہان مملکت اس زود تغیر ماحولی صورت سے لاحق خطرات سے بچنے کے طریقہ کار کی تلاش میں رہے ہیں، دنیا کے سربراہان جانتے ہیں اپنے ہی ملک کیوں نہ ہو یہ اقدام میں وہ اپنی ذاتی مفاد کے بعد اپنی صنف کے مفاد کے تحت اقدام کرتے ہیں اس سلسلے میں ایک کالم آج بروز ہفتہ ۱۰ شعبان ۱۴۴۱ھ کو روزنامہ دنیا میں ورلڈ میڈیا کے کالم میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے کرونا کی پالیسی کا ذکر آیا ہے۔

کرونا اور ترقی:-

روزنامہ دنیا بروز ہفتہ ۱۰ شعبان ۱۴۴۱ھ ورلڈ میڈیا کالم میں لکھا ہے ڈونلڈ ٹرمپ کے کرونا کے بارے میں ان کا موقف تدارک تو کتھام ایک قومی سربراہ کے مدیر کی حیثیت سے زیادہ کاروباری۔۔۔۔۔ مفاد

زیادہ ملحوظ خاطر نظر آیا گیا لیکن یہ ایک حقیقت اور واقعیت کے عین مطابق ہوگا، چاہے ڈونلڈ ٹرمپ ہو یا پاکستان کے ناانصافی یا بلاول اسلامیت سے چڑرکھنے والی حکومت ہو وہ کیوں غیروں کے مفادات کا خیال رکھیں جہاں انہیں نقصان ہو یا فائدہ دیگران کو ہو جس کے دل میں اللہ نہیں وہ کیسے انسانوں کے بارے میں سوچ سکتا ہے وہ اپنی پارٹی اپنے دائرہ حکومت کیلئے سوچیں گے۔

کرونا اور فطرت:-

فطرت انسان کے اندر ایک ایسی طاقت و قدرت ہے جسے مقابلہ، مزاحمت، مقاومت اپنی نیستی نابودی کی طرف نہیں دھکیل سکے وہ کبھی مقاومت مزاحمت والے سے ہزیمت دیکھا سکتے ہیں لیکن دوبارہ اٹھتا ہے دوبارہ مقاومت دکھاتا ہے۔

کرونا اور مال:-

انسان کی فطرت حس و مشاہدے میں ہے کہ وہ ایک مریض ہو جائیں گے ایک بوڑھا ہو جائے گا ایک دن ضعیف ناتواں ہو جائے گا یا اس کا اولاد بھوکے رہیں اس خاطر گے جمع کرتے ہیں اس خاطر وہ مال اور اولاد سے محبت کرتے ہیں تاکہ اس دن اس کے کام آجائے کرونا نے اس فکر کو تم کتنا ہی صاحب اولاد کیوں نہ ہو عزیز و اقارب دوست احباب والے کیوں نہ ہو جب تمہیں کرونا لگ جائے گا تو تمہارے پاس صرف کرونا ہوں گے ہوں گے نہ مال و اولاد نہ احباب میں تمہارے ساتھ ہوں گے ان میں سے کوئی بھی نہیں ہوگا خصوصی ہسپتال میں نہیں تمہیں قرنطینہ میں ہی ہوگا عزیز احباب رشتہ دار اولاد بھی نہیں ہوگا تم تنہا ہوگا معلوم ہوا انسان کا بہت سے وہم و خیال توقعات وہم و خیال ہی ہوگا وہ

کرونا اور خانہ مسلمین:-

کرونا نے آج مسلمان حکمرانوں کی نالائقی، نااہلی، بے بسی کو پشت بام کیا ہوا ہے جہاں رعایا حکومتی احکامات ہدایات ماننے سے سرپچی نمایاں نظر آ رہا ہے اس کی وجوہات یہ بتاتے ہیں۔ حکومت مشین چاہے عادل ہو یا کتنا ہی ظالم و مستبد ہو دونوں صورتوں میں عوامی تعاون اور حمایتیوں کے بغیر وہ ایک دن بھی آرام و آسودگی سے حکومت نہیں کر سکتی ہے اگر کسی جگہ کسی کارخانے میں مزدور ہڑتال کریں کام معطل رہے گی اسی طرح

عوامی بغاوت کے بعد حکومت کی عمارت صوبوں کے چھت کے اوپر بنایا گیا ہے صوبوں کی عمارت ضلعوں کے اوپر بنائی ہے، ضلعوں کی حکومت۔۔ مقامی انتظامیہ کی چھت پر قائم ہے مقامی انتظامیہ گھروں کے اوپر قائم ہے گھروں کی سالمیت بالغ مردوں اہل خانہ صاحب خانہ کی اطاعت سے مربوط ہے مسلمان گھروں میں حکومتوں نے بغاوت قائم کی ہوئی ہے جہاں بچوں اور عورتوں کو باغیہ طاغیہ بنایا، جوں خستہ اول ہرج مرج بے لجام پر قائم ہوا، اس پر بنی حکومت کیسے آسودہ حکومت کر سکیں گے۔

حکومتیں مصیبت میں گھری ہیں کیوں بے بسی، بے چارہ، بے سہارا ہے تنہا ہوتے ہیں کیونکہ مصیبت کی گھڑی اپنے پاؤں کسی محکم طاقت و رستون ملک پر قائم نہیں ہوز میں قائم ہے گویا ملک دشمن سے لڑنے کے دوران کرائے کی فوج سے ٹھیکے کی فوج سے لڑ رہے لہذا جن جن کے خیانتکاروں کا چھت بنایا ہے دیکھتے ہیں عوام ان کے ساتھ نہیں ہے سورہ توبہ ۱۲۸ میں آیا ہے، میرے اوپر بھروسہ نہ کرو بلکہ مجھے پیچھے والے پر بھروسہ کرو حکومت کی اہلیت چند قسم کی ہوتی ہیں۔

۱۔ ذاتی اپنی صلاحیت اہلیت ۲۔ عوامی تائید ۳۔ فوجی حمایت ۴۔ امریکی حمایت

چاروں۔۔۔۔۔ ہیں۔

کرونا اور حکومت:-

پاکستانی عوام بنیادی طور پر میں مسلمان ہے وی اسلام مخالف افراد کو پسند نہیں کرتے اکثریت عوام پسند نہ کرنے کی وجہ سے وہ خواب رک ہو گئے، بھٹو سوشلسٹ مارکسی والے تھے اسلام مخالف تھے یہاں سیاست کلی طور پر اسلام مخالف ہونا ہے، لہذا جو بھی حاکم ہو کلی طور یہاں کے عوام کے دلوں میں ان کی ایک قسم کی کراہت ہو وہاں حکومت نہیں کر سکتے ہیں۔ جس کو بھی یہاں محبوب القلوب بنانا چاہیں وہ یہاں اپنے اسلام دوستی کو منافقانہ انداز میں دل و زبان ایک میں اظہار کریں۔

ایک جاہل نے ایک عالم سے ایک سوال کیا عالم کو اس کا جواب نہیں آیا تو جاہل نے کہا پھر تو آپ اور میرے میں کوئی فرق نہیں رہا ہے عالم نے کہا ایسا نہیں فرق رہے گا، جاہل نے پوچھا وہ کیسے؟ عالم نے کہا اگر آپ ایک دو بلکہ ایک ہفتہ بھی سوچیں تو آپ کو جواب نہیں آئے گا لیکن میں آج کتابوں میں تلاش کروں گا تو جواب ملے گا۔ کوئی حکومت کتنی ہی بڑے پائے کا کیوں نہ ہو یہ پیش آمد کا اس کے پاس حل نہیں ہوتا ہے لیکن وہ مسائل کا

بروقت ملک جید سیاستدان جنگجو علماء سے مشورہ کرتے یہاں بری عادت ہے نہ بہت علت عادات جب بھی مسئلہ پیش آتا ہے تو اے پی سی بلا تے ہیں، ایسی سیاسی پارٹیاں ہوتی ہیں وہ جانبداری کرتی ہیں، مشاورت غیر جانبدار کو ہونا چاہیئے۔

کرونا اور حکومت احزاب:-

احزاب علمانی اقتدار پر آنے کے لیے دینی یا اسلامی شرط کو ملغی کر کے ایک لادین جماعت کی تشکیل کو احزاب علمانی کہتے ہیں کیونکہ دین امت واحد کی تلقین کرتے ہیں تفرقہ تشنت سے منع کرتے ہیں، دین کی ہدایات کے خلاف یاد دین سے روگردان وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے احزاب علمانی میں شمولیت اختیار کی ہے سوائے چند غافل غنودگی دنیا و مافیہا حتیٰ کرونا کی آمد سے غافل کے سب از روئے عمد عن عمد شمولیت اختیار کیا ہے لہذا ان کے بانی برگزیدہ ملحدین ہی نکلے ہیں چنانچہ سب سے پہلے اس ملک میں بننے والی حزب پی پی تھی اس کی مرکزی شخصیات کمیونسٹ تھے، ملک کے اکناف اطراف سے شامل اعلامیہ بے دینوں کے علاوہ جاہل نادان مفت کی گاڑی ملنے پر لاڑ کا نہ گڑ ہی خدا بخش جانے، بلوچستان کے دروں میں پتھر توڑنے والے سب بے دین ضد دین ہی ہوتے ہیں لہذا اس ملک کی حکومتوں سے عوام کی محبت کو پہلے دن سے کرونا لگی ہے لہذا مشکل کی گھڑیوں میں حکومت عوامی حمایت صفر ہی رہی صرف وہ لوگ جو ٹھیکیداری لینے کیلئے پیشگی کمیشن دینے والے ہی چندہ دیتے ہیں ولو وہ خالص دکھانے کیلئے کہتے ہیں نام نہ بناتے جب ملک میں اللہ کو بد رکھا ہے تو اللہ کہاں سے آئے گا حتیٰ یہاں رہبر کے نمائندے کو خمس دینے والے ادا فرض نہیں بلکہ تجارتی درآمد سرٹیفیکیٹ کیلئے دیتے ہیں۔ دین میں رشوت چلتے ہیں یہاں دین الحادیوں کا ونگ ہوتا ہے جیسا کہ جماعت اسلامی میں مسیحیوں کا ونگ ہوتا ہے۔ پی پی کا مذہبی ونگ ہوتا ہے اس کا مذہبی ونگ سب سے زیادہ فعال نام نہاد مذہبی علاقہ تاجداران علماء اہل ملتستان جن کے مقتدر علماء نے ان کے ایک ہاتھ پی پی دوسرے ہاتھ خالی ور پر شعائر دینی کہا ہے وہ لوگ اپنی محافل افتتاحی دعا میں غلبہ کفر الحاد بے دینی کیلئے اللہ سے رورو کر دعائیں مانگی جاتی ہیں۔

کرونا اور تاریخ:-

کرونا سے پہلے بہت سی مہلک بیماریوں کا نام تاریخ طب میں آیا ہے، اس سے پہلے طاعون تھے۔ کتاب مفرد العلم تالیف سید محمد ہاشمی ص ۲۲۸ پر آیا ہے سابق زمانے میں اس کو وخرزات دماح جن کہا جاتا تھا کوئی چیز اس کو

رو نہیں کر سکتا ہے لیکن گزشتہ زمان کے بعد بشر اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ایک جراثیم ہے جو انتہائی دقیق و باریک ہے، ہماری آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا ہے، لیکن اجسام کو بڑے اور نزدیک دکھانے والے آلات تیار کرنے کے بعد اس کو دیکھنا آسان ہو گیا ہے اور اس سے بچاؤ کی دوا بھی بنائی ہے۔

کرونا اور تاریخ:-

خورشید ندیم نے اپنے کالم میں لکھا ہے ”کیا کرونا ایک مقطع تاریخ ہو سکتا ہے“، یعنی ماقبل کرونا اور مابعد کرونا، جس طرح یونان کی تاریخ میں آیا ہے ماقبل المسیح مابعد المسیح ہے اس بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہے خاص کر شروع و مقطع تاریخ کم بنتا ہے چنانچہ اہل مکہ حملہ جیش کرونا بعد از عام الفیل حساب کیا تھا جو کہ بعثت حضرت محمد کے بعد ختم ہو گیا۔

کرونا اور شہید:-

روزنامہ دنیا بروز جمعہ ۹ شعبان ۱۴۴۱ھ کے پہلے صفحہ پر آیا ہے کہ کرونا سے مرنے والوں کو شہید یا جاں بحق کہا جائے؟ کرونا سے مرنے والے کون ہیں؟ ان کی آخرت میں کیا ہوگا؟ وہ بھی کسی انسان کے علم میں نہیں ہے۔ یہ علم مختص بذات خود خالق متعال ہے حتیٰ خود رسول اللہ کو پتہ نہیں چنانچہ کسی انصار کی وفات کے موقع پر اس کی ماں نے اپنے بیٹے کے جنازے سے خطاب میں کہا ”ھضیا لک الجنۃ“ تو نبی کریم نے فرمایا آپ کو کہاں سے پتہ چلا کہ یہ جنت میں جائیں گے، مجھے خود پتہ نہیں میرا انجام وہاں کیا ہوگا۔ ہمارے ادارے سے نشر ہونے والی ایک کتاب ”مدخل الدراسات فی فرق والمذہب“ میں بیان کیا ہے یہ مصطلح اسلامی نہیں بلکہ ضد ایمانیات اسلام ہے، یہ کلمہ عقیدہ تنازع والوں کا کہنا ہے کہ ہمارے مرنے والے مرتے نہیں دوسری طرف سے واپس آتے ہیں، یہ عقیدہ محمد بن مقلاص اسدی کا ہے۔ ایسے بے معنی لا حاصل مصطلحات سے مسلمان دین سے دور ہو گئے ہیں۔ مصطلحات دینی کا پانا پس منظر ہوتا ہے آخر میں عصر علم و دانش کے دور میں الفاظ بے معنی بے تاریخ پر ناز کریں۔ ملک کے اعلیٰ پائے کے علماء و دانشور کیسے بغیر تحقیق کلمات کو رواج دیتے ہیں۔

صلہ ارحام متروکہ میت سے ارث لیتے ہیں:-

قرآن میں آیا ”إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ“ تو مال متروکہ سے کچھ حصہ ذوالقربیٰ کے محتاجوں کیلئے وصیت کریں، ہم نے چندیں دفعہ وصیت کیا تو وصیت میں اس کو بھی شامل کیا، بھائی اور بھائی کی اولادوں کیلئے اتنا

رقم دیں، جب میری زمین جو ہوئی اڈے پر تھی وہ حکومت نے از خود قبضہ کیا اس کا معاوضہ دیا تو اس رقم سے ان میں سے نیاز مندوں کو حصہ دیا، طاہر کو خصوصی طور پر کہ میری جائیداد کا نگرانی کرتے ہیں ایک پلاٹ دیا، اس کی رقم دو لاکھ بنتی تھی اس نے کہا عمو سکرو خاص میں تین چار مرلے کا مکان ہے وہ دیدیں، جو لے لو دیا معلوم ہوا کہ جائیداد سے ملنے والے اجارے میں سے برائے نام دیتے تھے معلوم نہیں وہ اس سے کتنے کماتے تھے آخر میں ڈھائی کنال زمین پر سفیدالگیا تھا مجھ سے پوچھے بغیر سفیدوں کو کاٹا، اس کے برائے نام ساٹھ ہزار دیا باقی اس نے ہڑپ کیا۔ عباس سے ملنے والی زمین اور درختوں میں سے تین خوبانی کا درخت چھوٹا پودا کہہ کر رکھا میں نے چند بار اس کو فروخت کرنے کیلئے کہا فروخت نہیں کیا بلکہ بہانہ کیا کوئی خریدنے والا نہیں ہے۔ یہ ایک انسان خسیس و خبیث تھے، دو دفعہ۔۔۔ پر پچاس ہزار دیا اب اس کی خیانت واضح ہونے کے بعد ہم نے فیصلہ واپس کیا جو مکان کی جگہ اس کو دیا ہے وہ ہم نے واپس لیا ہے اس نے کئی چار پانچ لاکھ میرے زمین کے اجارے میں سے کھائے ہیں اس کے علاوہ ان سے مجھے اور میرے دو بھائیوں کو ملنے والے ارث جب تک نہیں ملیں گے، اجازہ کا حساب نہیں ملیں گے اس کو نہیں دینا ہے۔

کرونا شعائر اسلام:-

قبل ازیں کہ کرونا شعائر اسلام بیان کریں، خود شعائر اسلام کی وضاحت ضروری ہے کیونکہ فرق ضالہ نے جھنڈے گھوڑے جھولے قبور مینارے سب کو شعائر اسلام کہا ہے۔ شعائر جمع شعور ہے شعور شعر سے بنی ہے، شعر احساس کو کہتے ہیں، کچھ چیزیں ایسی ہیں جنہیں خود دیکھتے ہی فوراً اللہ یاد آتے ہیں جیسے، جمعہ، جماعت، کعبہ، عرفات، مشعر الحرام، منی، ان کو شعائر اللہ کہا ہے کیونکہ یہاں صرف یاد اللہ ہوتی ہے۔ انسان شفیق و قسی بھی ان مناظر کو دیکھتے ہی اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ شعائر اللہ کو ایسی حالت طبعی میں رکھنا ضروری ہے۔ البتہ کچھ جگہ ایسی ہیں کہ ان میں توسیع ناگزیر ہے کہ جیسے مسجد تا کہ نمازیوں کی گنجائش پیدا ہو جائے۔ حضرت کے ابتداء دخول مدینہ میں پہلا اقدام تعمیر مسجد تھا۔ سات آٹھ سال گزرنے کے بعد عمر بن خطاب نے نبی کریم سے عرض کی کہ مسجد کو نئے سرے سے بنایا جائے لیکن نبی کریم نے اجازت نہیں دی کیونکہ مسجد کے مہندس خود رسول اللہ تھے۔ جب ولید بن عبد الملک کے پاس بے تحاشا دولت جمع ہوئی ان کے باپ نے بہت دولت چھوڑی تھی لوگوں کی نظروں میں مطعون ہو چکے تھے وہ کو دنیا ت نام بنانے والے تھے اس لیے تو جہاں جہاں نبی کریم بیٹھے

وہاں مسجد بنائی۔ خود مسجد نبوی میں کتنا مال مسلمین خرچ کیا۔ م مسجد نماز کیلئے ہوتی ہے اس کے لیے مینارے بنائے، آغا نے جعفری نے مسجد کو ریلوے یا ہوائی اڈے کے انتظار گاہ جیسا بنایا آقا نے مہسن نجفی کی یہ خواہش رہی ان کے مسجد کے مینارے سنیوں کے مسجد کے منارے سے اونچا ہو۔ اس کو شعائر اللہ میں شمار نہیں ہوگا۔ آغا مہسن نجفی جامعہ کوثر کی ایک مسجد بنایا، جس کا منارہ مسجد شاہ فیصل کا مقابلہ تھا۔ آپ عالم دین تھے شاہ نہیں تھے مسجد کی حالت طبعی علی شعائر اللہ ہے کہ جہاں نماز پڑھتے ہوئے مستکبرین میں بھی خضوع و خشوع و انکساری آجائے۔ سعودیوں کے کارنامے انعکاس مال و دولت کرتے یا اللہ نہیں دلاتے۔ آج کرونا سے بچنے کیلئے سب سے پہلے بیت اللہ کو دروازہ بند کیا، خواتین کا حجاب سے آزاد نکلنے کا دروازہ کھل گیا۔ ایران سعودی شعائر اللہ نہیں ہیں، دنیا کو کرونا اللہ کی یاد دلانے کیلئے ارسال ہوا ہے، جس طرح صرصر عاتیا ارسال ہوا تھا۔

کرونا اور ترقی و تمدن :-

کرونا اور ترقی و تمدن کے درمیان رشتہ کو سمجھنا آسان بیان کرنا مشکل اور دشوار بلکہ زندہ مقبور ہونے یا کرونا کی دعوت دینے کے مترادف ہے اس کیلئے مسئلے کو واضح کرنے کیلئے دو تاریخی پس منظر بیان کرتے ہیں جب یہاں تازہ تازہ ترقی آئی تھی اہل دین اس ترقی کے بارے میں تین گروہوں میں بٹ گئے تھے اس سلسلے میں مرحوم مہدی شمس الدین اپنے دور میں ایک صاحب شجاعت و جرأت بیان تھے اس نے ایک کتاب العلمانیہ بارے میں لکھی تھی اس نے لکھا تھا ترقی کا استقبال کرنے یا لندن سے واپسی پر قوم کو تحفہ خیانتی لانے والے احمد خان اور ان کے بعد دوسرا مشکوک شخص افغانی اور ان کی جماعت تھے۔

۲۔ ان کے مد مقابل والے تھے کہ دیار کفر والجا دشمن اسلام سے لائی کوئی چیز قابل قبول نہیں۔

۳۔ تیسرا گروہ معتزلی۔۔۔۔۔ بین المنزلتین جو ہمیشہ منافقین کی کامیاب تجربہ تھے وہ ادھر ادھر کے قائل تھے، یہی موقف مشنری سکولوں میں تعلیم کے بارے میں رہا ہے۔

دوسری مثال میں جب پاکستان کے دور دراز علاقوں میں ترقی پسند روشن خیال والوں کی مجالس میں درس دینی دینے جاتے تھے ایک دفعہ لاہور درس دینے گئے، میں آغا علی کے گھر میں قیام تھا مجھے لینے کیلئے ایک جوان آیا میں نے ان سے پوچھا آپ کی پڑھائی کس درجہ پر پہنچی ہے تو اس نے کہا اقتصاد میں ایم اے ایل ایل بی

.....

کورونا اور یا جوج و ما جوج

اتحاد:-

آج شہباز ملک کے وزیراعظم کو اپنی۔۔۔ پیش کرتے ہوئے اپنے شریف خاندان کے ہسپتال پیش کر رہے ہیں۔ انھوں نے جو دولت ملک سے لوٹی اور انتہائی بے رحمی سے لوٹی یہ اسکا عشرعیش بھی نہیں ہوگا۔ پھر بھی اس بہانے سے کسی اور کمائی کا ذریعہ بنانا چاہتے ہونگے اور ساتھ ہی اپنی عوام دوستی کا بھی اشتہار دینا چاہتے

ہونگے۔

اتحاد:-

[illegible]

کرونا کا نطفہ حرام سے بنتا ہے

حرام کسے کہتے ہیں۔ کتاب مفردات راغب ص ۱۲۸ پر آیا ہے حرام الممنوع منہ۔ یہ اقسام کا حامل ہوتا

۷

۱۔ اللہ نے بطور تسخیری اس تک پہنچنے سے منع کیا ہے، از خود مسخر کیا ہے۔

۲۔ قہر و غلبہ کے ذریعے منع کیا ہے۔

۳۔ عقل نے اس تک جانے سے منع کیا ہے۔

- ۴۔ دین نے منع کیا ہے۔
- ۵۔ حکومت جس کو رعایا نے ملک چلانے کیلئے اختیار دیا ہے اور اس سے منع کیا ہے۔
- ۶۔ اطباء نے منع کیا ہے۔
- ۷۔ ظالم جابر حکومتوں نے منع کیا ہے۔
- بطور تسخیری منع کرنے کی مثال جہان موسیٰ کو دیگر عورتوں کا دودھ دینے سے منع کیا ہے قصص ۲، انبیاء ۹۵، مائدہ ۲۶، مشرکین کیلئے جنت حرام ہے مائدہ ۱۷۲، اعراف ۵۰۔

حرمت تشریعی

- ۱۔ ذات الشیء خود حرام اسل الحرام مائدہ ۳، مرداد، خون، گوشت خنزیر، بغیر نام اللہ کے مذبوحات، منحققہ، موقوفہ، بتوں کے نام ذبح کرنا حرام ہے۔
- ۲۔ رباء خوری ۳۔ مال یتیم ۴۔ سرقت، ۵۔ ناپ تول میں گڑ بڑ کرنا ۶۔ تدلیس

- ۷۔ اجرت زناء ۸۔ اشاعة فشاء ۹۔ حرمت امتحانی از مائشی وقتی ۱۰۔ حرمت شکاری احرام حج

۱۱۔ شکار پرند حرام

محبیب الرحمن شامی صحافی نے کرونا چین میں پھیلنے کی وجہ حرام خوری بتایا ہے۔ اس وقت عالم اسلام سے کتنے نوجوان روزگار پڑھائی کے لئے وہاں جاتے ہیں۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے جو علماء مجتہدین روزگار کیلئے یا پڑھائی کیلئے ارتکاب محرمات کے فتاویٰ صادر کر کے کماتے ہیں کیا وہ کمائی حلال ہے یا یہ بھی حرام ہے۔

نیک کردار ذوات۔

قرآن تارخ اشخاص نہیں تارخ اقدار ہے اللہ سبحنہ نے تارخ گزشتہ گان ذکر کرتے وقت سواء چند ذوات کے جتنے قصص بیان کیا ہے چاہے نیک کردار والے ہو یا بد کردار والے ہونا مذکر نہیں کیا جہاں جہاں برے کردار کا ذکر آیا ہے ان کا نام ذکر نہیں کیا ہے بلکہ صفت والے کا ذکر کیا ہے۔

۱۔ نوح کے بیٹے کا ذکر نہیں۔

۲۔ ابراہیم کے دور کے بادشاہ کا ذکر نہیں۔

۳۔ موسیٰ کے دور کے طاغی کا نام دیا۔

۴۔ اس عالم دین کا نام نہیں دیا جو دنیا کی خاطر دین سے خارج ہو گئے۔

۵۔ اصحاب کھف والوں کا نام نہیں دیا۔

۶۔ اس درخت کا نام دیا جسے ادم نے تناول کیا

۱۔ اصحاب کھف کا ذکر کرتے وقت فرمایا انہم فنیۃ آمنو برہم۔ کچھ جوان تھے جنہوں نے ملک میں بڑھتی ہوئی بے دینی سے تنگ آ کر خود کو ناتواں پرکار غاروں میں پناہ لینے گئے تھے۔ اللہ سبحانہ نے ان کے اخلاص نیت اور بے بسی دونوں کے تناظر میں اس پر اپنی رحمت نازل فرمائی لیکن ان کا نام نہیں بتایا تاکہ یہ قضیہ شخصیت ذاتی صلاحیت کا مسئلہ نہ بنے۔

۲۔ عبدالصالح۔ حضرت موسیٰ نے تصور کیا مجھ سے زیادہ۔۔۔ مین کوئی عالم نہیں ان کو حکم دیا فلاں دریا کے کنارے پر ایک ہمارا بندہ ہے وہ آپ سے بھی زیادہ عالم ہے۔ اللہ نے اس کا نام نہیں بتایا، لوگوں نے اپنی طرف سے کہانیاں بنانے کیلئے اس کا نام خضر رکھا ہے جو کا کوئی وجود نہیں ہے۔ کثیر جعلی خود ساختہ عبادات غیبیات اذکار معجزات ان سے استناد کر کے فضاء اسلام کو آلودہ، خرافات عملات کیا ہے۔

۳۔ ذوالقرنین یعنی صاحب دہ سنگ۔ ہر چیز سبب کے پیش جاتے تھے، اسباب سے کام لیتے تھے، ان کا نام بھی نہیں بتایا ہے اور تنہا فاتح سببا کہا ہے، حتیٰ لشکر یا جو دما جوج مفسد فی الارخ تھے، آج عالم کو یا جو دما جوج کرونا کا حملہ ہے۔ ملک میں بہت اونچے بڑے ڈاکٹر اس سے نمٹنے کیلئے کانفرنسین کر رہے ہیں لیکن ایسی کوئی خبر نہیں آئی۔ ملک کے سربراہ خود پولیس فوج حرب مخالف دونوں کی قینچی سے عوام کو کاٹ رہے ہیں۔

کرونا اور کذب

مقائیس لغت ج ۲ ص ۴۳۸، کذب ”ک۔ ذ۔ ب“ کی اصل یدل علی خلاف صدق ہے۔ کتاب قاموس قرآن مغانی ص ۴۰۱ پر کذب کے چھ مصادیق ہیں کذب علی اللہ، القذف، الرد، النفاق۔ ۱۔ کذب النفاق۔

بقرہ ۱۰۱- کذب علی اللہ زمر ۶۰ ، ۳- کذب القذف نورے،

۴- کذب خلف سورہ واقعہ ۲- ۵- کذب جود نجم ۱۱، ۶- تکذیب نجم ۹-

کذب خلاف واقعہ کو کہتے ہیں، اگر قول خلاف واقعہ ہو تو کذب خبری کہتے ہیں اور اگر مطابق واقعہ ہو اور متکلم دل سے تسلیم نہیں کرتا تو اسے نفاق کہتے ہیں۔ اور اگر اسے جائز سمجھتا ہو تو اسے تقیہ کہتے ہیں اگر لفظ بدل کر بولے تو اسے توریہ کہتے ہیں۔

اگر خود اس چیز میں تبدیل کر کے یکمکل وغیرہ سے کرے تو اسے سحر کہتے ہیں۔

دین کی تعریف کیا ہے

سب سے پہلے انسان کی نظر اور تصور میں جو سوال آتا ہے خضوع دینی اور خضوع لادینی میں کیا فرق ہے خضوع دینی میں تقدیس و تکریم پایا جاتا ہے جو دیگر خضوعات میں نہیں پایا جاتا ہے ہم میں سے ہر ایک شرافت، آزاد، کرامت کی تقدیس کرتے ہیں تمام اعلیٰ معارف انسانی کی تقدیس کرتے ہیں اور جھک جاتا ہے۔ خضوع لادینی جیسے انسان سورج، چاند، کائناتی نظام کے سامنے خاضع ہے نہ اس نظام کو توڑ سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔

دین:-

تاریخ و بآء کتب اخبار مجلات میں آیا ہے ۱۸ ہجری کو عرب شام فلسطین میں آیا تھا اس کے بعد برطانیہ یورپ امریکا میں طاعون آیا تھا کرونا کے بارے میں بھی آئے گا پہلے چین میں پھر ایران وغیرہ آخر میں پاکستان میں انگریزی مہینے فروری ۲۰۲۰ میں بہت سی اموات ہوئیں، کسی کے بارے میں آیا ہے چوہے کی وجہ سے پھیلا، کسی نے کہا چمگاڈ سے کیونکہ کرونا مولود از مادہ ہے اور مادہ دائم التغیر ہوتا ہے سوال ہوتا ہے دین کو لگنے والی و بآء کب آئی۔ تھی ہر ایک و بآء کی تاریخ ہوگی دین کو بھی مختلف ادوار تاریخی میں و بآء لگی ہیں یہ و بآئیں اسلامی تاریخ کے حساب سے کب لگی تھی، دین کو لگنے والی و بآؤں میں سے پہلی و بآء احادیث ہے۔ احادیث تیسری صدی میں پیدا ہوئی جیسا کہ اسکی پہلی کتاب جامع بخاری ہے۔ محمد بن اسماعیل کی وفات ۲۵۶ھ کو پہلے احادیث کو بحران لاحق ہوا کیونکہ نبی کریم کی تدوین احادیث کی ممانعت کی وجہ سے کسی کی ہمت نہیں تھی وہ احادیث جمع کرتا۔ اسی طرح ابو حنیفہ کو احادیث کے بحران لاحق تھے اس لئے انھوں نے واضح الفاظ میں کہا اگر حدیث رسول اللہ سے یا

اصحاب سے نہیں ملی تو میں اپنی رائے استعمال کرونگا۔ ابوحنیفہ پہلے مفتی تھے جو اپنی رائے پر عمل کرتے تھے تھے گرچہ امام مالک کو حدیث پر عمل کرنے والا گردانا جاتا تھا، انکی جمع کردہ احادیث قیل وقال اہل مدینہ پر مشتمل ہے یہ ساری مراسلات بے سند ہیں۔ لہذا یہ بات واضح ہے حدیث کی جائے پیدائش سمرقند و بخارا ہے۔ سنہ پیدائش تیسری کے آغاز سے شروع ہوئی اس میں رضا کارانہ احادیث جمع کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ جو چیز مخلوق کی پیدا کردہ ہو اس میں مادی فوائد کا عنصر مادہ ہوتا ہے وہ زور شور جھوٹ دھوکہ دھمکی ڈنڈے سے چلائی جاتی ہے۔ لہذا حدیث کیسے پھیلی ہے تو ذرا آج کے دور میں دور میں کورونا کا نام کیسے متعارف ہوا دونوں ایک طریقہ نے ذریعہ سے ہی پیدا ہے وہ ابلاغ عامہ فرق حدیث جمع کے لیے انعام دینا و اخوت تھے کورونا کے لیے خوف و خطر

کرونا اور دین:-

دین کا خالق اللہ ہے، امام خمینی، نصیر الدین طوسی، ابوحنیفہ، امام شافعی، مالکی، حنبلی امام صادق نہیں ہیں کیونکہ دین کو ان لوگوں نے نہیں بنایا ہے حتیٰ مبعوث برسالت ہونے سے پہلے۔۔۔۔ دین کو جس طرح عرب سمجھتے تھے وہی سمجھتے تھے۔ محمد تو نہیں جانتے لیکن بقول نصر۔۔۔۔ دین کو قرآن کی بجائے قیل وقال شعر ادب کی کتابوں سے لینے کا نتیجہ ہوتا ہے چنانچہ ”وامسحو بروسکم“ کی باء بروسکم کا معنی بعض نے کہا ہے، یہ کس نے کہا ہے؟ کہتے ہیں یہ امام شافعی نے کہا ہے۔ یہ بات بنیاد سے غلط ہے۔ امام شافعی عربی نژاد ہونے کی وجہ سے کہتے ہیں تو امام شافعی اور دیگر عربوں میں کوئی فرق نہیں، امام شافعی لغوی نہیں تھے، امام شافعی فقہی حدیثی اصولی تھے۔

کرونا اور دین:-

کرونا شناسی اور کرونا گریزی کے بارے میں دین کا کیا موقف اور نظریہ ہے چونکہ اس وقت ہمارے ملک میں خالص دین نایاب ہے۔ دین شناسی کے لئے ہمیں مذاہب شناسی میں غوطہ زن ہونا ضروری ہے کہ وہ دین کی کیا تفسیر تشریح کرتے ہیں۔ مذاہب میں دین شناسی پر پابندی ہے، مذہب دین شناسی والے کو اپنے مذہب کے علاوہ جو بھی ہو کولا مذہب کہتے ہیں اسے کرونا ہی سمجھتے ہیں۔ اگر ایسے مذہب والے اس دیکھیں تو اس کو مرتد باغی عنصر مشکوک اور اس کے لئے لاک ڈاؤن کی ضرورت پر زور دیتے ہیں لیکن عند تحقیق و تحلیل دین

شناسی کے لے دو ہی ذریعے ہیں خود اپنے آپ کو مذہب سے ہٹ کر دین کو سمجھنے کا راستہ تلاش کرین حتیٰ انہی مذاہب والے سے پوچھیں ہمارے ہاں جو متعدد مذاہب پائے جانے کی وجہ ہے ایسا کیوں ہیں اسکی کیا وجوہات ہیں۔ چنانچہ اکثر و بیشتر اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں مذاہب دین شناسی کی کاوشوں سے ہی پیدا ہوا ہے کیونکہ دین شناسی کے چار مصادر بتائے قرآن و سنت، عقل، اجماع ہیں، ان چار مصادر میں غوطہ لگانے والے مذہب بنتے ہیں کہتے ہیں ہم نے دین کو یہ سمجھا ہے، دین انہی نبی کے اہلبیت سے سنا ہے دین کا خلاصہ ذکر اہلبیت یا داہلبیت ہے۔ دوسرے کہتے ہیں ہم نے دین کو اصحاب سے لیا ہے، کیوں اصحاب سے لیا ہے؟ جواب ندارد۔ بعض کہتے ہیں ہم نے دین کو مفرق امت مسلمہ مجتہدین سے لیا ہے جو مختلف رائے دیتے ہیں۔ تو اس نے سوال ہوتا ہے آپ اصل دین بتائیں، سب سے پہلے اس دین کو کس نے پیش کیا ہے؟ جواب واضح اور ایک ہے دین کو محمدؐ نے پیش کیا ہے اور انہی سے لیا ہے۔

دین کرونا کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ یہاں چندین سوالات ابھرتے اٹھتے ہیں ہر ایک سوال کا جواب الگ ہے۔ کرونا کیا ہے اس کی حقیقت کیا ہے اس کی جواب تفصیلی نہیں، اجمالی ممکن ہے سانپ عقرب بچھو، لومڑی شیر کتا خنزیر کھانے سے بنتے ہیں۔ جیسا سلونی والوں کا کہنا ہے علی سب جانتا ہے۔ سائنس والوں کا کہنا ہے سائنس کے سامنے سب کچھ واضح ہے اب کوئی چیز ان سے چھپی نہیں ہے۔ لیکن کرونا کی دوا کب آئے گی جواب میں کہتے ہیں کچھ پتہ نہیں، ایک دو سال لگ سکتے ہیں یہیں سے دین کہتا ہے کرونا والے شاید منافق ہیں۔ دنیا میں کوئی گزرا ہے نہ آئندہ گزرے گا جو دنیا کی ہر چیز جانتا ہو موسیٰ اول العزم بہت بے مسائل نہیں جانتے تھے نبی سلیمان کو ملکہ سباء کی حکومت کا علم نہیں تھا ﴿إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ... نمل۔ ۲۳﴾ داؤد کو ان دو مدعی کا علم نہیں تھا اللہ نے قرآن میں ایک فہرست دی۔ لہذا نبی کریمؐ نے فرمایا میں تم جیسا بشر ہوں فرق صرف وحی میں ہے وحی میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

کرونا اور دین:-

کرونا اور دین میں کیا رشتہ کیا ربط ہے واضح کرنے کی ضرورت ہے کرونا جسم انسان کو جان سے مارنے والے جراثیم ہے جو ایک سے دوسرے میں سرایت کرتا ہے جبکہ دین کو بھی ایسی بہت جیسی جراثیم عرصوں لگے ہوئے ہیں چونکہ دین خود اللہ کی حفاظت اور صیانت میں ہے اس لیے وہ زندہ ہے لیکن اس کی افادیت مفقود ہے

[illegible]

عالم اسلام میں مثل بیکٹیریا پیداوار میں سے ایک اجتہاد ہے، تاریخ اجتہاد میں آیا ہے کثرت اجتہادات نے اختلافات میں اضافہ کرنے کا کردار ادا کیا، یہاں تک ہر آئے دن امت منتشر پراگندہ ہوتے گئے یہاں تک

حکومت کو مزید اجتہاد کے دروازے بند کرنے پڑے۔ یہ صورت مصر میں دور مملوکی میں پیش آیا حکومت کو باب قضاوت میں مشکلات کا سامنا ہوا تو حکومت حتی الامکان اس کو محدود کرنے کی کوشش کرتے ہوئے صرف چار مجتہدین کی اجازت دی۔ اجتہاد کا دروازہ بند کرنے کا ایک اقدام اپنی جگہ مستحسن تھا تو ان کے بعد آنے والی حکومتوں نے اس کو جاری رکھا ہے۔ ایک عرصہ گزرنے کے بعد نئے تغیرات تبدلات آنے کے بعد ان مسائل کا حل ان چاروں مجتہدین کے فتاویٰ میں نہیں ملا تو انہیں نرمی سے دوبارہ اجتہاد کے دروازے کو کھولنا پڑا، اب نئے تغیرات و تبدلات نے مزید اجتہاد، نئے اجتہادات کا تقاضہ شدت اختیار کیا یہاں تک مصر میں جامع الازہر سے اعلیٰ اسناد لیکر فارغ ہونے والے ہر ایک لیاقت و صلاحیت افتاء رکھتے ہیں، وہ فتویٰ صادر کر سکتے ہیں یہاں سے ہر سال کم از کم سو دو سو مفتی نکلتے ہیں اور ہر ایک فتویٰ صادر کرتے ہیں لہذا مصر میں حصول فتاویٰ چنداں مشکل نہیں ہوتا ہے یہاں تک مصر جامع الازہر والے بیرون مصر بھی فتاویٰ صادر کرنا شروع کیا، ان کے ہاں حصول فتاویٰ آسان ہونے کی وجہ سے دیگر ملکوں میں بھی حکومت اپنی غلط حرکتوں کیلئے فتاویٰ کی ضرورت پڑے تو جامع الازہر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے ملک پاکستان میں ۱۴۳۱ھ میں حکومت کو جمعہ و جماعت اور مساجد بند کرنے کی ضرورت پڑی تو انہوں نے مصر جامع الازہر سے فتاویٰ منگوا یا تھا۔ یہ سلسلہ اجتہاد ابھی تک جاری ہے چونکہ وہ پہلے بند ہو چکا تھا اس لئے کہتے ہیں اجتہاد کا دروازہ بند ہے۔ مصر میں ساتویں صدی کو مصر میں ملوک کی حکومت قائم ہوئی، کثرت مفتیان کی وجہ سے حکومت کو شکایت کا سامنا کرنا پڑا یہاں سے انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ کثرت مفتیان کا سلسلہ بند کرنا جبروری ہے تو پہلے مرحلے میں انہوں نے چھوٹے مفتیان کو بند کیا اور آخر میں صرف چار مجتہدین کی اجازت دے کر باقی تمام پر پابندی لگائی۔ غیر محدود فتاویٰ کے شر سے نجات ملی یہ پابندی حکومت کے فائدے میں گئی تو سلسلہ جاری رکھا یہاں تک اٹھارہویں صدی کو جب فرانس اور برطانیہ نے مصر پر قبضہ کیا تو انہیں اسلام کا رخ بدلنے کی ضرورت پڑی تو انہوں نے اجتہاد و تجدید کی تحریک چلائی۔ بد قسمتی سے اس کے معنی لغوی اور اصطلاحی خود مخدوش ہیں اس پر ایک اور خطرناک مخدوش اضافہ ہو گیا مثلاً امامیہ کہتے ہیں ہر دور میں دنیا میں ایک امام ہوتا ہے لیکن امام اگر غائب ہو جائے کہیں چلا گیا تحت سراء ہو گیا اس کا کوئی پتہ نہیں۔ ہر ایک جس میں مختصر سی صلاحیت پائی جاتی ہے وہ دعویٰ نائب امام کر سکتا ہے، اپنی ضرورت کی حدود میں ایک انتخاب کرتے ہیں۔

دین اور کرونا:-

جس طرح جسم انسان کو لگنے والی مرض کرونا کی اقسام ہیں، بتایا جاتا ہے وائرس ایک جنس ہے اور اسکے انواع ہیں ان میں سے ایک کا نام کوڈ ۱۹ ہے۔ دین کے لیے بھی وائرس ہے یہ جنس ہے اور اسکی انواع ہیں۔ یہاں دین کو لگنے والے وائرس کی انواع کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے۔

- ۱۔ حدیث ہے ۲۔ اجماع ہے ۳۔ قیاس ہے ۴۔ شہرت ۵۔ اجتہاد
- ۶۔ تجدید ۷۔ ترقی ہے ۸۔ فرقے ہیں ۹۔ سیکولرازم ۱۰۔ قومیت گرائی
- ۱۱۔ اصحاب پرستی ۱۲۔ تقلید گرائی ۱۳۔ اعلاء پرستی ۱۴۔ رسومات ۱۵۔ آباء پرستی
- ۱۶۔ تعیش ۱۷۔ عزاداری ۱۸۔ نظام کرائی ۱۹۔ احزاب دینی
- ۲۰۔ موالیہ ۲۱۔ مراسم و فیات ۲۲۔ خروج نسواں

کرونا اور دین:-

کرونا کے بارے میں دوزاویے سے بات کرنے کی ضرورت ہے کرونا جو انسانوں کو عارض ہوتا ہے اس کو رونا زدہ مریض کہتے ہیں ایک مرض کا نام ہے اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک مہلک بیماری ہے نقصان دہ کم ہے، یہ حکمرانوں ذرائع ابلاغ والوں کیلئے فائدہ مند ہے ان کو نقصان کم ہے۔ ہماری حکومت چونکہ سیکولر ہے اس لئے ان کو کرونا سے زیادہ دین خطرناک و مہلک چیز لگتی ہے۔ دین اس بیماری کے بارے میں دوزاویہ رکھتے ہیں اس کی دوا کے بارے میں فرقہ حروفی صوفیوں کا کہنا ہوا ہے جبکہ حکومت کا کہنا ہے نمازیوں سے دور رہنا ہے۔ اس کا دواء اس مریض سے تعلقات ختم کرنا ہے یا اجتماعی دعاء تو بہ کرنی ہے یہ ایک زاویہ ہے۔ دوسرا کیا یہ وباء اللہ کی طرف سے عذاب ہے؟ یا بڑی طاقتوں کی طرف سے عذاب ہے؟ اختلاف ہے۔ کرونا انسانوں کو لگنے سے ہزار سال پہلے دین کو لگے تھے لیکن وہاں کوئی خوف و ہراس کی کوئی فضا قائم نہیں ہوتے تھے انہوں نے آرام سکون بغیر کسی فاصلے سے کرونا پھیلانے تھے نوبت یہاں تک پہنچی ہے اب دین کو لگنے والے کرونا کو کسی قسم کی ویکسین موثر نہیں ہو سکتی ہے یہاں تک لوگ سوچتا بھی نہیں ہے بلکہ خود کی نسبت کرونا دین اور الحاد دین اس کے راہ میں اس کے مخالفین سے کٹنے مرنے کو باعث فخر و ثواب سمجھتے ہیں دین کو لگنے والے کرونا پھیلانے میں عجیب حکمت عملی اپنایا ہے دین کو لگنے والی کو مختلف ناموں سے چلایا ہے اس کے چند اہم چلتے نام یہ ہیں

- ۱۔ اجتہاد یعنی بلا اسناد حکم صادر کرنا
 - ۲۔ تقلید
 - ۳۔ مذہب اہلبیت سے لینے کی بجائے محمد کی بجائے لینا ہے۔
 - ۴۔ محمد کی بجائے مذہب اصحاب سے حکم قرآن جیسا ہے
 - ۵۔ نابالغوں سے لینا ہے
 - ۵۔ امام غائب و حاضر کے وکلاء مجتہدین مردہ زندہ سے لیا
 - ۷۔ اجتہاد و تقلید مقتدی حکم کے بارے میں سوال کرنے کا حق نہیں رکھتے
 - ۸۔ مذہب اصحاب
 - ۹۔ اصحاب آیات توبہ منافقین احزاب تحریم و بطلان کے باوجود سب عادل ہیں
 - ۱۰۔ اختراع امام مہدی نادیدہ و ناشیدہ مثل امام حاضر قیادت بہت کرتے ہیں
- کتب اربعہ کے رواۃ میں اکثر و بیشتر مجہول ضعیف مردود بلکہ بعض ملعون زنادقہ پائے جاتے ہیں جن کو عدول صالح کہا جاتا ہے۔ وہ ابابکر، عمر و عثمان کے ایمان کے عشر عشر کے حامل بھی نہیں تھے۔ جس طرح کرونا یہاں کے مریضوں میں شامل ہو کر آیا اس طرح مذاہب بھی اہل دین کی صفوں میں شامل ہو کر آتے ہیں۔
- کرونا اور دین:-
- خود تمام لذائذ مادی جنسی اخلاق فاسدہ میں استغراق کے علاوہ ان کے تشدد و استعماریت استبدادیت سے حکمرانی سے تنگ آ کر رعایا نے ایک ہمہ گیر انقلاب انسانیت کو تہدید کرنے والے کرونا نے کلیسا کو کلیسا میں بند کیا ہے۔ یہاں سے دو صورت نے جنم دیا ایک دین سے نفرت و عداوت اور دوسری معاشرے میں فوضوی افراتفری سے نفرت و کراہت راہ نجات کی تلاش انسان دین جدید و جہت کانت کی جال میں پھنس گئی اس دین جدید نے انسان کو ایک انسان وحشی شقی انسان بنایا ہے۔ قرآن نے اسے حیوان سے بدتر قرار دیا ہے۔ یہی انسان جنگی وحشی ہوتا ہے خود یورپ فرانس مین ہٹلر نابلیوں اور برطانیہ اور عصر معاصر مین ابو غریب وغیرہ میں عراق افغانستان، آسٹریلیا، اندلس میں دیکھا ہے
- کرونا اور دین:-

یہاں چند سوالات ہیں

- ۱۔ آیا دین میں کرونا کو روکنے کا کوئی بندوبست ہوا ہے یا یہاں بھی مغرب کے عباقر سائنسی کی طرف رجوع کرنا پڑا ہے۔ عراق میں کیمونسٹ اقتدار کے دور میں کہتے تھے اللہ نے جزیرہ عرب کے لئے کوئی پنکھا، اینر کنڈیشن، فرج، بجلی گھر لگایا ہے اس دین کا کیا فائدہ ہے۔
- ۲۔ کیا دین کسی کے لئے کرونا بن سکتا ہے کہ اس پر لاک ڈاؤن کریں۔
- ۳۔ آیا خود کو کرونا لگ سکتا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ مغرب خود دین کو لگا کر قرطینہ میں بند کریں۔
- کرونا اور دین:-

یہ تو واضح ہو گیا کہ کرونا جسم انسان کا دشمن ہے یہ لگنے کے بعد انسان کو جلد ہی مار دیتا ہے کہا دین کو مارنے والا بھی کوئی کرونا ہوتا ہے کہ وہ کرونا لگنے کے بعد دین ختم ہو جائیں ہاں دین کو مارنے والے بہت سے کرونا میدان جنگ میں اتر چکے ہیں جس طرح افغانستان عراق میں غیر مسلم افواج کا قبضہ ہوا ہے دین کا بھی قبضہ لیکن دین ایک کثیر الجہت حقائق میں سے ہے وہ مرتا نہیں پر اپنی کارکردگی چھوڑتا ہے یعنی غیر فعال ہو جاتا ہے دین کو تو نبی کریم کے بعد زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا لگ گیا تھا سوال دین کو لگنے والے کرونا کا کیا نام تھا دین کو لگنے والی اقتدار چندیں نام سے متعارف ہوا ہے ذیل میں چند اہم کردار والے کرونا کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ اقتدار نام ہے جس انسان میں یہ جرثومہ اقتدار کُلی یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مالی عیاشی بالادستی وغیرہ کا ہو وہ دین کو بھاگے دیتے ہیں وہ کہتے ہیں تم میرے کام میں رکاوٹ ڈالتے ہو مجھے تمھاری ضرورت نہیں تم ہم سے دور ہو جاؤ اگر تم میری مزاحمت نہیں کرو گے میرے ساتھ تعاون کرو تو بیٹھو ساتھ چلیں گے۔ اگر مزاحمت کریں گے تو مجھے نہیں چاہیے اس لئے حضرت علی نے اقتدار سے کہا ہڈ ماؤ آ جن ولقمہ بعض ہا اکلھا مجھے بھی سیاست حیلہ بہانے سے اقتدار لینا چھیننا آتا ہے لیکن میں خوف اللہ میں نہیں کرتا لیکن اقتدار کے چند چھوٹے چھوٹے بھائی بھی ہیں ایک کا نام عیاشی ہے جس کو لگتا ہے کہتا ہے میں غبن کرنی ہے۔

۲۔ دوسرے کا نام مال ہے تیسرے کا نام شہرت ہے چوتھے کا نام حب نساء ہے پانچویں کا نام اولاد ہے یہ جن کو لگتا ہے اس کا دین بچنا مشکل ہے۔

دین و مادرک مال دین۔

الدین مالدین و ما ادراک مالدین:-

- ۱۔ دین انتخاب زوجہ و شوہر پر استخارہ سے کرنا جیسا کہ مشرکین کرتے تھے۔
- ۲۔ دین مراسم ازدواج اور ہر بڑا کام تاریخ دیکھ کے کرنا جیسا منجمین کہتے ہیں۔
- ۳۔ دین یعنی اللہ بابا کہنے والوں کو صدقات دینا۔
- ۴۔ دین عام جگہوں پر روڈوں پر لنگر لگانا جیسا کہ تحریک انصاف نے شروع کیا۔
- ۵۔ دین یعنی اعیاد منانا جیسا کہ مسیحین کرتے ہیں۔
- ۶۔ دین یعنی عزاداری جیسا کہ جاہلیت میں عورتیں اپنے مردوں کے لئے کرتے تھے۔
- ۷۔ دین یعنی اللہ سے دعا مانگنے کے لئے وسیلہ انتخاب کرنا جیسا کہ بت پرستی والے کرتے ہیں۔

- ۸۔ دین خواتین کو ارث کی جگہ جہیز دینا جیسا کہ عباسی کرتے تھے۔
- ۹۔ دین یعنی قرآن کی جگہ سنت رسول، سنت رسول کی جگہ سنت اہلبیت و اصحاب ان کی جگہ فتاویٰ مفتیان پر عمل کرنا۔

- ۱۰۔ دین یعنی توحید نبوت آخرت کی جگہ آزادی حریت مساوات عدالت معارضہ نقد رکھنا۔
- ۱۱۔ دین یعنی زکوٰۃ کی جگہ خیرات دینا۔

- ۱۲۔ دین یعنی دین کو وقت حالات کے ساتھ سازگار بنانا۔
- ۱۳۔ دین یعنی دین کو وقت حالات کے ساتھ سازگار بنانا۔
- ۱۴۔ عورتوں کو آگے کرنا۔
- ۱۵۔ دین یعنی سود خوری میں آزادی

دینا۔

- ۱۶۔ دین یعنی آنکھ بند کر کے تقلید کرنا۔
- ۱۷۔ دین یعنی دجال کی آمد عیسیٰ کا نزول مہدی کا انتظار کرنا۔

۱۹۔ دین یعنی عربی فارسی

۱۸۔ دین یعنی نذر و نیاز دینا

پڑھنا۔

۲۰۔ دین یعنی خدمت خلق کرنا جس میں مومن و کافر کا فرق نہ رکھنا۔

۲۱۔ دین یعنی دیار کفر الحاد کی شہریت لینا۔ ۲۲۔ کیا دین نہیں علم کے بعد ضرورت

نہیں رہتی

۲۳۔ دین خود علم کی طرف دعوت دیتا ہے۔ ۲۴۔ دین یعنی حب اللہ

۲۵۔ دین یعنی صوم و صلوٰۃ ۲۶۔ دین یعنی جہاد

۲۷۔ دین یعنی عیدیں منانا ۲۸۔ فقراء مساکین کا خیال

۳۰۔ مردوں کے سوئم و چہلم منانا ۳۱۔ تراویح یا شبینہ پڑھنا

۳۲۔ دین یعنی داڑی رکھنا ۳۳۔ دین یعنی ضد الدنیا

۳۴۔ دین یعنی مساوات کا درس دیتا ہے۔

۳۵۔ دین یعنی آزادی، تمھاری مرضی ہے ایمان لائیں نہ لائیں، ہم مجبور نہیں کرتے۔

۳۶۔ دین یعنی عدالت ۳۷۔ دین یعنی کسب حلال

۳۸۔ دین یعنی وسعت قلبی

ہر عنوان کا موضوع ہوتا ہے علم صرف کا موضوع کلمات مستعمل عرب کے صیغہ، مصدر، اسم،

فائل، مفعول وغیرہ جاننا ہے اس کی اصل مادہ اور اصطلاحی مادہ یعنی الصیغہ اس کا موضوع، علم نحو کا

موضوع مرکب کلمات کے اعراب لگانا سیکھنا ہے، فلسفہ کا موضوع حقائق کائنات ہے، طبیعیات کا

موضوع نفس مادہ ہوتا ہے کیمیا کا موضوع مواد مرکبات ہوتا ہے۔

دین کا موضوع کیا؟ دین کس چیز میں بحث کرتا ہے۔

۱۔ دین کا موضوع علم ہے انسان کو کونسا علم حاصل کرنا ہے کونسا نہیں کرتا ہے کہاں کتنا حاصل

کرتا ہے۔

۲۔ دین کا موضوع ترقی ہے کہ انسان کو ترقی کا درس دیتا ہے۔

۳۔ دین انسان کو کام سے بے نیاز کرتا ہے۔

۴۔ دین مفت خوری کی اجازت دیتا ہے۔

۵۔ دین بجلی گیس ٹیکس چوری کی اجازت دیتا ہے۔

۶۔ اپنے مال دولت غیر مسلم ملکوں میں منتقل کرنے کی اجازت دیتا۔

۷۔ دین دھری شہریت کی اجازت دیتا ہے۔

۲۔ دنیا یعنی مشروبات پینا

۱۔ واڑی منڈوانا

۴۔ میک اپ لگانا، شامپو لگانا۔

۳۔ عام ناموس سے آزاد تعلقات قائم کرنا

۶۔ دنیا یعنی ہوٹلوں میں قہوہ خانوں میں

۵۔ سیر سیاحت کرنا

گزارنا

۸۔ حلال حرام جائز ناجائز کا فرق نہ رکھنا

۷۔ دنیا یعنی فلم دیکھنا

۱۰۔ سٹیڈیم جانا

۹۔ گلیوں میں کھیلنا

۱۱۔ جھوٹ سچ میں فرق نہ رکھنا

دین مالدین و ماادراک مالدین:-

دین کہاں ہوتے ہیں؟

دین کس چیز کا نام ہے؟

دین کیا ہے؟

دین انسانی زندگی میں کیا کردار

دین کب پیدا ہوئے ہیں؟ دین کو کس نے پیدا کیا ہے؟

دین ترقی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

رکھتے ہیں دین کونہ ماننے سے کیا فرق پڑتا ہے؟

علم دین کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

دین کے بارے میں علم کیا کہتے ہیں؟

دین کے بارے میں جدید اکتشافات کے علماء

دین، دین مخالفین کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

کیا کہتے ہیں؟ دین کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں وہ ضد علم ہے اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟
کیا دین اور علم یکجا ممکن ہیں؟

ایسے اور بھی بہت سے سوالات منکرین اللہ ملحدین سیکولران منافقین نے چھوڑا ہے لیکن بعض نے ان سوالات کے بارے اظہار خیال کرتے ہوئے کیا لکھا ہے؟ یہ سوالات بعض معاندین، بعض سوفسطائین، فوضوین، جمعیات یہودی کی طرف سے اچھالے، چھوڑے ہوئے سوالات ہیں، یہ استصلاام استفہامی سوالات نہیں ہیں، انہیں جدال احسن کے ذریعے جواب دینا زیادہ مناسب ہوگا۔ علم کس چیز کا نام ہے؟ علم نے دنیا انسانیت کو کیا دیا ہے؟ علم نے انسان کو کہاں پہنچایا ہے؟ علم ویتنام کے پہاڑوں میں نظر آئیں گے، علم ابو غریب، گوانتانامو میں دیکھیں، علم کو افغانستان عراق میں دیکھ سکتے ہیں، علم کو کشمیر میں دیکھ سکتے ہیں، علم کو فلسطین میں دیکھیں، علم لوگوں کو کوٹ کاٹ کر بم بنانے کو کہتے ہیں، علم ناموسوں کو چلتے راستوں سے پکڑ کر زیادتی کو کہتے ہیں یا ہر ایک کے مصدر و مآخذ کو دیکھنا ہوگا۔

کرونا اور دین:-

کرونا شناسی اور کرونا گریزی کرونا خلاصہ کے بارے میں دین کا کیا موقف یا نظریہ ہے؟ یہ سوال و جواب دو حوالے سے مشکل معضل ہے۔

۱۔ دین اللہ اپنی اصلی صورت میں دنیا میں نایاب ہے تو ہم کرونا سے خلاصی کیلئے دین خالص کہاں سے لائیں حتیٰ اپنے ملک کے اداراتی فارم میں صرف اسلام لکھنے کو پر سمجھا جاتا ہے؟

۲۔ اس وقت دین کے ترجمان نمائندگی مذاہب کرتے ہیں، مذاہب خود اپنی جگہ متضاد متضارب ہیں کسی مذہب سے دین اسلام کا اصلی چہرے کے بارے میں پوچھیں غرض اس وقت ہمارے ملک میں خالص دین نایاب ہے۔ دین کی نایابی کی وجہ سے دین مخالفین کے حوصلے ہر آئے دن بڑھتے جاتے ہیں۔ دین شناسی کے لئے ہمیں مذاہب شناسی میں غوطہ زن ہونا بھی خطرہ لگتا ہے کہیں وہاں عرق نہ ہو جائیں وہ دین کی تفسیر تشریح کرتے ہمیں اپنے مذہب نہ لے جائیں۔ مذاہب میں دین شناسی پر پابندی ہے، مذہب دین شناسی والے کو اپنے مذہب سے باہر والے کو لا مذہب کہتے ہیں اسے کرونا ہی سمجھتے ہیں۔ اگر اسے باہر والا پایا تو اس کو مرتد باغی عنصر نامطلوب، مشکوک خطرناک سمجھتے ہیں، کسی جگہ نمازیوں نے بے نمازیوں پر جرمانہ لگایا، چند دن گزرنے کے

بعد ہر دن جرمانے سے بچنے کیلئے بے نمازیوں کو تنگ کرنا شروع کیا تو لوگ ان سے ڈر کے نماز چھوڑنے لگے تو بے نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو بے نمازیوں نے نماز پر پابندی لگائی۔ جب مساجد مخالفین نے لاک ڈاؤن کے موقع پر مساجد کو لاک کیا اس دوران مندر کھولنے کا اعلان ہوا، اصل میں یہ دین پر پابندی کا عندیہ تھا۔ لاک ڈاؤن کی ضرورت پر زور دیتے ہیں لیکن عند تحقیق تحلیل اصل دین کے حاملوں کا کہنا ہے دین اصل ہے مذہب دین پر پیوند ہے۔

۲۔ خود اپنے آپ کو مذہب سے ہٹ کر دین کو سمجھنے کا راستہ تلاش کرین حتیٰ انہی مذاہب والے سے پوچھیں ہمارے ہاں جو متعدد مذاہب پائے جاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے ایسا کیون ہیں اسکی کیا وجوہات ہیں۔ چنانچہ اکثر و بیشتر اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں مذاہب دین شناسی کی کاوشوں سے ہی پیدا ہوا ہے کیونکہ دین شناسی کے چار مصادر یعنی قرآن و سنت، عقل، اجماع امت بتاتے ہیں۔

مسلمانوں میں کرونا:-

علامہ ابوالحسن ندوی نے ایک کتاب لکھی ہے ”ماذا خسر العالم بالحفاظ المسلمین“، یعنی مسلمانوں کی پستی سے دنیا کو خسارت جبران ناپذیر لاحق ہو اس کی کیا توضیح تشریح تفسیر ہوگی؟ اس کی ایک تفسیر یہ ہو سکتی ہے تمام انسانوں بدون امتیاز استثناء ایک نظام جس میں کسی قسم کی کس کیلئے بھی جانب داری نہ ہو وہ صرف اور صرف اسلام ہے اگر دین اسلام کو نظام اجتماعی کیلئے انتخاب کرتے تو بشریت آج کسی بھی قسم کے طاعون کرونا نہیں لگتے وہ کیسے؟ ہاں وہ اس طرح ہے کہ کرونا جیسا کہ اخبار و جرائد میں آیا ہے حرام گوشت حیوانات حشرات پرندوں سے پھیلا ہے، مسلمان گرچہ ان حیوانات کو خود ذبح کر کے نہیں کھاتے لیکن غیر مسلم ملکوں میں کھاتے ہیں وہ تنہا کھاتے نہیں ہیں بلکہ بہت سی اشیاء میں شامل کرتے ہیں، جس طرح مسلمان ملکوں میں مٹی تیل چونہ وغیرہ غیر حسن شامل کرتے ہیں وہ کھاتے ہیں۔ عرب ممالک، ایران اس میں پیش پیش ہے پاکستان بھی اس وقت پیچھے نہیں ہے اس کے اثرات مسلمان گرچہ ان کو بطور مستقر نہیں کھاتے لیکن ان سے بنی ہوئی چیز آرام سے کھاتے ہیں، اب تو خنزیر سے بنی ہوئی چیزیں شاید بہت عام ہوں گی، ان کے اجزاء کم ہونے سے اس کے اثرات دیر سے ہوتا ہوگا۔ لہذا مسلمانوں کو طاعون کرونا اس لئے لگے ہیں انہوں نے دین کے نام سے دین سے خارج دین کی ممنوعہ مردود چیزوں کو دین پیش کیا ہے سب سے پہلا ان کا عمل قرآن کو کنارے پر لگا کر حدیث کو ہی واحد

مصدر چلایا ہے، یہ کھلا سفید جھوٹ ہے کہ حدیث مسلمانوں کا دوسرا مصدر ہے غلط بیانی ہے کہ حدیث دوسرا مصدر نہیں بلکہ حدیث کل مصدر قرآن بتانا نفاق در نفاق در نفاق ہے۔

دین اور اس کا ڈھانچہ

دین ایک عمارت کی مانند جو چند منزلہ ہے سب سے اوپر کی منزل کی زمین یا بنیاد نچی منزل کی چھت ہے اور نچی منزل کی زمین اس سے نچی منزل کی چھت ہے اور اسی طرح پہلی کی بنیاد زمین ہے۔ درخت اور انسان میں فرق ہے۔ انسان کا مرکز اس کا دماغ ہوتا ہے۔ دماغ کام کرنا چھوڑ دے تو وہ مرجاتا ہے، دماغ کا مسکن سر ہی ہوتا ہے لیکن درخت کھڑا پاؤں پر ہوتا ہے گویا انسان کے پاؤں تنے کی مانند ہیں لیکن اس کا تنا کاٹنے کے بعد یہ باقی رہتا ہے لیکن درخت کاٹنے سے اس کے پتے ختم ہو جاتے ہیں کیونکہ اس کی بنیاد زمین ہے۔ دین کی بنیاد اس کا دماغ ہے اور دماغ کا مسکن سر ہے، انسان کو حیات کے لئے طبیعت سے تعلقات قائم کرنا ہوتے ہیں۔ اس میں جمادات نباتات حیوانات آتے ہیں طبیعت سے بہتر اور کامل استفادہ کیلئے انسانوں سے تعلقات کرنے پڑتے ہیں۔ انسانوں کی تعدی تجاوز سے بچنے کیلئے نظام کا نیاز مند ہوتا ہے خود نیاز کہاں سے ہے؟ کس سے اچھے نظام لینے کے لئے دنیا میں نظاموں کی نمائش لگاتے ہیں۔ یہ نمائش الہ کے عدم وجود کے مفروضے پر مبنی ہے، ان کے نظاموں میں بغیر اتکاء بغیر مصدر مفاد پرستوں کے نظریات سے بنے ہیں۔ اسی لئے ابھی تک حکمران ملنے کے باوجود انسان جنگل کی زندگی گزار رہا ہے۔ انسانوں کے اعمال ہیں، اعمال اپنی جگہ عبادی، عمل اقتصادی، عمل سیاسی، عمل اجتماعی ہیں۔ ۳۔ ایمان اور عمل تنے اور شاخ کی مانند ہیں، یہ اعمال انسان انجام نہیں دے سکتا جب تک انسان کے اندر ان اعمال کی انجام دہی کے واضح محرکات موجود نہ ہوں بطور مثال اعمال عبادی انجام نہیں پاتا جب تک وہ اپنے لئے خالق علیم و قدیر پر یقین جازم نہیں رکھتا، انسان جمع مال نہیں کرتا جب تک اس کو زندہ رہنے کا اطمینان نہ ہو، انسان دوسرے انسان سے تعلقات حسنہ نہیں رکھتا جب تک اسے اس کا فائدہ نہ ہو، سیاست میں حصہ نہیں لیتا جب تک اس کے امورات میں بہتری کو ضروری نہ سمجھیں لہذا اعمال کے ایمانیات ضروری ہیں، ایمانیات اپنی جگہ محتاج دلائل ہیں اور دلائل اپنی جگہ چار قسم کے ہیں۔

۱۔ محسوسات ہیں جو چیزیں حس میں آتی ہیں یہ چیزیں اپنی جگہ حقائق رکھتی ہیں، واقعیت رکھتی ہیں ان کو کس نے خلق کیا ہے۔

۲۔ عقلیات ہیں۔ عقلیات ایک طرف سے حیات کی طرف برگشت کرتی ہیں۔

۳۔ وحی ہے۔ وحی میں بھی غیر وحی کو شامل کر کے پیش کرتے ہیں۔

ایمان اور غیب:-

ہر وہ چیز جو انسان کے مشاہدے میں نہیں آتی ہے اس کی تصدیق بغیر امکان پذیر نہیں وحی اپنی جگہ ثابت ہونے کے بعد وحی کی خبروں پر تصدیق کرنے کو ایمان بغیب کہتے ہیں جو مشاہدات میں نہیں آتا اسکی تصدیق نہیں کر سکتے۔ کلمہ ایمان میں عنصر غیب پایا جاتا ہے لہذا اللہ پر ایمان غیب ہے، اگر اللہ ہمیں خبر نہ دیتے تو ہم کسی چیز جو اس کے ایک ہے وہ ملائکہ۔۔۔۔۔ اللہ کی طرف سے ہیں، نبی اللہ کی طرف سے آیا ہے یہ غیب ہے۔

۱۔ دین کی ایک تعریف لغت سے کرنی ہے کیونکہ کلمہ دین عربی ہے۔ دین کی تعریف عرف عام یا اصطلاح عامۃ الناس میں کرتے ہیں۔ دین اسلام وہ دین نہیں جو انسانی اذہان کی اختلاق ہو۔ انسانوں کی طرف برگشت دینے والوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے۔ انھوں نے دین کو اللہ کی کتاب قرآن سے نہیں لیا بلکہ تیسری صدی کے مولود ”احادیث“ سے یا متقدمین سے لیا ہے غرض دین کو دین کی کتاب قرآن جو اللہ نے بھیجی سے نہیں لیا بلکہ بازاروں، کاروان سرائے، راہ گیروں، مجہول الحالوں، مشکوک راویوں سے لیا ہے۔ مشکوک تصانیف سے لیا ہے۔ گویا اس وقت جو دین مسلمانوں کے پاس ہے وہ انھوں نے لٹڈے بازار یہ آتش بازی کی دکانوں سے لیا ہے لہذا اس میں کسی قسم کے انسان سازی معاشرہ سازی کے کردار سے فائدہ ہے۔ گویا کاغذی پھولوں سے خوشبو نہیں آتی، پلاسٹک کے پستول یا رائفل سے ڈاکہ ڈالنے والے ڈاکو نہیں ڈرتے ہیں۔ دین اللہ سے نہیں مخلوق سے لیا ہے تاکہ دین پر عمل نہ ہو جائے قصہ کہانیوں سے شب بیداری کرنی ہے اور اس کی افادیت دیکھنے کے بعد دنیا کے الحاد کی میل و رجحان ہو جائے ملحدین کے خلاف ہمیں حوصلے جرات متحرک ہو یا خود مدعیان دیں۔ اس میں قیل وقال سے بھری ہیں، بعض نے خشوع بندگی کا مظاہر بعض نے خاص نفلیات، بعض نے معرفت بعض نے اخلاق بعض نے جنگ و جہاد بعض نے خدمت خلق بعض نے دنیا سے گریزی بعض کھانسی زکام دروالم کے اور ادعویات بنائے ہیں بعض نے صرف روزہ بعض نے صرف نماز، بعض نے صرف محبت بتایا گویا بقول عمر سعد لشکر اشتیاء سے کہا سب مل کر امام حسین پر حملہ کریں اور انھیں ٹکڑا ٹکڑا کریں۔ بقول ملا نصیر الدین سب نے ملکر دین کو ایک جامع کامل نظام حیات پیش کرنے سے گریز کیا ہے۔ اسکی

مثال یون دی جاسکتی ہے ایک شخص نے ایک عام فائدہ والا آلہ اختراع کیا پھر لوگوں سے کہا دیکھو میں نے یہ آپ سب کیلئے بنایا ہے آپ اس کا نام بتائیں کسی نے۔۔۔۔۔ اس کا نام مولوی سے پوچھا کیا ہونا چاہیے۔

۲۔ دین اہل ادیان کے نزدیک کیا مفہوم رکھتا ہے دین کے بارے میں دنیائے الحاد کیا تصور پیش کرتا ہے دین کے بارے میں علماء دانشوران فلاسفہ کیا پیش کرتے ہیں دین کے بارے میں اہل سیاست اقتصاد نے کیا تصور پیش کرتا ہے کرونا اور دین اس بارے میں دوسرا موضوع دین ہے دین کا پہلا تصور کیا ہے علامہ محمد عبداللہ دراز اپنی کتاب الدین ص ۴۴ پر لکھتے ہیں دنیائے غرب کے علماء میں سے بعض نے دین کی تصور سب سے اعلیٰ تصور پیش کیا ہے اور بعض نے سب سے گرا ہوا دین کو عقل اور علم کے دائرے سے اور علم سے نکال کر پیش کیا ہے جس نے سب سے اعلیٰ تصور پیش کیا ہے اس نے کہا ہے دین ایک ایسی قوت پر ایمان لائیں جس کا انتہائی تصور زمان و مکان کی حدود سے نکل کر یا بالاتر ہو یا مافوق ایک قوت پر ایمان لانے کو دین کہتا ہے علامہ دراز عبداللہ صاحب نے فرمایا ہے یہ بڑے بڑے فلاسفہ علماء کا نظریہ ہے ان کی یہ تعریف اللہ کے بارے میں مشتبہ مجسمہ آسمان اول میں نزول کی تصور سے بالاتر ہے ایک مشابہ مجسم شکل کی صورت میں پیش کرنے کی تطبیق نہیں ہوتی یہ جو کہتا ہے ہمارا رب آسمان میں ہے ہمارا یہاں موضوع دین کا نیا تعارف نہیں ہے بلکہ اہل دین کے نزدیک سب تصور پیش کریں گے۔ اس کے مقابل میں مارکس ملر نے دین کا یا قوت مافوق کا تعین انتہائی محدود و مزین اندازے میں پیش کیا ہے اس نے کہا ہے دین یعنی جس کا تصور ناممکن ہے اس کا نام دین ہے اس کی یہ تعریف کسی بھی حوالے سے قابل تطبیق نہیں ہے یہ تعریف عقیدہ اور عقل میں فیصلہ پیدا کرتی ہے۔ ملر نے ایک انتہائی محدود و مذیق تصور پیش کیا ہے اس کے مقابل میں علماء اجتماع علماء آثار قدیمہ سالمون رعنک اللہ کے تصور الہی سے نکال کر ایک تعریف کی ہے انہوں نے کہا ہے فکر ادیان تصور دین کو بالکل ذہن سے خارج کرے اس نے کہا ہے مشرق زمین میں کچھ ایسے ادیان ہیں جو دور قائم اجتماعی بشری معاشرے سے لوگوں کی نشست و برکاست ایک دین کا تصور پیش کیا ہے جیسے کنفیوژ متھیوری ہے حقیقت و واقعیت جس پر تمام مورخین ادیان کا اتفاق ہے تاریخ بشریت میں کوئی گروہ یا جماعت نہیں گزری دنیا میں آیا ہوا ان کی زندگی بود و باش میں کوئی دین نہ ہو۔

دین و شرف الدین:-

میں اگر جھوٹ کہوں کہ میں نے پہلے دن سے ہی دین کو اٹھایا ہے تو میرے بعض جاننے والے دوست

احباب اس کی توثیق و تصدیق شاید کریں لیکن خالق و رازق عالم سرافخانی نوا یا وسرایا، خالق شرف الدین، ملک موکل شرف الدین اس کی طرف سے موکل و رقیب و عتید اس کے مخفی کیمرے زمین و فضا منصوب میں ثبت کو کہاں چھپائیں، وجدان و ضمیر خلوت و جلوت کے ثانی و ثالث و رابع و خامس مخافاضی لا تنفخی علیہ الشیء فی السماء و الارض فرمائیں گے آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ بعض مخالفین میری کتابوں داالثقافۃ، امام حسین کی مجالس، امام مہدی کو پکارنے چیخنے والی دعاء ندبہ۔۔۔ والی کتابوں لاکر میرے منہ پر ماریں گے کہ یہ کیا ہے۔ میں نے شیعہ مذہب کے دفاع میں سیمینار، مذاکرے منعقد کئے اور کتب نشر کی ہیں۔ بعض علماء کی تقیاتی بیانات کو بنیاد بنا کر مکتب تشیع اور قرآن کو نشر کیا، قرآن پر سیمینار کئے اعلان کیا شیعہ تحریف قرآن کا مخالف ہے۔ مجھے اپنے ساتھ چلانے والے تنظیمی افراد یہ گراں گذر رہا تھا کہ میں کیوں قرآن کو اٹھا رہا ہوں لیکن یہ بھی حقیقت ہے میں دین کو صرف قرآن اور محمد سمجھتے تھے، علی کو نمونہ محمد سمجھتے تھے، حسین کو مدافع اسلام سمجھتے تھے لہذا نجف میں رمضان قرآن کے نزول سے مناتے، محرم امام حسین کے سیمینار کرتے، امام حسین سے متعلق کتب مجلات حتیٰ فوٹو کاپی جمع کرتے تھے۔ جب بلتستان پہنچے ایک طرف ایام حسین مناتے اور دوسری طرف قیام امام حسین کے خلاف عزاداروں خطیبوں کے خرافات کی نشاندہی کرتے تھے جو انھیں غلات نے سمجھایا خرافات نکلنے کے بعد انھوں نے خفیہ طور سے ارادہ کیا مجھے سبق سکھانا ہے بقول آغاے محسن نجفی ”آپ کو پتہ نہیں چلے گا، جب آپ پر حملہ ہوگا تب پتہ چلے گا تو فائدہ نہیں ہوگا“ اب ہماری سمجھ میں آیا بعض لوگ اتحاد اسلامی کی جو بات کرتے تھے وہ اپنی دولتوں کا ہکوں کی خاطر تھا جبکہ سب و شتم خلفاء کی اساس مذہب تھے۔

میں امام علی کو مستحق جانشینی بلا فصل رسول اللہ سمجھتا تھا لیکن حضرت کی بقاء اسلام کی خاطر اپنے استحقاق کو قربانی کرنے والا سمجھتا تھا چنانچہ میری کراچی آمد کو رنگی کے بعض خوجوں نے مجھ سے آگاہی کے لیے اتحاد مسلمین پر درس دینے کا کہا تو میں نے خطبہ شقشقیہ سے درس اتحاد مسلمین نکالا، ایک پوری رات درس مذاکرہ کیلئے کہا اس کا عنوان اتحاد مسلمین رکھا۔ میں نے عنوان درس کے لئے خطبہ شقشقیہ رکھا جہاں حضرت علی وحدت مصلحت اسلام کے لئے فرمایا ”اسلام کی خاطر چشم پوشی کی ہے“، علی مصلحت کریں لیکن تم کیوں نہیں کرتے۔ تو اس کے جواب میں انھوں نے کہا علی مجبور تھے ہم مجبور نہیں ہیں۔ یہ اسلام فہمی میں اشتباہ سے جنم لینے والا مذہب نہیں بلکہ از روئے ستون پنجم نفاق مقلاص اسدی کا بنایا گیا مذہب تھا۔ ابتداء میں شیعوں کا کفر اور الحاد سے قریب اسلام کا

محافظ سمجھتا تھا کیے بعد دیگر مسائل کو جوڑنے سے ہر دن کشف نقاب ہوتا گیا شیعہ سنی دونوں فرقے باطنیہ کے یمنیں ویسا رہیں۔

دین اسلام:-

محدثین و بعض مسلمین کا خیال و گمان ہے کہ دین اسلام اللہ اور بندے کے درمیان رشتے رابطہ کا کام ہے، جو صوم و صلاۃ یا بعض بے بنیاد شعائر اعیاد و ماتم، مراسم عقد زواج، ولیمہ یا بے اسناد نوافل شبینہ و تراویح میں تمام ہوتا ہے۔ اس کا انسانی زندگی خانوادگی، اجتماعی، اقتصادی، ثقافتی سے کوئی رشتہ رابطہ نہیں ہے بعض دیگر اس سے بھی آگے گداف گوئی کرتے ہوئے کہتے ہیں یہ دین انسان کو بے حس، مایوسی، قہقرائی، کہنہ پرستی، خاموش طبعی کا درس دیتے ہیں۔ یہ انسان کو ترقی تمدن آزادی یا حلم زیستی سے روکتا ہے، یہ دین انسان کو عقائد احکامات شرعیہ و چند رسومات کے قید و بند زندانوں میں جس کرتا ہے۔ تعجب اور حیرت کی بات ہے بعض علماء دانشوران وہی باتوں کو دھراتے ہیں جو دشمنان اسلام کہتے ہیں بعض مسلمان سیکولران یہ بھی کہتے ہیں دین اسلام کی تاریخ پیدائش، مکان پیدائش اور اس کے بانی اور مبتکر کو پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دین تاریخ نشریت کے انتہائی پس ماندہ خرافاتی، گنہگاری دور میں نازل ہوئے تھے، وہ اُس دور کیلئے شاید مناسب ہو وہ کچھ عرصہ کیلئے تھے اب اس کا دور ختم ہو گیا ہے چنانچہ خود مسلمانوں سے ایسی شخصیات نابغہ نکلے ہیں جنہوں نے تجدید دین کا شعار بلند کیا تھا، جھنڈا لہرایا تھا۔ ابھی تو بہت سے ایسے علماء دانشوران نکلے ہیں اور علماء و فقہاء سے مطالبہ کر رہے ہیں اپنے دین میں تجدید و اجتہاد کریں۔ ان تمام قیل و قال سے واضح ہوتا ہے دین اسلام اس دور کیلئے قطعاً سازگار نہیں ہے۔ اس وقت پوری دنیا ایک ہی گاؤں کی شکل بن چکا ہے اب تو انسانوں کو غیب پرستوں سے نکلنا چاہیئے۔

اگر عصر معاصر عصر ترقی و تمدن ہے، یہ ترقی یہ تمدن علم و تحقیق کے مرہون منت ہے۔ اب بشر افکار خرافاتی خزعبلاتی افکار اقوال جنیان کا ہنار کو نہیں مانتا ہے، اگر علماء طبیعت آسمانوں میں موجود ستاروں کے اعداد حاصل کیا، قمر سمندر میں موجود ذخائر کا انکشاف کیا ہے تحقیق انسان عصری کی شناخت ہے تو دین اسلام کے بارے میں بھی تحقیق کریں۔ یہاں سنی سنائی کہانیوں، جینیوں، خرافاتیوں کو مصادر اسلام قرار دیتے ہیں، یہ کنوسی تحقیق ہے اس تحقیق کے مصادر و مآخذ تو زرا بتائیں؟ آج دنیا میں ہر چیز کو مصادر کے ساتھ پیش کرتے ہیں آپ کے اسلام کے بارے تصورات احکامات کے کیا مصادر ہیں؟ کوئی نہ کہے ہم وہی مصادر سے اخذ کرتے ہیں جو مسلمانوں کی لکھی

ہے، آخر میں یہ تو آپ نے سو فیصد سچ بات بتائی ہے کہ آپ نے مسلمانوں سے لئے ہیں لیکن دین اسلام مسلمانوں کا بنایا ہوا دین نہیں، دین اسلام اللہ کا دین ہے دین اسلام کا واحد مصدر ہے وہ قرآن ہے، اس کو لانے والے محمدؐ ہیں۔ محمد کے نبی ہونے کی دلیل قرآن ہے لہذا دین اسلام کے ایک مصدر ایک مبین بیان کرنے والا ہے۔ اس ۲۳ سال زندگی کی راوی مجموع امت ہے اگر کسی مسلمان کے پاس ذرائع آمدن کم ہونے سے وہ قناعت کی زندگی گزاری، وہ کم قیمت کے کپڑے پہنیں، وہ جھونپڑی میں زندگی گزاریں وہ دین نہیں ہوتا ہے، دین کو مسلمان فقیر سے نہیں لینا ہے جس طرح سرمایہ دار سے نہیں لینا ہے۔

دین کے کئی معانی لغوی ہیں۔ عربی زبان کے معانی جاننے کا طریقہ دوسرے زبانوں سے مختلف ہے عربی کلمہ کا ایک مادے کا معنی ہوتا ہے یعنی جن حروف سے یہ کلمہ بنا ہے دوسرا صیغہ کا مدار استعمال کا معانی ہوتا ہے ان کا معنی مادے کے معنی سے کچھ اضافے کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیسرا تعدی بہ حروف کے حساب سے ہوتا ہے۔ دیگر زبانوں کے کلمات کا معانی لغت میں دیکھ کر معلوم کرتے ہیں جبکہ عربی کلمات موارد استعمال دیکھنا معلوم ہوتا ہے دین کے بارے میں کے چند صورتیں بنتی ہیں۔

- ۱۔ جس حروف سے کلمہ بنا ہے جسے معنی مادہ کہتے ہیں۔
- ۲۔ معنی صیغہ ہے، عربی زبان دوسری زبانوں سے مختلف ہے دوسری زبانوں میں صیغہ ہوتا ہی نہیں یا بہت کم ہوتا ہے۔

۳۔ اس کے مادہ خود مفعول طلب کرتے ہیں۔

۴۔ توسط حروف سے معنی بدل جاتا ہے جیسے مفعول بناتے ہیں

لہذا کلمہ دین کو قرآن میں کس معانی میں استعمال کیا ہے دیکھنا ہوگا۔ اس سلسلہ میں بہت سی کتب بنام وجوہ و نظائر قرآن آئی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب نزہۃ الاعین النواظر فی علم الوجوہ والنظار تالیف ابن جوزی ص ۲۴ پر کے دس مصادر بق بیان کئے ہیں۔ اسی طرح ایک اور کتاب کی نشاندہی کرتا ہوں وہ کتاب تعریف دین دفاع دین میں منفرد کتاب ہے اس کے مولف عالم اسلام میں منفرد ہستی تھے اس کتاب کا نام ”الدین“ مولف بزرگوار محمد عبداللہ دراز ہیں۔ انہوں نے جنگ عالمی دوم کے دوران فرانس میں ڈاکٹری کیلئے ”الدستور اخلاقی فی القرآن“ انتخاب کیا تھا ان کی تعریف دین کی کتاب عرصہ دراز سے کتب خانہ میں پڑھی تھی ایک دو

دفعہ نظروں سے گزری تھی، مشکل ہونے کی وجہ سے اسے چھوڑے رکھا تھا، جب میں نے دین و علم میں جنگ کے موضوع پر کتاب لکھنا شروع کی تو اسے تلاش کر کے نکالا اور اس بار بار منت سماجت کی آپ میرے ساتھ میزبانی کا کردار ادا کریں۔ تو کتاب دروازے سے باہر چٹائی پر بیٹھنے کی اجازت دی عالم اسلام میں مغرب سے پڑھ کر خالص آیات قرآن کے ذریعے اسلام سے تن و من دفاع کرنے والا یہ واحد و منفرد شخص تھے۔ بہت سے مغرب سے پڑھ کر واپس آنے والے مغرب کی مذمت کر کے مسلمانوں کو مغرب نواز بناتے دیکھے ہیں جبکہ محمد عبد اللہ دراز اسلام کے حقیقی چہرے قرآن کے ذریعے متعارف کیا، دین اللہ کا دین ہے ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾۔ العمران ۱۹ ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾۔ العمران ۸۵ ﴿جَب دین اللہ کا ہے تو دین شناسی کی کتاب بھی اللہ ہی سے لینی ہوگی، جو کتاب دین اللہ نے بھیجی ہے اس کتاب کا نام خود اس کتاب میں چار نام آئے ہیں، قرآن، کتاب، ذکر، فرقان۔ آئیے دیکھتے ہیں قرآن کی تعریف خود قرآن میں کیا آیا ہے۔

اہل دین کا کہنا ہے کائنات کی ہر چیز حتیٰ درخت پر موجود پتہ بھی اس کے ارادہ و مشیت کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ اللہ کا نازل کردہ عذاب ہے گرچہ ملک کے حکمران، سیاستدان کیلئے یہ جملہ نامفہوم ہی کیوں نہ ہو اما ضد دین والوں کو کہنا ہے سائنس تحقیقات سے ناواقف لوگ بھی کہتے ہیں یہ عذاب ہے۔ لیکن سائنس تحقیقات و کشفیات والوں کا کہنا ہے جیسے بلال عبدالرشید وغیرہ کا کہنا یہ امریکا کی وائرس جنگ ہے۔ عبدالمجید کا کہنا ہے یہ لاک فیمیلز ہے۔ فاؤنڈیشن کی حرکت ہے۔ جبکہ بعض کے جیسے جاطعد حفیظ کے مطابق بل گیٹس کی حرکت ہے۔

دین اور قرآن:-

قرآن نشان نبوت و رسالت حضرت محمد ہے اور امت اسلامیہ کے لئے منہاج حیات بھی ہے، نیز اللہ کی طرف سے نازل ادیان اور انبیاء و رسل کی تاریخ بھی ہے۔ اس تاریخ میں جو حضرت کی تاریخ اور آپ پر ایمان لانے والوں کی تاریخ بھی ہے، آپ پر ایمان لانے والوں کی تاریخ میں ان کی سبقت و جہاد میں سبقت لی ان کا ذکر تاریخ میں آیا ہے لیکن جنہوں نے اس میں تساہل بخل حیلہ بہانہ سازی کی اور نبی کریم کی دل ازاری کی ان کا بھی بیان ہے لہذا اکل من رای۔۔۔ کو حجت ماننے والوں کے سامنے ان کے بارے میں وارد آیات کی ایک

فہرست پیش کرتے ہیں۔

قرآن مصدر قراء ہے جس طرح غفران مصدر غفر ہے اب یہ اسم ہے اس کتاب کا جو حضرت محمدؐ پر نازل ہوا ہے دنیا میں کوئی کتاب آسمانی ہے نہ زمین جس کی تلاوت قرأت ہوتی ہو چونکہ اس کی قرأت ہوتی ہے قرآن کہا ہے اور چونکہ ثبت ہوئی ہے اس وجہ سے اس کو کتاب کہتے ہیں، یہ دو طرف سے حفظ ہوتی ہے قرآن بیک وقت تین عناوین پر مشتمل ہے۔

۱۔ یہ حضرت محمدؐ کی نبوت کہ آپ مبعوث من اللہ ہیں کہ گواہ ہے نیز، یہ آپ کی نبوت دائمی و عالمی ہے اس کی دلیل اور سند ہے یہ سند قول ادعائی تنہا نہیں بلکہ مدلل مبرہن از طریق تحدی و دعوت اتیان مقابل بمثل ہے۔

۲۔ یہ کتاب ہے کتاب اوامر و نواہی جن پر فرامین پر عمل پیرا ہونا ہے۔

۳۔ کتاب کوئی ہے یعنی اس کتاب میں جو احکامات ایمانیات تعلقات ہے وہ فلسفہ کونیات کے مطابق ہے۔ اللہ عالم بالغیب تغابن ۱۸، شعر اوی ۳۱، ۵۷ عالم الغیب ۲۶۔ ”الغیب هو ما لعیب عنک و عن غیرک“ ”واما الذی یغیب عنک ولا یغیب عن غیرک فلا تکن غیباً“ نازا شرق منک مالک“

اگر تمہارا مال چوری ہو جائے وہ مال تم سے غائب ہوگا لیکن خود چور سے غائب نہیں ہوگا، چور خود سے غائب نہیں اور مال کہاں چھپا ہے غائب نہیں جس نے اس چور کو اس پر لگایا ہے اس سے بھی غائب نہیں آپ نہیں جانتے مال کہاں چھپا ہے لیکن چور جانتا ہے جس غیب کو اللہ خلاق سے نفی کرتا ہے وہ سب سے غائب ہے خود اس ذات کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے۔ وہ غیب اللہ کے سواء وہ اس کے مرتضیٰ رسول اجانتے ہیں، جن ۲۶، ۳۷۔ غیب مطلق مخصوص حق سبحانہ۔۔۔۔۔

دین اور قرآن

لہذا قرآن احکامات الہی ہے جو انسانوں پر لاگو کیے ہیں۔ موضوع قرآن جیسا کہ اکثر آیات میں آیا ہے یا ایہا الناس اللہ کو ماننے اور نہ ماننے دونوں کے لئے ہے اور یا ایہا الذین آمنوا یعنی مجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے ہے کہ ایمان لانے کے بعد تم نے کیا کرنا ہے۔

خطابات الہی مثل خطابات قیادت عسکر نہیں کہ آج تم نے یہ کرنا ہے کیا ہوگا لہذا یہاں مخاطبین کو چوں چراں سوال استفسار کی اجازت نہیں ہے اور نہیں بھی ہونا چاہیے اس کا اپنا فلسفہ ہے۔ کیونکہ قائدین اور مخاطبین دونوں ہر ایک مصلحت دوسرے سے متصادم ہو سکتا ہے از لحاظ خلقت دونوں برابر ہے لیکن خطابات اللہ مالک کا مملوک سے خالق کا مخلوق سے خطاب ہے مملوک کی مصالح لملوک زیادہ خالق چاہیے خطابات الہی خطابات صوفی کی مانند بھی نہیں جہاں مرشد مرید سے کہتا ہے یہ کرو۔ خطابات الہی میں بند واللہ سے اس حکم مصدر ماخذ نہیں پوچھ سکتے ہیں کیونکہ وہ مولیٰ مالک ہے اپنے مملوک عبد سے خطاب ہے لیکن مرشدین اور مجتہدین مریدین اور مقلدین انسان ہونے اور دونوں مخلوق اللہ اور مکلف اللہ ہونے میں برابر ہے یہاں مرید مقلدین سے سوال کر سکتا ہے مریدین مجتہدین مقلدین کو یہ حق نہیں دیتے۔ اچھے مقلدین کی تعریف میں لکھتے ہیں مثال دیتے ہیں اس مقلد نے جلتے تنور میں چھلانگ لگائی اس قسم کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ آخر میں جواب دیتے ہیں یہ اسراری ہے تمہاری مرضی جو کرنا ہے کرو۔ ابوحنیفہ نے اپنی فتاویٰ کو مصدر اعلیٰ بنایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لہذا ان کے رسالہ عملیہ میں مصدر احکام نہ آیات قرآن ملیں گے نہ فرمودات رسول ملیں گے۔ اس کو مصطلح سیاسی میں استبداد استکبار کہتے ہیں لیکن خطاب قرآن میں آیا ہے دین میں نبی کریم سے فرمایا آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ جبری نہ کریں۔

قرآن

قرآن کریم من لدن عزیز الحکیم علیم کی طرف سے کرہ سفلی میں رہنے والے مخلوق مکلف سے خطاب ہے یہ خطاب اس کے دیگر خطاب حمادی آسمان سے یا سماء قلعی ایت ویا ارض آفاقی و نخل سے مختلف ہے وہاں خطاب تکوینی ہے مخالفت امکان پذیر نہیں ہے اما انسان مخلوق مکلف ہے ان سے خطاب میں مکلف کو اختیار رد دیا ہے جمادات نباتات سے خطاب مستقیم ہے انسانوں سے خطاب جبرائیل اور محمد و سلم ہے سے کرہ سفلی کے رہنے والوں سے خطاب میں قرآن کا بنیادی مقصد ہے کہ انسانوں سے خطاب حضرت محمد اس کا واسطہ ہیں جس طرح امین وحی جبریل حضرت تک پہنچانے کا واسطہ ہیں۔ قرآنی خطاب انسان من حیث انسان ہے۔ اس انسان میں آدم سے لیکر قیام قیامت تک بسنے والوں سے خطاب میں تمام مومن کافر و منافق ملحد سب شامل ہیں حتیٰ اس میں جن بھی شامل ہیں۔ اس خطاب کا مضمون اوامر و نواہی حق سبحانہ ہے لیکن خود اوامر و نواہی اپنی جگہ درجات و

مراتب کے حامل ہیں۔ اوامر و نواہی ایمانی خالق کا نیت پر ایمان لائیں اس کا نکار اور اس کا شریک نہ بنائیں، میری عبادت کریں، میرے ہر حکم امر اور نہی کا امتثال کریں خود جیسے مخلوقات پر ظلم و تعدی نہ کریں۔ یہ اطاعت کیوں اور کس لئے ہیں اس کی تمام شقوق شکوک شبہات کا ہر پہلو سے سوالات اور جوابات دیئے ہیں۔

قرآن سب کیلئے نہیں بلکہ ان کے لئے ہے جن سے خطاب کیا ہے۔ یہی ہماری دلیل ہے کہ قرآن انسان کیلئے ہے کیونکہ قرآن میں یا ایہا الناس، یا ایہا الانسان یا ایہا الذین امنوز یادہ آیا ہے۔

۱۔ قرآن میں اتنی آیات میں تمام انسانوں سے خطاب کیا ہے فرمایا یا ایہا الناس کہا۔

۲۔ قرآن کا کافرین سے خطاب ہے یا ایہا الکافرین

۳۔ عام مومنین سے خطاب ہے

قرآن میں آیات متشابہات نہیں اصل قرآن محکمت ہے بعض آیات کے بعض کی بنسبت بعض پہلو متشابہات ہے جس طرح بعض آیات متشابہات بعض کی بنسبت محکمت ہیں۔ متشابہات بہت کم ہیں اور اسکی اپنی جگہ اقسام ہے بعض الفاظ کثیر المعانی کی وجہ سے متشابہ ہوتی ہیں۔ یہ سب کلام میں ہوتا ہے، قرآن سابق و لحاق سے معلوم ہوتا ہے یہاں آیت میں کونسا مراد ہے۔ بعض متشابہ ہی رہیں گے، جیسے حروف مقطعات، واقع حوادث، پیش آمدہ قیامت کس نوع کی ہے؟ کس قسم کی ہے؟ وہاں پہنچنے کے بعد محکم ہوگا، جہاں خالص ماوراء محسوسات ہوں۔

قرآن میں بعض متشابہات مخصوص اللہ ہیں اس لئے کہ انسان مومن خالص خود کو عادی کرین جب اللہ پر ایمان لایا ہے، بعض مدافع حکمت دلیل سمجھ میں نہ آنے کے باوجود بھی ایمان لائیں۔

دین و قرآن:-

غرض و غایت نزول قرآن ہدایت و رشادت انسان ہے۔ انسان اشرف المخلوقات ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان مکلف اوامر و نواہی حق سبحانہ ہے یعنی یہ کرو یہ نہ کرو کا مخاطب ہے۔ اللہ سبحانہ نے اس انسان کے دوش پر ایک قسم کی مسئولیت ذمہ دارے عائد کی ہے۔ ان ذمہ داریوں کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا اور مرنے کے بعد قیامت کے دن سوال ہوگا۔ بعض دیگر نے اشرف المخلوقات میں اس کا سراونچا ہونا، دو پاؤں ہونا، تکلم کرنا یا صاحب عقل ہونا قرار دیا ہے لیکن قرآن کریم میں انسان اشرف ہونے کا مطلب مسئول عند

اللہ قرار دیا ہے کہ یہ میرے اوامر نواہی ہیں تم نے اس پر عمل کرنا ہوگا۔ قیامت کے دن اس بارے میں تم سے سوال ہوگا اور جواب نفی ہونے کی صورت میں مستحق عذاب قرار پائے گا۔

صالح اعراف ۷۳، ۱۰۶، اعراف ۱۳۲، یونس ۱۴۶، یونس ۲۰، یونس ۹۲۔ عزیز کا حمار بقرہ ۲۵۹، فتح بدر عمران ۱۳، ۴۹، ۵۰، ناقہ صالح ہود ۶۴، یوسف ۱۰۵، رعد ۲، نحل ۱۲، احیاء ارض نحل۔

محمد کو جاننے کا صرف ایک ذریعہ ہے وہ ہے قرآن۔ قرآن میں محمد کا کیا نام و صفات وحلیہ بیان ہوا ہے۔ آپؐ کا اسم گرامی ان سوروں میں آیا ہے، العمران ۱۱۴، احزاب ۴۰، محمد ۲، فتح ۲۹۔ ایک ایک پر نظر ڈالتے ہیں۔

۱۔ قرآن میں آیا ہے کہ آپؐ لوگوں سے کہیں کہ میں آپؐ جیسا بشر ہوں۔ کہف ۱۱۰، حم السجدہ ۶۔

۲۔ محمد امی ہے انپرٹھ ہے۔ عراف ۱۵۷۔

۳۔ امین وحی ہے ہم ان پر وحی کرتے ہیں وہ کمی بیشی نہیں کر سکتے ہیں۔ یونس ۱۵۔

۴۔ اگر کوئی اضافہ کیا تو ہم پکڑیں گے۔ حاقہ ۴۴۔ ۴۶۔

۵۔ آپؐ کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا

۶۔ آپؐ کو حق فتویٰ نہیں

۷۔ آپؐ ہمارے رسول ہیں

۸۔ آپؐ ہمارے وکیل نہیں

۹۔ آپؐ دیگر انبیاء جیسے ہیں

۱۰۔ آپؐ صرف ڈرانے والے ہیں

۱۱۔ آپؐ مکرہ نہیں

۱۲۔ آپؐ علم غیب نہیں جانتے

۱۳۔ آپؐ لوگوں کو نفع و نقصان نہیں دے سکتے

۱۴۔ آپؐ کے پاس ختم نہ ہونے والی دولت نہیں ہے۔

۱۵۔ آپؐ جلد دلبرداشتہ ہو جاتے ہیں

۱۶۔ آپؐ کو یہاں سے جانا ہے

۱۷۔ آپؐ یتیم تھے

۱۸۔ آپؐ فقیر تھے

۱۹۔ اپنے مال سے زیادہ جو دوسخانہ کریں

۲۰۔ آپؐ نہیں جانتے تھے ہم نے سکھایا

۲۱۔ آفرزند انبیاء ہیں

۲۲۔ رسول اللہ محمدؐ میں اسوۂ حسنہ ہے

۲۳۔ اے نبی

۲۴۔ اے رسول

۲۵۔ نبی بننے سے پہلے انسان تھے

ان تمام مشخصات محمد کو جمع کر کے ایک جامع تصویر بنانا ہے تاکہ اسوہ کاملہ بن سکے۔

محمد قرآن میں :-

اہل دنیا نے محمد کو صفات حمیدہ خصائص فضیلہ سے پہچانا ہے وہ کون سی صفات حمیدہ و خصائص فضیلہ تھیں جو آپ میں بطور جامع موجود تھیں جن کی وجہ سے عام و خاص دوست و دشمن آپ کے گرویدہ ہو گئے تھے چنانچہ بعض افراد کہتے ہیں کہ آپ کو دنیا نے آپ کے اخلاق حمیدہ سے پہچانا ہے دنیا میں آنے والی شخصیات میں سے بعض کسی صفت مذمومہ سے پہچانتے ہیں، صفات بعض دو کے مظہر ہوتے ہیں لیکن بعض ان تمام صفات کا مجموعہ ہوتے ہیں کتاب دولۃ الامویہ تالیف محمد ملائی ج ۲ ص ۳۸ پر آیا ہے محبوبیت احناف بن قیس حلم درگزشت ہی بے مثال ہے مالک بن سمع اپنے قبیلہ و عشیرہ سے بے حد محبت کرتے تھے محمد بن سلم قتیہ سیاست میں ----- درجہ اتم پر موجود تھے دنیا میں موجود انسان عام طور پر جامع صفات کمالیہ ----- جو دو سخا شجاعت و سیاست والے نہیں ہوتے چنانچہ اکثر و بیشتر سلاطین فاقد صفات حمیدہ ہوتے ہیں ان کے وزراء حکومت کو چلاتے ہیں بطور مثال سیاست اپنی جگہ ایک نوع کی نہیں ہوتی ہے اسی وجہ سے سیاست دان سیاست میں شکست کھاتے ہیں معاویہ کے زمانے میں ۴ سیاستمدار تھے معاویہ، عمر بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور زیاد بن ابیہ چاروں کی سیاست کا طرز ایک دوسرے سے مختلف تھا۔

محمد جنگی ہم امت ہیں کہاں سے کس کی زبان سے پہچانیں؟ بہت سوں نے بغیر کسی سند و واقعی سے استناد کئے جذبات میں کہا ہے، دنیا آپ کو صفات حمیدہ جمیلہ سے جانتی ہے۔ دنیا دار تزاحم ہے وہ کسی ہستی پر اتفاق نہیں کرتے حتیٰ خود خالق محمد، اللہ پر اتفاق نہیں بطور مثال محمد کو تاریخ اسلام کے صفحات سے پہچانا جائے۔ تاریخ اسلام میں محمد کی شخصیت ایک واضح غیر مشکوک غیر معیوب پیش کیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے۔ اس میں زیادہ تحریفات پایا جاتا ہے۔

۲۔ محمد کو ان کے اہلیت سے پہچانیں، جو آپ اپنی جگہ سینکڑوں سوالات کا حامل ہے۔ آپ کے اہلیت مثل اہلیت انبیاء ماسبق ہیں، انبیاء ماسبق کے اہلیت میں مومن، فاسق، مجرم سب پائے جاتے ہیں۔

۳۔ محمد کو ان کے اہلیت کے ذریعے پہچاننے کی صورت ایسا ہے جیسا جاہل باپ پڑھے لکھے اولاد کے

ذریعے پہچانیں۔

یہ بہت زیادہ فاصلہ رکھتے ہیں ہم خود انکو کہاں سے پہچانیں خود سینکڑوں گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں اہلبیت ایک دوسرے سے متعارض و متعارک ہیں امام حسن کی اولاد امام حسین کی اولاد سے نہیں بنتی تھی امام زین العابدین کی اولاد امام باقر اور ان کی اولاد سے نہیں بنتی تھی اسی طرح امام جعفر و دوسرے ائمہ کی اولاد کے آپس میں اختلاف موجود تھا مدینہ میں رہنے والے اہلبیت کی دوسرے شہروں میں رہنے والوں سے نہیں بنتی تھی ان میں سے اکثر اپنی دنیا بنانے کے چکر میں رہتے تھے یہاں تک قیروان والے خود کو محمدؐ سے افضل جانتے ہیں اور محمدؐ سے نفرت کرتے تھے۔

۳۔ محمدؐ کو انکے اصحاب سے پہچانیں۔ اصحاب اپنی جگہ معمی بنے ہیں اصحاب اپنی جگہ سورۃ جن کی آیات کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ جن کی شناخت اسلام میں دیوار چین بنے ہوئے ہیں اصحاب کی تاریخ میں آیا ہے ہر وہ شخص جس نے آپکو دیکھا اور اسلام قبول کیا خواہ چند گھنٹہ ہی کیوں نہ ہو اصحاب میں شمار ہوتا ہے ان میں سے بعض نے آپکی حیات میں آپ کے خلاف سازشیں کی کسی نے آپکو تہوک سے واپسی پر پہاڑ سے گرانے کا ارادہ کر چکے تھے بعض نے اپنے لیے علیحدہ مسجد بنائی سازشیں کرنے کے لیے بعض نے آپکی زوجہ عائشہ پر افتراء باندھا۔

اصحاب خود کیسے پہچانیں جائیں اصحاب پر کتاب لکھنے والوں نے ان اصحاب کی بھی تعریف و تجید کی ہے جنہوں نے محمدؐ کے خلاف مزاحمت کی بعض نے عمرۃ القضاء کے بعد شکست قریش کے آثار دیکھ کر تسلیم ہوئے تھے جیسے خالد بن ولید، عثمان بن طلحہ، عمرو بن عاص بعض فتح مکہ کے بعد تسلیم ہوئے جنہیں موافقۃ القلوب کہا گیا جن میں حکیم بن حزم، ابوسفیان بن امیہ، ابوسفیان بن حارث، ابوالعاص۔ کل دین کے مآخذ و مصدر ایک مچھول الحال، علی سے دشمنی رکھنے والا، پیغمبر اکرم کے منع کے باوجود حدیث لکھنے والے سے محمدؐ کو کیسے پہچانیں؟ یہ بات وہی لوگ کہتے ہیں جنہوں نے اسلام کے مقابل منصب بنایا ہے۔ قرآن میں ان میں سے بعض کی مذمت، ان کی گلط کاریوں کو متعدد سوروں میں بیان کیا ہے سورۃ منافقین، سورۃ احزاب و بقرہ میں آیا ہے کہ ان پر بھروسہ نہ کریں۔

۴۔ محمدؐ کو امت سے پہچانیں امت مسلمہ کہاں ہے؟ دنیا میں صرف فرقے ہیں۔

۵۔ محمد کو کتب آسمانی سے پہچانیں ان کتب اسلامی میں آپ کی تمام حلیہ و خصوصیات بیان ہوئی ہیں کتب جو اللہ نے ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ پر نازل کی تھی انکا تو وجود ہی نایاب ہے کیونکہ وہ تو عبرانی اور سریانی زبانوں میں نازل ہوئی تھیں بعد میں انکا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا اب تو لاطینی زبان بھی ناپید ہے موجودہ توریت و انجیل کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے انجیل بھی چار قسم کی ہیں کس پر اعتماد کریں توریت و انجیل جب موسیٰ و عیسیٰ کی شخصیت کو واضح نہیں کر سکتی تو محمد کی ہستی کو کا واضح کریں گی انجیل ایک نہ ہونی کی وجہ سے نیکہ کانفرنس ۳۲۵ء میں عیسیٰ کی شخصیت کو ایک شخصیت متضاد پیش کیا گیا جس میں عیسیٰ خود نبی ہیں یا اللہ ہیں اختلاف پیدا کیا گیا۔

محمدؐ کو امت اسلامی کے متفقہ مسلمہ فرقوں سے پہچانیں جس ذات و صفات پر تمام فرقے متفق ہوں امت اسلامیہ کے فرقوں میں کسی بھی اصول و فروع پر اتفاق نہیں ہے اس سلسلے میں محققین کا کہنا ہے کہ ایک فرقہ صوفیہ ہے جو پہلے پیدا ہوا لیکن وہ خود کو محمد سے افضل یا محمد سے بے نیاز بطور مستقیم اللہ سے ملاقات لینے کا دعویٰ کرتے ہیں دوسرا اللہ کو ختم کر کے محمد کو حقیقت اولیٰ یا حقیقت محمد ہی شناخت کرتے ہیں۔

بعض نے کہا یہ قرآن محمد پر نازل ہونے سے دس سال پہلے علی نے اپنی ماں کے شکم سے نکلنے ہی سجدہ میں گر کر ”قد افلح المؤمنون“ کی تلاوت کی۔

۲۔ سورۃ دھر کی آیت و یطعمون الطعام کنیر اہلبیت فضہ کی عبارت ہے۔

۳۔ ہر آیت محمد پر نازل ہونے سے پہلے عمر بن خطاب پر نازل ہوتی ہے۔

۴۔ کتاب علی یا مصحف فاطمہ قرآن سے مختلف ہے اسمیں علوم اولین و آخرین ہیں

۵۔ ایک کتاب جوامع الکلم ہے جو جداگانہ غیر قرآن آپ-----

۶۔ قرآن کے علاوہ ایک اور کتاب بنام حدیث قدسی ہے، یہ کتاب حدیث برتر از قرآن متعارف ہوئی

ہے۔

۷۔ اگر کسی کے پاس مجموعہ احادیث ہو تو وہ افضل ہوگا۔

اہل دنیا نے محمدؐ کو آپ کے اخلاق حمیدہ سے پہچانا ہے دنیا میں آنے والی شخصیات میں سے بعض ایک صفت کے مالک ہوتے ہیں بعض دو کے مظہر ہوتے ہیں لیکن بعض ان تمام صفات کا مجموعہ ہوتے ہیں کتاب دولۃ الامویہ تالیف محمد ملائی ج ۲ ص ۳۸ پر آیا ہے محبوبیت احناف بن قیس حلم درگزشت ہی بے مثال ہے مالک

بن سہم اپنے قبیلہ و عشیرہ سے بے حد محبت کرتے تھے محمد بن مسلم قتیبہ سیاست میں۔۔۔۔۔ درجہ اتم پر موجود تھے دنیا میں موجود انسان عام طور پر جامع صفات کمالیہ۔۔۔۔۔ جو دو سخا شجاعت و سیاست والے نہیں ہوتے چنانچہ اکثر و بیشتر سلاطین فاقد صفات حمیدہ ہوتے ہیں انکے وزراء حکومت کو چلاتے ہیں بطور مثال سیاست اپنی جگہ ایک نوع کی نہیں ہوتی ہے اسی وجہ سے سیاست دان سیاست میں شکست کھا جاتے ہیں معاویہ کے زمانے میں ۴ سیاستمدار تھے معاویہ، عمر بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور زیاد بن ابیہ چاروں کی سیاست کا طرز ایک دوسرے سے مختلف تھا۔

محمدؐ کو انکے اصحاب سے پہچانیں کلمہ اصحاب اس جدید اصطلاح میں تدریس تفصیل کی بنیاد پر بنا ہے۔ اہل تقدم اہل فضائل اہل وقار اہل نفاق و دعویٰ اصل دنیا فرصت طلبان سب کو ایک پڑلے کٹھرے میں جمع کر کے انفس کو پیچھے اور ازل دل کو آگے لائے ہیں۔ اصحاب میں کتنے با وفا اور کتنے بے وفاء داغدار تھے۔ مادر اک ما اور اک میں اصحاب اپنی جگہ معمہ شناخت اسلام میں دیوار چین بنے ہوئے ہیں اصحاب کی تاریخ میں ایسا ہے ہر وہ شخص جس نے آپ کو دیکھا اور اسلام قبول کیا خواہ چند گھنٹہ ہی کیوں نہ دیکھا ہو اصحاب میں شمار ہوتا ہے ان میں سے بعض نے آپ کی حیات میں آپ کے خلاف سازشیں کی کسی نے آپ کو تہوک سے واپسی پر پہاڑ سے گرانے کا ارادہ کر چکے تھے بعض نے اپنے لیے علیحدہ مسجد بنائی سازشیں کرنے کے لیے بعض نے آپ کی زوجہ عائشہؓ پر افتراء باندھا۔

اصحاب خود کیسے پہچانیں جائیں اصحاب پر کتاب لکھنے والوں نے سلمیہ قیروان والوں جیسے اصحاب کو برابر محمد یا برتر محمد بنایا ہے۔ ان اصحاب کی بھی تعریف و تجید کی ہے جنہوں نے محمد کے خلاف مزاحمت کی بعض نے عمرۃ الوداء کے بعد شکست قریش کے آثار دیکھ کر تسلیم ہوئے تھے جیسے خالد بن ولید عثمان بن طلحہ عمر بن عاص بعض فتح مکہ کے بعد تسلیم ہوئے جنہیں موالفۃ القلوب کیا گیا جن میں حکیم بن حزم البوسفیان بن امیہ البوسفیان بن حارث ابوالعاص کلی دین کو پدر مجھوں و نامعلوم ابوہریرہ پر چڑھایا ہے قرآن میں ان میں سے بعض کی مزمت سورۃ منافقین سورۃ احزاب و بقرہ میں آیا ہے کہ ان پر بھروسہ نہ کریں۔ محمد کو امت سے پہچانیں امت مسلمہ کا کسی پر اتفاق نہیں خود امت کم اور فرقے زیادہ ہیں۔

محمد کو کتب آسمانی سے پہچانیں ان کتب آسمانی میں آپ کی تمام حلیہ و خصوصیات بیان ہوئی ہیں کتب جو اللہ

نے ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ پر نازل کی تھی انکا وجود ہی نایاب ہے کیونکہ وہ تو عبرانی اور سریانی زبانوں میں نازل ہوئی تھیں بعد میں انکا لاطینی زبان میں ترجمہ کیا گیا اب تو لاطینی زبان بھی ناپید ہے موجودہ توریت و انجیل کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے انجیل بھی چار قسم کی ہیں کس پر اعتماد کریں توریت و انجیل جب موسیٰ و عیسیٰ کی شخصیت کو واضح نہیں کر سکتی تو محمد کی ہستی کو کیا واضح کریں گی؟ انجیل ایک نہ ہونی کی وجہ سے نیکہ کانفرنس ۳۲۰ میلادی میں عیسیٰ کی شخصیت کو ایک شخصیت متضاد پیش کیا گیا جس میں عیسیٰ خود نبی ہیں یا اللہ ہیں اختلاف پیدا کیا گیا۔

کیا حضرت محمدؐ میں تمام صفات حمیدہ بدرجہ اتم موجود تھیں جس کی بنیاد پر آپ محبوب رحمۃ اللعالمین قرار پائے کیا یہ دعویٰ بعد از نزول قرآن قرآن سے اقتباس کیا ہے؟ کیا آپ کو تمام لوگ خاص و عام قریب و بعید دوست رکھتے تھے؟ کیا مشرکین مکہ نے ۱۳ سال آپ سے عداوت و نفرت کا مظاہرہ نہیں کیا تھا؟ کیا یہود و نصاریٰ آپ سے نفرت و بغض و عداوت نہیں رکھتے تھے؟

قرآن نشان نبوت و رسالت حضرت محمدؐ ہے اور امت اسلامیہ کیلئے منہاج حیات بھی ہے نیز اللہ کی طرف سے نازل ادیان اور انبیاء و رسل کی تاریخ بھی ہے۔ اس تاریخ میں خود حضرت کی تاریخ اور آپ پر ایمان لانے والوں کی تاریخ بھی ہے، آپ پر ایمان لانے والوں کی تاریخ میں ان کی سبقت ایمان، سبقت ہجرت، سبقت جہاد کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے ایمان و ہجرت اور جہاد میں سبقت لیا ہے ان کا ذکر تاریخ میں آیا ہے لیکن جنہوں نے تساہل، متاقل، بخل، کنجوسی، حیلہ بہانہ سازی کی ہے اور نبی کریمؐ کی دل آزاری بھی کی ہے لہذا کل من رائے محمد و امن یہ کو حجت ماننے والوں کے سامنے ان کے بارے میں وارد آیات کی فہرست پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اصحاب اپنے ایمان میں تردد رکھتے ہیں توبہ ۴۵۔

۲۔ جہاد میں جانے سے بہانہ کرتے تھے، توبہ ۲۶، ۲۷، ۱۲۰۔

۳۔ ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے توبہ ۸۷۔

۴۔ ان میں سے بعض زید بن ثابت کو طائف کے راستے میں قتل کرنا چاہتے تھے، مجرم اینکہ محمدؐ سے

محبت کرتے ہیں ہم محمدؐ سے بغض رکھتے ہیں۔

۵۔ یہی لوگ دشمن اللہ و رسول تھے۔

۶۔ شناخت منافق سورہ محمد ۳۰

۷۔ بقرہ الدخام

۸۔ احزاب ۱۹

۹۔۔۔۔۔توبہ، ۲۹، ۳۸، ۳۹، ۴۲، سورہ محمد ۳۸۔

قرآن اور شعر و شعراء:-

ابتداء میں حضرت علی امام حسین، فاطمہ الزہراء سے متعلق اشعار کو یاد کرتا تھا اور لکھ کر طلباء کو جلسات میں پڑھنے کیلئے دیتا تھا تا کہ وہ اجتماعات میں بولنے کی ہمت پیدا کریں۔ اس سلسلے میں زیادہ تر عربی اور فارسی شعر انتخاب کرتا تھا۔ بلکہ غلو والی اشعار چنے تھے مجھے اشعار سے نفرت کراہت اس وجہ سے ہوئی کہ ملتستان مین نبی کریم حضرت آمنہ کے میلاد کا جلسہ اس لیے منعقد کرتے تھے تا کہ ان جلسات میں ان کے سوانح حیات سر بلندی اسلام کے لیے تھے اور دیگر موضوعات دین کے عقائد تاریخ بیان کرین لیکن نور انین نے ان پر قبضہ کیا۔ جلسات پر شعراء کا قبضہ کروا کر جلسے میں علماء اعلام کی تقاریر سننے کی بجائے شعراء کے اشعار کو ترجیح دیتے تھے خاص کر ملتستان کے شاعر بواشاہ عباس کو حدیث کے برابر سمجھتے تھے۔ جب ان کے اشعار پر توجہ دی تو دیکھا ان میں اصول اسلام کا مذاق اڑایا گیا ہے، حشر و نشر، سوال قبر کا بھی مذاق اڑایا گیا ہے اور ان میں قرآن اور محمد کی اہانت جسارت زیادہ کی گئی ہے۔ یہاں سے ہم نے فیصلہ کیا کہ قرآن کریم مین شعر و شعراء کو کس طرح پیش کیا جائے، خاص طور پر سورہ شعراء کی آخری آیات جس مین شعر کی بہت مذمت کی گئی ہے۔ یہاں سے ہم نے شعرا کی تاریخ کو جمع کیا۔ کہتے ہیں تو بہت شعراء بے دینی بے ضمیری شرابی نکلے شاعر اہل بیت شاعر اسلام تھے اور جب معلوم ہوا وہ بے دین، غالی اور شرابی تھے۔ یہاں سے مین نے علماء سے بھی پوچھا تو وہ شعر کی خوبی میں خاص سورہ شعراء ۲۲۴ کے استثناء کو بیان کرتے ہیں۔ یہاں سے مین مطمئن ہو گیا شعر و شعراء بھی ایک و باء تھے جو دین کو لگی تھی۔ مرض و باء اس مرنج کو کہا جاتا ہے جس کے عرصہ دو کا تشخیص نہ ہو شعر جیسا کہ سورہ شعراء اور جیسی مین آیا ہے ضد قرآن اور ضد محمد ہے اسلام سے وہ اجنبی ہے اس کے باوجود وہ اسلامی ثقافت اور اقدار پر قابض ہے مجھے شعر و شاعر کے بارے میں جو تاثر یا تصور جو ملے ہیں اس کو اس وقت تقویت ملے۔

مجھے اعجازات قرآن پر لکھتے وقت کتب بلاغت سے متعلق کتابیں تلاش کرنا پڑیں یہاں تک کراچی گرو مندر میں واقع مکتبۃ الحد جہاں خالص عربی کتابیں فروخت ہوتی تھیں، بلاغت سے متعلق کتابیں نکالیں اور اس

عربوں میں شعر کا ابداع وابتکار محمد ابن حجر کندی تھا لیکن خود شعر کے وزن الفاظ سے لیکر معانی تک جھوٹ اور سرقت سے مرکب ہونے کی وجہ سے عرب اس کو نفرت کراہت سے دیکھتے تھے، ایک دورے الفاظ کلمات مفاہیم معانی چور کر کے اپنے سے مختص کرنے میں معمولی تھا۔ اس سے بڑا سے بڑا اس عیب سے محفوظ نہیں تھا۔ یہ ابتداء سے ہی مہتمم معطون فن رہے۔ اس سے دفاع کرنے والے ناکام وکیل ثابت ہوئے۔ یہاں تک ۔۔۔۔۔ ایران کے شہر میں ایک شخص عبدالقادر نامی نکلا، اس نے علم غلابت میں نبوغ حاصل کیا، یہاں عالم عرب کے فصحاء نے اسے بلغات امام کا لقب دیا۔ اس سلسلے میں انکی دو کتاب علوم بلاغت کا نصاب قرار پائیں یعنی اسرار البلاغة اور دلائل اعجاز۔ علامہ محمد عبدہ، رشید رضا ان کتب کی تدریس کرتے تھے۔

~~~~~

دین اسلام میں تمام انحرافات فرسودہ گئیں، خرافات، فدا عیات آخر میں منہیات دین کو رواج دینے میں سب سے زیادہ کردار شعراء کے اشعار کا ہے۔ شعر کو شرعی حیثیت دینے کیلئے سب سے پہلے جس شاعر کو پیش کیا ہے وہ شعراء مخفّرس میں سے تھے ان کا نام حسان بن ثابت ہے، ان کو شاعر اسلام و وزیر اطلاعات اسلام کا لقب دیا ہے اور نبی کریمؐ پر افتراءات باندھ کے ان کیلئے خصوصی اجازت بنائی ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں حسان بن ثابت جاہلیت اور اسلام میں کردار کے حامل تھے۔ کتاب جواہر الادب تالیف احمد بن ابراہیم از ہری مصری متوفی ۹۴۳ھ ان کے اشعار کا سبک ہجو کسی کی مذمت کو ہش ان کا سلیقہ طریقہ تھا، وہ بازار عکاظ میں مقابلہ شعری میں خنساء شاعرہ عورت سے شکست کھائی۔ آپ نبی کریمؐ کی جنگوں میں شریک نہیں ہوتے تھے وہ جنگ احزاب میں داخل شہر عورتوں کے ساتھ رہتے تھے یہاں تک ایک یہودی جاسوس آیا تو نبی کریمؐ کی پھوپھی نے حسان سے کہا یہ جاسوس ہے تم اسے مارو اسکے جواب میں حسان نے کہا میں ایسا کام نہیں کروں گا چنانچہ صفیہ خود آگے بڑھیں اور

اسکے سر پر لاٹھی ماری اور اسے مار دیا۔ حسان مدینہ فاجعہ پیدا کرنے، حدیث افک میں عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں سے تھے۔ عثمان کے محاصرے میں مدینہ چھوڑ کر باہر جانے والوں میں سے تھے انھوں نے ۵۴ ہجری میں وفات پائی، شعر کو سند دینے کیلئے انھیں اٹھایا گیا ہے اس حوالے سے مزید معلومات کیلئے الفدک ماادراک الفدک ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ قاطعہ لاجدال فیہا شعر گوئی منتوجات جاہلیت قبل از اسلام ہے۔ صدر اسلام میں شعر کو ممنوع ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کی خاطر جو اسناد پیش کی گئی ہیں ان میں حسان بن ثابت کے علاوہ حضرت علی کو پیش کیا گیا ہے۔ یہاں تک آپ کے نام ایک دیوان شعری بھی بنایا گیا اور ہر موضوع پر حروف تہجی کے تحت شعر بنائے گئے ہیں۔ آپ سے منسوب اشعار میں سے ایک شعر خندق میں عمرو بن عبدود کے مقابل آپ نے فرمایا ان الذی سمنی امی حیدرہ علی کے ساتھ حضرت زہرا بلکہ زہراء کی اولادوں کو بھی شاعرہ بنایا گیا، مولانا مظہر کاظمی نے کراچی میں حضرت سے منسوب علی میں آپ کے۔۔۔ حیاتی پہلو میں سے ایک آپ شاعرہ تھیں، آپ اپنے بچوں سے اشعار میں مکالمہ کرتی تھیں چنانچہ فدک کے مسئلہ میں آپ سے شعر منسوب کیا گیا۔ قرآن کی سورہ شعراء میں شعراء کو غاوین کہا گیا ہے اسی طرح سورہ یسین میں فرمایا شعر نبی کے لئے سزاوار نہیں ہے انھیں زیب نہیں دیتا ہے۔ کیا نبی کریم کی چہیتی بیٹی، علی پروردہ رسول میدان جنگ کے پرچمدار، ہجرت کی رات انکے بستر پر سونے والے کیلئے کیسے جو چیز نبی کو زیب نہیں تھی انھیں کیسے زیب دی جا سکتی ہے اور وہ اسکا ارتکاب کریں۔

شعر و شعراء کو قرآن نے شدید تنہ لہجے مطعون مخدوش کیا ہے۔ لہذا دور اشدین میں یہ فروغ نہیں پاسکا۔ شعراء کا احیاء معاویہ کے دور سے شروع ہوا۔ جاہلیت کے بعض معروف شعراء جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا وہ گمنام ہو گئے۔ قرآن اور محمد کے نزدیک شعر مذموم مطعون پانے کی وجہ سے اہل دین و دیانت والوں کے نزدیک شعرو شعراء کو رونا بن گیا ہے وہ اس سے نفرت کراہت کا رویہ اپناتے ہیں۔ دین اسلام کے اصول اور مبانی خاص کر سیرت محمد طیبہ کی تائسی کرنے والے اس سے دور ہی رہے، معاویہ چونکہ معارض اسلام و محمد ابوسفیان کے بیٹے تھے اور اپنے باپ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے۔ شام میں شعراء کے لئے پناہ گاہ بننے کے بعد شعراء اور ضد اسلام نے اس کو دوبارہ اٹھایا تو اسلم مخالف یا خود بد کردار بد طینت افراد اس میدان میں اترے یہاں تک دور

بنی عباس میں دوبارہ جاہلیت اپنے عروج پر پہنچی۔

دین اور شعر و شاعری:-

صدر اسلام میں رواج شعر ممنوع قرآن کو دوبارہ زندہ کرنے کی خاطر جو اسناد پیش کی ہیں حضرت علی کو پیش کیا ہے، یہاں تک آپ کے نام سے ایک دیوان شعری بنایا ہے، ہر موضوع پر حروف تہجی کے تحت شعر بنائے ہیں۔ ان سے منسوب اشعار میں سے ایک شعر خندق میں عمرو بن عبدود کے مقابل میں فرمایا ”اننا الذی سمتنی۔ امی حیدر“ علی کے ساتھ حضرت زہراء بلکہ زہراء کی اولادوں کو بھی شاعرہ و شاعر بنایا۔ مولانا مظہر کاظمی نے کراچی میں حضرت زہراء سے منسوب مجلس میں آپ کے پوشیدہ حیاتی پہلو میں سے اہل شاعرہ ہونا بتایا۔ آپ اپنے بچوں میں شعر میں مکالمہ کرتی تھیں، چنانچہ فدک کے مسئلہ میں آپ سے شعر منسوب کیا ہے۔ اب آتے ہیں سورہ شعراء میں شعراء کو غاوین کہا ہے، سورۃ یسین میں فرمایا ہمارے نبی کیلئے شعر گوئی سزاوار نہیں، زیب نہیں دیتی۔ نبی کریمؐ کی چہیتی بیٹی، چہیتا بھتیجا، پروردہ میدان جنگ میں پرچم دار، ہجرت کی رات بسترہ پر سونے والا، نبوت میں اہل خانہ کے محافظ کو کیسے وہ شعر زیب ہو سکتی ہے جو چیز نبی کو زیب نہیں دیتی۔

دین میں وباء شعراء کے ذریعے پھیلا یا ہے اگر کوئی مسلمان دیندار یہ جاننا چاہے کہ شعر دین کے لیے وباء ہونے کی کیا شواہد اور قرائن ہے جاننا چاہتے ہیں تو قرآن اور محمدؐ کو شعر سے پاک فرمایا ہے نیز تاریخ شعر و شعراء اپنے آغاز سے الیٰ یومنا ہذا دیکھیں، شعراء کی تاریخ کو پڑھیں آپ ہر ایک شاعر کو ضمیر فروش، غیرت ناموس سے عاری شخص شہسوار، زناء کار، شراب خور پائیں گے شعراء کو مذہبی دینی کہا جاتا ہے وہ ان فحشاء سے پاک نہیں تھے جن کی فہرست ہم دیں گے اگر ان کے علاوہ کوئی ہو تو بتائیں، دین اسلام سے منحرف مذاہب میں پائیں گے۔

لیکن جعل سازوں نمائندہ ابلیس نے اس کو ورغلاہ کر اس کو طاعنی باقی بنا کر اس سے غلط دعویٰں کرایا ہے

کہ وہ روئے زمین خالق انسان کے بعد دوسرا اشرف المخلوقات ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اگر کسی نے کسی انسان فاسد کو بہت لطف عنایتیں کریں تو اللہ کے نزدیک افضل و اشرف نہیں بنتے ہیں اس تکریم کے باوجود اللہ نے اسکے برائیاں خرابیاں چن چن کے قرآن میں بیان فرمایا ہے اس انسان کی تمام معائب قرآن میں فرمایا ہے۔

دین شناسی میں دوسروں سے زیادہ علم کا دعویٰ نہیں رکھتا ہوں بلکہ جہالت کا دعویٰ رکھتا ہوں چہ جائیکہ دعویٰ تحقیق کروں نہ دعویٰ الہام رکھتا ہوں نہ قدر کرتا ہوں جو میں نے کہا ہے وہ درست ہے نہ یہ کہتا ہوں مجھے کوئی

۱۔ شعر کو قرآن نے مطعون ممنوع خال و مضل قرار دیا ہے جس کو قرآن نے گمراہ کہا اسے کون مستثنیٰ کر سکتا ہے۔

۲۔ اخرایت کو اس حکم کا مستثنیٰ قرار دیا ہے مستثنیٰ دو قسم کی ہے مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ مفصل جنہوں نے اس کو مستثنیٰ متصل قرار دیا اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کیا ہے نیز مستثنیٰ متصل نہ ہونے کا بھی کوئی دلیل پیش نہیں کیا ہے جب تک مستثنیٰ ماضی کو رد نہیں کریں گے اس کی حرمت باقی رہے گی۔

۳۔ شعر کی اجازت بعد میں خود رسول اللہ نے دی تھی گویا نبی کریم نے قرآن کے حرام کردہ چیزیں آپ نے مصلحت کی خاطر اجازت دی ہے یہ اللہ اور رسول دونوں پر افتراء ہے۔

۴۔ شعر کی اجازت ملنے والی حسان بن ثابت ہے اس کی تاریخ اسلامی یہ شخص مشکوک مخدوش آدمی تھے ان کے بعد میں آنے والی تاریخ الی پومنا ہزا مخدوش ہے۔

۵۔ بار بار علامہ اقبال کی اشعار کو پیش کرتے ہیں علامہ اقبال کو حکم قرآن سے استثنیٰ قرار نہیں دیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ ان کے اشعار خود علم جدید کی تحقیقات کے بھی خلاف ہیں۔

[illegible]

قرآن اور شعر میں یکجائی ناممکن ہے۔ اگر مسلمان ہین اور اپنے دین کے ساتھ حسن نیت رکھتے ہیں تو جس طرح کرونا سے پرہیز کیا اس سے بھی پرہیز کرنا ہوگا۔

قرآن کریم میں ممنوع شعراء شاعر کو خود جاگزین کرنا تظلیل و تبلیس و تدلیس فسطائیت کے ذریعے انجام پایا ہے جس کو قرآن نے ہدیان گوئی کہا ہو باطل کیا ہونی کریم کے لیے نامناسب نالائق ناسزاوار کہا ہو اب اس کی کوئی اپنی حق میں سرایا جاتا ہے کیا تظلیل باطل نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔

## دین اور شعر و شعراء

دین اسلام میں تمام انحرافات فرسودگی، خرافات اور منہات دین کو رواج دینے میں سب سے زیادہ کردار شعرا کے اشعار سبب بنے ہیں۔ شعر کو شرعی حیثیت دینے کے لئے سب سے پہلے شاعر کو پیش کیا گیا یعنی

شعراء محضین میں حسان بن ثابت ہیں۔ انھیں شاعر اسلام وزیر اطلاعات اسلام کا لقب دیا گیا اور نبی کریم سے افتراء باندھنے کیلئے ان کے لئے خصوصی اجازت بنائی گئی۔ آئیے دیکھتے ہیں حسان بن ثابت جاہلیت اور اسلام میں ان کا رویہ و کردار کس قسم کا تھا۔ کتاب جواہر الادب تالیف محمد بن ابراہیم ازہری مصری متوفی ۹۴۳ ق ص ۲۹۱ پر لکھتے ہیں وہ شعراء محضین یعنی جاہلیت اور اسلام دونوں دور میں تھے، ان کے اشعار کا سبک جھو۔۔۔ انکا طریقہ تھا وہ بازاری عکاظہ میں مقابلہ شعری مین خذاء شاعرہ عورت سے شکست کھائی تھی۔ انھوں نے نبی کریم کی جنگوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔

### دین اور شعر

دین اور شعر میں کیا رشتہ ہے آیا دین نے شعر گوئی کی ہدایت کی ہے دین نے مقام شعراء کو اٹھایا ہے یا قرآن نے شعر گوئی کی مذمت کی شعراء کو جھوٹا ضال قرار دیا ہے۔ اب جو شعر و شاعری پروان چڑھی وہ دور جاہلیت کے وارثین نے قرآن محمد سے قصاص انتقام لیا اور مقام شعر کا اٹھایا ہے اسے والا مقام دیا ہے۔ اس بارے میں قاضی خود قرآن ہے اگر ترجمان ابو موسیٰ اشعری عمرو بن عاص نہ ہے۔

قرآن نے فرمایا شعراء غاوی ہیں۔

۱۔ ان سے پہلے سوال ہے کہ شعر گوئی جس کی مذمت قرآن میں آنے کے بعد اگر کوئی شعر گوئی کرے تو کیا وہ بھی مومنین سے ہوگا۔

۲۔ جس آیت میں الا الذین آمنو یہ استثناء کیا۔۔۔ نحوی ملے گا جو یہ ثابت کریں۔ یہاں استثناء متصل ہے منقطع ہو نہیں سکتا ہے۔

۳۔ جہاں قرآن نے اس کو مقدوح قرار دینے کے بعد کس کی مجال ہے اسے اٹھائے۔

جن ذوات کو شعراء مومنین مین گنا گیا ہے بطور مثال عبداللہ رواح اس نے مذمت قرآن کے بعد شعر گوئی کو جاری نہیں رکھا ہے۔

دوسرا حسان بن ثابت وہ جنگ احزاب میں داخل شہر عورتوں کے ساتھ رہتے تھے یہاں تک ایک یہودی جاسوس آیا تو نبی کریم کی پھوپھی نے حسان سے کہا یہ جاسوس ہے تم اسے مارو تو حسان نے کہا میں ایسا کام نہیں کروں گا چنانچہ صفیہ خود آگے بڑھیں اور اسکے سر پر لاٹھی ماری اور اسے مار دیا۔ حسان مدینہ فاجعہ پیدا کرنے،

حدیث افک میں وہ عائشہ پر تہمت لگانے والوں میں سے تھے۔ عثمان کے محاصرے میں مدینہ چھوڑ کر باہر جانتے والوں میں سے تھے انھوں نے ۵۴ ہجری میں وفات پائی، شعر کو سند دینے کیلئے انھیں اٹھایا گیا ہے اس حوالے سے مزید معلومات کیلئے الفدک ماادراک الفدک ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ادب اور شعر:-

ادب کا معنی حسن ادائیگی کو کہتے ہیں۔ حسن ادائیگی میں نثر سے شعر اثر گنویا ہے کیونکہ دروغ گوئی کی گنجائش شعر میں زیادہ ہوتی ہے ہوتی ہے نثر میں کم ہوتی ادب میں دونوں آتے ہیں لیکن نثر پر شعر کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔

ادب اسلامی ان کلمات میں شمار ہوتا ہے جو بہت زیادہ سمعت خراب ہونے وہ کہہ سنتے ہیں سامعین نفرت کراہت نمایاں طور پر نظر آئے۔ کبھی یہ کلمہ کسب قباح متکلم کرتے ہیں۔ متکلم۔۔ مقبوح قرار پایا ہے یہ کلمہ ان کا نام بن گیا ہے کبھی کلمہ فتنج ہے۔ اس بارے میں چند کلمات کی مثال دی جاتی ہے۔

ادب سے مراد شعر ہی کو لیتے ہیں کیونکہ زیادہ تر شاعر کذاب، ملاق، ضمیر فروش، ہجو گو، متعرض، نو اس ہونے اشاعت فحشاء کی وجہ سے یا کلمہ عامۃ الناس کیلئے حتیٰ خواص کے نزدیک بھی مطعون ہونے کی وجہ سے انہیں نئے نام کی یا تبدیل نام کی ضرورت پڑی تھی۔ شعر میں کلمات میں تقدیم تاخیر میں رد و بدل کی گنجائش زیادہ پائی جاتی ہے دوسری چیز شاعر کو سہولت ایسی میسر ہوتی ہے وہ نثر کو حاصل نہیں ہوتی۔ مبالغہ یعنی کسی شخص چیز میں جہاں تک ہو سکے بول سکتے ہیں اس کے حسن کی انتہاء اس کی ادا میں حد سے تجاوز کرتے ہیں تو اسے عرف عام میں کاذب کہتے ہیں چونکہ شعر میں عام طور پر ناجائز کو جائز گردانے کی گنجائش ہے اس لئے شعر کی تعریف میں آیا ہے ہے اعلیٰ الشعر اکفر بہ اعلیٰ الذبۃ یعنی بہترین شعر وہ ہوتا ہے جس میں زیادہ جھوٹ ہو۔ اپنی تاریخ سرفا، اعمال نیک خیر میں مستعمل نہ ہونے کی وجہ سے عربوں نے مطعون متہم ناپسند لوگوں کو شاعر کہنا شروع کیا تھا۔ جب مشرکین کو حضرت محمد میں کوئی نقص عیب نہیں پایا تو انہوں نے ان کو شاعر کہنا شروع کیا تھا۔ اس لئے اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب قرآن اور قرآن لانے والے نبی محمد سے شعر کی نفی کی ہے۔ جیسا کہ شورہ شعراء اور یسین میں آیا ہے۔ جب اصل دین قرآن ہے اور اس کو لانے والے محمد دونوں شعر سے پاک ہیں تو دین بھی شعر کے شائبہ سے پاک ہی ہوگا ورنہ وہ دین نہیں بلکہ ابلیس ہی ہوگا محفل میلاد منائیں محفل میں شعر کو نعت کہ کر شعر سے

آلودہ کریں تو یہ دین نہیں ہوگا علی کی ولادت کعبہ میں بتایا پہلے تو کعبہ میں پیدا ہونا غیر معمولی نہیں بلکہ معمولی کے مطابق تھا اسکا اصل مقصد علی کو کعبہ میں پیدا ہونا ثابت کرنا نہیں بلکہ علی کو ابن اللہ ثابت کرنا مقصود تھا جب متحدہ ثلاثیہ نے دین اسلام کا مقاومت مزاحمت بھرپور طریقے سے کرنے کا منصوبہ بنایا، ایمانیا احکامات، اوصاف حمیدہ، مردان دین سب میں تحریف رد و بدل کرنے کا منصوبہ بنایا تو اس منصوبے کو شعر پر ہی چڑھایا تھا، تحریف دین، ذوات پاک پیکر دین و دیانت علی تھی ان کی شخصیت کو مسخ کرنے کیلئے نصیریوں نے حضرت علی کو ابن اللہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا انھوں نے پہلے علی کی ولادت کعبہ میں بتایا یہ فکر انہیں ابلیس نے سکھائی ہوگی۔ قرآن کے نزدیک شعر منقور ہونے کی وجہ سے آپ پر صدق دل سے ایمان لانے والوں نے شعر سے اس طرح اجتناب کیا جس طرح جس طرح آج لوگ کرونا سے اجتناب کرتے ہیں۔ شعر کو ایک منقور مذموم مطعون ہونے کی وجہ سے ابلیس لعین نے شعر کے لئے نئے نام وضع کئے اور اسکا نام ادب رکھا۔ چودھویں صدی ۱۳۵۶ مصر میں ایک عالم دین بایمان مصطفیٰ سباعی جلوہ مناظر سامع قرار پائے انھوں نے تاریخ ادب عربی کے نام سے تین صد کتاب تصنیف کی۔

مصطفیٰ رافعی ۱۳۵۶ اپنی اس کتاب کے پہلی فصل میں کلمہ ادب کی تاریخ پر لکھی ہے، آپ کو معلوم ہونا انسانی مستعملات میں رائج کلمات جیسی تاریخ پیدائش ہوتی ہے کہ یہ کلمہ کب مستعملات میں شامل ہوا بعض کلمات کی اصل عربی میں نہیں ملتی لیکن اسکا۔۔۔ پرانے زمانے میں نہیں ملتا بطور مثال کلمہ فقہ صدر اسلام میں معنی لغوی میں استعمال ہوتا تھا یعنی گہرائی اور باریک بینی میں استعمال ہوتا تھا لیکن فقہ بمعنی احکام شرعیہ شاید ابوحنیفہ سے شروع ہوا ہے۔ کلمہ لغوی شاید سیویہ۔۔۔ کے دور میں شروع ہوا ہے۔ کلمہ شہید ۱۰۰۰ اق کے دوران جب صوفی وجود میں آئے انھوں نے اپنے مذموم عزائم کے لئے استعمال کیا۔ اس طرح رافعی کہتے ہیں۔ کلمہ ادب کا مادہ اور صیغہ دونوں عربی زبان سے اجنبی ہیں۔ جاہلیت یا صدر اسلام میں استعمال نہیں ہوتا تھا۔ حضرت علی کی رحلت اور امام حسن کے خلافت سے تنازل کے بعد اقتدار مسلمین معاویہ کو ملا۔ قصر معلیٰ سلطنت امت کی برگزیدہ شخصیات کا عدم حضور معاویہ کیلئے ایک دھچکا تھا چنانچہ انھوں نے اسے توڑنے کیلئے دین کے ممنوع کردہ شعر کو دوبارہ احیاء کیا اور وہ بھی مسیحوں کے شعراء کو مقام دیا اور انھیں وزیر اطلاعات بنایا یہاں سے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اس کلمہ ادب سے متعلق ایک حدیث جعل کرنی پڑی او بنی ربی کی۔ کیا آج کل اسلام کو شعر کے ذریعے چلایا جا رہا ہے

کرونا اور ادب کا رشتہ یہ ہے کرونا کا معروض انسان ادب عسین شعر کا مفروضہ دین ہے جس طرح کرونا حرام گوشت سے نکلی ہے شعر دروغ گوئی سے نکلا ہے کرونا جس طرح حرام گوشت سے نکلا ہے اسی طرح دین کی بربادی شعر و ادب سے نکلا ہے۔

تاریخ شعراء اور تاریخ:-

اس علم کی اصل پیدائش تو اسلام آنے سے ایک سو سال پہلے بتائی جاتی ہے جسے ایک شاہی خاندان کے ایک فرد سے نسبت دی جاتی ہے کہ وہ شعر گوئی کرتے تھے، عشق اور عورتوں سے لگاؤ اسکا مشغلہ تھا۔ اس کا نام محمد بن حجر کندي تھا۔ شعر گوئی کرنے کی بنا پر اسے اس کے باپ نے گھر سے نکالا۔ اس شخص نے شعر گوئی میں بنو غ حاصل کیا اور اسکا نام امراء القیس معروف و مشہور ہوا۔ اس کے سو سال گزرنے کے بعد اسلام مبعوث ہوا، قرآن نازل ہوا۔ اس وقت معاشرے میں شعر گر چہ اپنے عروج پر تھا لیکن اس کی بنیاد جھوٹ پر ہونے کی وجہ سے لوگ شعر گوئی کو ناموس سے متفرض ہونے وجہ سے منفور تھے۔ قرآن نے شعر کے پول بھی کھولے اور بتایا شعر کیا ہوتا ہے اور شاعر کون ہوتا ہے۔ اس طرح قرآن اور شعر میں جنگ چلتی رہی۔ مسلمین اولین نے شعر سے نفرت کی لیکن بنی امیہ کو اپنے اقتدار کی ضرورت پڑی تو انھوں نے شعر کو مروج کیا حالانکہ شعر قرآن کا مردود و ملعون تھا۔ وہ شعر کی تعریف نہیں کر سکتے تھے اس لئے انھوں نے شعر کو دیوان عرب بتایا۔

انہوں نے اس کے لیے ایک کلمہ اختراع کیا جسکا نام ادب تھا بعد میں اس کیلئے ایک نیا نام انتخاب کیا یعنی ادب اور ادب سے مقصود اولی شعر تھا اور اسے اسلام توڑ سرگرمیوں کیلئے استعمال کیا۔ ادب کے نام سے اقدار اسلامی، انسانی کے منافی سرگرمیاں انجام دینا شروع کیں۔ مجالس لھو و لعب، مجالس شعر و ادب کے نام سے اشعار اندام کنندہ۔۔۔۔۔ اصول ایمانیات اخلاقیات کو منہدم کیا۔ ادب کلمہ مستعارہ ضد اسلام بنا لیکن زاد فی الطون رقمہ آخری جہاں دین دیانت شرافت فضیلت کے امیدار علماء اس ادب فاسد کے مروج بنے۔ یہاں سے تمام دینی سرگرمیاں سلب ہوئی اور آج وہ بے دین سرگرمیوں کے استاد بنے ہیں۔ یہاں ہم اپنے بلتستان میں اس ادب سے لطفہ پر اسلام و شرافت کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔

پہلے یہ واضح کرتا جاؤں مشہور یہ ہے کہ شیعہ اور سنی اور نور بخشیہ ہوتے ہیں یہ بات غلط ہے بلکہ وہاں صرف صوفی ہوتے ہیں یہ تعلیم جاہلیت کی تکنیک ہے اس کے شواہد و قرائن یہ ہے اسلام کے مصدر جلی قرآن اور



رحمت استناد کرنے سے گریز کرتے ہیں مذاہب اشعار پر چلاتے ہیں مساجد کے خلاف خانقاہیں مانتے ہیں آج سے ایک سو پچاس سال پہلے ایک شخص بنام بواہ شاہ عباس تھا۔ وہاں اس وقت فارسی زبان چلتی تھی یعنی سرکاری سکولوں کے نصاب میں شامل تھی، انھیں فارسی پر عبور تھا، وہ حملہ حیدری روانی سے پڑھتے تھے، کتاب اسلام اور اہلیت کو جس طرح کلیسا بھی پیش کرتے تھے یہ کتاب بھی ایسی تھی کیونکہ اس کے مصنف بھی مسیحی یا مجوس تھے وہ ایک طرف سے حملہ حیدری کی محافل سجاتے اور دوسری طرف سے مشنریوں کیلئے کام بھی کرتے تھے۔ وہ اس وقت حملہ حیدری کو بلتی زبان میں شعر میں پیش کرتے تھے، جس میں جگہ جگہ قرآن اور محمد کی اہانت اور جسارت طنز پائی جاتی ہے۔ جس کو اصل دین کہا جاتا تھا۔ ایران میں انقلاب اسلامی آیا بلتستان سے ایک ایڈووکیٹ جس نے علوم مروجہ و کالت حاصل کرنے کے بعد جامعۃ اہل بیت میں عربی علوم کو پڑھا اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد رقم گیا وہاں سطح خارج تک پہنچا سب کی نظریں ان پر لگی تھی آپ کا اسم گرامی محمد علی ایڈووکیٹ ہو گیا آپ بلتستان پہنچتے ہی قرآن کو اٹھانے محمد کو اٹھانے کی بجائے بواہ شاہ عباس کی اشعار بیروں کو اٹھایا۔

سنا ہے کہ آپ نے مفتاح الجنان کے بھائی مفتاح الحیات کا بھی ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب اسلام کو دین مسیح کی تعلیمات پر بنانے مشتمل کرنے کیلئے ہیں یہ سلام نہیں کہ۔۔۔۔۔ محبت کریں، کھانے پینے، سونے کے آداب بیان کریں۔ اقای عالمی نے تمام خرافات ضد اسلام کو روایت شریف کہہ کر آیات محکمات کو روایات موضوعات سے تفسیر کی ہے۔

دوسری شخصیت علمیت اور خودداری میں ایک نمونہ تھی، ہم نے ان کے لقمات کھائے ان کے ہم پر بہت سے احسانات ہیں۔ آت علوم جدید مروج میں زیادہ مستغرق تو نہیں لیکن ترویج دین کی بجائے ضد دین علوم کی درستگا ہوں پر توجہ مرکوز کئے ہے نیز اس ادب فاسد ضدی اسلام کو پھیلانے کیلئے خصوصاً اذاعتہ قائم کئے۔

علوم عربی پڑھے یہاں فارغ ہونے کے بعد قم گئے وہاں سطح خارج تک پہنچے جب واپس بلتستان آئے تو سب کی نظریں انکی طرف تھیں آپ کا اسم گرامی محمد علی ملقب بہ ایڈوکیٹ اور بعد میں توحیدی ہوا۔ ہماری خواہش پر ایک دو کتب کا اردو ترجمہ کیا لیکن جو چیز میرے لئے باعث حسرت رہی آپ کے بلتستان پہنچنے کے بعد پہلا کام گانے کی کیسٹ بنا کر لوگوں میں نشر کی۔ یہ آپ کا اسلام کے خلاف پہلا نامہ عمل تھا۔ دوسرے بلتستان پورے کا پورا صوفیہ ہے خود شیعہ صوفیہ ہیں دونوں مذاہب فاسہ سے تعلق نور بخش بھی صوفی تھے جسکا ثبوت انکی خانقاہیں ہیں۔

وہاں آپ نے ایک شخص کہہ کر اس کی ترویج اسکی خدمات شروع کیں۔ آپ کے دل میں دیگر علمای کی طرح کفریات سے دوستی اور سنی دشمنی سے لبریز تھے۔ ملتستان کے تمام نامور علماء اسلام کے خلافت اسلام مخالفین کے مداح و محافظ بنے ہیں۔

### اشہر شعراء مسلمین

۱۔ بوولیب احمد بن الحسین الحسین الکندی شاعر حلیہ ۳۰۳-۳۵۲ کوفہ میں پیدا ہوا۔

۲۔ احمد بن الحسین بن یحییٰ الحمدانی ۳۵۸-۳۹۸

۳۔ حسان بن ثابت حضری متوفی ۵۴

۴۔ سید حمیری

۵۔ ابونواس

۶۔ شاربورد

۷۔ بشار عجرس

۸۔ ابوفراس

۹۔ حسان بن ثابت

۱۰۔ فرزدق

۱۱۔ مصیل

دین اور یوم آخرت :-

یوم آخرت حسب آیت کریمہ المومنون ﴿۱۰۰﴾ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۰۱﴾ کے مطابق دو مراحل ہیں۔

۱۔ یوم برزخ ۲۔ یوم بعثت

یوم برزخ دنیا اور یوم بعثت کے درمیان توقف گاہ۔ وہ ہر حوالے سے دنیا اور آخرت کے درمیان واقع ہے، روح انسان جسم سے نکلنے کے بعد عالم برزخ میں منتقل ہوتا ہے لیکن وہ کیسے منتقل ہوتا ہے؟ وہاں لے جانے کا کیا طریقہ کار ہے؟ اس بارے میں کوئی بھی اشارہ آیت میں نہیں ملتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے روح منتقل

ہوتے ہی برزخ پہنچتا ہے۔ عالم برزخ میں انسان زندہ رہتا ہے لیکن کس قسم کا زندہ ہوتا ہے؟ بعض آیات میں آیا ہے ہوتا رہتا ہے بعض مجرین کو سزا ملتی ہے۔ برزخ کا ایک طرف دنیا سے ملتا ہے دوسری طرف یوم بعثت ملتا ہے لیکن اس جگہ کے قیام کا فلسفہ کیا ہے وہ بعض آیات سے معلوم ہوتا ہے آخرت یوم الجمع، یوم الجمع آدم سے لے کر فناء دنیا تک معین موجود انسان وہاں سب جمع ہوں گے جبکہ برزخ میں ہر روز نئے مہمان آتے رہتے ہیں بعض عبادتوں۔۔۔۔۔ نے اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے ایمان بہ آخرت، عمل آخرت سے منحرف روگردانی کرنے کیلئے بغیر کسی دلیل و برہان قاطع کے قبر ہی کو یوم آخرت بنا کر اس تزئین و آرائش چرائیں گے ہوئے یہاں کھانا پانی شربت چائے حلوہ بھیجتے رہتے ہیں۔

۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ وزیر اعلیٰ سندھ مراد علی شاہ عوام عید الفطر سادگی سے گھروں میں منائیں۔ اگر آپ جس طرح لاک ڈاؤن میں شجاعت دکھائی تھی کہہ دیتے اس بے بنیاد بے اساس بے اسناد عید کو نہ منائیں تو کتنا اچھا ہوتا۔

دین اور یوم آخرت:-

عربی زبان میں یہ کلمہ ”آخر“ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے ایک آخرت جیسا کہ بیان کیا گیا دوسرا معنی آخری دن کے بعد اگلایا دوسرا دن ہے۔ دوسرے معنی میں یوم آخرت موضوع ادیان ہے بعض کا عقیدہ زندگی انسان اس دنیا میں کلی طور پر ختم نہیں ہوتی بلکہ دوسری شکل و صورت میں واپس آتے ہیں یہ لوگ انسان کے مرنے کے بعد کے دور میں تین صورتوں میں سے ایک کہتے ہیں۔ فتح اس سے پست تر چیز میں تبدیل ہونا بعض مسخ کہتے ہیں حیوان پرندوں کی شکل میں بدل جاتے ہیں۔ نسخ کیلئے اچھے صورت میں آتے ہیں اس کو تناسخ کہتے ہیں۔ فرقہ باطنیہ کے بانی محمد بن مقلاس اسدی نے اسلام کے عقائد ایمان با آخرت کے ابطال میں پیش کیا ہے۔ گرچہ کتب فرقہ شیعہ میں اسے مردود قرار دیا ہے لیکن تناسخ دوبارہ پلٹ کر دنیا میں واپس آنے کا عقیدہ شیعوں کے بنیادی عقائد میں شمار ہوتا ہے حتیٰ عقیدہ مسخ تبدیل بصورت پرندہ بھی عقائد صدوق میں آیا ہے۔

آخرت یعنی دوسرا دن، جہاں انسان کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوگا۔ یہی عقیدہ گذشتہ بیانات میں مشکل سوالات کا جواب ہے۔ یہ عقیدہ ثبوت امکانی اپنی جگہ غیر معارض ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ دعوت تمام انبیاء کا مرکزی دعوت ہے۔

۱۔ ایمان بہ آخرت۔۔۔۔۔ کے بعد دیگر عقائد کی اہمیت کے حامل عقیدہ آخرت ہے لہذا اس حیات کو مختلف متعدد الفاظ و کلمات سے یاد کیا ہے کبھی فرمایا دارالآخرۃ، اس گھر میں کیا ہوگا اس کا ذکر آیات میں آیا ہے، یہاں کی زندگی کے بارے میں سوال ہوگا۔

آخرت یعنی دوسرا دن، جہاں انسان کی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوگا۔ یہی عقیدہ گذشتہ بیانات میں مشکل سوالات کا جواب ہے۔ یہ عقیدہ ثبوت امکانی اپنی جگہ غیر معارض ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔ یہ دعوت تمام انبیاء کا مرکزی دعوت ہے۔

۱۔ ایمان بہ آخرت۔۔۔۔۔ کے بعد دیگر عقائد کی اہمیت کے حامل عقیدہ آخرت ہے لہذا اس حیات کو مختلف متعدد الفاظ و کلمات سے یاد کیا ہے کبھی فرمایا دارالآخرۃ، اس گھر میں کیا ہوگا اس کا ذکر آیات میں آیا ہے، یہاں کی زندگی کے بارے میں سوال ہوگا۔

دین اور یوم الآخرۃ آنے والا دن:-

مادیتین کے علاوہ تمام الہین و موحدین کا ایمان بوجود خالق متعال ازلی لم یزل و باقی لا آمد پر ایمان رکھتے ہیں اس حیات مسودہ کے علاوہ ایک اور حیات ہے انسان مرنے کے بعد روح انسان اس حیات میں نکل جاتے ہیں۔ مادیتین کہتے ہیں ہم انسانوں کو دیکھا جب وہ مر جاتا ہے جلدی وہ بوسیدہ ہوتے جاتے ہیں اس کو دفنانے کے کچھ عرصہ کے بعد جسد کا شیرازہ بکھر جاتا ہے جسم میں موجود پانی زمین کھینچی ہے مادہ ذرات بھی متلاشی ہو جاتا ہے لیکن الہین کہتے ہیں جسم تو مر جاتا ہے لیکن روح نہیں مرتی ہے مرنا یعنی روح کا جسم سے جدا ہونے کا نام ہے انسان جو دوسرے عالم میں منتقل ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ کے پاس موجود ذرائع حس میں آنے والا نہیں ہے عقلی ہی نہیں عقل چونکہ فرزند مادہ ہے مادہ غیر مادی چیز کو آسانی سے درک نہیں کر سکتا ہے لہذا اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب۔۔۔۔۔۔۔ میں مثالیں دی ہیں، کچھ مثال اس دنیا میں دی جیسے دن، رات، دن ختم ہونے کے بعد، رات آنے کے بعد دن کہاں جاتا ہے، دن آنے کے بعد رات کہاں جاتی ہے۔ مردہ خشک زمین کیسے گلزار سرسبز و شاداب زمین بن جاتی ہے۔ ہر چیز کی فناء نظر آتی ہے ساتھ ہی۔۔۔۔۔۔۔ نظر آتی ایمان بخالق متعال وہ ایمان بغیب ہے اس پر ایمان عقل سے جوڑ کر رکھا، کائنات کی ہر چیز میں اس کی نشانی رکھی ہے۔ رفتہ دن کو کون واپس لاتا ہے رفتہ رات کو کون واپس لاتا ہے۔ قیامت جو کہ بعد میں اس دنیا کے فناء بعد وقوع ہوگی لہذا اس پر ایمان اخبار

اللہ سے جوڑا ہے۔ اس سلسلے میں دو مظاہر پیش کیا ہے، موت کائنات کی چیز کو موت لاحق ہے انسان بھی مرتا ہے انسان کا مرنا ایک وحدائی محسوسائی منظر رکھا ہے۔ غیر متوقع حالات میں بھی موت کے مناظر دیکھے ہیں انسان کے جسم کے مواد عناصر ختم ہونے سے تنہا نہیں مرتے بچہ بھی مرتا ہے۔ جوان تن و من بھی مرتا ہے صحیح سالم۔۔۔۔۔ بھی گر کر تباہ ہوتا ہے، بیٹے مرجاتے ہیں باپ رہ جاتا ہے۔

### ادیان بیوم الاخرۃ:-

انسان خود کو آزاد و مختار پاتا ہے بعض انسان نیک صالح۔۔۔ عام و خاص اعمال انجام دیتے ہیں انکے برعکس بعض افراد انتہائی گھٹیا مذموم اعمال انجام دیتے ہیں بعض گرفتار ہوتے ہیں جیل جاتے ہیں سزائے موت پاتے ہیں جس سے مظلوم کو سکون ملتا ہے لیکن بعض حیلہ و نیرنگی اثر و رسوخ استعمال سفارش سے بچ جاتے ہیں اور جن پر ظلم ہوتا ہے وہ بے چین ہوتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے ایسے معاشرے انسانی اور جنگل کے معاشرہ جہاں ان کی پسندیدہ غذا گوشت انسان ہو اور ہمارے معاشرے میں کیا فرق ہوگا۔ اس آزادی کی کیا قیمت ہوگی کہ وہ مجھے مر کے چلے جائیں میرا مال چھینیں عیش کریں اور ہم ننگے بھوکے رہیں۔

ہر انسان چاہیے نیک و شریف انسان ہو یا شریر و شرم و سنان و یزید جیسا سفاک اقسام دیشت گرد ہو جن کو یہاں سزا ملی ہو یا نہیں تینوں کا یقین کامل ہے موت ایک حقیقت ناقابل انکار ہے۔ جس دن موت آئے گی ان کو یوم آخرت کہتے ہیں یعنی حیات کا آخری دن، دنیا کے بڑے بڑے طاقت قدرت اس دن کو چند منٹ کیلے دیر نہیں کر سکتے یا پہل نہیں کر سکتے ہے۔

سہ فریقی مزاحمتوں نے قرآن کو پیچھے چھوڑ کر اس کی جگہ احادیث کو جاگزیں کرنے، احادیث جمع کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کا اعلان کیا۔ تمام متضاد تناقص ہونے کے علاوہ شرم آور، ملحد منافق راویوں کو محدثین میں اپنا نام درج کیا چنانچہ دردمند لوگوں نے احادیث کو قبول کرنے کیلئے دور و اطراف لگائیں یعنی ایک حدیث کا مضمون صحیح ہو اور دوسرا راوی صحیح ہو۔

### دین و اخلاق

دین کا معنی حق کی پہچان کو کہتا ہے اخلاق کا معنی نیک کام کی طرف جھکاؤ اور میل نیک اعمال افکار کی طرف میل کو اخلاق کہتا ہے نفسانی خواہشات کو کنٹرول کرنے کو اخلاق کہتا ہے لہذا معرفت اور میل و جھکاؤ دو الگ

چیز ہیں دین اور جھکاؤ الگ الگ چیزیں ہیں دین اور اخلاق میں دونوں ایک چیز ہیں اخلاق عین دین یا دین عین اخلاق ہے یا دین اور اخلاق الگ چیز ہے علامہ عبداللہ دراز فرماتے ہیں دین اور اخلاق میں کوئی رشتہ نہیں ہے جو ایک دوسرے کو مدد کر سکے نہ مبداء نہ تکون نہ حیات اجتماعی اور انفرادی میں اس کی مثال میں طفولیت میں اخلاقی شعور بچپن سے ہوتا ہے لیکن دینی شعور نہیں ہوتا بعض کو پسند کرتے ہیں بعض شرماتے ہیں بعض کا سہر ہونا چاہیے اس کا کوئی خالق ہونا چاہیے بچے کو اس کا پتہ نہیں ہوتا بعد میں رشد پاتے ہیں

یکے ازاں نظریات بشریات کو چھو یا ہے یا مشغول مصروف رکھا ہے وہ فکر دیانت ہے دین ایک کلمہ عربی ہے جتنی بھی لغات دنیا میں ہیں ان میں کلمہ دی، ن، تلاش کریں گے پتہ چلے گا کلمہ عربی ہے دین کس طریقہ سے لغت میں استعمال ہوتا ہے دین کے تین طریقہ استعمال ہیں دین بغیر حرف جر بغیر کسی حرف کے استعمال ہوتا ہے دینتہ مسخر کیا یہاں وہاں وہ ایک صاحب قدرت ہے فریق کوئی توانائی رد کرے وہ اس کا مسخر بن جاتا ہے قرآن میں یہ اس طرح استعمال ہوتا ہے لفظ کی ضرورت نہیں کن فیکون جہاں بغیر حرف جار استعمال ہوا ہے وہاں قاہر جابر سلطان صاحب قدرت لامحدود کے لیے استعمال ہوتا ہے دین ایک دفعہ حرف ل کے ساتھ استعمال ہوتا اس وقت خاضع ہو گیا جب دین انسان کی طرف ہوتا ہے تو خضوع اور تسلیم کا معنی دیتا ہے دین ایک دفعہ حرف ب کے ساتھ استعمال ہوتا ہے یہ لغوی معنی ہے اللہ کا ظاہری تصور نہیں ہے اللہ کی اطاعت کرتا ہے یہ دین انسان کے اندر باہر سے ٹھونسنا ہے یا سکھایا ہے یا ایسا ہے تو کب سے کیا ہے کس نے کہا ہے یا ایک دین طاقت کے سامنے آت ہو یا نہ آتا ہو اس کے سامنے خاضع اقرار بے بس ہونا یہ انسان کی فطرت میں ہے۔

جب سے انسان میں شعور آیا ہے انسان کے اندر حس دینی فکر دینی نے انسان کے اندر جنم لیا ہے باہر سے ٹھانسا ہے یا اندر سے نکلا ہے اس سلسلے میں دنیا میں موجود علماء دانشور فکر و دانش والے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والوں نے نظریات دیئے ہیں طبیعت شناس سے مراد انسان شناس وقت شناس انسان شناس میں آتا ہے علماء نے مختلف جواب دیے ہیں لیکن خلاصہ یہ کہ

۱۔ دین باہر سے تلقین ہوا ہے اندر سے نہیں نکلا ہے۔

۲۔ علماء اجتماع نے ایک جواب دیا ہے دین جو قدیم ادوار دیہات بدو پسماندہ انسانوں کے ذہن میں پایا جاتا ہے یعنی دین فکر جہالت ہے حیوانی نادانی ہے انسانی اذہان میں آیا ہے رفتہ رفتہ انسان ترقی کرتے جائیں گے اس

کے اندر سے خیال خالی ہوتا جائے گا۔

۳۔ ایک فکر علماء نفس کی ہے علماء نفس وہ ہیں جو باہر کی سرگرمی کردار گفتار سے نتیجہ نہیں لیتا ہے ہمیں انسان کے اندر نفسیات کے اندر گھس کر حقیقت تلاش کرنی چاہیے جو انسان کے اندر تلاش کرتے ہیں دین انسان کے خمیرہ حیات کے ساتھ نکلتا ہے ان میں اس نظریے میں سر مہر ثبوت داعی حامی و پلیم جیمز ہے اس کا اصل ایلن سے ملتا ہے اس کے آثار قلمی علمی میں مبدائے علم نفس مشہور ہے

سر جیمز کی تحقیق یہ ہے کہ ہمیں نفس میں جا کر انسان کی خواہشات تمنیات میں جا کر پڑھنا چاہیے اس کے اندر کی خاصیات جھکاؤ گرائش عقل تجربہ کی صورت میں نمایاں ہوتا ہے حقائق جاننے کے لیے باطن انسان کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے سر جیمز کہتے ہیں اندرون ذات کے اندر سے معلوم ہوتا ہے دین انسان کے عمق کے ساتھ ایک چیز اصل ہے وہ عاطفہ گیرائش ہے دین یہ مظاہر، شعائر، رسومات نہیں ہیں بلکہ اندر کے احساسات زیادہ گہرا ہے یہ گہرائش اور عاطفہ میں ظاہر ہوتا ہے دین ایک حقیقت ہے اللہ باطن اشیاء میں ظاہر ہوتا ہے دین شرور کو دفع کرنے میں اللہ ہمارا شریک معظم ہے لہذا اللہ بہت سے حوادث اور برائیوں میں تاریک کی کایا یا رخ پلٹاتے ہیں معجزات پیدا کرتے ہیں انسان غلطیوں میں ناکامیوں میں اس وقت پھنستے ہیں جب انسان باہر کی بات نہ کرنے والی چیزوں سے ارتباط کرتے ہیں اس کا نتیجہ ناکامی ہوتا ہے۔

## دین اور اخلاق :-

یکے مشکل معاشرہ اسلامی ترجیح دین براخلاق یا ترجیح اخلاق بردین ہے اکثر و بیشتر متنازعین کے دعویٰ دلیل و برہان سے خالی جذباتی ہوتا ہے۔ یہ صورت جب سے امت اسلامیہ میں مذہب مرجعہ کی پیدائش کے بعد سے شروع ہوئی۔ آج کل معاشرہ اسلامی پرسیکولروں کا قبضہ ہے لہذا وہ دین کی جگہ اخلاق کو استعمال کرتے ہیں کیونکہ ان کو اس میں سہولت حاصل ہے۔ ہم یہاں کوشش کر رہے ہیں ان دونوں کے درمیان جو تقابل چل رہا ہے وہ کس نوعیت کا ہے؟ لیکن پہلے یہ ضروری ہے دونوں کی تعریف واضح ہو جائے۔ کتاب العقیدہ و الاخلاق ص ۲۲۲ پر آیا ہے۔

۱۔ العلم بالسعادات عادت کلمۃ ایتوس یونانی کا ترجمہ بتاتے ہیں۔

۲۔ الاخلاق هو علم الانسان ۳۔ الاخلاق العلم الخیر والشر ۴۔ علم الفضائل

## ۵۔ دراستہ الواجب والواجبات

یہ پانچ ادائیں سے ہر ایک ایک فیلسوف یونانی کا قول ہے لیکن ان کے مصادر مآخذ خود ان فلسفیوں تک محدود ہے یا ان سے آگے کسی اور کا قول ہے یہ ثابت نہیں تو سوال پیش آتا ہے انسان مسلمان کیونکہ فلسفی مشرک کے مذہب کو اپنائیں۔  
دین اور تنظیم سازی:-

عالم اسلامی مغربی یلغار میں آنے کے بعد عالم اسلام میں مغربی یلغار کے خلاف جگہ جگہ تنظیم سازیوں شروع ہوئی، ان کے بانیان میں ظاہر۔۔۔ الصلاح، زاہد، عابد، عالم دین اور سیکولر جدت پسند تجدید کے داعی مخالف استعمار سب میدانوں میں اتر آئے، جن میں عظیم شخصیات کے ساتھ پست نے دین ظاہر میں مخلص پابند صوم و صلوة بھی پایا جاتا ہے ان کا استناد قرآن کریم کے سورۃ العمران کی آیت ﴿وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ سے رہا ہے لیکن تجربات مکرر سے ثابت ہوئے اسلام کے فائدے کے بجائے اسلام کو مزید مشکلات مصائب میں ڈالا اور نفاذ اسلام کو غیر ممکن جگہ پہنچایا چنانچہ مصر میں اخوان المسلمین جس کے قائد حسن بنا مخلص انسان نظر آتے ہیں، سید قطب جیسا نابغہ زمانہ کبھی نظر آیا اور برصغیر میں علامہ مودودی اور علامہ مفتی محمود جیسے بھی نظر آئے، لیکن سب کا انجام اسلام سے دور مغربیت سے نزدیک اور آخر میں سیکولرزم کے دہانے پر پہنچایا۔ خاص کر پاکستان میں جمیت علماء پاکستان اور جماعت اسلامی نے یہاں ایک نئے اسلام کا اعلان کیا، جس طرح عمران خان نے نیا پاکستان کا اعلان کیا۔ ان دو تنظیموں نے کہا ہم یہاں اسلام جناح اور علامہ اقبال چاہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے درجے کی تنظیم شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والے تو اسلام کا نام ہی نہیں لیتے تھے، ان کا جھکاؤ اسماعیلی مسلک سے تھے جن کے منشور ترویج دین نہیں تھے عقائد میں اسماعیلی اور سیاست میں خانی قادیانی کی طرف جھکاؤ تھے۔ سب سے بڑی دلیل کہ یہ ضد اسلام تھے، مصر سے لیکر یہاں تک امت میں ایک نئے قسم کے شگاف پیدا کیا۔

-----

## دین اور تاریخ:-

کلمہ تاریخ سے عام و خاص مانوس ہے ہر شخص پوچھتے ہیں آج کوئی تاریخ ہے، لیکن اہل علم و دانش کیلئے یہ



کافی نہیں اس کو اسی مآخذ و مصادر سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے۔ ماہرین اور متخصصین علوم لغت والوں کا کہنا ہے یہ کلمہ مادہ ”ورخ“ سے بنا ہے۔ اس کلمہ کا اصل موطن جنوب یمن ہے، جنوب یمن والے یہ جنگلی گائے کو کہتے تھے، جس طرح گائے کا بچہ نکلنے کو کہتے ہیں وقت تاریخ سے نکلتا ہے ہر موجود اپنی جگہ ایک تاریخ رکھتا ہے دوسرا مستقبل رکھنا تاریخ کے بعد مستقبل شروع ہونا ہے تاریخ کا معنی لغوی بیان کرنے کے بعد اب ہم آتے ہیں دین اور تاریخ میں کیا رشتہ ہے؟ دنیا کی ہر چیز کی ایک تاریخ ہے، دین کی بھی ایک تاریخ ہے، دین کی پیدائش کہاں ہوئی ہے؟ کس تاریخ کو ہوئی ہے؟ یہاں بعض سادہ لوح یا مذہب والوں کو اشتباہ ہے کہ دین اور مذہب دونوں کا معنی ایک ہے یہ غلط تصور ہے ان دونوں میں فرق ہے بطور مثال کہتے ہیں مذہب شیعہ تاریخ اسلام کی دوسری صدی میں خانہ امام صادق میں پیدا ہوا ہے۔ مذہب حنفی بھی تقریباً ہم سال ہے ان کے بعد مذہب مالکی ہے وہ ان دونوں سے چھوٹا امام شافعی حنبلی و مالکی سے بھی چھوٹا ہے، سنی تیسری صدی کو ابو موسیٰ اشعری کے ہاں پیدا ہوا۔ غرض دین اور مذہب میں فرق ہے تاریخ مذہب اور دین کے بارے میں بحث کرنے والوں کے دو مقصد ہیں ایک یہ کہ وہ اپنے مذہب اور دین کو دیگر ادیان اور مذاہب پر برتری دینے کیلئے یہ بحث کرتے ہیں چنانچہ بحث تاریخ مذاہب میں بغیر نفاش اتفاق سے کہتے ہیں۔ یہ ان کی تاریخ معلوم لیکن دین کی تاریخ کی بحث میں اختلاف ہے اس کی تاریخ کہاں ملتی ہے چنانچہ بہت سی کتابیں تاریخ ادیان پر لکھی گئی ہیں چنانچہ اس وقت تاریخ ادیان جاننا ہر مسلمان عالم دانشور کیلئے ضروری اور ناگزیر ہو چکی ہے کیونکہ دین مسترد کرنے والوں نے تاریخ پیدائش کی بحث کے ذریعے دین کو بنیاد سے غلط ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

### دین اور تصوف:-

دین کا مصدر اپنی جگہ واضح ہے وہ قرآن کریم ہے اور کچھ نہیں ہے اگرچہ بیچ بحار کافی کا شعار چاہیے کتنی زوردار شور سے نہ لگائیں اما تصوف کا مصدر یونان کے فلسفہ رہبانیت مسیح آخر میں کلمات فرمودات ابن عربی و دیگر علماء سے لیتے ہیں عالم اسلام کو اس وقت جو مشکلہ درپیش ہے جس طرح صدر اسلام میں بعض بغل مین اپنے بدھ کو ساتھ رکھتے تھے عالم اسلام میں ہزار کے قریب فرقے وجود میں آئی ہے اکثر و بیشتر کومرود دکر کے صرف دو کا نام لیتے ہیں ایک شیعہ دوسرا اہلسنت والجماعۃ دونوں نے اپنے بغل میں فاسد فرقوں کے مجسمے فتویٰ رکھے ہوئے ہیں کبھی ان فرقوں پر لعن کی بات کرتے ہیں اور کبھی ان کو اپنے ساتھ ملاتے ہیں بطور مثال اس وقت عالم اسلام

کے دو قیادت سامنے آئے ہوئے ہیں ایک ایران جنہوں نے شام کے علویین یمن کے غلات زیدی افغانستان کے غالی غلات اور سعودیہ نے بریلویوں اور دیوبندیوں اور صوفیوں کو کبھی ان پر لعنت کبھی امت کا حصہ جزء بناتے ہیں چنانچہ صوفیوں کے بارے میں علامہ جواد مغنیہ نے اپنی کتاب معالم فلسفہ اور آقائی سبحانی نے ترکیہ میں منعقدہ صوفیہ کے سیمینار سے خطاب میں صوفیوں کے اصول معانی حب و زہد کو جزء اسلام قرآن دیا ہے ان کے عبارات ملاحظہ کریں۔

دین اور تصوف کتاب معالم الفلسفہ تالیف محمد جواد مغنیہ ص ۲۱۸ پر آیا ہے۔  
التوفیق بین الدین والتصوف۔ آپ نے فرمایا تصوف کوئی علم نہیں کہ کوئی نہ کوئی اعتقاد نہیں بعض شیعوں میں تصوف پایا جاتا ہے اسی طرح بعض شیعوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح صوفیوں میں بعض شیعہ ہے اور بعض صوفی سنی ہیں۔ صوفی کوئی منصب مستقل نہیں بعد میں لکھتے ہیں اگر مجاہدہ النفس اور تامل تصوف ہے تو یہ صفت شیعوں میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔  
دین و سیاست:-

یعنی دین سیاست کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ کلمہ سیاست کا مادہ ساس، یوس سے ماخوذ ہے لیکن خود یہ صیغہ شاید مولدہ ہو۔ سب سے پہلے اسے کس نے استعمال کیا ابھی تک معلوم نہیں ہوائی الحال یہ کلمہ کتاب معجم فلسفی ج ۱ ص ۶۷۹ سے لیا ہے۔ صاحب معجم نے لکھا ہے سیاست مصدر ساس ہے وہی تنظیم امر الدولة و تدبر شونیا۔ سیاست کبھی شرعی ہوتی ہے اور کبھی مدنی ہوتی ہے شرعی یعنی صاحب شرع تنظیم کرتے ہیں اور کبھی شہر نشین کرتی ہے۔ موضوع علم سیاست نزد فلاسفہ ”قدما هو البحث فی النواع دول و الحکومتات، مدینة و احکام اجتماعه“۔

سیاست ہمیشہ جہاں بھی ہوتا نزاع مسائل ہے کیونکہ اس کا تعلق مادیات سے ہے یہاں اختلافات حاکم رعایا میں منحصر نہیں بلکہ خود۔۔۔ حکومت بھی ہوتا ہے۔ سابق زمانے میں وزیر اعظم اور صدر مملکت نہیں بنتے تھے اس لئے صدر حکومت کو برخاست کرتے تھے، ابھی سنا ہے وزراء بھی آپس میں نہیں بنتے ہیں یہ اختلاف دنیا کی نامور حکومتوں میں بھی رہتا ہے۔ لہذا سیاست میں مدنیہ اور متدنیہ میں اختلاف رہتا ہے غلط ہے خود مدنیہ والوں میں بھی اختلاف ہے یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے بعض علماء خود کو بہت زاہد پرہیزگار دکھانے کیلئے کہتے

ہیں سیاست سے دور ہے کیونکہ حکومت ہمیں لفٹ نہیں دیتے۔

دین و سیاست:-

دین اور سیاست میں کیا رشتہ ہے اس سلسلے میں پہلے مرحلے میں ایک سوال ہے۔ آپ پہلے یہ روح کریں دین کی بات کرتا ہے، دین اللہ، دین قرآن، دین محمد، دین اہلبیت، دین صحابہ، دین حدیث زمانہ گزرنے کے ساتھ دین ایک نہیں رہے اس کی اشکال اور انواع نکلی ہیں۔ ہر دین کی اپنی سیاست ہے سیاست بھی اپنی جگہ انواع و اقسام کی ہے،

۱۔ محمدؐ آپ کے بعد آپ کی پیروی کرنے والے ابوبکر، عمر، عثمان علی اپنے اقتدار کی خاطر کسی کو مارنے کیلئے آمادہ نہیں ہوئے۔

۲۔ سیاست معاویہ، وہ اپنے اقتدار کیلئے کئی انسانوں کو مارنے میں کوئی تردد نہیں کرتے تھے چنانچہ یہ سلسلہ ان کے بیٹے یزید، ان کے بعد مروان اور ان کے بیٹے عبدالملک، سفاح، منصور اور ہارون الرشید کو ورثے میں ملا۔

۳۔ سیاست برطانیہ سیاست امریکہ، سیاست میکا ولی

۴۔ پیسے سے خریدنے والے شریف خاندان نے نعرہ لگایا ”ووٹ کو عزت دو“ کیونکہ اس نے ووٹ کو بہت مہنگا خریدا تھا۔

۵۔ سیاست ندیم، نواز کی سیاست صحیح ہے اس ہفتہ محرم ۱۴۴۲ھ اخبار کے کالم میں لکھا تھا سیاست کو عزت دو۔

دین و سیاست پاکستان کے دانشوران افکار و نظریات سے ذاتی رشتہ ختم ہو گیا ہے کیونکہ بحث و گفتگو تحقیق تضحی اوقات کے ساتھ جمع معلومات کیلئے پڑھنا پڑتا ہے۔ کتابیں پڑھنا جس طرح اہل دین نے تحقیق کی جگہ تقلید مجتہدین کو اپنایا ہے، صحافیوں نے بھی تقلید ہی کو بہتر گردانا ہے لیکن مرجع مختلف اپنائے، انہوں نے مرجعیت کیلئے مغرب کو اپنایا۔ آپ ان حضرات کی نظر میں مذہب لیلا خود ان کی بحثوں بن گئے میں کہتے ہیں جو کچھ وہاں ہوتے ہیں وہ فطری ہے یہاں جو سیاست تصنعی ہے سیاست دوغلی تصنعی کذب ہی ہوتا ہے جو سیاست دیگر اقوام کو اپنے مفادات کے استحصال کرنے کو صحیح سمجھتے ہیں کیا وہ فطری ہوتا ہے۔

سیاست پوری تاریخ میں دو طرف نہیں تین طرف ہوتی ہے جیتنے والا اور ہارنے والا تیسرا انتخاب کے بعد جیتنے والوں میں شامل ہونا پاکستان کے بہت سے سیاستدان ہمیشہ اس اصول کو انتخاب کیا ہے پاکستان کے ووٹر ابھی زیادہ اس سلسلے میں دین و ملت کے مفاد میں کسی کو ووٹ دیتا ہے سوچنا چھوڑ دیا ہے وہ صرف ارباب ریاست اور بیرونی وائسرائے کی چاہتے ہیں کہتے ہیں ہم نے ووٹ جیتنے کو دینا ہے ہارنے والے کو نہیں۔ اگر سیاست کی تعریف میں یہ کہیں سیاست کے سینے میں غیرت نہیں وعدہ وفا فی نہیں ایمان نہیں دین نہیں اللہ نہیں کوئی بھی فضیلت نہیں صرف سیاست ہے یہ تعریف درست۔۔۔۔

کالم نگار حسنات اسلام مثل کرونا پر ہیز کرنے کی وجہ سے ادیب ہوتے کلمات صادقہ کا بحران رہتا ہے ورنہ سیاست کی تعریف کرتے، سیاست یعنی نفاق قرون جدید، تحریک اسلامی وحدت مسلمین ریاست مدینہ کے شعار کے تحت الحادیات کافرو غ شعار منافقین تھا۔

قانون اسلام کہہ کر قانون ابوحنیفہ، قانون جعفری، وحدت مسلمین کہہ کر وحدت ملحدین کسی کے وہم و خیال میں نہیں تھا۔

اذا جاء القدر عمى البصر قصص العرب شمس الدین ج ۴ ص ۲۹۵  
...الباطل يعرض الباطل فى معرض الحق شمس الدین ج ۴ ص ۲۹۵۔  
جوع کلبک يتبعك شمس الدین ج ۴ ص ۳۳۶۔

انا ازهد فى الدنيا و انتم ترهد فى الاخرة شمس الدین ج ۴ ص ۳۴۵  
دین اور اطاعت:-

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے اطاعت اللہ اور اس کے رسول کی ہوگی جبکہ اطاعت ہمیشہ اس کی ہوتی ہے مخالفت کی صورت میں جس سے تعذیب سزا کا ڈر ہو رسولوں کے پاس کوئی طاقت و قدرت نہیں کہ وہ اپنے مخالفین کو عذاب دیں سزا دیں لہذا اطاعت بنیادی طور پر اللہ ہی کا ہوتا ہے لیکن خوف دینے والا رسول ہی ہوتا ہے۔ ”فالقو اللہ واطیعوا“ العمران ۵۰، شعراء ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۴۲، ۱۵۰، ۱۶۳، ۱۷۹۔

انبیاء نے پیغام دیا اللہ سے ڈریں ہماری اطاعت کریں یعنی ہماری بات مان لیں اگر ہماری بات نہیں مان لیں گے تو اللہ تمہیں عذاب دیں دیں گے۔ قرآن کریم میں رسول کی اطاعت کی مختلف صورتیں آئی ہیں۔

۱۔ رسول کی اطاعت کرو۔ نور ۵۱۔

۲۔ اللہ کی اطاعت رسول عطف باللہ انفال ۱، عمران ۳۲-۱۳۲۔

۳۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، نساء ۵۹، مائدہ ۹۲، طہ ۹۰۔

ایک جگہ کلمہ اطاعت تکرار کرتا۔ ۲۔ ایک اطاعت میں اللہ اور رسول دونوں کو جمع کرنا ۳، صرف

اطاعت رسول پر اکتفاء کرنا۔

دین اور اطاعت رسول:-

قرآن میں اطاعت بلا استناد وجہ مخصوص باری تعالیٰ ہے کیونکہ وہ مالک وجود انسان ہے مالک سے وجہ اطاعت نہیں پوچھا جاتا وہ محض مالک حقیقی ہے یہ حکم اطاعت بندوں کو دیا گیا ہے وہ اس ذات کی طرف اعزاز و عنایت ہے کہ اس سے رد حکم بھی تمہیں محال رکھتا ہے کائنات بشمول انسان سزا مرگ کو بنی و تسخیری حق سبحانہ ہے وہ رد نہیں کر سکتا ہے وہ جہاں اس کو رد کرنے کا اختیار دیا ہے وہ دلیل سے رد نہیں کر سکتا ہے تو نے مجھے یہاں کیوں لایا میں راضی نہیں تھا تم کچھ نہیں تھے کہ ناراض ہو جاؤ، اگر ناراض واپس جائیں جانہیں سکتے ہو تو اس کا مطلب ہے تم اس ذات کی ملک میں ہو مملوک کو مالک کی اطاعت کرنی لہذا اطاعت بنیادی طور پر صرف اللہ ہوتا ہے خود جیسے انسانوں کی اطاعت نہیں ہوتی ہے جب تک مالک نہ کہیں اس کی بھی اطاعت کریں، یہاں سے اطاعت رسول آتی ہے اطاعت رسول درحقیقت اطاعت خود اللہ ہے رسول کی اطاعت محبت رسول ہے نہ بحیثیت تھی۔ قرآن کریم میں اطاعت غیر اللہ کی چند صورتیں آئی ہیں۔

۱۔ اطاعت رسول ۲۔ اطاعت اولی الامر

انبیاء و رسل اللہ ہی انتخاب کرتا ہے کوئی اور انتخاب نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ حق حاکمیت حق امر و نہی حق ہدایت صرف مالک حقیقی کو ہی حاصل ہے، بشر کا بنا ماکان کتنے ہی اعلیٰ و ارفع جلالیات کا حامل کیوں نہ ہو وہ خود اللہ سے تقاضی مقام نبوت و رسالت نہیں کر سکتے بلکہ اس کے وہم و خیال میں نہیں ہوتا ہے کہ میں نبی ہوں چنانچہ اللہ نے جب موسیٰ کو فرمایا میں نے آپ کو مقام نبوت کیلئے انتخاب کیا ہے موسیٰ کو یقین نہیں آیا کہا میں کہاں سے یقین کروں میں نبی بنا ہوں میں کہاں سے ثابت کروں میں نبی بن گیا ہوں بلکہ فرمایا میں نہیں بن سکتا ہوں کیونکہ میں نے ان کے ایک انسان کا مارا ہے۔ حضرت محمدؐ کے بارے میں آیا ہے امید رجا میں نہیں رکھتے تھے غرض

نبوت منصب خاص ہے جو صرف اللہ ہی دیتا ہے یہ نقل و انتقال والا منصب نہیں ہے، نبی کے بعد اس کی لائی شریعت کو نافذ کرنا خود امت کے ذمے ہوتا ہے یہ آپ کی حیات میں دور دراز علاقوں اور آپ کی وفات کے بعد اس علاقے میں لوگوں پر عائد ہوتا ہے اس کو اولی الامر۔۔۔ کہتا ہے یعنی شریعت دینے والا نہیں شریعت نافذ کرنے والا ہے۔ مناسب ہوگا ہم یہاں کچھ اولی الامر کے بارے میں گفتگو کریں۔ اولی الامر کی بحث مسلمانوں میں معرکہ آرا تباہ کن نزاع حتیٰ جہالی حد تک رہی اور امت کو انتشار و فراق و تمزق کے علاوہ اللہ کی شریعت سے انحراف و گردانی سب اس مفہوم سے استناد کرتے ہیں لیکن خود مفہوم نساء ۵۹ سے استناد کیا ہے لہذا ہم یہاں کوشش کریں زیادہ وضاحت پیش کریں۔

اطاعت کس کی ہوتی چاہیے، اطاعت صرف اور صرف مالک کی ہوگی اور کسی کی نہیں سوائے جہاں مالک حکم کریں فلاں کی بھی اطاعت کریں۔ رسول کسی انسان کا مالک نہیں وہ خود مملوک ہے۔ اللہ نے رسول کے توسط سے لوگوں سے کہا ہمارے رسول کی اطاعت کریں۔ یہاں اہمیت عمل بہ رسالت میں ہوگی اور کس چیز میں لہذا قرآن میں بعض آیات میں اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول آیا ہے۔ یہ اسلام ہے اللہ کی طرف سے رسول کی اطاعت کریں۔

### دین اور اطاعت رسول:-

اطاعت رسول بمعک بر اطاعت اللہ یا تنہا اطاعت رسول کی مثال میں بعض آیات مجمل اور مبہم ہونا بتایا جس کی تفصیل رسول نے کی ہے جس کی مثال عدد رکعات نماز اور نصاب زکوٰۃ بیان کرتے ہیں۔ عدد رکعات وحی تفصیلی ہو سکتا ہے۔ نصاب زکوٰۃ میں رسول بحیثیت رسول نہیں بلکہ بحیثیت اولی الامر آپ نے نصاب بیان فرمایا ہے۔ حیثیت رسول رسول کے بعد ختم ہو گیا وہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں، لیکن حیثیت اولی الامر ابھی باقی ہے کیونکہ اسلام باقی ہے اسلام کیلئے اولی الامر ضروری ہے۔ اما زکوٰۃ احکام دائمی امکان پذیر نہیں ہے یہاں چند مفروضات بنتے ہیں۔

۱۔ مال زکوٰۃ اپنی جگہ دائماً تغیر پذیر ہیں اس کے متعلقہ کم و بیش کی زد میں رہتا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ خور زکوٰۃ کھانے والے بھی متغیر ہوتے ہیں ممکن ہے زکوٰۃ کھانے والا یا ختم ہو جائے نہ ملیں یا

دو گنا تگنا ہو جائیں۔

۳۔ شخص دہندہ کو آسیب لگ جائے مال نصاب ہو لیکن وہ محتاج ہے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا ہے۔

دین اور انسان:-

دین اور انسان کے درمیان کس قسم کا رشتہ پایا جاتا ہے۔ دین کا موضوع ہی انسان ہے اللہ کی طرف سے انسانوں کو جاری ہدایات کا نام دین ہے لہذا اللہ کی طرف سے انسانوں کو باری ہدایات ایک ہی ہے اس کا نام اسلام ہے موسیٰ پر یہ نازل دین تورات کہلاتا تھا عیسیٰ پر نازل دین انجیل کہلاتا تھا محمد پر نازل دین ہے

۱۔ دین انسان کے اند مخمور مرکز غرائز ہے جس طرح دیگر نفسانی تقاضوں جیسا ہے یا باہر سے وقت حالات افراد نے اس پر تکمیل کیا ہے ٹھونسائی چیز ہے۔ دین کے بارے میں دو نظریات دیگر غرائز کی بہ نسبت زیادہ ہیں یا رواج پائے ہیں۔ پہلے آتے ہیں دین انسان کی ذات سے کوئی رشتہ نہیں ہے بلکہ یہ باہر کے حالات سے متاثرہ ایک حالت کا نام ہے۔

انسانی بقاء کی دوسری رخ روحانی ہے انسانوں میں دو گروہ پائے جاتے ہیں ایک زیادہ تر جسمانی تقاضوں پر توجہات مرکوز رکھتی ہے وہ روحانیت نامی چیز کو نہیں مانتے اچھے لذیذ طاقت والی غذا کین استعمال کرتے ہیں۔ انکی تمام تر توجہ ماکولات مشروبات ملبوسات کی طرف ہوتی ہے۔ دوسرے گروہ کا توجہ روحانی فکری عقل و خرد کی طرف ہوتی ہے۔ اس میں زیادہ عنایت دکھاتی ہے روحانی تقاضوں میں جسمانی تقاضوں کی ضمانت ہے جبکہ پہلے میں دوسرے کی ضمانت نہیں ہوتی۔ گکری عقلی قوم کی سلامتی اپنے ضمانتین ہوتی ہیں۔ قرآن کریم میں اعراف ۳۳ میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ اللہ سبحانہ قومی سلامتی کو ان پانچ اصولوں میں حصر کیا ہے۔ ۱۔ اثم ۲۔ بغی بغیر حق ۳۔ شرک ۴۔ قول علی اللہ افترا جس کا ہمیں علم نہیں۔ ۵۔ فواحش طاہری و باطنی ہے۔

یہ پانچ جس قوم میں پھیلے گے وہ قوم نابود ہوگی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گی۔ سب سے پہلے جس کی روک تھام انسداد کا اللہ سبحانی نے ذکر کیا وہ فاحشہ ہے، طہارت انسان ہے۔ دور جاہلیت میں عرب اسکا بہت خیال رکھتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے۔ یہ قانون طبعیت کے مطابق ہے۔ نسل انسانی کا انتساب فکر کی طرف ہوا۔۔۔۔۔۔ مغرب میں مسلمان ملکوں میں ایسے افراد کو۔۔۔ جن کا کوئی انتساب واضح نہیں ہوتا۔

## دین اور انسان :-

دین کا موضوع انسان بلکہ محدود مخلوقات سے بھرے کائنات صرف انسان پر لاگو ہے کیونکہ اس کے پاس عقل نامی کوئی چیز ہے جو اس کی خواہشات میں تعدیل و توازن رکھ سکتے ہیں دین بغیر انسان حیوان سے بھی بدتر کہا ہے کیونکہ ایسے خواہشات برے ہیں بلکہ اپنی خواہشات کی کاٹروہ شقاوت بھی کرتے ہیں انسان دین سے جیتے ہیں یا دین انسان سے جیتے ہیں یعنی خالق و مالک کا مملوک کو دیے گئے آئین حیات کو کہتے ہیں جس طرح انسان اپنے خالق و مالک سے جدا الگ زندہ نہیں رہ سکتا ہے وہ اس کے دیئے گئے آئین حیات کے بغیر زندگانی انسانی نہیں جی سکتے ہیں اس مدعی کو ثابت کرنے کے لیے پہلے خود دین کا معانی لغوی اور اصطلاحی بیان کرنا بھی بھی ضروری ہے پہلے دین کی لغوی اور اصطلاحی معانی بیان کرتے ہیں پہلے عصر معاصر میں دنیا میں دعوت کھلے عام کون دے رہا ہے۔ یہ سوال اتنا مشکل پیچیدہ نہیں ہے، اس وقت دنیا دعوت دین کے میدان میں ایک دین مسیحی ہے اور دوسرا دین اسلام ہے۔ دین مسیحی کی تعریف خود مسیحین کرتے ہیں کیسا کریں گے۔ ہم مسلمان اپنے دین کی تعارف پیش کرتے ہیں۔ یہاں دو سوال پیش آتے ہیں، ادیان مسیحی اور دین اسلام میں مقابلہ کرتے وقت کوئی نقطہ اشتراک اور نقطہ افتراق و امتیاز کا تعین ضروری ہے اللہ موجود ہے اس کی طرف سے انبیاء آئے ہیں اللہ کی طرف سے بشر کی طرف آنے والے آخری حجت عیسیٰ بن مریم ہے اس پر مسیحی اور مسلمین دونوں کا اتفاق ہے لیکن مسلمانوں کا دعویٰ ہے عیسیٰ کے بعد حضرت محمد آیا ہے مسلمانوں کو یہ تکالیف سہنا پڑیگا محمد اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ لیکن اس کا قاضی کون ہوگا واضح ہے دین یعنی آئین اللہ اس وقت آئیں اللہ کس کے پاس موجود ہے اما قاضی مسیحی ہو سکتا ہے نہ مسلمان نہ کوئی منکر دین ہو سکتا ہے قاضی عقل عقلاء ہی ہوگا اگر دین اللہ کا ہے ہدایت بھی اسی کی ہوگی اس طرح خود دین اسلام میں ۳ فرقے اور ان فرقوں میں دین اسلام کی نمائندگی کس کو دیں گے، سر دست یہ سوال انتہائی اہم ہے۔ تمام فرقوں سے سوال کرتے ہیں تمام فرقوں میں نقطہ اتفاق کیا پایا جاتا ہے یا نہیں، اگر نقطہ اتفاق نہیں پایا جاتا تو سمجھ لیں کہ اسلام کے فرقے نہیں ہیں۔ اگر پایا جاتا ہے تو وہ قرآن اور محمد ہی ہوگا۔ تمام فرقوں میں نقطہ اتفاق خود اسلام ہے۔ اسلام کی کتاب قرآن اور اسلام کے داعی محمد ہیں، محمد کے نبی ہونے کی دلیل گواہی قرآن ہے۔ قرآن کو اللہ کی طرف سے لانے کا مدعی محمد ہے ہر فرقے کو اپنا تعارف یا صحت پر دلیل دیتے وقت دلائل قرآن اور محمد سے ہی دینے پڑیں گے۔ اس وقت مسلمانوں کے پاس محمد کا کوئی نمائندہ



نہیں ہے اور محمد کی نبوت کی دلیل قرآن ہے۔ لہذا دین اسلام کے مصادر کیا ہیں۔ دین اسلام کے چار مصادر بتائے جاتے ہیں یعنی عقل، قرآن، سنت نبی اور اجماع امت ہے۔ آخر سے شروع کرتے ہیں اجتماع امت مصدر شریعت ہونے کے ثبوت کیا ہیں کیسے ممکن ہے۔ دین اللہ کا ہو اور مصدر علماء امت کا اجماع ہو گیا یہ تصور ناممکن ہے چے جائیکہ اجماع ہوا ہے یا نہیں ہوا جدال میں پڑے ہیں۔

دوسرا سنت نبی ہے۔ نبی مبلغ داعی اسلام ہیں یا شریک در دین ہیں۔ قرآن میں حضرت محمد کی ہر قسم کی شرکت کو واضح آیات میں مسترد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ سنت نبی کیسے حجت ہو سکتی ہے کہ جس کے ضبط و ثبت کرنے پر خود نبی کریم نے منع کیا ہو۔ رہ گیا دلیل عقلی ہے جس کا مرتبہ قرآن سے پہلے ہے یا قرآن کے بعد ہے۔ عقل کا دائرہ عمل، دائرہ دلیل وسیع۔۔۔ عقائد میں احکام ہیں یا بعض مخصوص جگہوں تک محدود ہے۔

دین اور مشکل انسانی یعنی انسانیت کو لاحق یا درپیش مشکلات کے حل کے بارے میں کوئی ہدایت رہنمائی یا رہنما اصول دیتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کے جواب تلاش کرنے یا پیش کرنے سے پہلے خود مشکل کی وضاحت کرنا ضروری ہوگا۔ انسانیت کو کس قسم و نوع کی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ انسان کو چند مشکلات کا سامنا ہو بعض مشکلات خود انسان کی تخلیق ہون خود بنائی ہو، اسکی کوتاہیاں تقصیرات ہوں اس کا حل اسلام میں نہیں ہوگا۔

۱۔ انسان ضعیف نساء ۲۸

۲۔ کفار ہے ابراہیم ۳۴

۳۔ نصیم نخل ۴

۴۔ کوز اسراء ۶۷-۶۶

۵۔ عجول اسراء ۱۱

۶۔ فتور اسراء ۱۰

۷۔ جادل کہف ۵۴

۸۔ خذول فرقان ۲۹

۹۔ جہول احزاب ۷۲

۱۰۔ ہلوع معارج ۱۹

۱۱۔ بصرہ قیمہ ۱۲

۱۲۔ طاغی علق

وجود باری تعالیٰ کے بارے میں مشرکین سے سوال فی اللہ تک ابراہیم ۱۰

حکومت، انسان حیوان اجتماع کی آخری کڑی ہے اسکی بقاء و دوام یا عمارت مهندس اور معمار کی منصوبہ بندی سے مربوط ہے۔ ہمارے اپنے ملک میں ہر آئے دن کوئی چند منزل عمارت گرنے اور ان کے تلے چند کے مرنے کی خبریں سننے میں آتی ہیں جبکہ ان کو بنائے ہوئے پچاس سال بھی نہیں گزرے ہونگے جب مصر میں فرعون کے زمانے سے بنی عمارتیں موجود ہیں۔

## غاية انسان:-

اس کا انجام کیا ہے غایت یعنی انتہاء سب جانتے ہیں، انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عزیز فرزند با و فاء زوجہ یا مہربان باپ مشفقہ ماں کی کوشش ہوتی ہے جلدی سے اس کو اٹھائیں، مغسل تک پہنچائیں وہاں سے قبرستان لیجا کر قبر میں رکھیں یہ قبر لمبائی ۵-۶ فٹ طول، ۲ بالشت عرض ہوگی، چاہے کوئلے کی کان کے مزدور ہو یا برطانیہ کی ملکہ وزیراعظم ہو یا صدر امریکاروس و چین اتنی ہی مقدار میں قبر ہوتی ہے۔ باقی اس قبر کے اوپر جتنی عمارتیں بنائیں چاہے کسی نبی کے یا وحی نبی کے امام زادے یا عبدالقادر جیلانی، ابوحنیفہ کے یا جابر و ستمگار اتاترک ہو، عیاشوں فاسدوں، درویشوں کی معاش ہوگی۔ اما وہ ملے کچھ عرصے کے بعد خون کے جسم کے ذرات کہاں پہنچے ہیں سوائے اللہ کے کسی کو پتہ نہیں۔ قبر اگر انتہاء منزل ہو تو انپڑھ اور اسکا لرمیں، دفان قبر کھودنے والے اور کرہ ماہ و مرتخ پر جانے والے نوشیر وال عادل، ہٹلر، نیولین، اتاترک، قادری اور اس کو پھانسی دینے والا یکساں ہو تو اس دنیا سے کس کو فائدہ ہوا کون گھائے مین رہا غرض خلقت انسان کچھ بدبختی محرومیت کچھ کی استبدای امریت عیاشیت ہوگی صفات عالیہ سے محروم صفات بلا کمال متعارف کیا۔

--- آٹھ سال کا۔۔۔۔۔ تعجب ہے دین کی جگہ فرق و مذاہب جاگزیں کرنے والوں نے جہاں  
مبداء کو موضوع مناقشہ مناظرہ مجادلہ بنانے کیلئے بحث ذات وصفات کے چکر چلا کر عقل و وحی میں پھنسا کر مبداء کو  
بنایا غایت انسان کو ابر بنا کر اس کو سوال و جواب، یہاں ثواب یا رسل کرنے کا چکر چلایا ہے۔ سنی شیعہ چکر میں

دین سے روگردانی کے بعد عالم برزخ سے نظریں ہٹانے پر دونوں اتفاق کیا ہے حساب پر سوال جواب یہاں ہوگا، قیامت ادھوری کم رنگ بنائی ہے۔

ہر چیز کی ایک تاریخ ہوتی ہے ہر ایک کی مستقبل ہوتی ہے۔ تاریخ خود ان کی نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئے تھے لیکن مستقبل انھوں نے خود بنایا ہے لہذا مقولہ ہے جنت بہانہ حیلہ سے ملتی ہے جہنم اردکب سے حاصل ہوتی ہے۔

اب ان کے واپس آنے کے بعد وطن پر سیاسی اقتصادی اخلاقی دینی کیا اثرات پڑھینگے نیز خود ان کی نفسیات پر کیا اثرات پڑھینگے وہ علام الغیوب جانتے ہیں ہمیں تو گزشتہ زمان کے بعد پتہ چلے گا۔ لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ ناقابل انکار حقیقت ہے پاکستان کی زمین ان کے لئے تنگ نہیں تھی، پانی کی کمی نہ تھی فضاء بری نہ تھی جو کچھ حقیقت تھی یہاں جس کام کو عمار سمجھتے تھے وہاں لگن سے کرتے تھے۔ اگر لوگ پوچھتے کہتے زندگی آرام سے چلتی بعض کہتے۔۔۔۔۔ ہر چیز میسر ہے بعض کہتے ہیں امام بارگاہ ہے۔

دین اور مذنیات:-

دین مذنیات کے بارے میں کیا ہدایت رہنمائی دیتے ہیں اس بارے میں کچھ کہنے یا اظہار نظر دینے سے پہلے کلمہ مذنیات کی وضاحت کرنی چاہیے۔ مذنیات یعنی کیا مذنیات کی تعریف تو ضیح سادہ زبان میں احتمال گوئی میں ترقی پسند معاشرے کو کہتے ہیں لیکن تحلیل لغوی میں جائیں تو مذنیات کلمہ جمع مدینہ ہے۔ مدینہ مادہ دان سے لیا ہے۔ کلمہ دان مستعملات عربی میں تین طریقہ سے استعمال ہوتی ہے۔ دانہ کسی کو خاضع کیا مقہور کیا اپنے مملوک بنایا اگر دان کے بعد ل میں لگائیں دان لہ یعنی وہ اس کی اطاعت فرمانبرداری میں انسانی زندگی دو قسم کی ہے انفرادی ایک دو تنہائی کی زندگی جہاں کوئی کسی کے اندر نہیں ہوتی۔

۲۔ اجتماعی زندگی جہاں بہت سے لوگ رہتے ہیں تو تراجم تضارب، تعارک، تشاجر بھی ہوتا ہے تو اختلافات کو روکنے کیلئے انہی میں سے کسی کو امیر سرپرست بنانے کی ضرورت ہے یہاں اگر شہری اپنے امیر کی اطاعت میں ہے جہاں اجتماع ہوتا ہے وہاں نظم و نسق پایا جاتا ہے وہاں افراتفری نہیں ہوتا ہے، جہاں اجتماع ہوتا ہے وہ زندگی کی سہولتیں بھی ہوتا ہے پڑھائی کیلئے درس گاہ ہوتے ہیں۔ عبادت کیلئے مساجد ہوتی ہیں۔ بجلی میسر ہوتی ہے، آنے جانے کے راستے ہموار ہوتے ہیں لہذا یہاں رہائش پسند کرنے والا ہر آئے دن روز افزوں ہوتا

ہے، جھگڑا فساد کم ہوتے ہیں۔

کرونا اور مدنیات:-

معانی، لغوی اور اصطلاحی اور عرفی مدنیات بیان کرنے کے بعد اب نوبت آتی ہے آیا دین اسلام مسلمانوں کو ترقی کرنے کی دعوت دیتی ہے یا اس بارے میں بے موقف رہتا ہے کہ تمہارے ہے کہ تم دیہات میں رہو، گاؤں یا شہروں میں سکونت کرو۔

۲۔ اسلام آپ کو ترقی کرنے سے روکتا ہے؟ فرماتے ہیں ترقی مت کرو چونکہ دین اسلام ایک دین فطرتی ہے یہ ایمانیات میں سے نہیں ہے کہ ایمان بالغیب رکھے یہ زندگی دنیوی سے متعلق امور ہے شریعت میں روکنے کی وجہ سے واضح کرنا چاہیے۔

۳۔ اسلام نہیں روکتا ہے لیکن ترقی ہمیں آسانی سے نہیں ملتی۔ ایک عمر ترقی دہندوں کے مقروض ہونا پڑے گا اس صورت میں شریعت سے پہلے عقل سے پوچھنا چاہیے آپ ہمارے مرشد ہیں ہمیں فرض لے کر ترقی کرنی چاہیے یا نہیں۔

۴۔ ترقی ملتی ہے اس شرط کے ساتھ تم اپنی فکر و سوچ دین میں تبدیلی لائیں۔

اسلام کا اقتصادی نظام:-

دنیا میں رائج نظام اقتصادی میں نظام اسلامی سرمایہ داری مارکسی سے کئی لحاظ سے انمول ممتاز ہے اس کی تطبیق کیلئے اگر ایک مختصر محدود وقت بھی دیں گے تو دنیا کے دیگر نظام میں تاریخ کے قبرستان میں دفن ہو جائیں گی، اسی وجہ سے نظام سرمایہ داری اور مارکسی نے اسلام کے نام نہ لینے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔ میں ایک نالائق نا اہل طالب علم ہوں ایک ناگفتہ بہ حالات اور ماحول میں تحقیق کرنے کے وسائل و ذرائع سے محروم انسان ہوں، کرونا آنے سے تیس سال پہلے عزاداری امام میں تحقیق کرنے کے جرم میں اندرون خانہ قرنینہ میں بند انسان ہوں تاہم پہلے سے اسلامی موضوعات پر خاص کر عقائد، تاریخ، نظام سے متعلق جمع کتب پڑھنے سے کچھ معلومات حاصل ہوئی ہے وہ قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں پہلے سرمایہ داری نظام اقتصاد کی بنیادی ڈھانچے اور مارکسی اقتصاد کے بنیادی دھانچے پیش کرتا ہوں۔ سرمایہ داری نظام اقتصاد میں اصل اصول اقتصاد ہے باقی نظام سیاسی اعتقادی تعلیمی جمہوری سب اس کے اوپر کی عمارتیں ہے نظام اقتصاد کے

ذیلی شعبے ہی ہے جبکہ مارکسی نظام اقتصاد میں بنیادی الحاد کی انکار مبداء و معاد حکومت پر ولتیا ریات اصل حکمرانی حزب کمیونسٹ ہے اس کے اوپر باقی اداروں کی عمارت کھڑا کیا ہوا ہے دونوں نظاموں میں حکومت کے اوپر کوئی نگران نہیں کوئی حکومت سے باز پرس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ دس ادارے بنائیں، سینٹ کانگریس بنائیں، اسمبلی سینٹ بنائیں معمولی باتوں کو سنیں گے سخت موقف اختیار کرنے والوں کو ٹھکانے پر لگائیں گے۔ اسلام کا نظام اقتصادی:-

اسلام کا نظام اقتصاد ایک ایسے حقائق غیر متزلزل ناقابل تردید تحلیل و ترقی قائم ہے۔ نظام اقتصاد جہاں بھی قائم ہو سرمایہ داری ہو یا مارکسی ہو یا کوئی اور ہو نظام اپنی جگہ دو اصولوں پر قائم ہے۔

۱۔ پیداوار پیدا کرنے والا۔ پیداوار کی اپنی جگہ چند مصادر ہیں۔

۱۔ مواد خام زمین، دریا، ہوا میں منتشر پراگندہ مال۔

۲۔ کام کرنے والا ملازم۔

۳۔ اس کا اہتمام کرنے والا۔

یہاں ایک اہتمام کرنے والا ہے۔ دوسرا مزدور ہے۔ تیسرا مواد خام ہے۔۔۔۔۔ ہے۔

۴۔ ان کے اوپر نگران حکومت ہے حکومت بنانے والا سرمایہ دار ہے۔

جبکہ اسلام میں مواد خام کسی نے نہیں بنایا ہے یہ اللہ کا بنا ہوا بطور مثال امریکا، یورپ، روس، چین میں پیداوار مزدور کرتا ہے۔

مال امانت زیادہ خرچ کریں، وبال جان رے گا رفتہ رفتہ ہلاکت کا سبب بنے گا، اسکو قرآن میں بطور مترف کہا ہے۔

انسان کے پاس جمع مال محتاجوں کو بھی حصہ ہے سورہ نور ۳۳، ذاریات ۱۹

موارد اتفاق اسراء ۲۴، دوسروں کا مال کھانے کی ممانعت انعام ۱۵۹، حالبین الزکاۃ، موملفۃ قلوب، اسراء ۲۴،

والدین، یتامی، فقیر ماعون ۳، اب سبیل، الرقاب۔

دین اور اقتصاد نظام:-

اسلامی ملکوں کی اقتصاد نظام میں ابتری کا دین کی طرف دنیا بدیتی پر مبنی ہے حقائق سے چشم پوشی جرم

میں رنگین ہاتھوں میں۔۔۔ جانے والے مجرم کو عدم ثبوت پر بری کرنے جیسی ہے۔ اقتصادی نظام کی دوہی اساس ہیں قدرت پیداوار عدالت توزیع قدرت پیداوار میں مسلمان محنتی غیر مسلمان تبا کی ہوتی ہے اسی وجہ سے دنیا میں مزدور پاکستانی ہوں اما عدالت در توزیع میں مسلمان کافی نہیں اسلام عمق ذات خمیرہ روح میں نفوذ شرط ہے۔ انسان فطرت سے زیادہ تربیت پر چلتی ہے۔ انسان مسلمان چونکہ آج کل خاص کر پڑھے لکھے اعتبار کے خیانتی ہیں لہذا خیانت دیکھتے کسی ہوتی ہے۔ ملک میں آمدنیات اور اخراجات کا تجزیہ و تحلیل پیش کرتے ہیں۔

### اسلام میں انفاق:-

انفاق مادہ نفق سے نفقت۔۔۔ اونٹ کا مرنا۔۔۔ انسان جب فقیر ہو جائے اسراءے اسی معنی میں آیا ہے۔ مال کو ختم ہونے کے ڈر سے روک رکھنا خرچ نہیں کرنا مصطلح اسلامی میں مال کو اپنی ضروریات خاص کر دیگران کی احتیاجات میں صرف کرنے کو انفاق کہتے ہیں۔ بعض اوقات ان جگہوں پر خرچ نہ کرنے کو موجب ہلاکت کہا۔ فلا تہلکو انفسکم۔ بقرہ۔۔

۲۔ مال انسان کے پاس امانت ہے لہذا جہان صاحب انفاق کو حکم دیں اور انفاق نہیں کیا تو وہ وبال جان بنے گا۔

۳۔ مال انسان کے پاس امانت ہے ایک حوالے سے مال کی ایک طرف اجتماع ہے لہذا اس کا ذخیرہ اندوزی بھی انفاق روکنے کی مانند ہوگا تو یہ۔۔۔ ذہب۔۔

۴۔ مال امانت زیادہ خرچ کریں گے وبال جان بنے گا رفتہ رفتہ ہلاکت کا سبب بنے گا۔ اسے قرآن میں بطر و مترف کہا ہے۔

### اسلام اور دیگر ادیان و مذاہب میں مقارنہ و موازنہ:-

دنیا میں رائج اصول کے تحت جب کوئی ایک جنس کی متعدد مختلف انواع کو میلوں میں رکھا جاتا ہے ہر ایک اپنی منتوجات کی مزایا کی تعریف اور خوبیاں بتاتے ہیں کہ میری تخلیق یہ ہے۔ بعض خاص مزایا کے حامل ہیں بعض کم قیمت عام لوگوں کی قوت خرید کے مطابق ہونے کو گردانتے ہیں، بعض دوام دار اور بعض پائیدار ہوتی ہیں، کم قیمت عام عادی انسان کی برداشت میں ہیں۔

### دین و ادیان:-

دین لغت میں معانی کیلئے استعمال ہوئے دین مالک، قادر، مملو، خاضع مطیع تابعدار، دین وہ طریقہ ہے جس سے خضوع کا مظاہر کرتے ہیں۔ دین پہلے مرحلے میں دو میں تقسیم کرتے ہیں ایک دین وضعی یعنی انسانوں کا بنایا ہوا اختراع کردہ ہے دوسرا دین ادیان سماعی اللہ کا نازل کردہ دین ہے۔

دین وضعی میں ادیان ہند آتے ہیں۔ صاحب کتاب تاریخ الادیان۔ ڈاکٹر عبدالقادر بخشوش کہتے ہیں دنیا میں سب سے زیادہ ادیان ہندوستان میں ہیں جہاں ان کی تعداد پانچ سو بتاتے ہیں لیکن سب کی برگشت تین ادیان کی طرف دیتے ہیں۔

۱۔ دین فیدو

۲۔ دین براہمہ

۳۔ دین بوذی

موازنہ ادیان و مذاہب:-

اسلام اور دیگر ادیان میں مقارنہ اور موازنہ دو میں تقسیم ہوئے ہیں۔ ادیان سماوی اور ادیان وضعی یعنی ایک اللہ نے بھیجے ہیں اللہ سے منسوب ہیں ی تین چار ادیان ہیں، یہود، نصاریٰ، صابی ستارہ پرستان اور اسلام۔ دوسرا ادیان وضعی، ادیان وضعی میں یعنی بشر کی ساخت والے ہیں جیسے چین، جاپانی، ہندو وغیرہ۔ عرف عام میں انسان میں ”ادیان“ سماوی کیلئے استعمال ہوتا ہے جبکہ بشری ساخت کیلئے ”مذاہب“ آتے ہیں غرض دونوں میں کثرت تعدد آیا ہے۔ بشری ساخت فرق ادیان آتے ہیں یہودیوں، نصاریٰ اور مسلمانوں کے فرقے آتے ہیں۔

دنیا میں رائج مقبول موضوعات میں سے ایک چیز کا دوسری چیز سے مقارنہ و موازنہ ہے۔ ان میں سے کونسا اچھا ہے۔ یہ ایک چلتے زندہ مسائل میں سے بن گئے، مرد عورت بازاروں میں جا کے ایک ضروری چیز خریدنے کیلئے گھنٹوں ضائع کر کے آخر میں ایک لے آتے ہیں۔ گھر میں پہنچنے کے بعد خود اور دیگران سے تجدید کرنے کے بعد پتہ چلتا ہے اچھا انتخاب کیا ہے یا غلط، اور مہنگا خرید یا سستا، انتخاب میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ اچھا انتخاب کریں، وقت اور پیسہ خرچ کر کے برا ہی انتخاب کرتے ہیں جس طرح مادیات میں تعدد ہونے کی صورت میں انتخاب ہوتا ہے دین بھی انسان کی روح کیلئے ایک ضروری اور ناگزیر چیز ہے، یہ بھی تعدد کی

شکل اختیار کیا ہے چنانچہ دین پہلے مرحلے میں ان چلتی موضوعات میں سے ایک ادیان و مذاہب کا موازنہ مقارنہ مقابلہ ہے، ادیان و مذاہب جب کہتا ہے تو دونوں ایک نہیں ہوتا ہے۔ لہذا پہلے مرحلے میں خود ادیان کا مذاہب سے مقابلہ مقارنہ ہوتا ہے۔

۱۔ ادیان والوں کا کہنا ہے ادیان وہ جس کا انتساب اللہ سے ہوتا ہے یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے، جبکہ مذاہب کسی بھی چیز یا موضوع کے بارے میں انسانی مذہبی متصور تصورات کو کہتے ہیں، تو ادیان اور مذاہب میں مقابلہ ہی نہیں ہوتا ہے اما مذاہب کا دوسرے مذاہب سے مقابلہ ہوتا ہے بطور مثال شیعہ اور سنی ایک دوسرے سے موازنہ کریں تو شیعہ کہتا ہے ہمارے ہاں عزاداری ہوتی ہے تمہارے ہاں نہیں ہوتی ہے تو سنی کہتا ہے ہمارے ہاں میلاد ہوتا ہے اس پر شیعہ کہتا ہے تمہارے ہاں صرف سال میں ایک میلاد ہوتا ہے ہماری عزاداری دو مہینے مسلسل ہوتا ہے۔ عزاداری میں کیا ہوتا ہے بریانی حلیم شربت ہوتا ہے ہمارے ہاں خود کشی ہوتی ہے یعنی خود کو مارنا سکھاتے ہیں اس تناسب سے ہماری جنگ ہمیشہ مسلمانوں سے رہتی ہے کفار سے نہیں۔

دین اور اس میں تحقیق:-

دین اور اس میں تحقیق عالمی تحقیقاتی موضوعات میں سب سے زیادہ لذت اور حیات بخش اطمینان پرشمر توئی اکلہا کل حین موضوع غرض و غایت خلقت انسان ہے انسان کیا ہے اس کا آغاز کیا ہے اس کا یہاں کام کیا ہے۔ آگے کہاں جانا ہے وہاں کیلئے کیا چیزیں کارآمد ہیں اور وہاں کتنے دن کتنے سال رہنا ہے وہاں رہائش کا بندوبست کون کریگا۔ ہم نے خود کرنی ہے یا بلانے والے لیجانے والے خود کرنی ہے غرض کیا دنیا میں رائج تمام موضوعات سب سے دلچسپ لذت آور موضوع موضوع مبداء و غایت انسان ہے کیونکہ دیگر موضوعات طبیعت کائنات ہے اس میں بہت سے لوگ سرگردان نام کام چھوڑ کر ہی گئے ہیں۔ بعض کامیاب ہوتے ہوتے دنیا میں بدنام ملعون قرار پا کر گئے۔ بعض نے اپنی غایت۔۔۔۔۔ کو ویران برباد کر کے گئے ہیں۔ ایسے افراد کی اگر فہرست بنائیں تو موسوعات بن جائیں گے، حاصل کچھ نہیں ہوگا۔ مرحوم محمد باقر الصدر کے درس سنن کوئی ہے، اس سلسلہ صدی کی چودھویں درس سورہ انشقاق کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ﴾ کی تفسیر بتایا کہ اس آیت میں انسانے خطاب ہے ایک دنیا ہے انسان دنیوی مقاصد کے حصول کیلئے سفر کرتے ہیں، گھر سے نکلنے کا حساب کرتے ہیں منزل تک ابھی اتنی مدت اتنی میل ہے فاصلہ حساب کرتے



جاتے ہیں لیکن جس نے سفر اللہ کی طرف اختیار کیا وہ گھر کی اہلیز سے نیچے قدم رکھ لیا منزل تک پہنچ گیا۔ ہر دنیوی موضوعات میں ایک موضوع پیش کرتے ہیں، ہندوستان میں ایک شخص نے تحفہ اثنا عشری نام کی کتاب لکھی ہے۔ ناصر ملت نے اس ایک دو حدیث کی رد میں دس سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔۔۔۔۔ کے نام سے یہ کتاب حضرت علی کے منصوص من اللہ ہونے پر لکھی اس پر علماء شیعہ نے اعتراض کیا ہے علی منصوص من اللہ نہیں ہے۔ دین اور فروعات دین کے معانی۔

اصول یہ ہے کہ کوئی بھی کلمہ کسی بھی لغت سے لیا ہے لاطینی ہے، سنسکرتی ہے، چینی ہے، اردو ہے، انگریز ہے، فرانسیسی ہے یا عربی ہے؟ اسی لغت میں دیکھنا چاہیے۔ چیزوں کی تعریف کے دو ہی مصدر ہوتے ہیں، ایک لغت میں دیکھنا ہوتا ہے یہ کلمہ دین عربی ہے عرب اسلام کی آمد سے پہلے بلکہ حضرت ابراہیم سے بھی پہلے تھے، حضرت ابراہیم تو عربی نہیں جانتے تھے، حضرت اسماعیل بھی جیسا کہ تاریخ لغت عرب لکھنے والوں نے بتایا ہے ان کی زبان بھی عربی نہیں تھی انہوں نے عربی اپنے سرالیوں سے سیکھی ہے لہذا اسماعیل کو عرب مستعربہ کہتے ہیں موجود دنیا عرب عرب مستعربہ سے تعلق رکھتے ہیں، لہذا کلمہ دین کے جو معانی علماء بیان کرتے ہیں درست نہیں ہے۔ عرب ان معانی استعمال نہیں کرتے تھے۔ دین کا دوسرا مصدر قرآن ہے یہ قرآن میں اس کلمہ کو کس معانی میں استعمال کیا ہے ان کو مصادیق کلمہ کہتے ہیں۔

عربی زبان کے معانی مصادیق جاننے کیلئے سادہ دیگر زبانوں کے کلمات کا معانی لغت میں دیکھ کر معلوم کرتے ہیں، ایسا سادہ نہیں ہے کلمات کی چند صورتیں ہوتی ہیں۔  
۱۔ مادہ کلمہ، جن حروف سے یہ کلمہ بنا ہے اس کو مادہ کلمہ کہتے ہیں۔

۲۔ صیغہ ہوتا ہے۔ عربی زبان دوسری زبانوں سے مختلف ہے، دوسری زبانوں میں صیغہ ہوتا ہی نہیں یا بہت کم ہوتا ہے۔

۳۔ اس کے مادہ خود مفعول لیتے ہیں وہ کبھی ایک مفعول لیتے ہیں کبھی دو مفعول لیتے ہیں مفعول۔۔۔۔۔ کرتے ہیں یا نہیں۔

۴۔ مفعول کس حرف کے ذریعے لیتے ہیں کبھی ل کے ذریعے کبھی ب کے ذریعے

دین و علماء

جب باہر معاشرے میں دین موجود ہی نہیں تو علماء دین کہاں سے آئیں گے۔ کوئی بھی عالم نابغہ روزگار کیوں نہ ہو، زاہد و عارف و پارسانہ ہو، ادیب فصیح کیوں نہ ہو کسی فرقہ سے ہی ہوگا جس کے جسم کو کمبل جیسا دلہا ہوگا ڈھانپا ہی ملے گا، یہ اس کمبل کو چھوڑتے نہیں۔

## دین اور علم

دین مفروضات، مجہولات تخمینات تکہنات تخیلات جہلیات پر قائم نہیں، دین شاہد مظاہر عینہ مرای و سمع پر قائم ہے لیکن ساحرانہ شعبدانہ انداز سے دین کو داعی علم بنایا ہے۔ علم سائنس مغربی اسکا رشتہ سے پرھنے والوں نے علم اور دین کے موضوع کو گیند بنایا کبھی دونوں میں تضاد کبھی دونوں میں غیبت کا چکر چلایا میں تضاد کو بنیاد بنایا ہے۔

## دین و علم:-

علم کے بارے میں علماء اسلام اس حد تک احساس کمتری میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ علم کی عظمت و بزرگی کے اعتراف میں وہ لکھنوی ادب سے استعارہ لیتے ہیں گویا اگر رسول اللہ لکھنوی پنچے اور لوگ آپ کو یا رسول اللہ سے خطاب کرتے تو رسول کو یہاں کے ادب کا پس رکھتے یہ کہنا پڑتا یہ سب آپ کی ذرہ نوازی، قدر دانی ہے ورنہ ہماری کیا حیثیت ہے۔

علم کی فضیلت میں کیا کیا نہیں کہا گیا اس قدر انکساری کی گئی گویا دین ہی علم سکھانے کے لئے نازل ہوا ہے، کہتے ہیں علم سیکھنے والوں کیلئے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہیں، علم کے نام سے بلند عمارتیں قائم کرتے ہیں پتہ نہیں ان درسگاہوں میں استعمال ہونے ہر اینٹ کا کتنا ثواب اجر ہوگا یہ علماء اعلام کے علم کے فضائل تھے۔

## دین اور علم:-

سابق زمانے میں ہر کسی چیز کی آگاہی کو علم کہتے تھے جس میں مابعد الطبیعات، طبیعیات، علوم نقلی فلسفہ سب آتے تھے، جب علوم طبیعت حیرت انگیز انداز سے اپنا مقام بنایا یہاں سے دوسرے علوم پس پردہ منظر سے غائب ہو گئے۔ علوم تجربات میدان میں یکتا رہا ہے۔ اب علم یعنی علم سائنس کیلئے مختص ہو گیا۔ مادہ شناس والے ہی عالم ہے۔ اس تناظر میں اگر فیصلہ کریں اس علم کی کیا قدر و ارزش ہوگی۔ اہل علم والے خود جانتے ہیں۔ ہر آئے دن علم کیلئے باب کھلتے ہیں اب یہ علم جس کو غذا روح کہا جاتا تھا اب وہ غذا جسم بن گیا ہے۔ اس لئے وہ متاع بازار

بن گیا، اب صرف مادہ کی بات ہوتی ہے روحانی بات کرنا کا ہی قرار دیتے ہیں۔

۱۔ علم مادہ کی بہت جہات ہوتی ہیں۔

یہ علم اپنی ابتدائی تاریخ سے ابھی ایک متاع بازار سبزی منڈی۔۔۔۔۔ جیسا اس علم کو سیکھنے والے بچے کو پہلے انعام دیا جاتا ہے جس سے اس کے ذہن بن جاتا ہے اس کی قدر قیمت نہیں ہے۔

-----

تعریف العلم مجلة رسالة القرآن صادر از م تحدد دس ۱۴۱۳ ق ص ۱۶۹

العلم ادراك الشئ بحقيقته و ذلك حرفان احدهما ادراك ذات الشئ ، الثاني

الحكم على الشئ بوجود شئ له اور نفى التى عنه

پہلے ہمیشہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے لا يعلمونہم اللہ يعلمہم

فان علمتموہن الثاني المتعدى الى.....

علم دو قسم کے ہیں علم نظری ہے جیسے علم موجودات۔

الثاني لا يتم لا يعمل العلم بعبادات لا يتم الا بالعبادات

دین و علم:-

علم پرستوں نے علم کے نام سے دین کو چھٹی کرنے والوں کو کرونا شرمندہ کر کے نیچے گروایا، دندنا تے نخرے سے انسانوں کو مارنے والے کرونا نے اپنا پہلا حملہ علم کے شہروں سے کیا ہے اور ابھی تک لاکھوں کی تعداد ماروایا ہے لیکن اس کی دواء تشخیص نہیں کر سکتے۔ یہاں تک کسی نے۔۔۔ دوائی دی کسی نے۔۔۔ دیا کسی نے اور دوائی دے کر مزید مروایا۔ اگر تاریخ علم اور دین میں مقابلہ مقارنہ کریں کس نے زیادہ انسانوں کو مروایا ہے تو نمبر علم کو ملے گا کہ سب سے زیادہ مارنے والا علم ہے ہیروشیما، بغداد، کابل، جنگ عالمی اول دوم صومالیہ مثال ہیں۔ علم کے لئے لوگوں کو بھوکا فاقہ کر کے ایٹم بم بنائے وغیرہ تو انسان کش علم ہو ملے گا۔

علم اور دین میں جدید و قدیم کون:-

یہاں ان دونوں میں سے قدیم و جدید کون ہے فیصلہ کرنے سے پہلے یہ واضح کرنا ضروری ہے کیا قدیم من حیث القدیم جدید سے بہتر ہے یا جدید من حیث الجدید قدیم سے بہتر ہے۔ اس کا کوئی فارمولا اصول نہیں

ہے البتہ خیر خیر ہے خیر میں سبقت کرنے والا سبقت میں تاخیر کرنے والے سے بہتر ہے جہاں فاعل خیر کی سبقت میں کوہ کردار رکھتا ہو جہاں فاعل کا از خود کوئی کردار نہ ہو اس خبر کی کوئی فضیلت نہیں بطور مثال بنی کریم پر ایمان لانے میں ہجرت کرنے جہاد و انفاق میں سبقت کرنے والے افضل ہیں، اس افضلیت کی چندیں وجوہات بنتی ہیں اما جو کہتے ہیں خیر القرون قرون، صدیوں زمانے میں میرے زمزے کے قریب والے بعید والے سے بہتر ہیں اس میں کوئی فارمولہ نہیں ہے یہ تدلیس ابلیسی ہے جس طرح کلمہ اصحاب تدلیس ہے۔ اب آتے ہیں علم و دین میں کون قدیم ہے اور کون جدید۔ دین اللہ کا ہے اس میں جدید کا تصور ہی نہیں ہے جو ادیان سماوی کے پاس ہے وہ ورثہ نوح بنی کا ہے جس سے اللہ نے حضرت نوح پر نازل کیا ہے ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾.. العمران ۱۹ جو دین موسیٰ پر نازل ہوا تھا اس کی کتاب توراہ تھی جو دین عیسیٰ پر نازل ہوا تھا اس کی کتاب انجیل تھی، جو دین محمد مصطفیٰ پر نازل ہوا ہے اس کی کتاب کا نام قرآن ہے۔ عصر حاضر میں دنیا کیلئے اللہ کی طرف سے سین وہی اسلام ہے جو گزشتہ انبیاء پر نازل ہوا ہے، کتاب قرآن ہے، قرآن چونکہ اللہ کی کتاب دین کا مضمون ہے لہذا اس پر جدیدیت نہیں آتی ہے، قرآن آخری کتاب دین ہے جو کچھ اس قرآن میں ہے وہ سب ادیان سابقہ کی کتابوں کو محوئی ہے، یا قافۃ تکمیلات دین طبعیات انسانیہ کے مطابق آیا ہے انسانیت میں تبدیلی نہیں آتی ہے انسانوں کی خواہشات میں تبدیلی آتی ہے۔

## دین اور علماء:-

یعنی دین شناس دین جاننے والا اور دین نہ جاننے والوں میں فرق ہونا چاہیے، دین جاننا واجب ہے اور دین نہ جاننے والا تارک واجب ہے، تارک واجب کا قیامت کے دن سوال ہوگا اور سزا ہوگی سوال ہوگا کہ دین کو کیوں نہیں سیکھا۔ دین ہر ایک شخص حد شناس محدود ہوتا ہے ایک کو صرف نماز روزے زکاۃ کتنی دینی ہے کس کو دین ہے معلوم ہونا ضروری ہے اس میں جہالت معذوری نہیں بن سکتے۔ اگر وہ لوگوں کو دین بتانا چاہتے ہیں مبلغ دین بنانا چاہتے ہیں تو دین کے عام ایمانیات اجمالیات کو علم ہونا ضروری ہے تاکہ اس کے ذریعے معاش کہاں سے ہوگی یہ تحلیل طلب ہے کہ یہ شخص بھوکا نہ ہو، نہ یہ ایک کاروبار ایک قسم کی شکل ہو، کثیر الفوائد بھی مفت خوری بھی

دین کے لئے نقصان دہ ہے۔

## دین و علم

دین خضوع غیر مرئی دین اطاعت خالق و مدبر و مالک، دین ادھار واپسی کا دن آخرت میں دین عدم اطاعت والوں کا ٹھکانہ جھنم، دین مطیعین کیلئے جنت و رضوان دین نظام حیات انسان، دین عمل بہ قرآن تاسی بہ محمد ہے۔ دین مفادات دنیوی سے صرف نظر گذشتگی دین حکم مالک پر خسارات کو برداشت، دین ضرر عاجل نفع اجل۔

اما علم اپنی جگہ و نوع رکھتا ہے۔ علم دین اللہ پر کس قسم کا ایمان لائیں تو یہ علم کہاں سے ملے گا۔ علم دین اللہ کی طرف سے عائد واجبات عبادت و مظاہر بندگی علم دینی احکام حال صوم حج احکام زکا احکام جہاد و سرون سے سلوک یہ علم کیسے حاصل کریں۔ ان علوم کو حاصل کرنے کے بعد میرے روزگار کا کیا ہوگا اسی طرح لوگ مجھے کیا دین گے، اگر ہر ایک اپنے دین سے متعلق خود حاصل کرنا کسی پر اعتماد کرنا دین سیکھنے کیلئے کہاں تک جانا ضروری ہے۔ اگر نہ سیکھیں گے تو کیا ہوگا جھنم ہوگی سیکھیں گے عمل کریں گے تو جنت و رضوان ملے گی اور اللہ تم سے راضی ہوگا۔

علم اور دین میں جنگ:-

قرآن میں علم اور دین:-

ایک دو صدی سے اہل ادیان کو خمر و زغہ میں رکھنے والے علم کو دو مہینے گزر گئے حیران و سرگرداں ہیں، کرونا کیا چیز ہے اس کا سلسلہ نسب کہاں جا کر ملتے ہیں وہ کیا کھاتے ہیں؟ کس چیز سے وہ ڈرتے ہیں؟ کس چیز سے وہ مرتے ہیں؟ عادی بم سے مرتے ہیں یا ہائیڈروجن بم سے مرتے ہیں پتہ نہیں چلا ہے۔ انہی دنوں میں صدر امریکا ٹرمپ نے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے کہ چین کرونا کے بارے میں معلومات نہ دینے کا الزام کیا کبھی عالمی ادارہ صحت کو دھمکی دی ہے اگر امریکا جو مالی مدد اس ادارے کو دیتا ہے بند کر دے گا رہے انہوں نے ایک دوائی کسی کو کھانے کا کہا تھا وہ صحت مند ہونے کی بجائے مر گیا عالمی ادارہ صحت نے اظہار خیال کیا ہے آئندہ امریکا کرونا کا مرکز بنے گا۔ یہ علم کس کھاتے میں ڈالیں گے یا کس کو اریان کا نہ میں ڈالیں گے جہاں علم جدید اور علم دین دونوں پروں سے اڑنے والے علماء نے ہر تین چیز کے بارے میں حدیث پیش کی ہے یا علم کی اتنی

فضیلت بیان کی ہے ملائکہ طالب علم کے لیے اپنا پر بچھاتے ہیں

دین اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اس سلسلے میں دو نقطہ نظر ہیں کیونکہ یہاں دین کے نام سے دو گروہ پائے جاتے ہیں ایک دین مولائی ہے یعنی فتوحات اسلامی کے بعد سرزمین اسلام آنے والے خود کسی اصلی عربی نژاد کے مولیٰ بن کے اسلام کے خلاف سرگرم ہوتے تھے اس طرح باطنیہ جب ان پر مصیبت آجاتی تھی وہ دین کو استعمال کرتے، یہ دین مولائی ہے۔ ان کی اسناد ان کے ساخت اور ادواذ کار ہے چنانچہ بعض دعاؤں کی نشاندہی کی ہے۔

۲۔ دین اصلی ہے اس کا مصدر قرآن ہے دین کا کہنا ہے تمام موجود پیدا شدہ اور ہونے والا مخلوق اللہ ہے۔

علم اور دین میں تجدید کس میں کریں:-

علم و معرفت وہ شناخت ہے جو انسان موجودات کے بارے میں حاصل کرتا ہے، حرکت میں ساکن ہے۔ انسان ایک طویل عرصہ جہل و نادانی میں گزاری، انسان علم۔۔۔ مردان دین سے حاصل کرتے رہے۔ علم اثر انسان ہے مصنوع انسان ہے۔ معاشرہ پسماندہ میں علم پسماندہ ہوتا ہے، معاشرہ مرقی میں علم ترقی کرتا ہے۔ تاجر کا بیٹا صنعت کار و سیاستدان بن جاتا ہے، زمیندار کا بیٹا زمیندار رہتا ہے، مال دولت سے علم حاصل کرتا ہے، علم سے مال اور دولت حاصل کرتا ہے۔

انسان حیوان ترقی پر بعض نے حیوان مدنی طبع کہا ہے ترقی کا معنی اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اصطلاح میں آسان وسائل کے ساتھ زندگی گزارنے کو کہتے ہیں انسان کی ترقی دوسرے انسان کے تعاون تعاضد تنا صر بغیر امکان پذیر نہیں ہے یہ تعاون تعاضد تنا صر اس وقت ممکن ہے کہ دونوں کی باہمی زندگی ہمیشہ مادی برابری ہو، تحصیل مال دونوں کے سامنے ہو ایک دوسرے سے پوشیدہ نہ ہو۔ اس کی مثال میاں بیوی کی ہے جو پہلی مثال انسان مدنی الطبع ہے۔ مرد مرد کے ساتھ عورت عورت کے ساتھ امکان پذیر نہیں یہ تعاون صرف اور ایک مر اور ایک عورت دونوں کے درمیان ایک ایسا معاہدہ طے پائے جسے آسانی سے توڑنا ممکن نہ ہو ان دونوں کے درمیان رشتہ ناقابل فسخ بنانے کا مسودہ صرف دین دیتا ہے قرآن نے اس کو میثاق غلیظ نمبر دیا ہے اس معاہدے کی پابندی پاسداری تنہا ناقدین کی ذمہ داری نہیں رکھتا ہے بلکہ تمام معاشرہ انسانی کو اس کا ناظر بنایا ہے د

مدنیت ترقی تمدن کیلئے سب سے اہم اور ضروری افرادی قوت ہے انسان بغیر کسی قسم کی ترقی امکان پذیر نہیں لہذا انسانوں کی ضروری انسان دو قسم کے ہیں ایک آپ سے وابستہ ہے آپ کا جزء ذات تصور کیا جاتا ہے آپ کی تمام بھاگ دوڑ اپنی ہی نسل کے افراد کیلئے ہوتا ہے ہر انسان دنیا کفر الحاد سے لیکر مومنین تک اپنی ہی اولاد سے محبت رکھتے ہیں۔ کوئی کافر مر جاتا ہے اس کی دولت کسی غیر کو نہیں دیتا ہے اپنے فرزند نسل کو دیتا ہے۔ جب انسان کو یہ علم ہو جائے کہ اس کا بیٹا اس کی نسل سے نہیں ہے تو وہ کیوں مال دولت بنائیں اس کو یقین ہے کہ وہ کسی بھی دن یہاں سے جاتا ہے۔ انسانوں میں انس ہمیشہ اپنوں سے ہی ہوتا ہے۔

### دین و فلسفہ:-

دین فلسفہ کے بارے میں کیا حدایات دیتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے دین معنی لغوی فلسفہ جس کا عربی ترجمہ یہ بتایا گیا ہے۔۔ حکمت علم اس تناظر میں دین کا فلسفہ کے بارے میں نظریہ واضح ہے قرآن کریم کثیرہ میں لوگوں کو اصل و برگشت کائنات میں غور کرنے کی دعوت ہے۔ لہذا دین اس حوالے سے فلسفہ کی تائید بلکہ تاکید کرتا ہے۔ فلسفہ از۔۔ پیدائش سے لیکر عصر معاصر تک کسی نہ کسی زواے سے انحراف کے راستے کو اپنایا ہے۔ فلاسفہ یونان یا فلاسفہ غرب تو واضح ہے وائے چند افراد کے گرائش کلی شرکی میں گھرے ہیں۔ اما فلسفہ مسما ت یہ اسلامی جس کے پدر مشرکین یونان سے تعلق رکھتے تھے اور انکی مادر صوفیہ عراق سے محل پیداء شہر نفاق بصرہ ہے۔ اس کی بنیاد رکھنے والے معتزلہ ہیں۔ محل ارتزاق ایوان سلطان منحرف شام سے لیکر برادر کسی ولی عہد کسی وزیر کش فلسفہ کو عربی ترجمہ کرنے والا اسلام کو قانون بند رکھنے والا ایوان عباس میں پروان ہوا۔ لہذا تاریخ فلسفہ سیاہ تاریخ متحرف و انحراف ہے۔ اس سے شغف رکھنے والی کوئی ہستی اپنے دین و ایمان کو انحراف سے۔۔۔۔۔

### دین اور تفسیر دین:-

اس عنوان اور تفسیر قرآن دونوں میں تدلیس ہے کیونکہ کلمہ تفسیر عامۃ الناس یعنی عمومی اذہان میں نہ آنے والے مفہیم کی تاویل کو تفسیر کہا جیسا کہ اس آیت کریمہ میں آیا ہے ”احسن تفسیرا“ جیسا کہ عبدالصالح نے موسیٰ اولوالعزم کے حضور میں نہ آنے والے معانی پیش کئے۔ جبکہ قرآن کریم کی روائی تفاسیر آیات محکمات سے منہ موڑنے اور اصلی معنی سے روگرداں کرانے کیلئے بنایا ہے، جیسا کہ سورہ کوثر کی جتنی بھی تفسیر آئیں ہیں ان کا آیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اسی طرح آیت تطہیر، آیت مودت، آیت مباہلہ کی تفاسیر میں بھی ایسا ہے۔

دین کی برگشت قرآن ہے قرآن میں خود قرآن کی تقسیم کے تحت آیات و حصوں میں منقسم ہے۔ آیات محکمات جو مختصر غور و حوض کے بعد عربی زبان سے واقف کی سمجھ میں آتی ہیں محتاج تفسیر و توضیح نہیں ہے، یہ آیات عام طور احکامات عمل کے بارے میں آیا ہے یہاں کوئی تفسیر کی ضرورت نہیں دوسری آیات آیات متشابہ ہے جس کے معنی و مفہوم تصدیق کرنا ایمان لانا ہے جیسے انسانوں کی نسل آدم سے پھیلی ہے سب سے پہلا اللہ کا نبی نوح ابراہیم موسیٰ عیسیٰ ہیں، ان پر ایمان لانا ہے، اس کو ایمان بالغیب کہتے ہیں۔ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اگلی قیام گاہ عالم برزخ اس کے بعد حشر خلاق عرصہ محشر ہے ایمان لانا ہے۔ بہت سے احکام کے بارے میں وارد آیات محکمات ہیں لہذا تفسیر دین بھی مشکل اتنی نہیں ہے، دین محتاج تفسیر کیس ہے؟ کب آیا ہے کس کس نے اس کی تفسیر کی ہے؟ کن کن کی تفسیر مقبول اور کن کن کی تفسیر مردود ہے واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

دین اور تفسیر دین:-

دین اور تفسیر دین میں علامہ جواد مغنیہ ۱۳۲۲-۱۳۹۹ھ فلسفی یکے از علماء برجستہ فقہ جعفری، صاحب تالیف کثیرہ مولف الفقہ علی المذاہب خمسہ، رکن تقریب بین المذاہب قاہرہ، صاحب تفسیر کاشف، مدافع مذہب شیعہ تھے۔ علوم عقلی و سائنس میں باع۔۔۔ کے حامل مذہب شیعہ کے ترجمان قرار دینے میں کوئی قابل قدر اعتراض نہیں ہونا چاہیے، گرچہ بعض کرتے ہیں۔ یہاں وجہ من وجوہ کے تحت کہ دین کے بارے میں بعض تفاسیر پیش کریں گے ان کے علاوہ عصر معاصر میں آغا جعفر سبحانی کی تفاسیر دین کا سلسلہ ابھی جاری ہے آپ بھی کثیر موضوعات دینی پر تفاسیر رکھتے ہیں ان میں سے بھی کچھ تفاسیر پیش کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ بعض علماء اہلسنت کے بھی چند نمونے پیش کریں گے لیکن پہلے آپ کو میری عرائض پڑھنے کے بعد مایوس نہ ہو جائیں اس لئے کتب دینی سے متعلق دین شناسی کیلئے کیا کرنا سرگرداں نہ ہو جائیں، دین شناسیکے چند اصول پر روشنی ڈالتے ہیں۔

۱۔ اہل دین نے دین شناسی کیلئے جو مصادر بیان کئے ہیں ان پر بھی بحث ہونی چاہیے۔ کیا یہ مصادر اپنی جگہ تسلی شدہ ہیں؟ اس میں کوئی جائے شک و تردید نہیں ہے یا یہ اپنی جگہ متنازعہ ہیں؟ اگر متنازعہ مصادر سے ثابت کیا ہے وہ ثابت نہیں ہوں گے لہذا قاری کو ہمارے عرائض نشری سے پہلے مصادر پڑھنا چاہیے۔

۲۔ علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے تفاسیر تفسیر بالرائے نہیں ہونی چاہیے۔ تفسیر بالرائے کا معنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں یعنی تفسیر اپنے مذہب کے نکتہ نظر میں پیش کیا ہو۔



۳۔ اپنی تسلیم کردہ اصول سے انحراف نہیں کیا ہو۔

دین اور خواتین:-

یعنی دین شریعت اسلام عورت کو کس زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر ہم علم اور۔۔ کے زاویہ نگاہ کو دیکھیں۔ علم کا عورت کی طرف نگاہ کی برگشت شرم آور ہے۔ علم کی تمام تر کوشش رہی ہے کہ عورت کو جہان تک ہو سکے آگے لایا تاکہ مردوں کو عورتیں دیکھ کر لطف اندوزی کا موقع دیں۔ اس سے کیا چیز حاصل ہوگی سب کو پتہ ہے جبکہ دین عورت کو تمام ابعاد۔۔ پر نظر رکھتا ہے۔ ۱۔ جسمانی طور پر نحیف ہے۔ ۲۔ نفسیاتی طور پر کمزور ہے۔ ۳۔ روحانی طور پر کمزور ہے۔

حقوق خواتین پہلے یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ ایک انسان کو دوسرے انسان کے ذمہ حق اصول و بنیاد کے تحت عائد ہوتی اور کب تک ہوتی ہے کوئی کسی کا حق دوسرے پر عائد نہیں ہوتا مگر اس جیسا اس کے ذمے پر نہیں سوائے اللہ سبحانہ کے کسی کا حق اس کے ذمہ نہیں ہوتا ہے، اگر خواتین کے لیے دوسرے کے ذمہ حق ہے تو اس خاتون کے ذمہ پر کوئی حقوق ہوں گے کہتے ہیں دین اسلام نے خواتین کو کون سے حقوق دئے ہیں یہاں بھی تالیسی طفرہ کو اپنا گیا یعنی ایک کلمہ عدا حذف کیا ہے وہ یہ کہ دین اسلام نے خواتین کو کیا حقوق دیئے؟ سوال ہے کس کے ذمہ لگایا ہے اگر مردوں کے ذمہ لگایا ہے تو مردوں کا حق خواتین پر ہوگا لیکن دین اسلام کیا ہر کوئی خاتون چاہتی ہے چاہے غیر مسلمان خواتین ہی کیوں نہ ہوں لیکن وہ امکان پذیر نہیں ہے، یہاں وضاحت کرنے کی ضرورت ہے کہ حقوق ہمیشہ متبادل ہوتے ہیں یہ یکطرفہ نہیں ہوتے عورت اپنی ذمہ پر عائد حق جو بعد تعدیادیں گے تو شوہر کی ذمہ عورت کے لیے حق ہوگی، عورت اگر شوہر کی اطاعت سرکشی باغیہ ہو جائیں تو اس کے لئے نفقہ نہیں ہوگی ہے اگر وہ اسلامی قانون حجاب میں رہتی ہے چار دیواری میں ہے اسکی عفت کی پاسداری کرتی ہے ہے تو دین انکے لئے ہے۔

قصہ سید حسن شیرازی اپنی کتاب العمل الاول ص ۹۱ پر لکھتے ہیں: گذشتہ ادوار میں جزیرہ صقلیہ میں ایک بادشاہ لیونٹس ہوتا تھا وہ اپنی زوجہ ملکہ ہرعیون کے ساتھ انتہائی عشق و محبت فروانی نعمت تھی کسی قسم کی خواہش نہیں تھی اسے ہر چیز میسر تھی اس کیلئے کسی قسم کی کمی نہیں تھی۔ ایک دن بادشاہ نے ملکہ سے کہا ہمیں جو نعمتیں میسر ہیں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں لیکن میری خواہش ہے میرا ایک بچپن کا ہم کلاس جو مجھ سے دوست تھا وہ وہ فلاں

جزیرہ بادشاہ ہے ان کو ایک دفعہ یہاں بلائیں وہ بھی دیکھیں۔ ملکہ نے اس پر اتفاق کیا انھیں بلایا اور وہ آگئے۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر خوش ہو گئے ایک دو مہینے گزرنے کے بعد وہ دوست جانے کا ارادہ کیا دونوں بادشاہ اور ملکہ نے اس سے اصرار کیا کچھ اور دن رہیں۔ وہ ان دونوں کی خواہش پر ایک دہ ہفتہ اور بڑھائے۔ ان کی آپس میں انس و محبت رفتہ رفتہ کم ہونے لگی ملکہ سے بھی تکلفات ختم ہو گئے۔ یہاں سے بادشاہ کے دلون مین شکوک و شبہات بڑھ گئے۔ اس نے اپنے وزیر سے کہا ان کو مار ڈالیں۔ وزیر عقلمند تھا اسے اندازہ ہوگا بے بادشاہ کے شکوک درست نہیں لیکن ان کے دل سے شکوک وہ کیسے نکالے۔ اس نے مہان کو یہاں نجات دلائی خود ان سے فرار ہو گیا اور بادشاہ اپنے ارادہ میں ناکام ہوا۔ اسے ملکہ پر غصہ آیا تو اسے زندان میں ڈالا۔

### دین و عورت :-

یعنی دین اسلام کیونکہ دین تو اللہ ہی کا ہوتا ہے لیکن ادوار تاریخ بشریت میں اللہ کی طرف سے نازل دین کی حدود و ابعاد نوعیت کیفیت قوت بقاء میں فرق رہا ہے۔ دین جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا کتاب کا نام توراۃ تھا، جو دین حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا اس کتاب کا نام انجیل تھا لیکن جو دین حضرت محمد پر نازل ہوا اس کتاب کا نام قرآن ہے۔

یہاں یہ دیکھنا ہے کہ قرآن میں عورت کا کیا تصور رہا ہے، کس نوع کی حیثیت دی ہے، کس قسم کے احکامات لاگو کئے ہیں۔ اس وقت دین اسلام کے مقابل میں ادیان وضعی گھڑے گئے ہیں وہ قرآن کے مقابل میں چند تراجم تقلیدات کے داعی نہیں بلکہ اوپر نیچے کرنے کے داعی ہیں۔ لہذا ہمیں اسلام کے عطاء کردہ ہدایات کو دین وضعی پر برتری دینے کیلئے کیا معیارات آپ کے پاس ہے وہ پیش کرنے۔۔۔

بعض جگہ میان بیوی کو اجتماع میں کیا مسائل ہیں۔۔۔ میں کیا مسائل ہیں وکئی پروا نہیں، ان میں ناچا کی ہے بعض کو دین کا اہل اسلام کا بھی کوئی تصور نہیں۔ بعض احساس کرنے ہیں کہتے ہیں چکھ ہوتا ہے پتہ نہیں آپ کے ہاں کیون ناچا کی چلتی ہے۔

یہ مسئلہ ان انسانوں کو درپیش ہے انکو اپنے ملک کے لئے درپیش مسائل۔۔۔ کو گھیرا ہے بعض تنہا اپنے ملک کے نہیں بلکہ پورے عالم اسلامی کے مسائل نے گھیرا ہوا ہے بلکہ ان کی یہ خواہش پوری دنیا میں نظام عدل قائم ہو۔ بعض یہ جملات چنداں معقول نہیں سکتے دنیا کے مسائل سے افراد کیا تعلق وہ۔۔۔ ہونے والے مسائل

سے اپنے لئے پریشان کیوں جمع کرتے ہیں۔ جواب ہے۔۔۔۔۔

یہ فکر آج کے علمی دور میں بھی چلتی ہے۔ جب مسلسل لڑکیاں پیدا ہوں تو لڑکا اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے، برائیاں کرتے ہیں شرمندہ کرتے ہیں، حالانکہ بیوی کا اس میں کوئی کردار نہیں ہوتا ہے۔ لڑکے کی خواہش میں مرد اور عورت دونوں میں چنداں فرق نہیں ہے لیکن جو فرق لوگ تصور کرتے ہیں یا پہلے جاہلیت والے کرتے تھے وہ بے ہودہ لغو اور غیر عقلی ہیں۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔

- ۱۔ اس کی جائیداد دیگر خاندانوں میں جائے گی لیکن کیا فرق ہوگا خود قبر میں جانے کے بعد جائیداد کا کسٹر ہو کر سیلاب میں بہہ جائے، غیر آباد ہو جائے تو اسے اس سے کیا فائدہ یا نقصانات ہونگے۔
- ۲۔ جاہلیت میں بھی لوگ اپنی ناموس کے بارے میں بہت غیرت مند تھے وہ لوگ اپنی بیٹی بہن کسی اجنبی کے ساتھ دیکھنا برداشت نہیں کرتے تھے۔

کرونا اور طلاق خواتین:-

ہم حیران و سرگردان ہیں جب ہم کرونا کا لفظ سنتے ہیں تو اس وقت اس پر رضی اللہ عنہ لگائیں یا لعنہ اللہ علیہ لگائیں کیونکہ کرونا حکومت کے پاس مقدس چیز تھی جس سے جمعہ و جماعت پر پابندی لگ گئی مساجد پر تالے لگے مرنے والوں کیلئے شہید یا جاں بحق لگانے کا فیصلہ کیا لیکن طویل لاک ڈاؤن سے سعودی اور بہت سی جگہوں میں خاندان میں جھگڑا فساد ہونے بہت سی خواتین کی طلاق ہوئی یہاں سے انسان مسلمان عاقل کو چاہیے اصل اسباب محرکات طلاق کیا ہے جس کا انسداد کرنا ضروری ہے اس کا سرا کہاں سے ملتا ہے؟

شادی آسان کرنے کی تحریک پورے ملک میں چند سالوں سے جاری ہے اخبارات و قوافل قاسمینار مذاکرات خصوصاً اشاعت لوگوں سے رائے لے رہے ہیں اس کو کیسے آسان بنایا جائے ہر ایک اپنی ایک تجویز دیتے آتے ہیں لیکن کسی زخم کا مرہم نہیں بن رہے ہیں کیونکہ۔۔۔۔۔ سے باہر جانے والے پھر دوبارہ۔۔۔۔۔ میں واپس نہیں آسکتے ہیں ولو کنتی ہی فلسیوف نابغہ کیوں نہ ہوں عدا انحراف کے راستے پر گامزن کو ہدایت ہونا نہیں فرقوں کے علماء کا بھی یہی حشر ہے ایک عرصے سے انپر لڑکیوں کی شادی نہ ہونے کو بہانہ بنا کر لڑکیوں کی سکول قائم پھر جامعۃ الزہرانامی سکول قائم کیا لیکن سکولوں کے بڑھنے کی تناسب می ازدواج کا تناسب بھی گرتے گئے

اس میں سوچا نہیں کیوں ایسا ہو رہا ہے وہ یہاں کہنے کی بات نہیں لیکن جامعۃ الزہراء میں پڑھنے والوں کی ازدواج نہ ہونے کی وجہ ایک تو لڑکیوں کی تکبر و نخرہ ہے وہ کسی ایسے جاہل کی بیوی بنے گی دوسری وجہ اس درستگاہ سے فارغات کی شوہروں سے بغاوت --- یہ میری ذمہ داری نہیں کی لمبی فہرست دیا ہے۔

## عورت قرآن:-

۱۔ عورت قرآن میں انسان ہے بشر ہے جس مادے سے مرد پیدا ہوا اسی سے عورت پیدا ہوئی ہے۔

۲۔ عورت کو قرآن میں مونث کہا ہے یعنی اثر پذیر ہے۔

۳۔ قرآن میں عورت

دین کو کوئی ہر انہیں سکتا ہے، دین کا غلبہ دلیل سے ہوتا ہے لہذا قرآن کریم کی ان آیات میں آیا ہے اللہ نے غلبہ دین کی نوید دیا ہے آیات کیونکہ قانون غلبہ و طاقت کے تحت اللہ علی کل شئی قدیر ہے وہ طاقتوں اور قیدیوں کا خالق ہے اگر کوئی کہیں گے دنیا پر توبت پرستوں کا راج ہے اس کو عرف دنیا میں سحر شعبہ مکرو فریب کہتے ہیں جو جاہل نادان یا مادیات کے حارص لالچی کہتے ہیں انہوں نے کہا یہ تمہارے الہ ہیں اس پر غصہ نہیں کیا مارا نہیں دو۔ ابراہیم خلیل نے بت خانے میں جا کر سارے بتوں کو توڑ کر کلبھاڑی بڑے بت کی گردن میں لٹکا کے آئے لوگوں نے پوچھا کیا ہمارے بتوں کو آپ نے توڑا تو ابراہیم نے اس عبارت میں کہا پہلے بڑے بت سے پوچھیں کس نے توڑا ہے ان کو یہ پتہ چلا کہا تم کو پتہ ہے وہ بات نہیں سنتے وہ بت جو اپنے چھوٹے بتوں کی حفاظت نہیں کر سکتے یا گواہی نہیں دے سکتے کیسے اللہ ہوگا۔ فرعون خود کہتے ہیں میں اللہ ہوں جب موسیٰ کے خلاف لوگوں کو اٹھانے کی ضرورت پڑی کہا اٹھو اپنی الہ کی مدد کرو۔ عرب جاہلیت میں ایک خادم بت نے ایک بلی کو بت پر پیشاب کرتے دیکھا بت نے کچھ نہیں کہا تو خود اٹھ کر بت کو توڑا۔

مذہب ترجمان یا مبادل دین کسی صورت میں قابل امکان نہیں دین اللہ کا ہے اس کا غلبہ اور ہزیمت اللہ کو جائیگا یہ سوائے ملحد مانند مثل کارل لینن مادے کا کوئی مدعی مسلمان منافق بھی صراحتاً نہیں بول سکتا ہے دین اللہ کا ہے حتیٰ محمد کا بھی نہیں محمد لانے والا ہے اس کا منہج قرآن ہے حدیث رسول بھی نہیں ہے چہ جائیکہ اہلبیت یا اصحاب کی احادیث قرآن کی مبادلہ ہو دین خالق و مخلوق کی مشترکہ کمیٹی نہیں ہے۔

کرونا آیہ میں آیات اللہ سبحانہ تینوں آیات میں توافق انسجام انضمام کلی پایا جاتا ہے کیونکہ تینوں اسی ذات کی مخلوق ہیں۔

آیات تین قسم کی ہیں آیت کونیہ یعنی مظاہر تعجب حیرت انگیز نشانی حق سبحانہ تعالیٰ اس میں یہ مظاہر آتے ہیں

۱۔ دن رات یکے از آیات حق ہے ومن آیاتہ اللیل والنہار الشمس والقمر فصلت ۳۷

۲۔ ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً

۳۔ ومن آیاتہ روم ۲۱ سے ۲۵

دوم آیات دالۃ برنبوت محمد

قوم نے ابراہیم کو آگ میں پھینکا اللہ نے نجات دی

اگر مقصود صرف ابراہیم کو نجات دینا تھا تو ان کو بھی اٹھاتے جس طرح عیسیٰ کو اٹھایا

۲۔ آگ کو بارش سے بجھا دیتے

اللہ اپنے ارادے میں غالب دکھاتا ہے قدرت غیر محدود کو ثابت کرنا چاہتا ہے ورنہ لوگ کہتے اللہ ابراہیم کو اٹھا کر

فرار ہو گیا ورنہ ہم جلا دیتے بزدل کہتے عیب ہوتے ہیں

۲۔ اگر بارش برتی تو کہتے

۳۔ آگ کو ٹھنڈا کریں

ابراہیم کے منع کا حامل نار اللہ کا مخلوق ----

دین اور فاحشہ:-

اہل دنیا کو لگنے والے مہلک کرونا میں سے ایک زناء ہے۔ کلمہ زناء ایک کلمہ ناقابل تلفظ، ناقابل سماعت یا

سماعت میں ناگوار ہونے کی وجہ سے قرآن کریم میں فاحشہ سے تعبیر کیا ہے چونکہ فاحشہ ترجمہ ملبوس زناء ہونے کی

وجہ سے یہ کلمہ مبغوض مکروہ قرار پایا ہے۔ قرآن کریم اس کو بدترین جرم، بدترین گناہ میں شمار کیا ہے زیادہ تر اس کی

ذمہ دار عورت ہی کو گردانا ہے، طلاق ۱۔ نساء، ۱۹۔ احزاب ۳۰۔ فاحشہ ماخوذ از فحش، فحش یعنی تزانداز فحش، علماء نے

کہا یہ ایک خاص گناہ کہتے ہیں بعض علماء نے صراحت سے کہا ہے فاحشہ سے مراد زناء ہی ہے انہوں نے اس کا

استناد اسراء آیت ۳۲ سے کیا۔ تفسیر شعر اوی ج ۲۵ ص ۵۶ پر آیا ہے تمام گناہ انسان کی ذات کے ارد گرد محیطات سے متعلق ہیں لیکن زناء نفس ذات کرامت انسان سے تعلق رکھتا ہے، انسان کی نسل بگاڑتے ہیں، زوجہ سے عداوت و نفرت پیدا ہوتی ہے۔ زناء مردوں کیلئے ناقابل برداشت عمل ہے چاہے باپ ہو بھائی ہو بیٹا ہو یا شوہر کسی کو برداشت نہیں۔ آج دنیا میں کرونا کو مولود بعض حیوانات کے گوشت سے جوڑا ہے لیکن جوکل دنیا کو لپیٹ لیا ہے وہ زناء ہے۔ زناء ایک ایسا گناہ ہے کہ حتیٰ خود ذانی مرد و عورت بھی شرمندہ ہو کے تعبیر کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔

### عربوں میں ناموس کا مقام:-

آخر دونوں کا ہن کے پاس گئے کاہن نے ہندو کو بری کیا لیکن الزام اور تہمت پر ہندو حیارہ نے ان کی زوجیت میں جانے سے انکار کیا ہندو جنگ احد میں حمزہ کی کلیجہ نکال کر منہ میں چپا تھا اس دفعہ نبی کریم نے فتنہ مکہ کے مواقع پر ان کو خون کو ہر کیا تھا لیکن وہ چھپ کے رہے چنانچہ جب خواتین رسول اللہ کی بیعت کے لیے آئی اور رسول اللہ ان سے اسو و فروغ اسلامی کا عہد لیتے وقت فرمایا زنا نہیں کریں گے تو ہندو نے کیا کہا مرد زنا کریں آزاد عورتیں زنا کرنا جرم سمجھتی تھی اس وقت تقریباً زنا مخصوص کننا رہتی۔

### کرونا اور دشمن شناسی:-

اللہ سبحانہ نے انسان کو عقل سے نوازا ہے، عقل انسان کو نفع و ضرر سے آگاہ کرتی ہے کہ کونسی چیز نقصان دہ ہے اور کونسی چیز ضرر رسان ہے اور کونسی فائدہ بخش ہے، جو شخص اس کا ادراک نہیں رکھتا یا تمیز نہیں کرتا تو وہ ہی لقمہ دشمن بنتا ہے۔ دشمن شناسی کے مقیاس و معیار ہوتے ہیں، سب سے پہلا مقیاس و معیار کہ کونسا دشمن طاقتور اور قدرت مند ہے اور کونسا ضعیف و ناتوان ہے۔ انسان عام طور پر بڑے اور طاقتور دشمن سے دفاع کرنے کیلئے آمادہ ہوتا ہے اور ضعیف کو نظر انداز کرتا ہے اور آخر میں ضعیف کے ہاتھوں ختم ہوتا ہے۔ طاقتور ہمیشہ غالی کے ساتھ مقابلہ کرتا جبکہ ضعیف دشمن حیلہ بہانہ دوستانہ مشفق طریقہ سے نقصان پہنچاتا ہے۔ لہذا اکلمات حکم میں آیا ہے ”قرین سوء“ چنانچہ میرے گھر کو دوست نماؤں، رشتہ داروں، برادر زادوں، خالہ زادوں، سرالیوں کے توسط سے نقصان پہنچایا کیونکہ عورتوں اور بچوں کی دشمن کی شناخت کی بصرو بصیرت دونوں سے محروم ہوتے ہیں۔

~~~~~

کتاب علم اصول فقہ تالیف عبدالوہاب الخلف ۱۸۸۸ء متوفی ۱۹۰۶ء یہ کتاب ان کے بعد موفیقین علماء اصول کے مصادر مآخذ بنے ہیں۔ آپ نے اپنی اس کتاب میں مصادر احکام میں کتاب کے صفحہ ۴۰ پر لکھا ہے ”سنت نبی سے مراد قول اور فعل اور تقریر ہیں“ جبکہ سنت کے لغوی معنی عادت طریقہ سبیت کو کہتے ہیں حتیٰ کہ وہ افعال اگر متکرر نہیں وہ سنت میں شامل نہیں ہوتے ہیں، اگر شامل کیا یہ خلاف معنی لغوی ہوگا۔ اس کے علاوہ یہ اصطلاحی معنی کس کا ہے اگر علماء نے فرمایا ہے یہاں وہ دعویٰ اور دلیل دونوں ایک ہو گیا، اس کو علم نہیں مغالطہ کہتے ہیں نیز سنت نبی حجت ہونے کے جو دلائل آپ نے دیئے ہیں وہ تین ہیں۔

۱۔ وہ آیات قرآن ہیں۔ جس میں آپ کی اطاعت کا حکم آیا ہے۔

۲۔ اجماع صحابہ ہے۔ کیا اصحاب کے اجماع سے کوئی چیز دلیل بن سکتی ہے؟ یہ بھی مصادرہ بمطوب

۳۔ بہت سے احکام اپنی جگہ مجمل مبہم ہیں۔

یہ تینوں دلیلیں اپنی جگہ مخدوش ہیں آیات متشابہات سے استناد ہے بلکہ ضد آیات محکمات ہے، جہاں چند آیات میں آیا ”لست علیم بوکیل“، ”ما انت بتبذیر“ و امانت بحفظ“ کے خلاف ہے بلکہ سنت نبی مصدر شریعت گردانا ادخال مالیس فی الدین کھولنے کے برابر ہے اسی کو علماء بدعت کہتے ہیں یہاں سے انہوں نے اور کتنی مصادر نکالی ہے۔

۱۔ سنت اہلبیت

۲۔ سنت صحابہ

۳۔ اجماع امت

۴۔ عمل صحابہ

۵۔ سیرت سلف

۶۔ قیاس استحسان سد ذرائع

۷۔ فتاویٰ حاجیات و سہولیات

۸۔ فتاویٰ مجتہدین

۱۔ سنت میں آیا ہے من عرف نفسه فقد عرف ربه، اول معرفت نفس جبکہ اللہ نے قرآن میں نفس سے پہلے آفاق کو معرفت نفس بر مقدم کیا ہے۔ نبی کریم نے بعض یاران کو جنت کی بشارت دی ہے حالانکہ نبی نے فرمایا مجھے پتہ نہیں وہاں میرے ساتھ کیا ہوا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا (ایت لگانی ہے)۔

۲۔ سنت میں آیا ہے نبی علم غیب جانتے تھے اس کے تحت ہزاروں تعداد میں علم غیب کو آپ طرف منسوب کیا جبکہ قرآن میں اللہ نے اپنے کلام اور خود نبی کی زبان سے اقرار اعتراف کے آپ علم غیب کلی طور پر نہیں جانتے تھے۔

۳۔ سنت میں آیا ہے قبر میں سوال جواب ہوگا جبکہ قرآن میں آیا ہے روح عالم برزخ میں ہے سوال قیامت کے دن ہوگا۔

۴۔ سنت میں آیا ہے دین اسلام کے مجددین آئنگے جبکہ قرآن میں آیا ہے حجت محمد کے بعد ختم ہے نساء ۱۶۵۔

امام صادق تولد ۸۰ھ متوفی ۱۴۸ھ کا تو کوئی فتاویٰ آپ سے منسوب کرنا بھی ممکن نہیں کیونکہ آپ مدینہ میں اپنے گھر میں انفرادی زندگی گذاری جبکہ یہ راویان کوفہ میں تھے جن راویوں کو موثق اور مصدقہ قرار دیا ہے وہ دوسری روایات مطعون قرار پائے ہیں۔ ان میں سے بعض اصحاب معتزلہ ثابت ہوئے لہذا دین کو قرآن کو پیچھے چھوڑ کر حدیث کو مقدم۔۔۔۔۔

میں یہاں دیگر اختلافی جگہوں پر نہیں کہوں گا سب کی بات میری بات ہے، میں فرد ملت ہوں مقولہ

معروف ہے رب اصل لا اصل لہ، قرآن فرماتے ہیں اکثر ہم لایعلمون لایفقهون ان ہم الا تخسرون، مین نہ یہ کہوں گا مین تو نوادرات کے پیچھے جواہرات کی تلاش میں نوادرات بھی ہو سکتے ہیں اور خرافات خزعبلات شواذات بھی ہو سکتے ہیں۔ جمہوریت عمل ووٹ سے ہوتی ہے اپنا اپنا ووٹ اپنے پسند کو دیتے ہیں۔

مصدر دوم شریعت شرک در الوہیت

بالتفاق مذاہب اسلامی سنت نبی مصدر دوم اسلام ہے، حالانکہ توحید در شریعت یکے از مصداق جلی توحید الوہیت میں شمار کرتے ہیں لہذا نبی کریم کو جعل شریعت کا حق دینا اللہ سبحانہ خود اپنے لئے شریک بنانے کے مترادف ہوگا جس طرح اللہ سبحانہ نبی کو کوئی چیز تخلیق تفویض کرنا شرک ہے، جعل حکم کرنے کا حق دینا بھی شرک ہے۔ جن آیات سے استناد کرتے ہیں وہ آیات اس باب میں متشابہات ہیں۔

سنت نبی مصدر شریعت بننے کی دلیل بھی قرآن سے ملنا چاہیئے جس طرح آپ کے نبی ہونے کی دلیل قرآن سے ملی ہے سنت نبی کو اپنے جذبات کا دھواں لگا کر یا قادیانیوں اور پرویزیوں کی تیر مار رنگ چھڑا کر یا مقام ومنصب کی چیخ و پکار سے ثابت کرنا جس طرح شیعہ دوہابی ٹھونس، قادیانی پرویزی ٹھونسے سے چنداں مختلف نہیں ہوگا۔

دین وحدیث

دین کے بارے میں بتایا دین کو اللہ نے بواسطہ امین وحی کے ذریعے قرآن کی صورت میں نبی کریم امی قرآت اور کتابت سے ناواقف دین میں قسم کی مداخلت کمی پیشی کے احتمالات کو رد کرنے کیلئے شخص امی پر نازل کیا۔ اس کے باوجود ایک ایسی ہستی جو دشمنوں میں امین جانی جاتی ہو اس کے علاوہ از خود اعتراف کر یا مین تابع وحی ہوں، از خود کوئی چیز تبدیل تقدیم تاخیر کا مجاز نہیں ہوں۔ اللہ نے بھی خوف دلایا اگر تقصیر کریں گے تو ہم رگ جان پکڑیں گے۔ اللہ کی نازل کردہ دین امین وحی کے توسط سے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب پر نازل ہوا ہے۔

الحديث وتعرفه

کتاب قواعد الحديث تالیف جمال الدین قاسمی ص ۶۱ پر لکھتے ہیں۔ حدیث خبر اثر تینوں مترادفات ہے۔ کتاب کلمات ابی البقاء سے نقل کرتے ہیں الحدیث هو اسم من الحدیث وهو لاخبار ثم سمی بہ قول او فصل التقریر نسب الی النبی علیہ السلام۔ اسکی جمع۔ احادیث آتی ہے۔

- ۱۔ مجامع احادیث اپنی جگہ دو نام سے متعارف ہوا، شیعہ مجامع اور سنی مجامع روایات۔
 - ۲۔ دونوں جماعتوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مجامع روائی میں احادیث مجموعہ، مرسولہ، ضعیفہ، مطعونہ، بہت حد تک پائی جاتی ہیں، بعض علماء نے ان روایات مخدوشہ کی نشاندہی کر کے استخراج کی ہیں۔
 - ۳۔ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم نے اپنے اقوال کتابت کرنے سے منع کیا تھا، اس کا مطلب اگر کسی نے لکھا وہ ضد رسول اللہ مخالف رسول میں گردانا جائے گا وہ قابل عمل نہیں ہوگا۔
 - ۴۔ دونوں کا اتفاق ہے احادیث آپ کی رحلت سے دو سو صدی گزرنے کے بعد ایک پوری نسل ختم ہونے کے بعد لکھی گئی ہیں جو اپنی جگہ شک آور وریب آور ہے۔
 - ۵۔ مجامع روائی میں جمع روایات کی اکثر اقوال آئمہ اصحاب اتباع اصحاب کی سنت و سیر پر مشتمل ہے اور اسے حجت گردانا گیا ہے، نساء ۱۶۵ کے خلاف ہے کیونکہ یہ صرف رسول اللہ پر تطبیق ہوتی ہے۔
- مدونین الحدیث:-

امام بخاری تاریخ الادب العربیہ ج ۲ ص ۲۳۳۔ امام بخاری ۹۴ کو پیدا ہوئے اور ۲۵۶، ۲۶۵ میں بغداد میں وفات پائی۔

مسلم بن حجاج توفی ۲۶۱ ہے۔ ابن ماجہ ۲۷۳، ابوداؤد ۲۷۵۔ عیسیٰ بن محمد ترمذی ۲۷۹، احمد بن علی نسائی ۳۰۳۔

ابو حنیفہ تاریخ ادب ج ۲ ص ۱۵۰ ابو حنیفہ ۸۰ کو کوفہ میں پیدا ہوئے اور۔۔۔ بغداد میں وفات پائی۔ امام مالک ۹۰ کو پیدا ہوئے اور وفات ۱۷۹، امام شافعی ولادت ۱۵۰ اور وفات ۲۰۴، احمد بن حنبل پیداؤش ۱۶۴ اور وفات ۲۴۱۔

احادیث ضد قرآن کتاب اراء معتزلہ دکور ابوخلیل ص ۹۸ پر تین احادیث صحیح بخاری سے نقل کی ہے کہ حضرت محمد کتابت جانتے تھے نہ لکھ سکتے تھے، صحیح کی ان احادیث کو کوئی بے رد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ تین احادیث ضد قرآن ہیں۔

دین اور حدیث:-

ہمارے دین کے بارے میں وار تمام روایات تیرہ سو سال گزرنے کے بعد ہمیں ملی ہیں عرف عام میں

اسے خبر کہتے ہیں؛ اگر بغیر تحقیق کے اس پر عمل کریں تو پشیمانی اور عذاب جھنم کچھ نہیں ملے گا سورہ حجرات ۶
 اخبار کے بارے میں آیا ہے اگر حقیقت سے مطابقت ہونے کی صورت میں اس کو صدق اور خلاف
 ہونے کی صورت میں کذب کہتے ہیں، ہر خبر میں صدق و کذب مساوی ہیں جب تک واقعہ سے مطابقت ہونے یا نہ
 ہونے میں کوئی راجح نہ ملنے کی صورت میں مساوی ہیں جبکہ قرائن باہر سے کوئی شواہد صدق یا کذب نہ ملیں تو
 کسی بھر طرف کو انتخاب نہیں کر سکتے۔

جن کے بارے میں امت کا اتفاق ہے نبی کریم نے لکھنے سے منع کیا تھا نبی کریم کی حیات کے بعد شرکی
 مانند حدیث بھی ممنوع تھی لہذا ابوحنیفہ متولد ۸۰ متوفی ۱۵۰، امام جعفر صادق متوفی ۱۴۸، امام مالک متولد ۹۰ متوفی
 ۱۷۰، امام شافعی متولد ۱۵۰ متوفی ۲۰۴، امام احمد حنبل ۱۶۴ متوفی ۲۴۱ تک کو احکام شرعی کیلئے احادیث نبی کے بحران
 اور فقدان تھا ابوحنیفہ امام مالک۔۔۔ دین کو اپنی عقل سے پیش کرنے کا اقرار کیا۔ خود اہل مدینہ کی عوام کے عمل کو
 سند بنا کر فتویٰ دیتے، اسی طرح امام شافعی اور حنبلی کیلئے احادیث کا بحران تھا۔

احادیث انسان کی ساخت ہے جبکہ دین اسلام کا مصدر قرآن ہے، قرآن کو کنارے پر لگانے کیلئے
 احادیث کو جاگزیں کرنا ایک بڑا جرم ہے چاہے دیوبندی بریلوی حدیثی کو سنی یا شیعہ کریں اہلبیت یا اصحاب
 مصادر اسلام نہیں۔

۱۔ مصادر صرف قرآن اور اسوہ محمد ہے زوجات اہلبیت دیگر راویوں کی طرح ہیں ان کے کردار گفتار
 اعمال اگر قرآن اور اسوہ محمد سے متعارض و متضاد ہوں تو وہ مردود ہی ہوں گے چاہے وہ حضرت علی یا فاطمہ زہرا
 سے ہی منسوب کیوں نہ ہوں جیسا کہ حدیث موهوم کساء ابتداء سے انتہا تک ضد قرآن ضد عقل ہے۔

الدین وحدیث القدسی:-

حدیث قدسی کلمہ مرکب از حدیث و قدسی ہے۔ حدیث موضوع قدسی محمول ہے۔ اب ان دونوں کا تحلیل
 و تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔

حدیث قول محض یا فعل محض یا تقریر تینوں صورتوں میں ہمیں نقل از زبان صحابی سے ملی ہے اپنی جگہ اس خبر
 ہے، متحمل صدق و کذب دونوں ہے۔ کذب مقدم بر صدق ہے کیونکہ اصل عدم ہے، صدق کے لیے ترجیحات

چاہیے جو احتمال کذب کو رد کریں جب تک رائج ثابت نہ ہو جائے وہ کذب پر باقی ہوگا، جب کذب ہوگا تو وہ مقدس نہیں بنے گا۔ مقدس بننے کیلئے صدق ثابت ہونا ضروری ہے، یہ حدیث صدق ثابت کرنے کیلئے ان مراحل کو طے کرنا ہوگا، اس حدیث کے مصادر کو دیکھنا ہوگا، یہ کہاں سے لیا ہے؟ اس سلسلے میں اس پر تحقیق کرنے والوں نے چند مصادر بیان کئے ہیں۔

۱۔ موطا امام مالک ہے ۱۷۹۔ ۲۔ صحیح بخاری محمد بن اسماعیل ۳۔ صحیح مسلم محمد بن حجاج

۴۔ سنن ابی داؤد ۵۔ سنن ترمذی ۶۔ سنن نسائی ۷۔ سنن ابن ماجہ

۲۔ ان کتابوں کے میں موجود روایات کے راویوں کو دیکھنا ہوگا کہ یہ کہاں تک قابل اعتماد و بھروسہ ہیں
مجامع احادیث میں موجود روایات کی چھان بین اپنی جگہ مراتب درجات رکھتا ہے ایہ کتب ہے محققین احادیث
ان کتابوں سے بہت احادیث بے اصل بے سند ضعیف حتیٰ احادیث موضوعہ استخراج کیا ہے یہ اپنی جگہ ان
احادیث کی طرف حجت کو گراتی ہے۔ ان کتابوں میں موجود روایات میں سے بہت سی روایات مصنوع و خود
ساختہ ہونے کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں لہذا ان کتابوں میں موجود روایات پر مکمل اعتماد نہیں کیا جاسکتا ہے۔
ان روایات کے راویاں نہ ہیں۔۔۔۔۔

کرونا اور حکومتیں:-

جب بھی کسی بھی خطہ زمین قیام حکومت کا ذکر آتا ہے تو فوراً تاریخ گزشتہ و حاضر میں دنیا بھر میں کس نوع کی حکومت چلتی ہے اور ابھی چلتی ہے اس کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں ہمیں ان میں سے انتخاب کرنا ہوگا۔ یہ منطق ایک قسم کا سحر و جادو تدلیس شعبہ ہے جس سے اہل خطہ کو کسی نہ کسی جال میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ یہ عقل سلیم سے متصادم متعارض ہے کیونکہ گزشتہ والے بھی انسان تھے حاضر وقت میں جہاں جہاں بھی انسان ہیں اور ہم یہاں انسان کیونکہ کسی ہزار پانچ ہزار سال حتیٰ دو سو سال ایک سال گزشتہ کے طرز حکومت کو کیوں اپنائیں؟ ہم بھی انسان وہ بھی انسان تھے لہذا بحث خلافت، بحث نظام امامت، ملوکیت، جمہوریت دھوکہ اور تدلیس کے سواء کچھ نہیں اس منطق کے تحت ایران کی مثال دینا یا سعودیہ کی مثال دینا دال میں کالا جیسا ہے، بعض کے مفادات اس سے وابستہ ہوتے ہیں۔

~~~~~

دین اور نظام زندگی:-

انسانی زندگی بغیر اجتماع امکان پذیر نہ ہونے کی صورت میں انسانوں کا ایک دوسرے پر تعدی و تجاوز کو روکنے اور استحصال استعمار سے مصون رہنے کیلئے عقلی طور پر سب کے مفاد ہیں، سب کے لئے قابل ایک نظام

ضروری اور ناگزیر ہے۔ یہ نظام کون بنائے گا، اسکی ذمہ داری کس کو دی جائے، جس کو بھی دی جائے اس طرف سے صلاحیت اور اہلیت غیر جانبداری ہونا ضروری ہے۔ یہاں دو صفات کا حامل ہونا ناگزیر ہے ایک علم نظام سازی میں اعلیٰ سطح کی حد تک مسلط ہو یہ شرف اعلیٰ درستگا ہوں کے تصدیق توثیق سے امکان پزیر ہو سکتا ہے۔ دوسرا جہات کو یکساں نظر سے دیکھنا ہوگا، کسی قسم کی گرائش جکھاؤ شامل نہ ہوں۔ اس تمہید کے بعد اب آتے ہیں ایسی جہات کا حصول کیسے ممکن ہے۔ اب تک اس سلسلے میں تین طرف ہمارے آمنے سامنے ہیں۔

خاص کر ہماری حکومت سیکولر ہونے کی وجہ سے لوگوں کے تعاون کم ہوتی ہے بلکہ فساد اخلاقی ارتکاب جرائم میں عام لوگوں کی مداخلت حکومتوں کو پسند نہیں آتی بلکہ ٹوکتے ہیں بلکہ حکومتی مداخلت سمجھتے ہیں لہذا تعاون کے کاموں میں بھی وہ خود کو غیر ذمہ دار قرار دیتے ہیں یہاں بھی حکومت تنہا عہدہ براں نہیں ہوتی آخر میں ان کی بدنامی ٹھہراتی ہے۔ معاشرہ انسانی اس وقت تک مثالی نمونہ نہیں بن سکتا جب تک ایسے حالات اور واقعات میں حکومت اور عوام دونوں کھڑے نہ ہوا جنہیں حکومت کی تو ذمہ داری بنتی ہے لیکن عوام کئی عوام و محرکات کے تحت کسی چیز کی امید۔۔۔۔۔۔ یہاں دو صورت ہوتی ہیں ایک۔۔۔۔۔۔ لوگوں سے دو گناہ وصول کرتی ہے یہ ان کے کاروبار میں سے۔۔۔۔۔۔ وہ ایمان باللہ رضاء اور خوشنودی اللہ اجر و ثواب آخرت کی خاطر کرتے ہیں۔

اللہ اپنے بندوں کی مدد کیوں نہیں کرتے جبکہ آج مسلمانان عالم ہر قسم کے فقر بد بختی ظلم بربریت مقہوریت ستم ظریفی سہہ رہے ہیں حالانکہ بعض یہ بھی کہتے ہیں اللہ نے مومنین کو وعدہ نصرت دی ابھی یہ بھی کہہ سکتے ہیں اس وقت کرونانے دنیا کفر والحاد کے ساتھ مسلمانوں کے بھی موت کی گھاٹ اتار رہے ہیں یہیں تین صورت حال ہے ایک نصرت خود دین ہے خود اسلام ہے اللہ اس دین کو اپنی پناہ میں رکھا ہوا کفر والحاد کی طاعت دلیل و برہان ہے اس کو شکست نہیں دے سکا ہے اور آئندہ بھی نہیں دے دیں گے لہذا مصیبتوں کے اندھیروں میں بھی دین زندہ رکھا چنانچہ روس میں دیگر ممالک میں مارکسزم جو دین سے جنگ میں تھے ڈوب گئے اسلام زندہ دوسرا مسلمانوں کی مدد ہے کسی مسلمان کی مدد کریں مسلمان ملک چھوڑ کر دیا کفر جانے والوں وہاں اغیار کے ساتھ دین سے لڑنے والوں کی مدد کریں یہ تو مسلمانوں کی مدد نہیں ہوگی بلکہ کفر کی مدد ہوگی مسلمانوں کی مدد ترقی

مال دولت میں مدد یہ تو قانون کے تحت ہوگی۔

## دین اور اہلیت واصحاب:-

روزنامہ دنیا صادرہ از کراچی بروز اتوار ۲۹ شوال کے کالمی صفحات پر ایک عنوان ”اہم خبریں“ کالم نگار علامہ ابنتسام الہی ظہیر آپ نے اس عنوان میں لکھا ہے، اس مہینے میں اہم خبریں گزری ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں ناموس اصحاب و اہلیت و امہات المؤمنین کے بارے میں بل پیش کرنا تھا کہ نصابی کتب و دیگر کتب میں ان مقدسات کے خلاف منفی تاثر والی کتابوں پر پابندی لگائی گئی جو پاس ہو گیا۔ اس طرح پورے صوبے میں ایک اطمینان سکون آیا ہے۔

دوسری خبر پنجاب کی تمام یونیورسٹیوں میں ڈگری کی تکمیل کیلئے قرآن کا ترجمہ پڑھنا لازمی قرار دیا گیا۔ تیسری خبر یہ نام گرامی حضرت محمد کے ساتھ خاتم النبیین لکھنا ضروری ہے ان تینوں خبر کی اہمیت فلاں وزیر اعظم یا وزیر عمرہ ہر کیا یا کبھی ایوان صدر میں صدر نماز پڑھنے کی خبر دیتے۔ یہ خبریں اہم خبریں نہیں ہیں ٹر خانے والی خبریں ہیں۔

## مذہب اہل بیت وصحابہ ابداع باطنیہ جد کرونا:-

گرچہ دعوت حضرت میں سبقت لینے والے آپ کے خاندان سے حضرت علی، حمزہ، جعفر طیار، فرزندان عباس کا کردار درخشاں رہا ہے نیز دیگر خاندان میں ابو بکر، عمر بن خطاب، عمار یا سر اور انصارین میں سے بعض ذوات دعوت حضرت محمدؐ کو اٹھانے میں اعلیٰ و ارفع مثالیں قائم کی ہیں لیکن باطنیہ ایک کلمہ عمومی بطور چھتری وضع کر کے ان کے نیچے بعض خیانتکار، جنایتکار افراد کو اعلیٰ ارفع بلکہ خود رسول کے ردیف اٹھا کر باصفاء، بے داغ ذوات کو تحت شعاع کر دیا ہے۔ امت اسلامیہ کو چاہیے دین اسلام کے اصل و اساس جو قرآن کریم اور سنت و سیرت عملی قطعی الثبوت کو سامنے لا کر مشکوکات مخدوشات کو کنارے پر لگائیں۔ سازش باطنیہ کو طشت از بام کریں، مسخ اسلام میں ان کی سحر انگیز شعبہ بازی کو فاش کریں۔ انسان عاقل ہوش کے ناخن لینا چاہیے، دین اسلام کو قرآن اور محمدؐ سے لینے کی بجائے حضرت علی یا ان کے چھٹی پشت سے لینا اگر یاران دیرینہ پارینہ سابق الایمان و ہجرت و جہاد کو لینا ہو تو ابو بکر و عمر و ابی عبیدہ جراح، عبدالرحمن بن عوف کی جگہ امہات المؤمنین، فاطمہ زہراء کی جگہ

تتہا عائشہ، ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن۔۔۔ دس یا ایک ہزار سے زائد ساخت پر رہنے والے مشکوک افراد کے اقوال پر دین کو کھڑا کرنا لمحہ سوال یہ بنتا ہے اس کا جواب ہونا چاہیے۔ ہم ذیل ان دو مصادر دین اسلام اہل بیت اور اصحاب پر سوالیہ نشان رکھتے ہیں، امت مسلمہ اس کا جواب بتائیں؟

**مذہب صحابہ:-**

[illegible]

دین اور ائمہ منصوص:-

دین کو لگنے والی کرونا میں سے ایک ختم نبوت حضرت محمد کے بلع بھی اللہ کی طرف سے آپ کی جانشینی کا تعین ہے یہ دعویٰ کس ایت سے استناد نہ ہونا اپنی جگہ یہ ختم نبوت سلیمیت نبوت خالدیت نبوت سے متصادم ہونے کے علاوہ ایت نساء ۱۱۰ سے متصادم ہے

۱۔ کہتے ہیں ائمہ اللہ کی طرف سے منصوص ہوتے ہیں لیکن آیت متشابہات و آیات مشہودات سے استناد کرتے ہیں

۲۔ نبی کریم کی طرف سے منصوص ہے۔ تین چار روایات اصول روایت کے تحت ثابت نہیں ہوئیں اور اس کو تو اتر بنا کر ونا بنایا ہے۔

نہ کسی برجستہ صحافی نے شہادت دی۔۔۔۔۔



۳۔ حضرت علی سے لیکر امام حسن عسکری تک نے اپنے بعد کسی پر نص نہیں کی ہے۔ اس بارے میں جمع روایات استناد از متین دونوں حوالے سے مخدوش ہیں۔

۴۔ کرونا جیسا ڈرا کر خوف ہر اس پھیلا کر چلایا ہے۔

### آیات منصوص در امامت۔

قرآن میں جو آیات بطور نص بر امامت علی ابن ابی طالب پیش کیا ہے انکی تعداد علامہ حلی نے ۳۵ بتائی ہے آپ ۱۰ آیات کے بارے میں تطبیق کریں الفاظ مستعمل در انت سیاق و سباق سے استناد کر کے ثابت کریں امامت نص ہے ایت سے استناد کیا ہے یا ایت کے بارے میں پیش خود ساختہ روایات سے ایت ان کے شان میں بتایا یا تاویلات باطنیہ ہے روایات کی وساطت سے اثبات اس بقول اسے سنت کہہ سکتے ہیں آیت سے ثابت کرنا نہیں کہہ سکتے حتیٰ یہ روایات اپنی جگہ آیات سے اجنبی ہیں۔

ابوالخطاب اسماعیلیہ ۵۸ ابوالخطاب محمد بن مقلاصی ابی زینب اسدی صاحب اسماعیلیہ لکھتے ہیں سب سے زیادہ انکے خلاف واضح اور تفصیل سے لکھنے والے سعد بن عبداللہ القمی الشیفی ہیں متوفی ۲۹۹ ق انکے بعد نو بختی م ۳۱۰ ق امام سعد بن منصور الملقب بالمعز الدین اللہ ۳۴۱ ق انکی عمر ۲۴ سال تھی اس نے ۳۴۸ ق کو جو فتح مصر پر لگایا فتح کے بعد ۳۵۲ ق کو مصر میں داخل ہوا مصریوں کو شک تھا انکا نسب اہل بیت سے ملتا ہے مصر داخل ہوتے ہی جی علی خیر العمل اذان میں شامل کیا۔

### لادینی اور دین:-

لادینیوں کا کہنا ہے جو کچھ انسانوں کی نظروں میں آتا ہے وہ مادی ہے غیر مادی نظر نہیں آتا ہے۔ جو چیزیں اس نظر میں نہیں آتی ہیں اس کو ہم کیسے تسلیم کریں؟ ہم ماوراء مادہ کسی چیز کو نہیں مانتے۔ تو اس سے یہ سوال کر سکتے ہیں تم اپنے وجود کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تم پیدا ہونے سے پہلے تمہارے والدین کی نظروں میں آتے تھے یا نہیں؟ جواب واضح ہے نہیں آتے تھے، اچھا تمہیں موت آتی ہے یا نہیں آتی ہے؟ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتے ہیں۔ جب تمہیں موت آتی ہے تو آپ کے والدین کی نظروں میں آتے ہیں؟ انسان غیب سے آیا ہے غیب میں جاتے ہیں۔ ایمان بالغیب میں لادینی اور دینی میں اختلاف ہے۔

۱۔ دونوں کے آج سے سو سال پہلے کے آباؤ اجداد ابھی کہاں ہیں؟ آئندہ پچاس سال بعد پیدا ہونے

والی نسلیں کہاں ہیں؟

۲۔ لادینی اور دینی دونوں کی روح ہے ایک دوسرے کو دکھا سکتے ہیں؟

۳۔ ایک انسان دوسرے سے کہتا ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں دوسرا کہتا ہے میں تم سے نفرت کرتا ہوں کیا محبت اور کراہت دیکھنے میں آتا ہے۔

دین جو انسان کو منہج حیات دنیوی نہیں دیتا وہ حیات آخرت کیلئے بھی غیر مفید ہوگا کیونکہ حیات آخرت کی آبادی اس دنیا میں کرنی ہے۔

جو دین انسان کو حیات اخروی کی طرف دعوت نہیں دیتے اس کی حیات دنیا بھی تذبذب واضطراب میں گی۔

جنگ بین الدین ولادین لاینبی :-

دین داروں اور لادینوں کی جنگ جاری رہے گی جب تک یوم تبدل الارض غیر الارض نہیں آئیگا۔ دونوں دنیا کے گوشہ و کنار میں محل، گاؤں، گھروں، اقلیت اور اکثریت میں لڑتے رہیں گے۔ البتہ غلبہ لشکری ہمیشہ اکثریت کو ہی رہے گا چنانچہ قرآن میں آیا ہے غلبہ کا دن گردش میں رہے گا، کبھی لادین اپنی بے بسی کا سانس لیتے نظر آئے گا، کبھی اہل دین اپنی تنہائی کی آہ و بکا کریں گے، ختم نہیں ہوگا یہ خبر صادق از قرآن ہے۔ ﴿وَمِنَ الَّذِينَ فَاغَرْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ مائدہ ۱۴

دین اور اکراہ :-

دین اکراہ سے قبول نہیں کروانا ہے اکراہ کا معنی کسی فعل کے انجام پر مجبور کریں، وہ یہ فعل اپنے لئے خیر نہیں سمجھتے ہیں، وہ اس کو اپنی پسند سے نہیں دیکھتے یا نہیں مانتے اس کو کرنے پر مجبور کریں۔

یہاں سوال یہ ہے کیا وہ اس میں فقدان خیر پر کوئی دلیل و برہان رکھتے ہیں یا ویسے ہی کرنا نہیں چاہتے زبون اس کے فائدے میں ہی کیوں نہ ہو دیکھا خود اپنی جگہ من مانی ہٹ دھرمی ہے۔ کیا وہ اس کی مصلحت میں نہ ہونے کی دلیل رکھتے ہیں؟ جب چھوٹے تھے سکول جانا پسند نہیں کرتے تھے اس وقت بھی مجبور نہیں کرنا چاہئے اس میں خیر ہونا نہ ہونا باہر کے عقلا کریں گے، باہر کے عقلا نہ ہونے کی دلیل دیں اس طرح مریض کو دوا پینے انجکشن

لگانے پر مجبور کرتے ہیں۔

اس میں شخص نکرہ کی مصلحت نہیں بلکہ نکرہ کی مصلحت ہوتی ہے۔

اکراہ وہاں کہاں جاتا ہے جہاں فریق دلائل و براہین عقلی سلیم سے اس میں خیر کو رد کرتے ہیں وہاں جبر کہتے ہیں، اللہ سبحانہ یہاں بھی نہیں چاہتا ہے اس کو جبر کریں، اللہ جبر کرنے کے محتاج نہیں اللہ اس کو پوچھے بغیر اس کروا سکتے ہیں، (رد ۳۱) اللہ چاہے بندہ خوشی استقبال سے یہ عمل انجام دیں تاکہ اس کی دنیا و آخرت دونوں سعادت بن جائے۔ اگر اللہ چاہیں کل من فی الارض ایمان لائیں، اللہ خود کرے، آپ اکراہ نہ کریں ﴿وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلَّهُمْ جَمِيعًا ۖ فَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ... یونس... ۹۹﴾  
قہر علی الدین اور قہر علی مطلوب بادیں میں فرق ہے۔

-----

جو چیز مخلوق کی پیدا کردہ ہو اس میں مادی فوائد کا عنصر حاوی ہو وہ زور شور جھوٹ دوکے ڈنڈے سے چلتی ہیں۔ جیسے سعودیہ میں احادیث کی فروخت ایران میں اخبار کی فروخت سب تشدد پر چلی ہے۔ جو چیز تشدد پر چلتی ہے یا مادی انعامات پر چلتی ہے آخر میں اس کا خاتمہ ہونا ہے۔ اگر مسلم معاشرے مذہب سے نفرت آتی ہے چونکہ مذہب مخلوق انسان ہے۔ جس طرح کمیونزم جو ایک زمانے میں دنیا پر مسلط تھا ظلم و بربریت کا پرچم لہرایا ہے لیکن ختم ہو گیا کرونا بھی جائے گا، احادیث بھی جائے گا وہ اللہ ہی جانتا ہے۔  
دین اور جبر و اکراہ:-

جبر و اکراہ کی دونوعیت ہیں ایک کام کو جبر اور سختی فاعل کے اختیار سے باہر کروایا جاتا ہے اس میں اس کا ارادے کا دخل ہی نہ ہو، یہ دین میں نہیں ہوتے ہیں اس کو قرآن میں مختلف زاویے سے رد کیا ہے، بقرہ ۲۵۶۔ کبھی نبی کریم کو ایسا کرنے سے منع کیا ”اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ“ ”لست علیہم بمصیطر“ ”لیس علیہم بویل“ کبھی فرمایا اگر جبر و اکراہ سے ہی کام لینا ہوتا تو ہم انبیاء و مرسلین و کتب نہیں بھیجتے، ہم خود لوگوں کو اس کام پر لگاتے جیسے کل کائنات، آسمان، ستارے، خود مخلوقات کے وجود چل رہے ہیں جبکہ رد ۳۱، یونس ۹۹۔  
کبھی لوگ خود مختار ہونے کے دلائل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں ہم جو ہدایت دیتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے لیکن ضلالت و گمراہی دکھانے والوں کے کام کرتے ہیں اعراف، ۱۴۶۔

دوسرا نوع جبریہ ہے کہ اگر یہ کام نہیں کرو گے تو آئندہ ہم ایسا کریں گے پچھتاؤ گے، دردناک عذاب چکاؤ گے اس دونوع جبریہ سے سنیا میں ہرج مرج ختم ہوتے ہیں۔

## حیات انسانی میں دین کا کردار۔

انسانی زندگی میں ایمانیات کا کس حد رک کردار ہوتا ہے یہاں چند مفروضے بنتے ہیں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ انسانی زندگی میں ایمانیات کا کوئی کردار بنتا ہے؟ سوال پر سوال۔ کس نوع کی ایمانیات کی بات کرتے ہیں؟ اگر ہر ایمان مراد ہے تو ایسی ایمانیات کا کوئی کردار نہیں بنتا ہے۔  
۲۔ ادیان ضالہ و منحرفہ انسانی زندگی میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔

۳۔ اس طرح ایمان نفاق کا بھی کوئی کردار نہیں بنتا ہے، یہ ایک اینٹ پر دس اینٹ رکھنے کے برابر ہے۔  
اس سوال کی جگہ چند صورتیں بنتی ہیں۔ ایک سوال دین سے مراد دنیا میں رائج ہر دین مراد ہے یا اس سے مراد اسلام ہے؟ اگر ہر دین مراد ہے تو اس کا جواب نفی میں ہوگا چونکہ دین یہود دین نصاریٰ دین مجوس اس وقت صرف نام کی حد تک ہیں ان کے بقول سنڈے سکول ہے۔ اسی طرح دین اسلام بھی بعض کے نزدیک چند رسومات ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہمیں انسانی معاشرے کے عناصر کا تجزیہ کرنا ہوگا انسانی معاشرہ کتنے عناصر سے مرکب ہے جس طرح کوئی کپسول یا سیرپ کہ یہ فلاں مرض کے لیے شافی ہے یا نہیں تو ڈاکٹر اس دوا میں رکھے گئے عناصر کو دیکھتے ہیں اس میں کتنے عناصر ہیں اس میں اس کے مطابق جواب دیتے ہیں ہمیں بھی یہاں دین میں انسانی حیات کو درپیش مسائل کا کوئی حل ہے یا نہیں کے حوالے سے معاشرہ انسانی کو دیکھنا پڑتا ہے کہ انسانی معاشرہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے یہاں ایک جزو خود انسان ہے اگر انسان نہیں تو معاشرہ انسانی بھی نہیں، دشت و بیابان پہاڑوں کی چوٹیوں دریاؤں سمندروں کے کنارے پر معاشرہ انسانی نہیں ہے۔ اگر انسان ہوں لیکن زمین نہ ہو تب بھی معاشرہ انسانی نہیں، انسانی زندگی کی زمین سے وابستگی ہے یا نہیں اسی طرح انسان زمین سے استفادہ کرنے میں دوسرے انسانوں کے نیاز مند ہیں یا نہیں ہیں یہ تیسرا عنصر ہے، انسان کا طبیعت سے رابطہ ایک دوسرے سے منسلک ہے۔ دنیا کا ہر انسان معاشرہ انسانی کی تحلیل ان تین عناصر سے کرتا ہے لیکن

یہ تحلیل اپنی جگہ ناقص ہے کیوں کہ ہر انسان اس زمین پر از خود نہیں آیا بلکہ انسانوں کو لایا گیا ہے اسی طرح دیکھنا ہو گا یہ زمین از خود نہیں بنی اسے کسی نے بنایا ہے لہذا جس نے بنایا ہے اس کا زمین میں دخل ہے اس کا اثر ہے۔ انسان بحیثیت ایک جاندار ہے معقول علم جاننے والے ادراک کرنے والے کی حیثیت سے جس نے اس کو بنایا جس نے اس کو اس زمین پر بسایا ہے دیکھنا چاہیے کہ اس نے اس انسان کو اس زمین سے کہاں تک حق دیا ہے کس حد تک حق دیا ہے وہ انسان دوسرے انسان سے کس حد تک ارتباط رکھتا ہے آیا اس کا تعین ہوا ہے یا نہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاشرہ انسانی بننے کے لیے ایک چوتھے عنصر کا ہونا ضروری ہے، اس سے متعلق قرآن کریم کی آیات میں بتایا گیا ہے فرمایا <sup>سُخْلَفُ</sup> سوره نور- ۵۵ اس کو گزشتگان کی جگہ بسایا ہے۔ واستعمر کم۔ (ہود- ۶۱) تمہیں اس کو استعمال کرنے کا حق دیا ہے۔ لفظ استعمار اور لفظ استخلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہستی ہے جو زمین اور انسان کی مالک ہے موجد ہے لہذا اگر انسان کے ایک انسان کے ساتھ تعلقات آقا اور غلام مالک و مملوک کی حیثیت ہوں تو اس کا مطلب دنیا امراء و رؤسا کی جگہ ہے یہاں ضعیفوں کی کوئی جگہ نہیں ہے ایسی صورت میں یہاں قانون کی بات کرنا لغو اور بے ہودہ ہوگی۔ اگر انسان کو یہاں غیر محدود چھوڑا گیا ہے تو اس مفہوم کو دنیا میں کوئی انسان نہیں مانتا ہے، دنیا والے کہتے ہیں دنیا میں تمام انسان مساوی ہیں، مساوات کی آواز بلند کرتے ہیں یہ کس طرح ممکن ہے اس کے دو تصور ہیں ایک تصور واقعی اور حقیقی جس کو شریعت با عرف عام میں قانون الہی کہتے ہیں جو اوپر سے نازل ہوتا ہے دوسرا تصور یہ ہے کہ انسان قانون بنائیں گے تو اس کو قانون وضعی کہیں گے اس کی تطبیق بھی خود انسان کریں گے تو انسانی معاشرے میں قانون الہی کے اثرات نہ ہونے کے برابر ہوں گے تاریخ میں قانون الہی کے اثرات کو انسانی حیات سے خاص کر مسلمانوں کی حیات سے الگ کرنے کی ابتداء کس دن سے شروع ہوئی اُس دن سے جب انسان نے قیادت کو اصول دین میں شمار کیا ہے۔

**امتيازات و خاصيات دين اسلام۔**

اديان و مذاہب کا موضوع انسان ہے، علم طب کا موضوع بھی انسان ہے انسانوں کو لاحق جسمانی عدم توازن ان کے اسباب و علل کیا ہیں اس کی دواء کیا ہے۔ دونوں بحث کرتے ہیں، مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے دین اسلام دین خاتم ہے اس دین کی دو خصوصیات ہیں ایک مجازی ہے دوسری ابدی ہے لہذا مسلمانوں کا فرض بنتا ہے اہل دنیا کو اسلام کی طرف دعوت دیں تو یہ سوال ہوگا کہ اسلام کی کون سی خاصیات و امتیازات ہیں جو دیگر ادیان

میں نہیں ہیں۔ انسانوں کو امراض، برائیوں اور بد اخلاقیوں سے بچانا ہے اس حوالے سے وہ ایک دوسرے سے مسابقت کر رہے ہیں بطور مثال جب انسان کو جسمانی معالج کی ضرورت پیش آئی تو سب سے پہلے اطباء یونان آئے، بعد میں ہومیو پیتھک علاج آیا اور اب ایلو پیتھک کا راج ہے لیکن اس کے باوجود دوا ساز کمپنیاں مصروف عمل ہیں کوئی ہار چکی ہیں اور کوئی میدان عمل میں قائم ہیں اور اپنی بہتری کا نظریہ تطبیق پیش کر رہی ہیں۔ اسلام انسان کی روح کے لیے ہے جس کے مقابلے میں علم نفسیات وجود میں آیا، اور دیگر ادیان ہندو، بوذی، چینی، بدھ مت، مسیحی، یہودی اور اسلام میں مقارنہ و مقابلہ جاری ہے ہر ایک اپنے امتیازات و اختصاصات کو بیان کر رہا ہے لیکن اسلام کے امتیازات کیا ہیں بیان کریں جو دیگران کے پاس نہیں ہیں، عالم بشریت خود تمیز کریں گے کہ کس کا دین جامع و کامل لائق تحسین و تفصیل و تقدیم ہے۔

خاصیات و امتیازات دین اسلام:-

اہم ترین واضح ترین محکم و متقن ترین خاصیات دین اسلام کا ربانی ہونا ہے جبکہ دیگر ادیان سماوی اور ارضی کے نظام انسانی بشری علاقائی ساخت کے حامل ہیں، اس میں عائلی، علاقائی، شہری و دیہاتی، شخصی ذاتی گرائش کے اثرات پائے جاتے ہیں، جب قانون کی بات آتی ہے تو قانون وضعی اور قانون الہی میں فرق کا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے لیکن انسان کو امن و امان کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے ایک قانون چاہئے خواہ وہ بشری ہو یا الہی ہو۔

دنیاۓ انسانیت میں مغربی و مشرقی ممالک میں دو قسم کی حکومتیں چل رہی ہیں، ایک طرف آزاد ممالک ہیں جیسے امریکہ برطانیہ فرانس وغیرہ دوسری طرف مستعمرات ہیں ان میں خاص طور پر اسلامی ممالک ہیں جن میں مغربی نظام چل رہا ہے وہاں نام اسلام کا لیتے ہیں لیکن آئین فرقے کا ہوتا ہے سعودی عرب میں حنبلی اور ایران میں جعفری فقہ چلتی ہے اسلامی قرآنی نظام کہیں بھی نہیں ہے ان دونوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہتی ہے کسی نہ کسی طریقہ سے امت مسلمہ کا تصور کا خواب تعمیر نہ ہو جائے آپس میں کسی نہ کسی طریقے سے فساد جاری قائم رہے ان دونوں میں ٹکراؤ کی وجہ سے ترقی ممکن نہیں فساد ختم نہیں ہو رہا ہے، آئے دن فساد پھیلنے کی خبریں آتی رہی گرچہ وقفہ یا حد نہ بھی رہی مثال کے طور پر مشرق زمین میں اسلامی ممالک میں خواتین کا پردہ ہونا، گھر کی آباد کاری کرنا دینی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے لیکن مغربی استعمار کی کوشش ہے کہ خواتین بے پردہ باہر نکلیں اس غرض سے خواتین

سے بھی ایک گوریلہ لشکر تیار کیا جائے جنہیں مردوں کے مقابل دگنے اختیارات دیئے جائیں ان کے مردوں کو پیچھے خواتین کو آگے لایا جائے اس وجہ سے سخت ٹکراؤ پایا جاتا ہے۔ حالیہ سالوں میں بہت سی خواتین کو اپنے عزیزوں کے ہاتھوں قتل ہونا پڑا یہ دو قوانین کے ٹکراؤ کا نتیجہ ہے۔ اس حوالے سے قرآن میں آیا ہے کہ کائنات میں دوالہ ہوں گے تو فساد ہوگا اس کا مظہر جلی پاکستان میں تحریک انصاف، ن لیگ، جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام کی صورت میں نظر آ رہا ہے، یہ دو قوانین کا ٹکراؤ ہے، مسلمان ملکوں کی عوام کی تربیت اللہ کو ماننے پر ہوئی ہے اور اللہ کا خوف ان کو جرائم سے روکتا ہے، دنیا بھر میں ایمان نہ ہونے کی وجہ سے کرپشن اور لوٹ مار عروج پر ہے چاہے ترقی یافتہ ممالک ہوں یا ترقی پذیر ہوں۔

### ربانی قانون:-

یہ بتانا ضروری ہے اس وقت کائنات ارضی میں تین قوانین لاگو ہیں۔  
کل کائنات میں حاکم مطلق صرف اللہ کی ذات ہے، الیکٹرون پروٹون کے گرد گردش ہو یا سورج چاند ستاروں کی گردش ہو یا عالم انفس میں دل و دماغ و آنکھ کی گردش ہو سب پر قانون الہی لاگو ہے اور اس کی مخالفت کی صورت میں نابودی ہے اور اس کی بقاء میں کسی کا کوئی کردار نہیں ہے۔ آپ کی ذات آپ چاہیں یا نہ چاہیں یا آپ بغاوت نافرمانی سرکشی ہی کریں ناکامی و نابودی انسان کا مقدر ہے اللہ اپنے ارادے اور فعل میں غالب ہوگا جب انفرادی شخص کی زندگی میں حاکم بلا حریف اللہ ہی ہے تو اجتماعی زندگی کے لئے بھی قانون الہی ہونا ضروری ہے چنانچہ اللہ سبحانہ نے آپ کو اجتماعی قانون اللہ نافذ کرنے کا اختیار دیا یہ اختیار آپ اس معنی مفہوم میں نہیں دیا ہے کہ کریں یا نہ کریں آپ کی مرضی جیسا کہ ملحدین اور ان سے متاثرین علماء کا کہنا ہے انسان کو اللہ نے خود مختار بنایا ہے نافذ کرنا نہ کرنا اس کی اپنی مرضی ہے ایسا نہیں ہے بلکہ اللہ نے آپ کو وعید دی ہے ہم جلد ہی اس دنیا میں یا آگے عالم میں دردناک سزائیں دیں گے۔

### قانون اجتماعی:-

اجتماع کو توازن اللہ ہی دیتا ہے جو کسی کو بہت اونچا نہیں ہونے دیتا ہے، لیکن اس قانون اجتماعی میں مدت طویل ہوتی ہے جسے انسان حس نہیں کر سکتا ہے مثال کے طور پر مغرب میں عیش و عشرت پائی جاتی ہے زندگی محفوظ ہے غذائیں خالص ملتی ہیں لیکن ان ملکوں میں قحط الرجال بڑھ رہا ہے، اس کی وجہ قانون زواج الہی کے

ساتھ قانون وضعی برتھ کنٹرول کا ٹکراؤ ہے، یہاں قانون وضعی لاگو ہے لیکن اللہ کا قانون اجتماعی نہیں مارا ہے جو ہم جنس پرستی کی صورت میں ہر گلی محلہ میں چل رہا ہے لیکن انسان درک نہیں کر رہا ہے۔

### قانون شریعت:-

یہ قانون اللہ خود نافذ نہیں کرتا ہے بلکہ یہ انسانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس پر عمل کریں، لاگو کرنے اور رد کرنے کا اختیار صرف انسان کو کچھ عرصے کیلئے دیتا ہے، اس اختیار کی وجہ سے انسان صاحب کرامت بنا ہے، یہ قانون جس کا مجاز انسان کو بنایا ہے اس پر سزا میں جلدی نہیں کیونکہ سزائیں مخالفت کا دورانیہ گزرنے کے بعد ہی دیا جاتا ہے کیونکہ انسان اللہ کی گرفت سے نہیں نکل سکتا ہے۔

دین اسلام دین ربانی ہے اور دنیا میں برپا فساد قانون ربانی کو چھوڑنے کی وجہ سے ہے۔

۱: دین اسلام کا بہتری و برتری میں پہلا امتیاز یہ ہے کہ وہ اپنے دین کے حوالے سے مصادر کثیر رکھتا ہے، وہ مصادر و ماخذ کے حوالے سے بے نیاز ہے اسے اس حوالے سے کوئی بحران لاحق نہیں ہے جیسے دوسرے ادیان کو درپیش ہے، اس بحران کی وجہ سے ان کا سر نیچے ہوتا ہے بطور مثال سابق زمانے میں ایک گروہ کو طبعین کہتے تھے بعد میں مادیین کہنے لگے دور معاصر میں انہیں علمائین کہتے ہیں، ان کے پاس حقائق جاننے کی ایک ہی کسوٹی ہے اور وہ مادہ ہے جو حواس خمسہ میں آتا ہے، یہ گروہ حواس خمسہ سے باہر کسی چیز کو نہیں مانتا ہے۔ اس لئے وہ عقل کو بھی نہیں مانتے ہیں یہ گروہ فقر مصادر کی وجہ سے علمی ذخائر جمع کرنے میں ناکام ہے، ان کے نزدیک عالم مادی سے باہر کوئی چیز وجود نہیں رکھتی ہے، ان سے سوال کیا جائے کہ سموات کے پیچھے کیا ہے تو کہتے ہیں اس کا جواب ہمارے تجربہ میں نہیں آیا ہے۔

۲: دوسرا گروہ فلاسفہ کا ہے، فلسفہ کا کوئی فارمولہ نہیں ہے مادے کے پیچھے کیا حقیقت ہے اس پر نظر رکھتے ہیں ان کو الہیین بھی کہتے ہیں اب یہ فلاسفہ کے بجائے عقلانین کے نام سے جانے جاتے ہیں، یہ لوگ بھی مسائل حیاتیات میں ناکام رہے ہیں کامل رسائی حاصل نہیں کر پائے، فلاسفہ قدیم زمانے سے عصر معاصر تک بہت کم مسائل پر متفق ہوئے ہیں، ان کے نزدیک مسائل کے حل کے لیے عقل کی حاکمیت کا ہونا ضروری ہے لیکن جب مسائل کے حل کے لیے عقلاء کے پاس جاتے ہیں تو تفریق در تفریق ہو جاتے ہیں اس کی روشن مثال معززہ ہیں۔



۳: تیسرا گروہ ان کے پاس تمام ذرائع حسی موجود ہیں ان کو استعمال میں لاتے ہوئے مادے کے اتار چڑھاؤ اور جھکاؤ کو مانتے ہیں عالم مادی کو کما حقہ تسلیم کرتے ہیں لہذا قرآن مجید میں بہت سی آیات میں آیا ہے ”انظر مافی السماوات والارض“ محسوسات اور عقلیات دونوں کو تکریم کے ساتھ بیان کیا ہے، قرآن مجید میں تکرار سے عقل کو خطاب ہے ”افلا تعقلون، افلا تتدبرون“ دین اسلام کے پاس ان دو مصادر کے علاوہ ایک اور مصدر بھی موجود ہے اور وہ ”وحی الہی“ ہے یہ مصدر عقل و تجربہ دونوں سے بالا ہے جسے انسان پیدا نہیں کر سکتا ہے یہ صرف خالق علیم و قدیر کی طرف سے ودیعت ہے لہذا درک و ادراک میں اسلام غنی کامل ہے یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہیں ہے، لیکن یہ امتیاز بشر کو کیسے ملا، اس امتیاز کا نام کوثر ہے، کوثر وہی عطا کر سکتا ہے جو کثرات کا خالق ہو اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

### امتیازات و خاصیات دوم:-

دین اسلام کی خاصیات و امتیازات جو کسی بھی دین وضعی و سماوی کو حاصل نہیں وہ اعزاز صرف دین اسلام کو حاصل ہے وہ امتیاز انسانیت ہے۔ دین اسلام کے مبادیات، اخلاق، آداب و سلوک سب کے سب جان و روح سریان و جریان انسانیت پر قائم ہیں ہر جگہ انسانیت ہے عربی و عجمی، کالے و گورے اور رومی و فارسی کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ لیکن آزادی و مساوات کے نام سے اقوام و ملل کا ادارہ بنانے والے دنیا کو درس مساوات دینے کے لیے کیوں قتل حرث و نسل کرتے ہیں ان کے اپنے ملک کا نظام جرمن فرانسیسی گورے اور کالے کے امتیاز پر قائم ہے۔ اسی طرح نام نہاد اسلامی ممالک میں کہیں پنجابی سندھی بلوچی اور پختون پر قائم ہے اور کہیں عربی و عجمی پر قائم ہے وہ اسی کی بقاء کے لیے کٹتے اور مرتے ہیں لیکن دین اسلام انسانی بنیاد پر قائم ہے، کہیں یہ غلط فہمی نہ ہو جائے کہ فرق اسلامی میں بھی یہ خاصیت و امتیاز پائی جاتی ہے، فرق اسلامی تمام تر فرسودہ و بوسیدہ خرافات کو تازہ کر کے پیش کر رہے ہیں، ان پر یہ مثال صدق آتی ہے ایک ماہی فروش نے دوسرے سے کہا تمھاری مچھلیاں کیوں نہیں فروخت ہو رہی ہیں تو اس نے کہا لوگ ان کو باسی سمجھتے ہیں تو اس نے کہا ان کو تازہ کر کے فروخت کرو تو اس نے کہا یہ کیسے ممکن ہے۔ اس نے جواب دیا میں تو باسی مچھلی دریا کے کنارے رکھ کر تازہ کر کے فروخت کرتا ہوں، فرقوں نے یہی وطیرہ اپنایا ہوا ہے، کیا اسلام کے ترجمان سعودی عرب اور فارس میں یہ عصیت نہیں پائی جاتی ہے، وہ اسلام جو محمد الرسول اللہ ﷺ تھے اس کو حاکم و نافذ ہونے کا موقع دیا جائے جو

قوم، مال، خاندان، عالم، جاہل، زاہد اور روحانی وغیرہ روحانی پر قائم نہیں ہے اس کے تمام امتیازات انسانی بنیادوں پر قائم ہیں۔

امتیازات و خاصیات اسلام میں ایک امتیاز و سطنیہ و توازن ہے، اس میں انسانی زندگی کے ایک شعبہ کو غلبہ نہیں ہے اس میں زندگی نہ روحانیت پر قائم ہے نہ جسمانی پر بلکہ انسانیت پر قائم ہے۔ دین کے احکامات میں توازن ہے کیونکہ دین میں تقصیر و غلو، اسراف و تبذیر اور بخل کی مذمت آئی ہے۔

عقائد اسلامی کا امتیاز اقناعی ہے:-

کسی انسان کو اپنے عقائد کو چھوڑ کر دوسرے کے عقائد اپنانے کی دعوت کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ ایک طریقہ قہر و جبر و اکراہ سے قبول کرواتے ہیں اور دوسرا طریقہ اقناع ہے یعنی فریق کو مطمئن کر کے قبول کرواتے ہیں اس کے بھی دو طریقے ہیں ایک طریقہ جذباتی ہے یعنی مذہب میں موجود طرز زندگی کی خوبی کو دکھا کر قبول کرواتے ہیں۔ دوسرا طریقہ دلائل و براہین ہے یعنی عقل و منطق سے خود فیصلہ کرنے کا حق دینا ہے وقت دینا ہے دیکھو تمہارے عقائد اور ہمارے عقائد میں بہتر کیا ہے چنانچہ نبی کریمؐ نے فتح مکہ کے موقع پر مشرکین کے اکابرین کو چار یا چھ مہینے تک مہلت دی کہ اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوچیں جہاں تک عقل کی رسائی ہے کہتے ہیں تعقل کرو جہاں حس و عقل رک جاتی ہے وہاں کتاب اللہ آپ کی رہنمائی کرے گی۔ کسی کو قانع کرنے کا یہ طریقہ آسان اور عام فہم ہے کیونکہ عوام الناس سب کے اذہان یکساں نہیں ہوتے ہیں ان میں ادنیٰ سے اعلیٰ درجے کے لوگ پائے جاتے ہیں چنانچہ مسائل فلسفی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ عامۃ الناس انہیں نہیں سمجھ سکتے ہیں، اس بارے میں ایک حکایت میر داماد کے بارے میں نقل کرتے ہیں ان کو قبر میں دفنانے کے بعد ملائکہ نے سوال کیا من ربک ؟ تو میر داماد نے جواب دیا سقتطس فوق استقطسات، ملائکہ کی سمجھ میں نہیں آیا ملائکہ نے اللہ کی درگاہ میں عرض کیا یا رب اس بندے کی زبان ہمیں سمجھ نہیں آتی یہ کیا کہتا ہے۔ اللہ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو یہ جب دنیا میں تھا تو اس کی باتیں ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتی تھیں۔ یہ قصہ کسی نے گھڑا ہوگا کیونکہ سوال قبر میں نہیں ہوتے ہیں نیز کسی کو کیسے پتہ چلا یہ سوال ہوا تھا گویا فلسفی کی باتیں قابل سمجھ نہیں ہوتی ہیں یہ مسلمات عامہ میں سے ہے، اسی لئے ان کے بارے میں مشہور ہے فلسفہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ یہ بات حوازا سے فارغ علماء کے بارے میں بھی مشہور ہے چنانچہ اس سلسلہ میں عقائد براہمہ، اور مسیحیوں

کے عقیدہ تثلیث کی مثال بھی دی جاتی ہے کہ الوہیت تین مل کر بنتی ہے ”اب“ ”ابن“ اور روح القدس مل کر اللہ بنتے ہیں۔ جب یہ عقیدہ لوگوں کی سمجھ میں نہیں آیا تو کلیساء نے کہا سب کی سمجھ میں آنا ضروری نہیں ہے ہماری سمجھ میں آ گیا ہے بس ہماری بات پر اعتماد کرو بھروسہ کرو۔ عقیدہ تثلیث سمجھ نہ آنے کی وجہ سے کلیساء کے اقتدار کا خاتمہ ہو گیا چنانچہ مسیحوں کے لئے دنیا والوں کو مسیحیت کی طرف دعوت دینا مشکل ہو گیا طاقت و قدرت مکر و حیلہ کے ذریعے غور و فکر کرنے کی مہلت چھین کر رشوت استعمال کر کے دنیا بھر میں نرسری سے لیکر دانشگاه ہوں تک مدارس کے جال بچھائے گئے لیکن جب لوگوں کو مسیحی بنانا آسان نہیں ہوا تو سنت یہود کو اپنایا گیا اور لوگوں کو بے دین بنانا شروع کیا۔ اس سلسلے میں انہیں ہندوؤں میں زیادہ کامیابی ہوئی اور ان کے بعد فرق مسلمین میں اصول و مبنائی اسلام سے نا آشنا فقر میں زندگی گزارنے والوں کو بے دین بنایا گیا۔ اس سلسلہ میں ہم نے علاقہ بلتستان والوں کے ساتھ اپنائے گئے مغربی فاؤنڈیشن کے طریقہ کار کو دیکھا اور یہاں سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو کہتے سنا کہ دین سمجھنا مشکل ہے، یہ صورت حال ایک مسلمہ حقیقت اختیار کرتی جا رہی ہے اس لئے علماء اعلام نے بطور صریح یہ بحث کتابوں میں عنوان کی ہے کہ اصول دین میں تقلید جائز ہے یا نہیں یہ بحث اگر مکر کرنے کے بعد انہیں کہنا پڑ رہا ہے کہ عقائد میں بھی تقلید جائز ہے چنانچہ ایک دانشور نے فضل اللہ سے سوال کیا کہ ہمارے عقائد بہت مشکل ہیں انہیں سمجھنا آسان نہیں، بطور مثال مسلمانوں کے فرقے بڑھتے جا رہے ہیں آیا یہ سب جہنمی ہیں یا سب جنتی ہیں یا ایک جنتی ہے باقی جہنمی ہیں یا ایک جہنمی ہے باقی سب جنتی ہیں اس حوالے سے اقوال کثیرہ و متنشتہ پائے جاتے ہیں۔

قرآن میں آیا ہے دین صرف اسلام ہے تو یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ حنفی شافعی مالکی حنبلی جعفری باطنی اخباری حدیثی اجتہادی کب اور کیوں بنے ہیں۔ تو کہتے ہیں یہ اجتہاد کی وجہ سے بنے ہیں ہر ایک کا فہم یکساں نہیں مختلف ہے تکرار سے سوال ہوتا ہے ہمیں کس کی بات پر بھروسہ کرنا چاہیے اس کی کیا کسوٹی ہوگی تو جواب دیتے ہیں جسکی بھی بات پر بھروسہ کرو یہ آپکی ذمہ داری ہے۔ فقہاء کے متعلق کہتے ہیں ان کی بڑی ذمہ داری ہے اگر وہ صحیح حقیقت کے مطابق فتویٰ دیں تو دواجر ہیں اور غلطی کرنے والے کو ایک اجر ملے گا لیکن یہ کیسا دین ہے جس میں غلطی پر بھی انعام ملتے ہیں تو جواب ملتا ہے یہ بات تمھاری سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے۔

پیچیدہ اور ناقابل فہم و ادراک عقائد میں سے ایک مسئلہ امامت ہے کہ اللہ لوگوں کی ہدایت کیلئے ہر دور

میں ایک امام بھیجتا ہے جب سوال ہوتا ہے کہ اچھا اس دور کا امام کون ہے تو جواب دیتے ہیں وہ غیب میں گئے ہیں اگر غیب میں گئے ہیں تو امام نہیں ہونگے کیونکہ امام سامنے ہونے کو کہتے ہیں، امام کیوں غیب میں گیا کیا اس کی جان کو خطرہ تھا۔ اسی طرح ایسے پیچیدہ عقائد میں سے ایک عقیدہ قبر میں سوالات منکر و نکیر ہیں جیسے لوگوں نے وہاں ٹیپ ریکارڈ رکھا ہو ٹیلی فون رکھا ہو منکر نکیر کو سوال کرتے دیکھا ہو کوئی انسان جل کر خاکستر ہو جاتا ہے کوئی انسان لقمہ حیوان و درندہ ہو جاتا ہے کوئی انسان صندوق میں بند رکھا جاتا ہے جہاں اٹھنے بیٹھنے کی گنجائش نہیں ہوتی قبر تو اسی دنیا میں ہے انسان اس جسد کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے اگر کوئی کہے کہ سوال تو روح سے ہوگا تو اتنا اہتمام قبر میں کس لئے کرتے ہیں۔ ایسے سوالات کے جواب میں کہتے ہیں تو منکر دین ہو گیا ہے علماء کا باغی ہو گیا ہے مرتد ہو گیا ہے۔ غرض اکثر و بیشتر بے دینی عقائد کے واضح نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے ایک طرف سے آپ کہتے ہیں کہ عقائد میں جبر و اکراہ نہیں اور دوسری طرف سے اعتراض و اشکال کرنے والوں کو سخت ترین و بدترین سزا دی جاتی ہے۔ سینکڑوں سوالات کے جوابات نہ ہونے کی وجہ سے علماء کو اس بارے میں صلاح و مشورہ کرنا پڑا کہ ہم کیوں نہ ایسے عقائد میں تقلید کروائیں لہذا اب فرقوں نے بھی یہودی اور مسیحی سیرت پر چلنا شروع کر دیا ہے اگر ان کا اپنا بچہ کافر، مشرک یا کیمونسٹ ہو جائے تو کچھ نہیں کہیں گے لیکن اگر شیعہ سنی ہو جائے یا سنی شیعہ ہو جائے تو قیامت آ جاتی ہے۔ بنی عباس کے دور میں بعض علماء و مومنین کے ساتھ ایسا ہوا ہے اس سے بھی بدتر کا سامنا ہوتا رہا ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کے ابتدائی دور میں آغا ابوالفضل برقی کے ساتھ ایسا ہوا ہے لہذا مخالفین پر تشدد کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان لوگوں کے عقائد اقا نیم مسیحی جیسے ہیں۔

اگر ہم یہ سمجھنا چاہیں کہ فرقے تو دعویٰ کرتے ہیں ہم مسلمان ہیں ہمارے عقائد کے مصادر قرآن اور سنت محمدؐ ہیں جو کچھ قرآن و سنت میں ہے وہ ہمارے عقائد ہیں لیکن یہ ایک قسم کی تدلیس ہے اس میں تو یہ اور دھوکہ و فریب ہے فرقے نام تو قرآن کا لیتے ہیں لیکن موقع پر حدیث سناتے ہیں آپ کے عقائد کے مصادر میں قرآن نہیں ہے آپ کی قرآن سے مراد تفسیر قرآن ہے جہاں قرآن کی تفسیر حدیث سے کی گئی ہے۔ آپ کے عقائد کس قدر اطمینان بخش مصادر ہیں اس کا آپ کو پتہ نہیں چلتا آپ کے مصادر عقائد پر ہیر و شیمار کرنے والے ایٹم بم کی طرح ایٹم بم گرا کر انہیں ناکارہ بنایا گیا ہے، آپ کیلئے کوئی اطمینان بخش چیز نہیں چھوڑی ہے۔ یہاں سے پڑھے لکھے اعلیٰ اسناد کے دانشور یہ کہہ سکتے ہیں یہ تو علماء کا کام ہے اگر ہماری سمجھ میں نہیں آیا تو سمجھانا

علماء کا کام ہے یہ علماء کی تفصیر ہے ہاں اگر حج وقاضی یہاں کی یونیورسٹیوں اور حوزات و مدارس کے سند یافتہ ہوں تو عوام کو چھوٹ ملے گی بلکہ اگر قاضی خود اللہ سبحانہ تعالیٰ ہو تو چھوٹ نہیں ہوگی سوال ہوگا تمہیں شجر کاری کرنا زراعت کرنا تھوک و پر چون مال خریدنا اور بیچنا آتا تھا میکینیکل کام آتے تھے امراض سمجھ میں آتی تھیں ان کا علاج سمجھ آتا تھا اپنے دشمن کو سمجھتے تھے اپنے گھر کو کیسے بنانا ہے سمجھتے تھے تو اس وسیع و عریض کائنات بنانے والے کو سمجھ نہیں سکتے تھے مولوی کو اپنی پسند کے مطابق چنتے تھے بچوں کو مہنگی فیس والے سکول میں بھیجتے تھے تمہیں اپنی دنیا بنانا اچھی طرح سے سمجھ میں آتا تھا لیکن تم نے مرنا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی تھی۔

کتاب مدخل در اسۃ العقائد السلامیۃ تألیف جمعہ ضمیر یہ ص ۱۶۰ پر مصادر عقیدہ کے عنوان سے لکھا ہے ہمارے سامنے موجود عالم شہادت یعنی آفاق و انفس کو سمجھنے کا پہلا ذریعہ حواس خمسہ ہیں اور دوسرا ذریعہ عقل ہے لیکن یہ دونوں عالم غیب کے بارے میں کوئی مصدقہ چیز پیش نہیں کر سکتے، کچھ کہہ نہیں سکتے لہذا ہمارے لئے ضروری اور ناگزیر ہے کہ ”ایمان بالغیب“ کے لئے مصدر صحیح و ثابت قابل اعتماد، خطا ناپذیر ہونا چاہئے، جو ہمیں گمراہی پر نہ لگائے جہاں تک عقل کی بات ہے تو وہ محدود و قاصر ہے اسی طرح فطرت صحیح و معتبر بھی دھوکہ میں آسکتی ہے منحرف ہو سکتی ہے لامحالہ فطرت کو انحراف سے روکنے والا کوئی مصدر درکار ہوگا اور وہ صرف ”وحی“ ہے لہذا ہمیں وحی کے بارے میں بیان کرنا چاہئے۔

۱۔ عقل اپنی جگہ بیان عقائد میں تفصیل بتانے سے قاصر و عاجز ہے عقل کی خصوصیت ہے کہ وہ اپنی حیثیت سے باہر تجاوز نہیں کرتی ہے، عقل علم سے بنتی ہے اور علم کے مصادر محسوسات ہیں۔ مصادر عقائد لکھنے والوں نے عقائد کو حسیات و عقلیات سے نکال کر قرآن اور سنت تک محدود کیا ہے جیسا کہ صاحب کتاب مدخل در اسۃ عقیدۃ السلامیۃ نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶۰ پر حس اور عقل کے علاوہ فطرت کو بھی محکوم و مطعون کرنے کے بعد عقائد کو دائرہ قرآن و سنت تک محدود کیا ہے۔ قرآن اور سنت کے ذریعے منکر حقائق شکاکین، مادیین میکانیکی و دیالیتیکی سے گفتگو کس نکتہ اتفاق پر ہو سکتی ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں ماوراء مادہ ناقابل دیدنا قابل حس نامی کوئی چیز نہیں آپ انہیں کیسے وجود باری تعالیٰ کے بارے میں منوائیں گے وہ تو اللہ کو ہی نہیں مانتے تو قرآن اور حدیث سے کیسے استناد کریں گے جن کا کہنا ہے کہ دین قوموں کو سلا نے والی افیون ہے آپ ان سے کیسے بات کریں گے اس

کا معنی ہے کہ ان کے خیال میں اسلام ان کے مقابل میں بے بس و لنگڑا ہے۔

صاحب کتاب نے مصادر عقائد کا تنہا وحی سے استناد کیا ہے اور کلمہ وحی میں تدلیس جادو و شعبدہ بازی اپنائی ہے۔ انہوں نے مخاطب سے ایسا مظاہرہ کیا ہے جیسے آپ پر ابھی وحی ہوئی ہے۔ اس حوالے سے قرآن سے استدلال ہی نہیں کیا جاتا بلکہ تفسیر سے استدلال کیا جاتا ہے اور تفسیر حدیث کے ذریعے کرتے ہیں۔ دونوں فرقوں کا اسرار و تکرار ہے کہ قرآن بغیر تفسیر آئمہ اور بغیر تفسیر احادیث بغیر تفسیر سلف صحیح نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں انہوں نے حدیث کے ذریعے سے قرآن کو اڑایا ہے۔ اہل سنت کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ قرآن اور حدیث کے درمیان تعارض ہونے کی صورت میں ترجیح حدیث کو حاصل ہے۔ امامیہ کہتے ہیں ہم قرآن اور سنت رسول دونوں اہلیت سے لیتے ہیں، اور جو اصل قرآن وہ تو حضرت علی کے پاس تھا جو ان کے بعد آئمہ کی وراثت بن گیا۔ رہ گئے صحابہ و تابعین تو ان کے پاس صرف مرویات رہ گئیں۔

فرقوں نے حدیث کو قرآن کے برابر بنایا ہے اس میں تدلیس دھوکہ سحر جادو ہے، یہ ایک بڑی خطرناک تحریف ہے حضرت محمد ﷺ مبلغ و منذر ہیں بندہ و خالق برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ پیغمبر جو فرماتے ہیں اللہ کی طرف سے فرماتے ہیں۔ نبی کریم کی سیرت طیبہ میں آیا ہے آپ اصحاب کے کہنے پر اپنے موقف سے دستبردار ہوئے جیسا کہ جنگ احد کے موقع پر گھروں سے دفاع کرنے کے ارادے کا اظہار کر کے آپ نے اصحاب کی خواہش پر مدینہ سے جانے کو ترجیح دی نیز قرآن میں چندین آیات آئی ہیں کہ آپ نے یہ کیوں کہا یا اگر آپ راضی ہو جائیں تو ہم راضی نہیں ہونگے لہذا امکان ہی نہیں کہ پیغمبر جو بھی کہیں یا کریں وحی سے ہوتا ہے۔ حدیث کو قرآن کے برابر یا قرآن پر ترجیح دینے سے بڑی کوئی خیانت نہیں ہو سکتی یہ تو طے شدہ بات ہے قرآن خالص اللہ کا ہے جبکہ حدیث ظنی الصدور ہے بلکہ بہت سی احادیث کا عدم صدور قطعی ہونا اظہر من الشمس ہے قرآن کو تغیر و تبدل اور تحریف سے محفوظ رکھنے کی ضمانت اللہ نے دی ہے۔ حدیث میں جعل سازی و تحریف کی تشویش کے پیش نظر پیغمبر نے پہلے سے ہی اپنے اقوال کو تحریر میں لانے سے منع کیا تھا لہذا منع کرنے کے باوجود چھپ کر لکھنے والوں کی حدیث کی کیا حیثیت ہوگی، جو احادیث ۱۳۲ سال کے بعد تدوین ہوئیں ان کی کیا حیثیت ہوگی۔ قرآن کریم اللہ کے وعدہ صیانت کی وجہ سے کمی بیشی تغیر و تبدل سے محفوظ رہا کیونکہ اللہ اپنے ارادہ میں غالب ہے جس چیز کا اللہ نے فیصلہ کیا ہو اس کی مخلوق اس کو توڑ نہیں سکتی مخلوق وہاں مداخلت کر سکتی ہے جہاں اللہ کا ارادہ تشریفی ہو جہاں ردو

قبول بندے کے ہاتھ میں دیا ہو۔ جہاں فیصلہ خود اللہ نے کیا ہو وہاں کوئی مداخلت نہیں کر سکتا ہے۔ کثیر آیات میں اللہ نے اس کتاب کو ہر قسم کی تحریف و گزند سے بچانے کا اعلان فرمایا ہے سورہ حجر آیت ۹ ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی لیکن قرآن کو میدان عمل سے ہٹانے میں امت نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اس میں بھرپور کردار ادا کیا ہے بلکہ قرآن ہی کے نام سے قرآن کو پیچھے چھوڑا ہے۔ چنانچہ قرآن پر تفکر و تدبر روکنے کے لئے سوروں کی خصوصیات میں احادیث جعل کی گئیں جس کا حدیث شناسوں نے ادراک کیا ہے۔ جب وضاعان حدیث سے کہا گیا کہ انہوں نے کیوں قرآن کے بارے میں غیر معقول حدیث جعل کیں تو کہا لوگ قرآن سے دور ہو گئے تھے ہم نے یہ احادیث لوگوں کو قرآن سے جوڑنے کے لئے بنائی ہیں۔

قرآن کی جگہ احادیث کی جاگزینی کرنے کے لئے ختم بخاری کی بدعت ایجاد کی گئی اور کسی نے حدیث کساء جعل کی اور کسی نے کافی کوشیعوں کے لئے کافی کہا ہے۔ کافی کی احادیث کے ضعیف و جعلی اور خود ساختہ ہونے کی نشاندہی ہوئی تو صدوق کے رسائل کو حجت بنانے کے لئے کہا وہ امام غیر موجود و معدوم کی دعاؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ صحاح ستہ اور کتب اربعہ کے مندرجات ضعیفات اور رسائل سے پُر ہونا عیاں ہو چکے ہیں، اس پر کتابیں آئی ہیں علماء اہل سنت اور شیعہ نے احادیث موضوعات پر کثیر تصنیفات کی ہیں۔ بہت سی احادیث کے بارے میں کہا ہے لا اصل له اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے حدیث شناسوں نے اصول حدیث شناسی بنائے ہیں بعض اہل حدیث کو کثرت وضع حدیث کو دیکھ کر شرمندگی سے چور چور ہو کر کہنا پڑا حشویوں نے احادیث وضع کرنے کی بھرمار کی ہے۔ بعض نے کہا قرآن بغیر تفسیر درست نہیں ہے چنانچہ جو تفسیر پیش کی گئی ہیں واضح و عیاں ہے کہ یہ تفسیر آیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتی ہیں۔

۱۔ بنی کریم سے منسوب کلمات رکیک عامی بدو کے کلمات جیسے ہیں مثلاً دیگ کو گالی نہ دو یہ میری دوست ہے، باز نجان مرض کی شفا ہے، پوری دنیا کی عمر ستر ۷۰ ہزار سال ہے، معمولی اعمال کے لئے کثیر ثواب ہزاروں حج و عمرہ کا ثواب، شام، کربلا، نجف، قم اور کوفہ کے فضائل، وہاں مرنے والے کے لئے جنت میں بغیر حساب جانے کی احادیث یا یہ سرزمین جنت کا ٹکڑا ہے بعض جگہ راوی نے خود اعلان کیا ہے کہ ہم نے وضع کی ہیں۔ چنانچہ اس جیسے بہت سے خدشات کو دیکھنے کے بعد انسان مسلمان افسوس و حسرت سے مرجائیں تو غلط نہیں ہوگا بلکہ بقول امیر المومنین علی ابن ابی طالب مرجائے تو قابل مذمت نہیں ہوگا۔ ان لوگوں نے جو حشر قرآن کو کنارے پر

لگا کر احادیث کو جاگزین کر کے کیا وہ گویا شاول بولیس کی سنت کو رواج دیا ہے شاول بولیس نے ایک انجیل سے سینکڑوں انجیل بنائیں، ۳۲۵ عیسوی میں مسیح کو ابن اللہ بنایا اسی طریقہ کار کو اپناتے ہوئے علی کی کعبہ میں پیدائش کی بات کر کے ابن اللہ کے الفاظ میں بیان تو نہیں کیا لیکن نصیریوں کی تائید بھی کی ہے جیسے ید اللہ عین اللہ وجہ اللہ کہا گیا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے یا علی مدد کا رواج تنہا شیعوں میں نہیں بلکہ محمد کو اللہ کا نسخہ بتانے اور حقیقت الوہیت بتانے والے بھی اس میں شامل ہیں۔ مسلمان ملکوں کو مزارات خانہ بنانے والے سب ان احادیث سازوں نے پیدا کیے ہیں۔ کعبہ سے روگردانی کر کے مزارات کی طرف رخ حدیث سازوں نے ہی کیا ہے حدیث تو شعراء جاہلیت کے اشعار کی حیثیت سے بھی گری ہوئی ہیں جلال الدین سیوطی نے کتاب الاقتراح میں لکھا ہے کہ نحویں شواہد لغت میں حدیث سے استناد سے گریز کرتے ہیں کہ حدیث فرمان نبیؐ نہیں ہے، احادیث فرمان نبیؐ کا ترجمہ ہیں جو اہل عجم نے کیا ہے، حدیث تو احکام فقہ کو ثابت کرنے کی صلاحیت بھی کھو چکی ہیں چہ جائیکہ ان سے اساس دین کو ثابت کریں۔ علوم عربیہ تشکیل دینے والوں نے احادیث نبیؐ میں جعلیات خود ساختہ ورکیک ہونے کی وجہ سے عربی زبان کی صحت و سقم کے لئے احادیث سے استناد سے پرہیز و گریز کیا ہے چہ جائیکہ اس سے اساس دین بنائیں۔ مسلمان بیدار جانتے ہیں معتزلہ کا وحی کو مسترد کر کے زندگی کو صرف عقل پر چلانے اور اشعریوں کی عقل کو لجام دے کر وحی کے نام سے حدیث پر چلانے کی سازشیں شاول بولیس سے کم نہیں ہیں آپ انہیں بولیس مسلمین کہہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کا اس وقت کسی عظیم ترین اساس ترین نقطے پر اتفاق نہیں ہو سکتا ان کا کوئی ایسا عقیدہ نہیں کہ جسے لے کر اعلان کریں کہ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور اس پر کوئی اعتراض ہو تو بتائیں۔

فرقوں کے نام سے مسلمان نما شاول بولیس نے حیات و عقلیات پر پابندی لگا کر اپنے عقیدہ سے دفاع کی صلاحیت چھین لی ہے۔ فرقوں نے حواس اور عقل دونوں کو مخدوش اور ناقابل اعتماد مصادر قرار دیا ہے لہذا عقائد میں حواس سے استناد نہیں کر سکتے یہاں سے مسلمانوں کی مادیتین سے دود و جنگ ہے مادیتین کہتے ہیں سب کچھ حواس ہیں جبکہ وحی والے کہتے ہیں صرف وحی ہے، مادیتین کو وحی پر اعتماد نہیں یہاں تنازعہ کے حل کے لئے قاضی چاہئے جبکہ یہاں کوئی قاضی نہیں تاکہ دونوں شرافت مندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے پاس جائیں لیکن مادیتین کیوں اور کس لئے جائیں گے کیونکہ دلیل تو مسلمانوں نے دینی تھی، اس کا مطلب یہ ہوا کہ عقائد قابل حل نہیں چونکہ یہاں کوئی قاضی نہیں ہے۔



دوسرا مصدر عقل ہے، عقلانیہ والوں نے وہی کیا جو شاول بولیس والوں نے کیا تھا حواس و فطرت اور وحی حتیٰ کہ قرآن کو بھی صحت سے گرایا ہے۔ عقلانیہ نے حواس اور وحی دونوں کو رد کیا ہے اسی طرح وحی والوں نے عقل کو رد کیا ہے جب وحی اور عقل میں تنازعہ ہوگا تو اسے حل کون کرے گا اس حوالے سے بھی کوئی قاضی نہیں ہے۔ آپ کے عقائد میں ہر آئے دن اضافہ ہوتا جا رہا ہے، کلمہ عقائد یا کوئی اور عنوان اس لئے انتخاب کیا کریں تاکہ جو بھی ان میں شامل کرنا چاہیں بلا روک ٹوک شامل کریں۔ پہلے بنیادی عقائد تین بتائے جاتے تھے ہاتھی کے دانت کی مانند مذہب کے نام سے ان میں مزید عقائد شامل کیئے اور احادیث سے اس کی بنیاد بنائی گئی اور فلسفہ سے اس کی ضرورت کو ثابت کیا گیا تو فرقے ایک سو پچاس ۱۵۰ سے بھی تجاوز کر چکے ہیں۔

قرآن نے ایمان لانے کے لئے کہا ہے، قرآن نے ایمان لانے کی جو دعوت دی ہے اس طرح ایمانیات دو قسم کے ہیں۔

۱۔ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے صادق مصدق ہے ناقابل شک و تردید ہے قرآن نے کہا کہ محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اس نے کہا ہے ملائکہ پر ایمان لاؤ اس کتاب میں آیا ہے قیامت پر ایمان لاؤ غرض ان پر ایمان لانا متوقف ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے خود قرآن کلام اللہ ہے۔ یہ کہاں سے ثابت ہے قرآن کلام اللہ ہے یہ عقل سے ثابت ہے کیونکہ غیر اللہ ایسا کوئی کلام نہیں بنا سکتے یہ عقل سے ثابت ہے کہ اللہ ہی ایسی کتاب نازل کر سکتا ہے لیکن وہ کہاں سے ثابت ہے کہ ایک اللہ ہے یہ بھی عقل سے ثابت ہے، یہاں ایمانیات کی اولین بنیاد خالص عقل سے ہے لہذا جس وحی سے عقل کو ہر قسم کی جیت سے گرایا گیا ہو اس وحی کو کہاں سے ثابت کریں گے کہ وہ حق ہے لیکن یہ کس نے کہا ہے کہ عقل ہر چیز میں چلتی ہے عقل کا دائرہ کلیات تک محدود ہے، عقل کہتی ہے اللہ کی طرف سے بشیر و نذیر آنا چاہئے نبی آنا چاہئے ہادی آنا چاہئے لیکن عقل یہ نہیں کہتی ہے کہ عمران کا بیٹا آنا چاہئے مریم کا بیٹا آنا چاہئے عبد اللہ کا بیٹا آنا چاہئے کیا مشرکین عرب آیات کو نہیں سمجھتے تھے؟ کیا آیات قرآن لوگوں نے تب سمجھیں جب یونان سے عقلیات کو لایا گیا؟ فلسفہ کو لایا گیا اور اس کا ترجمہ کیا گیا، مسلمانوں کے محسن محمد ﷺ نہیں رہے تو بقول اصحاب و آل پرستوں کے نہ آل رہی نہ اصحاب رہے اور قرآن سمجھانے والے کرم فرما ”معتزلہ“ بنے۔

یہاں سے یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ عقائد معتزلہ و عقائد اشاعرہ ضد اسلام و ضد قرآن ہیں۔

مسلمانوں کو اندھیرے میں رکھنے سحر و جادو و شعبہ گری فہم بندی سمجھ باندی و وجدان بندی عقل و خرد

بندی کیلئے مختلف و متعدد طریقے اپنائے گئے من جملہ معتزلہ اور اشاعرہ کی فکر کے بعد شیعہ سنی بریلوی وہابی اسماعیلی بدنام ہونے کے بعد اثنا عشری کی فکر کو رائج کرنے کے لئے بولیس نما مسلمانوں نے اپنا کردار ادا کیا ہے۔ انھوں نے مصادر اصلی کی جگہ تہمت و افتراء، دھمکی، جان سے مارنے اور گھروں میں مداخلت کی گھٹیا حرکتوں سے بھی گریز نہیں کیا، جس طرح حضرت مسیح کے غیاب کے بعد ”انجیل مسیح“ سے منسوب اناجیل کی بھرمار کر کے مسیح کو الوہیت پر چڑھایا گیا ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کے غیاب کے بعد اخباری اور حدیثیوں نے بھی حضرت علی اور ان کے خاندان کے افراد اور ان کے ہزاروں مولیوں کو الوہیت پر چڑھایا اور پھر ان کے مرنے کے بعد ان کے مزارات بنائے ہیں۔

### خاصیت چہارم:-

خاصیت دوم اسلام وضاحت و بساطت ہے۔ اپنے مدعی کو پیش کرنے کے لیے اس کے پاس الفاظ کی پیچیدگی نہیں ہے، اس کے الفاظ شاذ و غریب نہیں ہیں اس کا ہر کلمہ سادہ اور عامی ہے جو ہر کس و ناکس کی سمجھ میں آتا ہے لیکن ایمانیات مسلمین اقنوم کی لغز گوئی معمرہ گوئی کی وجہ سے سمجھ اور سمجھانے سے قاصر رہنے کی وجہ سے انہیں نا سمجھ مسیحیوں کو گردن سے گھسیٹ کر تسلیم کیا محض کلیسا ہونے کی وجہ سے آخر میں دین اور امور دنیا کو الگ کرنا پڑا کلیسا تو چھوڑیں سقراط اور افلاطون بھی دوبارہ زندہ ہو کر آجائیں تو نہیں سمجھا سکیں گے، مسیح اپنے معتقدین کو دس بیس سال کلیساء میں رکھنے کے باوجود ”اقنوم ثلاثہ“ نہیں سمجھا سکے، اگر کوئی محقق کسی اسقف سے سوال کرے تو کہتے ہیں یہ بات آپ کی سمجھ سے باہر ہے آپ کو صرف تقلید کرنی ہے، اساقف کی بات صرف مسیحوں میں نہیں پائی جاتی بلکہ ہمارے یہاں بھی نقل بہ نقل پایا جاتا ہے یہاں سے تقلید جاگزین دلیل و براہین قرار پایا تقلید ان کے اصول دین میں شامل ہے لیکن کہتے ہیں نہیں ہے بلکہ یہ اصول جوں کا توں موجود ہے جس سے چشم چرائی اور سماعت بندی کرتے ہوئے عقل کے استعمال پر پابندی ہے۔

ادیان میں دو قسم کی عقائد پائے جاتے ہیں ایک اقنومی ہیں جو اساقف اور فقہاء حضرات جاننے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں کوئی نہیں جان سکتا یہاں تین ایک اور ایک تین ہوتا ہے فی زمانہ یہ مسلمانوں میں بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ عمائدین صوفیاء اللہ سے خطاب میں کہتے ہیں میں تو ہے یا تو میں ہوں یا بختن پاک کے بارے میں کہتے ہیں پانچ سمٹتے ہیں تو اللہ بن جاتا ہے اور اللہ کے کھلنے سے بختن بن جاتے ہیں، امامیہ کہتے ہیں معرفت امام واجب

ہے لیکن نام امام محل امام بتانا حرام ہے۔

امت اسلامی کے تمام مدارس، لکھنؤ، کراچی، پشاور، ایران، عراق، مصر سب میں موجود فقہاء و مجتہدین کہتے ہیں تقلید کریں، دین ہر شخص کی سمجھ میں نہیں آتا ہے لہذا اس حوالے سے ہم بھی کلیساء سے کم نہیں ہیں۔  
۳: دین تقسیم ہے جس طرح انسان کا وجود و حصوں میں تقسیم ہے۔ ۱۔ جوارحی ۲۔ جوانحی

جوارحی اعضاء و جوارح کے متعلق علم ہے یعنی اٹھنا، بیٹھنا، مارنا، رونا، سونا ان کو احکام کہتے ہیں، احکام کے بارے میں جو آیات ہیں وہ محکمت ہیں ترتیب و تنظیم میں بھی محکم درجات کی حامل ہیں جس طرح پیاز کے مختلف درجات تنظیم و ترتیب میں موجود ہیں، یہ آیات محکم ہیں اس لیے کہ عمل سوچ سمجھ کر کرنا ہوتا ہے تاکہ نقصان سے بچنے کی یقین دہانی ہو لہذا بیان حکم واضح ہونا چاہیے لیکن علماء و مجتہدین عمل تطبیق میں قرآن کو ظنی الدلالہ کہتے ہیں جو اللہ و رسول پر تہمت و افتراء ہے۔

جوانحی کے متعلق آیات کو ایمانیات کہتے ہیں، ایمانیات مشاہدہ و تجربہ میں نہ آنے والے حقائق کو تسلیم کرنے کا نام ہے، اللہ ہے، ملائکہ ہیں، قیامت ہے، انبیاء گزشتہ پر ایمان، لوح محفوظ یہ سب حسیات میں آنے والے حقائق میں سے نہیں ہیں ان کا اعتراف اور تصدیق کرنی ہے۔ ایمانیات سے متعلق آیات متشابہ ہیں، ایمانیات سے نکل کر عقائد کی اصطلاح جاگزین کرنے والوں نے آیات متشابہات کو کھولنے کی کوشش کی جو قرآن کے مطابق سرا سر گمراہی ہے، اللہ کی ذات و صفات کے متعلق اباحت بدعت گزاری کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

عقائد کی تعداد اعداد و شمار سے زیادہ ہے ادیان ارضی و سماوی میں ہر ایک کے چندین فرقے پائے جاتے ہیں صحیح تعداد معلوم نہیں خود مسلمانوں کے کتنے فرقے ہیں حدیث مزعوم کے مطابق ۷۳ فرقے ہیں جبکہ صرف شیعوں کے ۳۰۰ فرقے بتاتے ہیں، ان سب کو ماننا جمع تناقضات و تضادات ہوگا ایک کو ماننا ترجیح بلا مرجح ہوگی ترجیح کے لیے امتیازات چاہئیں امتیازات میں سرفہرست تحقیق آتی ہے کہ کیا یہ عقائد اپنی جگہ حقیقت اور واقعیت رکھتے ہیں یا سنی سنائی کہانی ہیں یا تقلید خلف از سلف بزرگان ہے۔

عقائد اسلامی دیگر ادیان و مذاہب و سماوی کی نسبت بہت ہی امتیازات کے حامل ہونے کی ایک مصداق تمام ممکنہ درک حقائق تجربی جیسا نہیں جو تنہا محسوسات پر انحصار رکھتا ہو عقلانی جیسا بھی نہیں جو صرف عقلیات پر انحصار رکھتا ہو اشعری و ماتریدی جیسا نہیں جو وحی کے نام سے روایات موضوعات مرفوعات مرسلات پر انحصار کرتا

ہو اسلام نے ایمانیات کو محترم و متقن ترین مآخذ و منابع پر استوار کیا ہے۔

۱۔ عقائد اسلامی اس حقیقت اور واقعیت پر استوار ہیں جسے دنیا کے طفل مکتب سے لے کر اعلیٰ و ارفع عباقر علوم ریاضی، طبیعی و تجربی، فلکی و زمینی سب درک کر سکتے ہیں کہ کائنات حقیقت رکھتی ہے وہم و خیال نہیں ہے۔ عقائد اسلامی فلسفہ فسطائزم پر قائم نہیں ہیں۔

۲۔ عقل سرچشمہ علوم و فنون اور اسناد کی تشخیص دہندہ ہے، خیر و شر پر قائم اسلامی عقائد کی پہلی اساس عقل ہے، عقل ہی صانع عالم، مکون کونیات کے وجود لامحدود کی قدرت و طاقت علم و حکمت کو تسلیم کرتی ہے، اسلامی عقائد عقل سے تصادم نہیں رکھتے ہیں۔

عقائد اسلامی کا دوسرا امتیاز قوت تبیین ہے یہاں جتنی وضاحت چاہیں کر سکتے ہیں اس میں پیچیدگی و طلسماتی نہیں ہے جہاں تک حس انسان جاسکتی ہے وہاں تک حس تسلیم کرتی ہے۔  
۳۔ تیسرا امتیاز وحی خالص ہے جس میں مسئولیت غیر اللہ کی بوتک نہیں آتی ہے یہ امتیاز کسی دین سماوی کو حاصل نہیں نیز خود اپنے بیان کی وضاحت میں اس کی مثال و نمونہ دنیا میں نہیں ”ہذا بیان للناس ہے“ اس کی آیات مفصلات و محکمات پر مشتمل ہیں۔

۴۔ امتیاز چہارم کہ یہ عقائد ایک نظام کے معمار ہیں جو تمام امتیازات و فروق سے بالاتر ہیں جس میں سفید و سیاہ، اشراقیہ و عوام کا فرق نہیں پایا جاتا جس طرح یہودیت اور نصرانیت میں پایا جاتا ہے۔

عقائد کے انسان کی زندگی پر اثرات۔

اگر کسی داعی اعتقاد سے اس کا مدعو سوال کرے کہ اگر میں آپ کی دعوت کو قبول کر کے اس عقیدے کا معتقد ہو جاؤں تو میری زندگی پر کیا اثرات پڑیں گے۔ اس کی مثال کچھ اس طرح سے بھی ہو سکتی ہے کہ ایک انسان کے پاس کسی ایسے شعبہ کی ماسٹر ڈگری ہے جو اس ملک میں کسی اور کے پاس نہیں ہے لیکن یہ شعبہ اس ملک میں نہیں ہے اس شخص کو باہر بھی نہیں جانے دیتے تو یہ ڈگری اس کے کس کام میں آئے گی۔ قدیم فرقہ مرجہ اور جدید فکر سیکولرزم کے تحت عقیدہ انسان کے دل سے وابستہ چیز ہے اس کا زندگی سے کوئی رشتہ نہیں ہے، زندگی کے لیے صاحب عقیدہ اور بلا عقیدہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ سوال اپنی جگہ عالمانہ و عاقلانہ ہے کیونکہ دنیا میں رائج بہت سے عقائد صرف زبانی حد تک ہیں بقول ایرانی کوپن ملنے کی حد تک ہوتے ہیں۔ میں ایک طویل عرصہ تک

تنظیموں نیم تنظیموں کے جوانوں کو درس دیتا رہا اصل میں وہ لوگ درس لیتے نہیں تھے بلکہ درس کے نام سے حلقہ بناتے تھے جب مجھے پتہ چلا تو میں نے انہیں درس دینا چھوڑ دیا چنانچہ ان لوگوں نے اصرار کیا اور دباؤ ڈالنا شروع کیا، میں نے کہا میں دوبارہ مشرک نہیں بنوں گا پوچھا کیا درس دینا شرک ہے؟ میں نے کہا اگر آپ حضرات دروس کو سنتے اور سمجھتے تو یہ دروس وسیلہ ہوتے اور وسیلہ کا دور ختم ہونے پر منزل تک پہنچ جاتے اس لئے یہ نہ ختم ہونے والے دروس شرک ہیں اس کے جواب میں انہوں نے کہا جناب ایسی بات نہیں ہے ان دروس سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں نے انہیں کہا میں نے سب سے زیادہ دروس امامت پر دیئے ہیں آپ امامت کو مانتے ہیں لیکن سامنے پڑوس والے دفتر والے بازار میں رہنے والے امامت کو نہیں مانتے ہیں آپ دونوں کی زندگی میں کیا فرق ہے تو اس پر وہ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا اسی کو شرک کہتے ہیں یہاں غیر ملکوں کی پاکستانی شناخت جس کی تشریح و توضیح علماء تک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ عوام الناس لیکن مسلمان ملکوں میں اس کا بہت اثر پڑتا ہے مسلمان ملکوں کی بربادی پسماندگی کی وجہ برسر اقتدار آنے والوں کے عقائد اسلامی کا نہ ہونا ہے کیونکہ اسلامی عقائد شخص معتقد کو اس عقیدہ کے اوپر بنائے گئے نظام پر چلنے کی تلقین کرتے ہیں صرف مجرم انسان اپنی زندگی کے لمحات میں ان کی تطبیق نہیں کرتے ہیں۔

دین اور توبہ:-

توبہ مادہ توب سے بنا ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں ایک مسافت مکانی زمانی بندہ عصیان و نافرمانی کی وجہ سے رفاً للہ دور ہو گیا ہے گویا عصیان انسان کو اللہ سے دور کرتا ہے لیکن بعض انسان کس اس کا احساس ہوتا ہے یا کوئی نگوار نا ملائم یا کوئی جھٹک لگتا ہے تو ہوش میں آتا ہے کہ میں اللہ سے دور ہو گیا ہے دوبارہ پلٹ کے آتا ہے اس کو کہتے ہیں توبہ جب بندہ پلٹ کر آتا ہے اللہ اس کو معاف کرتا ہے اللہ کبھی قہر و غضب رحمت کی طرف رجوع کرتا ہے بقرہ ۱۶، اعراف ۱۰۳ انساء ۱۸

کورونہ اور توبہ علماء علام دیندار مومنین کا احساس اصرار تکرار ہے لوگوں کو اس وقت اپنی گناہوں کا توبہ کرنا چاہیے اس میں علماء اسلام منفرد نہیں ہے کلیسا کے اساقف ابا طریق بھی کہتے ہیں توبہ کریں توبہ از خود احساس عاصی ہونے کے بعد کرنے والوں کو کہا ہے عند روایت عذاب توبہ قبول نہیں ہوتا ہے تا حکم اللہ ارحم الراحمین ہے قبول فرمائیں گیتو اس کی دیگر اجزاء و شرائط ہیں اپنے دسوزی میں بہت لکھا لیکن کلمہ توبہ کو ادھورا چھوڑا ہے توبہ کب

ہوتی ہے کتنی دفعہ ہوتی ہے کس گناہ پر ہوتی ہے اس کی کیا شرائط ہیں وقت نزول عذاب کے توبہ اللہ قبول نہیں کرتے اس بارے میں آیات الٰہی ہے۔

ملک کی مقدرات قدیم زمانے سے ارباب اقتدار کے ہاتھوں ہوتا ہے عوام الناس یقول وان کوفہ بوستان اور مزارع حکومت ہوتی ہے ذراع ابلاغ والوں کا دین تو کلی طور پر نہیں ہوتی خوف اللہ خوف قیامت نہیں ہوتی ان کے ہاں مذہب بھی نہیں ہوتی ہے خودداری ہر روز صبح شام بدلتے رہتے ہیں یا تقسیم ہوتے کسی نے بیوی سے کہا تم ہمیشہ میری بات کے خلاف بولیں تانص اثبات دونوں کے فائدے ہمارے گھر میں ذرائع اصولی طور پر وقف حکمران ہی ہوتا ہے ایک مخالف دبانے والوں کو دوبارہ لانے کا ہوتا ہے ایک موجودہ حکمران کی حامی ہونا ملکی دولت آپ دونوں میں تقسیم ہے ایک عرصے اس میں انتخاب حکمرانی میں پہلی ترجیح بے دینی کو رکھا ہے اس لیے ایک دفعہ کلمہ کی شرط رکھی تھی اس شکایت پر حذف کیا گیا غرض قدیم زبان میں یہ کہتے تھے السلطان ظل اللہ حکمران اللہ کا سایہ ہوتا ہے پہلے زمانے کے سلطان جو کچھ جمع کرتے تھے عیاشی کرتے تھے اپنی ہی ملک ہوتے تھے آج کل کے حکمران بیرون ملک لے جاتے ہیں تو آپتو بہ کس سے کریں گے توبہ ایک معاہدہ ہے آپ اپنی عمر میں کتنی دفعہ معاہدہ توڑا ہے کیا معاہدہ بار بار توڑنے والوں سے دوبارہ معاہدہ ہوتا ہے۔

ہر ایک کی اپنی خاصیات امتیازات ہوتی ہیں بطور مثال سب سے پہلا حق انسان آزادی کو گردانا چاہتا ہے لیکن جو آزادی۔۔۔ میسر ہوتی ہے وہ شہروں میں محدود ہوتی ہے۔ مدنی زندگی اپنی جگہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

- ۱۔ وہ زندگی جہاں ہر قسم کی سہولت ہوتی ہے۔۔۔۔۔ کسی دوسرے کو اذیت نہ پہنچا نہیں جیسے یورپ امریکا وغیرہ جو افراد یہاں پاکستان میں مذہبی تقلیدات سے نالاں اور ناراض ہیں وہ ترک وطن اسلامی کر کے دیار کفر گئے ہیں۔ جیسے آج کل کے جوان تعلیم کی خاطر چین جاتے ہیں۔
- ۲۔ بعض اہل دین خود ایک شہر بناتے ہیں جیسے منصور دوانقی نے بغداد بنایا تھا۔

علامہ مغنیہ نے تفویض اور اضافہ رکعات کو مسترد کیا ہے، یہ کس۔۔۔ قاطع قرآن اور سنت سے ثابت

~~~~~

۲۔ ترقی پر زیادہ توجہ دیں، دین کی طرف۔۔۔ کیا اس سے سوال ہو گا یا نہیں دین کی طرف توجہ کیوں نہیں کی۔

شیعہ اور سنی نورہ کشتی یا سیاروہ:-

لکھتے ہیں سنی شیعہ نزاع کو تازہ دم رکھتے ہیں، مواد کی امداد تعاون رکھنے سے حوالے سے دونوں برادر شفیق ہیں پھر دونوں کے تنازعہ کو بنیاد بنا کر سیکولروں کو اقتدار پر لانے میں دونوں برابر نظر آتے ہیں چنانچہ اقلیتی

گرو کی تشکیل مندر بنانے میں سیکولروں کے ساتھ تعاون اور ہندوؤں کے دکھ درد میں مولاؤں کی شرکت سے واضح ہوتا ہے یہ دائیں بائیں بازو کی مانند ہیں۔

شیعہ و سنی دائیں بائیں باطنیہ دونوں میں کوئی فرق واضح نہیں ہے یہ فروع تالیسی ابلیسی طلسمی ہیں۔

۱۔ دونوں اللہ جسمانیت بندے کا اللہ میں حلول کے قائل ہے۔ ۲۔ مصادر دینی کتاب سنت عقل اجماع اسم تفسیر میں اختلاف ہے۔ ۱۔ قرآن بغیر تفسیر صحیح نہیں۔ ۲۔ قرآن میں تمام احکام نہیں۔ ۳۔ قرآن ظنی الدلالة ہے۔ ۴۔ سنت مصدر دوم ہے حالانکہ مصدر شریعت صرف ایک ہے۔ ۵۔ عقل کو جعل حکم حق نہیں ہے، عقل ان کے مصادر احکام میں ہے اسے قیاس کہتے ہیں دونوں ایک ہے۔ ۶۔ اجماع احکام وضعی میں شمار ہوتا ہے۔ ۷۔ اصحاب کو بری از خطاء یا فوق سوال قرار دیتے ہیں۔ اہل بیت کو معصوم گردانتے ہیں۔

اسی طرح اجتہاد پر دونوں کا اتفاق ہے۔ دونوں اخباری ہیں۔ اصول اخبار موضوعات جعلیات مرسلات سے نظر۔۔۔۔

شیعوں کے کرونا:-

شیعوں کی کرونا اصحاب ہیں، ان میں سے بھی مبغوض منفور ابوبکر و عمر ہیں کیونکہ ان دونوں نے حیات حضرت محمد اور آپ کے بعد بھی اسلام خالص کو اٹھایا تھا، اپنے اور اپنے خاندان کیلئے کچھ نہیں بنایا تھا۔ ان کو ان دونوں سے دشمنی اسلام کی خاطر ہے لیکن یہ دشمنی ان کو کہاں اور کس سے ملے ہیں یہ جاننا ضروری قطعی طور علی حضرات حسنین سے نہیں تھے کیونکہ یہ تینوں ان سے دوستی رکھتے تھے۔

سنیوں کے کرونا:-

شیعان علی حسنین نہیں بلکہ شیعان معزال دین فاطمی اور معزال دولہ بویہ، اسماعیل صفوی ہیں۔ جنہوں نے ان کے قتل عام کئے تھے۔

کرونا اور سنی

کرونا ایک دفعہ اپنے معنی حقیقی میں استعمال کرتے ہیں اور دوسری دفعہ اس سے ایک نئے منفور، مغضوب مرد و مردار لیتے ہیں۔ اس مفہوم میں اگر یہ کہیں کہ یہ شیعوں کا کرونا ہت تو وہ کہتے ہیں وہ منکر اللہ نہیں منکر رسول نہیں تو انہیں کیوں اسے کرونا قرار دیں؟ تو سنی کہتے ہیں وہ منکر صحابہ ہیں، اس طرح کسی صحابی کی فضیلت کا انکار

~~~~~

## دین اور سادات:-

\_\_\_\_\_

## دین اور سادات:-

~~~~~

~~~~~

~~~~~

دین اسلام میں بعض کو بعض پر برتری کو ثابت کیا ہے بعض ایسی ذواب جن سے انکے گناہوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ہر عام و خاص کو یہ حق حاصل نہیں وہ معصوم ہیں بعض کردار گفتار پر سوال اٹھائیں نشانہ بنائیں وہ تو معصوم ہوتا ہے۔

۱۔ معصوم غیر معصوم سے برتر ہے۔ ۲۔ بعض کو نبی کریم نے جنت کی بشارت دی ہے۔ ۳۔ تمام اصحاب عادل ہیں۔ ان کی حرکات سکنت کا نشانہ نہیں بنا سکتے۔ اگر عادل ہیں تو سوال نہیں ہوگا۔ ۴۔ علماء اعلام وہ اپنی۔۔۔ خود جانتے ہیں ان پر اعتراض نہ کرو۔ ۵۔ اللہ نے حق شفاعت دیا ہے۔

ادوار بت سازی:-

تاریخ بت سازی میں آیا ہے بت سازی کا یہ عمل ادریس نبی کے بعد شروع ہوا ہے۔ ادریس نبی اپنے دور میں محبوب القلوب تھے ان کی وفات کے بعد ان کے ماننے والے بے تاب و بے قرار ہوئے کہ وہ ان سے جدا ہو گئے ہیں اس دور میں شیاطین آگئے انھوں نے ان سے تعزیت و تسلیت کی اور انھیں کہا انکی تصویر بنائی جائے انھیں جب بھی انکی یاد آئے تو اسے دیکھ لینا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد شیان دوبارہ آیا ان سے احوال پرسی کی پھر انھیں مشورہ دیا تمہارے اباؤ و اجداد اس تصویر کی عبادت کرتے تھے۔ یہاں سے بت پرستی شروع ہوئی یہاں تک حضرت نوح کے دور میں اس قدر بت بنے جن کا ذکر نوح میں آیا ہے۔

حضرت محمد کے دور تک بتوں کی تعداد حد سے بڑھ گئی یہاں تک امتیاز کیلئے بت بڑے چھوٹے، بت اشخاص، اجتماعی بت، انسانوں کے بت میں بٹ گئے۔ پہلے مرحلے میں بیت اللہ بت خانہ بنا بعد میں دور دراز سے آنے والوں نے اپنے بت بنائے، طاقت و قدر والوں نے اپنا بنایا۔ مدینہ غطعان، اہل مکہ والوں نے اپنا بت بنایا۔ عرب میں اس وقت تین بت مشہور تھے جن کا ذکر سورہ نجم میں آیا ہے۔ اب تک بت لوہے چاندی سونے کے تھے یہاں تک انہیں خوبصورت بہتر بت گردانے لگے۔ یہاں تک کثر بت سے بت سے لگا کی وجہ سے درآمدات کم ہو گئیں۔ عقلاء اس بت سازی سے تنگ آگئے سوچنے لگے یہ کسی درد کی دوا نہیں ہے وہ دل برداشتہ ہو گئے۔ مکہ سے چند افراد نے بت پرستی چھوڑ کر نئے دین کی تلاش میں نکلے، انھوں نے کھلے عام بتوں کی مذمت کرنا شروع کی یہاں تک نبی کریم مبعوث ہوئے۔ نبی کریم نے بت خانوں کو مسمار کیا، عالم اسلام

جہاں جہاں پہنچا بت خانے آتش خانے مسمار ہو گئے۔

تاریخ اسلام میں نئی بت سازی کی اختراع:-

بت قبور:

قبور میں مدفون اجساد روح سے خالی کچھ عرصے کے بعد اجزاء میں تبدیل ہو جاتے ہیں، وہ اجزاء اپنے پہلے عناصر میں منتقل ہوتے ہیں، پانی پانی سے ملتا ہے، معدینات معدینات سے ملتی ہیں۔ فرض کریں اجساد بغیر تحلیل باقی رہتی ہیں۔

کرونا اور مندر:-

کیا کرونا اور مندر میں بھی کوئی رشتہ، تعلقات یا رابطہ بنتے ہیں؟ سمجھ میں نہیں آیا، کرونا ایک نئے کشف شدہ وائرس کا نام ہے اور مندر قرون ماقبل تاریخ جا لیت کے بت خانہ کو کہتے ہیں۔ جدید وائرس اور قدیم بت خانہ دونوں نہیں بنتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے آپ اقسام و انواع رشتہ سے ناواقف ہیں۔ رشتہ ایک نوع و قسم کا نہیں ہوتا ہے وہ ہم عصری ہوتا ہے از دواجی ہوتا ہے جیسا کہ ایک مرد ایک عورت دونوں ایک دوسرے سے ناواقف غیر مربوط ہوتے ہیں دونوں میں از دواج ہونے کے بعد ان میں رشتہ ہوتا ہے۔ دولڑکے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے جماعت میں جمع ہونے سے دونوں میں رشتہ ہوتا ہے کہتے ہیں یہ ہمارے ہم جماعت ہیں۔

کرونا اور مندر کے درمیان بھی ایک قسم کا رشتہ جدید ہے پاکستان بلد مسلمین ۹۸ فیصد مسلمان یہاں بہت سی بے دین لاندہب کمیونسٹ حکمران آئی لیکن کسی کی جرات نہیں ہوئی ماہ ذوالقعدہ الحرام اشہر حرم ماہ محترم مسلمین ماہ حج و طواف بیت اللہ الحرام میں ۱۴۴۱ھ جہاں بیرون حجاز سے حجاج کو روکا گیا یہاں پاکستان میں اسی مہینے میں پاکستان کے وزیر اعظم ملک میں ریاست مدینہ بنانے کی ایک نوید دینے والے کو ایسی کنوسی ہنگامی ضرورت پڑی کہ کرونا کے اوج، طغیانی اور صعودی کے دوران دار الخلافہ پاکستان میں از خود مندر بنانے کا اعلان کریں۔ اس سے پہلے اقلیتوں کی کمیٹی کا قیام بھی عمل میں لایا تھا لہذا کرونا کی چھاؤں میں مندر کا اعلان ہوا لہذا اہل پاکستان کے لئے یہ مندر حکم کرونا ہوگا یہاں کے مسلمان اس طرح سے یاد کریں گے جس طرح اہل حجاز نے اصحاب فیل کو، اپنے ایام ذلت و عار کا سنہ کی گنتی کا حوالہ بنایا تھا۔

اسلام آباد میں ہندوؤں کے لئے مندر

روزنامہ دنیا صدارت کراچی ۹ ذوالعقد ۱۴۳۱ھ کالمی صفحات میں جہاں ڈاکٹر رشید احمد خان نے لکھا ہے وزیراعظم عمران خان نے پاکستان میں مقیم ہندوؤں کے لئے مندر بنانے کا اعلان نہیں کیا تھا بلکہ سہ شعبہ تیردول مسلمانان عالم میں مارتھا۔

دانشوران دنیا اور انسانوں کو تاریخی زاویے سے دوا دوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔ دور خرافات اوہام پرستی، قرون وسطیٰ ماقبل تاریخ،

۲۔ دوسرا دور ترقی تمدن اکتشاف حقائق، اس کا آغاز انیسویں صدی سے شروع کرتے ہیں۔ وزیراعظم عمران خان کو کس دور میں شمار کریں گے؟

بت پرستی تنہا خلاف اسلام نہیں بلکہ خلاف تمام ادیان سماوی ہے قرآن کریم میں اللہ سبحانہ کی وحدانیت کے بعد شرک پرستی سے گریزی اس کا دوسرا اصل ہے۔ اللہ پرستی اور بت پرستی دو متضاد متناقض ناقابل جمع ہی آپ نے ہندوؤں کو اقلیتوں میں شامل کیا ہے، مسلمانوں کی اصطلاح میں ادیان سماوی آتے ہیں۔ بت پرست اور توحید پرست یکجا ناپذیر ہیں۔ یہاں مناسب ہوگا اسباب و محرکات بت پرستی پر روشنی ڈالیں۔

بت پرستی کے اسباب و محرکات

گذشتہ سوالات کے جواب میں علماء اجتماع فلسفہ اجتماعات پڑھنے والوں کا کہنا ہے ان سوالات کے جواب دیتے وقت تمام بت پرستوں کو ایک نوع فرض کر کرے جواب دینا درست نہیں بلکہ بت پرستوں کو تقسیم کرنا ہوگا۔

بت پرستان جاہل و نادان گرے ہوئے انسان جن کے وہم و خیال میں ہے کہ انکی زندگی کی بہتری اور بدبختی دونوں میں اس بت کی مرضی دخالت رکھتی ہے اس پر وہ خوشی سے زندگی گزارے گا اور جس سے وہ ناراض ہوتا ہے ان کی زندگی بدبختی مصیبت اور مشکلات میں گذرتی ہے۔ ایسے انسان ہمیشہ فقر و فاقہ بدبختی مشکلات و مصیبت کی زندگی میں گرے ہوتے ہیں انھوں نے اپنی عقل و شعور کو کھویا ہوگا۔

اسی طرح ارباب اقتدار صاحب بسط قبض انکی زندگی کے وسائل ان کی حکومتیں ارباب اقتدار کے سرمایہ داروں دانشوروں علمای کے بنیادی سرمایہ مایہ زندگی یہ لوگ ہونگے ان کے مفاد میں نہیں عوام خوشحالی زندگی گزارے، انھیں سکون ملے پڑھے لکھے ہو جائیں بلکہ وہ چاہتے ہیں جتنا عوام جاہل و بے وقوف ہوں گے فقیر و

محروم رہیں چنانچہ ان کے اقتدار کا دوام و بقاء کی ضمانت اس میں ہے۔ سکندر ذولقمرین نے جب ایران فتح کر کے واپس یونان گئے اس نے ایران میں اپنے نمائندہ کی طرز حکومت کے سوال کے جواب میں لکھا اپنے کتے کو بھوکا رکھنا یہ تمہارے پیچھے رہے اور اگر اس کا پیٹ بھر جائے گا تو وہ سوتا رہے گا تمہارے پیچھے نہیں آئے گا۔ اس میں ایک فلسفہ پوشیدہ ہے یہ عام نصب میں نہیں آتا یہ حکومتوں کے راز و رموز ہیں بڑے بڑے پائیدار حکومتیں اس طرح دوام پاتی ہیں۔ خورشید ندیم جیسے دانشوری نہیں جانتے یا کسی جاننے والی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اس نے چندین بار تکرار کیا کفر کی حکومت رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت نہیں ہو سکتی۔ اسکی بات الٹی ہے علی چارسال حکومت نہیں چلا سکے حافظ اسد نے چالیس سال کرنل قذافی نے پچاس سال، جمال عبدالناصر، انور سادات، برطانیہ نے کتنا عرصہ حکومت کی ہے۔

ہمارے ہاں برصغیر کے بادشاہ نواب راجگان عامۃ الناس کو کسی قسم کی آسائش راحت علم و دانش دینے کے مخالف تھے۔ تاکہ ان کی عزت میں بے نظیر و بے مثال بنیں اسی لئے سندھ میں بلوچستان میں سکول اس لئے کھولے کہ حکومتی بجٹ لینگے پڑھائیں گے نہیں۔ کئی سالوں سے حکومت علم و ترقی کا ورد کرنے والوں نے حصول تعلیم کو مشکل بنایا ہے اسکے حصول کو ناممکن بنایا ہے۔ بلاول نے نواز شریف اور عمران خان کے بارے میں کہا وہ علم کے دشمن ہیں۔ یہ انھوں نے عوام کو اکسا نے کیلئے کہا ہے کیونکہ وہ بھی عوام الناس کے علم کے حصول و بیداری کے دشمن ہیں ان کے نانا انکی ماں انکے باپ اور آخر میں وہ خود ہونگے۔

یہ لوگ کئی سالوں سے حکومت کر رہے ہیں زرخیز زمینوں کو بنجر، ڈیم بنانے کی مخالف کرتے رہے ہیں واضح بات ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ عوام کو جتنا ہو سکے جاہل بنائیں انکی حکومتوں کا دوام اسی میں ہے، انھوں نے کئی سالوں سے لوگوں کو بجلی کے بحران میں مبتلا کر رکھا اور جھوٹے وعدے دے کر حکومتوں پر آتے ہیں۔ یہ اقتدار پر آتے ہے پہلے مرحلے میں اشیاء خورد و نوش پر حملہ کرتے ہیں چیزیں غائب کر کے قیمتیں بڑھاتے ہیں، لوڈ شیڈنگ کرتے ہیں جبکہ عوام انکی اطاعت اور ذلت خواری اٹھاتے ہیں۔ غرض پاکستان میں بیس کروڑ انسان حکومت نہیں بناتے جبکہ ہندوستان ان سے آبادی کے حوالے سے کئی گنا زیادہ ہے وہاں بھی اکثر و بیشتر عوام محروم بت پرست ہیں اور اقتدار پر برہمن ہیں انکی حکومت کا بھی فلسفہ ہے عوام کو ذلیل کریں۔ قرآن میں آیا ہے فرعون نے اپنی قوم کو ذلیل و خوار کر رکھا ہے تاکہ انکی اطاعت کریں اس نے بنی اسرائیل کو چند نسلوں سے غلامی

میں رکھا ہے، انھوں نے فرعون کے تشدد ظلم و زیادتی کو برداشت کیا۔ موسیٰ کو تنگ کیا چنانچہ فرعون نے انھیں اسی ابترا زندگی میں رکھنے کیلئے بت پرستی رکھاتا کہ عوام حقیقی معنوں میں بت پرست رہیں۔

عوام الناس کو بت پرستی پر لگانے کی بحث

دنیا میں اب تک اقسام و انواع علوم نکلے ہی، جسمیں نظام شمسی، نظام۔۔۔۔۔، خام خلیہ، نظام۔۔۔۔۔، نظام۔۔۔۔۔ خاص کر نفسیاتی انسان نظام تعلقات بہت سے نظریات، پرانے بوسیدہ خرافات شامل ہو گئی ہیں۔ نئے نظریات سامنے آئے ہیں امریکا یورپ میں جدید نظریات کو بنیاد بنا کر بہت سے لوگ ملحد ہو گئے اب یورپ ملحدستان بن یاہ لیکن بت پرستی وال ابھی تک کیوں باقی ہے۔ اس کے عقیدہ محکم دلائل پر استوار ہونے سے نہیں یا یہ لوگ اپنے عقائد مستحکم پائیدار ہونے سے نہیں بلکہ مذہب خاص سیاسی اقتصادی۔۔۔۔۔ فلکیات جغرافیات اندر مادہ دوسرا انسان ہے۔ انسان کے اعضاء و جوارح اور اسکی نفسیات خواہشات پر تحقیقات ہیں۔ اس میں تحقیق شدہ چیزوں میں سے ایک اس کے اندر حس جستجو ہے، حس جستجو کو کیسے ابھاریں یہ طریقہ بھی کشف کیا ہے۔ بت پرست ابھی تک بت پرستی سے نکلے نہیں ایسا کیوں ہے۔ اس کا جواب اس سے نکلنے کی وجہ انھیں سہولتیں مہیا کر کے انھیں دوبارہ بت پرستی کی طرف رغبت ترغیب دلاتے ہیں۔ گویا عوام جاہل بے عقل بت پرستی میں مخلص ہیں۔ پڑھے لکھے آفیسر دانشور فلسفی حکمرانوں کی بت پرستی سے راضی ہیں حکمران خود بطور نفاق مندر جاتے ہیں وہ مندروں کم جاتے ہیں لیکن جب جاتے ہیں عوام الناس زیادہ حالت خضوع میں جاتے ہیں وہ بت سے کچھ نہیں مانگتے وہ عوام سے مانگتے ہیں ہماری مصروفیات کی وجہ سے یہاں کم آنا ہوتا ہے لیکن ان سے اخلاص میں ہم آپ سے زیادہ گرویدہ اور عقیدت مند ہیں۔

تنوع بت سازی بت سازی کی صنعت کو بڑھانے کیلئے اصل بت پرستی کی بنیادی فکر کو سمجھنا ہوگا۔ اصل بت پرستی کی فکر وہ ہے جو تمام انسانوں میں یکساں ہے جس پر فلسفہ زندگی چلتی ہے۔ انسان عاقل یعنی عقل طبعی رکھنے والوں کی تمام حرکات سکنت ان دو کلمات کے گرگروں کرنی ہے وہ ہے جلب منفعت دفع ضرر ہے۔ انسان جلب منفعت اور دفع ضرر میں دو گرہوں میں جاتے ہیں ایک حقیقی واقعی جالب منفعت سے واقف و آگاہ ہوتا ہے دوسرا بالکل جاہل و نادان ہوتا ہے۔ واقع عالم آگاہ والے طالب نفع و دافع ضرر کو مالک کائنات کو جانتے ہیں۔ فلسفہ یا انگیز و بت پرستی ہر فعل حرکت مانگتا ہے ورنہ فعل عبث لھو و لعب یا حرکت بچگانہ کہا جاتا ہے لیکن

حیوانات کے بارے میں ایسا نہیں کہتے کیونکہ ان کا غریزہ طبعی ہوتا ہے، وہ محدود ہوتا ہے اپنی حد پر رک جاتا ہے۔ حیوانات بت پرستی نہیں کرتے یہ کام انسان کرتا ہے لہذا انگیز و محرک بت پرستی جانا ضروری ہے حیوانات مستقبل کیلئے حرکت نہیں کرتے ان کے پاس مستقبل نہیں مستقبل صرف انسانوں میں ہوتا۔ انسانوں کی زندگی نفع اور نقصان پر چلتی ہے، نفع و نقصان دو قسم کی ہوتی ہے نفع و نقصان محسوس عاجل فی العور ہوتا ہے، نفع نقصان غیر محسوس ادھار ہوتا ہے۔ طبعیت انسان فی الفور عاجل کو پسند کرتا ہے ادھار کو نہیں مانتا ہے۔ جب نفع نقصان فی الفور تعدی ہوتا ہے۔

نفع نقصان زیادہ اور کم بھی مقابلہ ہوتا ہے۔ یہاں سے لوگوں میں اختلاف تنازعات شروع ہوتے ہیں۔ نفع و نقصان واقعی حقیقی ہوتا ہے۔ بعض نفع نقصان وھمی خیالی تصوراتی ہوتے ہیں جس کے لئے بہت جھوٹ بولے جاتے ہیں۔

بت نفع و نقصان پہنچانے سے عاجز و قاصر ہے لیکن جھوٹ پروپیگنڈے حیلہ و بہانے سے جاہلوں کو منوایا جاتا ہے لیکن علماء دانشوروں کو نہیں منوایا جاسکتا۔ بت کی طرف سے نفع و نقصان کی یقین دہانی وہ لوگ کرتے ہیں جن کو اس فائدہ ہوتا ہے۔ یہاں سے بت پرستوں میں اختلاف شروع ہوتا ہے۔ اس کا فائدہ کوئی اور لے رہا ہے اور وہ اس سے محروم کیوں ہیں۔

بادشاہان سربراہان فلسفیوں کی بت پرستی:-

عام سادہ افراد اور ہم جیسے نیم ملاں خطرہ ایمان کی بت پرستی اور فلسفیوں کی بت پرستی کو ایک سمجھتے ہیں یہ بات درست نہیں کیونکہ ان دونوں کے نقطہ نظر مختلف ہے۔ عام لوگ نیم؛ ملا بت کے سامنے اخلاص اور سنجیدگی سے خاضع توجہ کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں اگر بت ان سے راضی ہو جائیں تو ہماری حاجتیں رواء ہو جائیگی لیکن بادشاہان، سربراہان مملکت اساتذہ جامعات، اقتصاد دان، تجارت کرنے والے، صنعت دان، فلاسفہ، عقلاء بھی ایسا سمجھتے ہوئے ایسا نہیں ہے۔ وہ بت کو خوش کرنے کیلئے وہاں نہیں جاتے بلکہ بت پرستوں کو خوش کرنے یا عوام کو اپنے قبض و بسط میں رکھنے کے لئے جاتے ہیں بطور خادم بت خانہ کو خوش کرنے جاتے ہیں کیونکہ انکے ماتحت سینکڑوں لوگ ہوتے ہیں بطور مثال نجف میں عضد الدولہ آل بویہ دفن ہے یہاں حضرت علی کے دفن ہونے کی ادنیٰ سے شواہد اور تاریخ نہیں ملتی لیکن انہوں نے بزرگوار قدرت حیلہ و بہانہ پروپیگنڈے سے خلق کثیرہ کو منوایا

کہ حضرت علی کا جسد پاک یہاں دفن ہے۔ اس کے لئے قصے کہانیاں بنائی گئیں ہیں مثلاً یہاں لا علاج مرض کو شفاء ملتی ہیں چنانچہ لوگ جوق در جوق یہاں آتے ہیں لیکن علماء فقہاء مجتہدین شخصیات نابغہ بھی کیوں آتے ہیں آیا لوگوں کو خوش کرنے یا عوام سے ڈر کے آتے ہیں۔

سب سے بڑا بت قبور پرستی ہے چاہے انبیاء اولوالعزم ہی کیوں نہ ہو چچی جائیکہ ائمہ اہلبیت ان کے زادگان، اصحاب اور ان کے بعد بے معنی لا وجود اولیاء صوفیاء کی قبریں بنائیں۔

۲۔ اس کے بعد جعلی قبور بطور مثال سب سے پہلی جعلی قبر جو دو سو صدی گزرنے کے بعد ہارون الرشید کے دور میں ادعاء کیا گیا کہ یہاں قبر امیر المومنین ہے۔

سب جھوٹے ہیں، آج تک کوئی یہ ثابت نہیں کر سکے کہ نجف میں حضرت علی مدفون ہیں، آغاے سید محسن امین نے دھمکی دی اگر تم نہیں مانتے تو شیعہ تمہیں کباب کریں گے، تکہ بوٹی بنادیں گے اس لئے انھوں نے اسے قبر حقیقی بنایا اور زائرین کے کلمات اور حاجات روائی کیلئے اکاذیب کے اسفار لکھے ہیں۔ ابن بطوطہ نے لکھا یہاں ۲۷ رجب کو لا علاج مریضوں کو یہاں شفاء ملتی ہے۔ کہا یہاں کتا نہیں آسکتا ہے، یہاں ہرن نے پناہ لی تھی۔

ضريح حضرت علی جعلی ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ علی سے منسوب ہے۔ شام میں حضرت زینت کی قبر بنائی ہے ان کی چندین جگہ قبر بنائیں ہیں، شام کے علاوہ مصر اصفہان میں بھی بنی ہیں جن کی کوئی سند تاریخی نہیں ملتی۔ حضرت زینب شام سے واپسی کے بعد مدینہ سے باہر نکلی ہو یہ کسی تاریخ سے ثابت نہیں ہے۔ اس پر فرزند آغا فضل اللہ نے کہا اگر زینب یہاں نہیں بھی لیکن یہ ضريح آپ سے منسوب ہے لہذا اس کا احترام واجب ہے۔

یہاں بادشاہان وقت کوئی پیدل کوئی کتا کوئی بکری بن کے آتے ہیں کیا یہ حضرات فہم و ادراک میں عوام الناس سے بھی گرے ہوئے لوگ ہیں یا ان سے زیادہ عقیدت مند ہیں۔ یہاں بادشاہ طاقتور عثمانیہ فاتح متعصب سنی تمیز چالیس کلومیٹر پیدل آیا، خانہ نصف پہنچنے کے بعد گھوڑے سے اتر کر کہا میرے اوپر کسی بڑی طاقت کا رعب چھایا ہے میں گھوڑے پر سوار نہیں رہ سکتا۔ شاہ عباس صفوی خراسان سے پیدل زیارت امام رضا پر آیا، عقیدت میں آیا تھا یا سیاسی حربہ تھا؟ اس وقت سے بڑے فلسفی ملا صدرا ان کے ہمراہ تھے۔ یہاں دو قسم کے لوگ آتے ہیں ایک عوام ہے جو جھوٹوں پر بھروسہ کرتے ہیں عوام الناس کیلئے یہ قربت ہے۔ لیکن خواص قبر پرستی کیلئے

نہیں آتے ان کی قبر کے گرد جمع جاہل عوام ہے یہ ان کو خوش کرنے کیلئے ایسا کرتے ہیں۔

پاکستان کے حکمرانوں اور کالم نویسوں کے تعاون سے ۹۹ فیصد مسلمانوں کے دلوں پر تیر مار کر مندر بنانا تشویش ناک خطرے کا موجب بن رہا ہے۔ اس عمل کو جمہوریت نہیں بلکہ استبدادیت ہوگی اس کے کیا اسباب وجوہات بن سکتی ہیں اس کے کثیر احتمالات بن سکتے ہیں۔ دوبارہ مل کر لکیر کو ختم کرنے کا منصوبے کا ایک مرحلہ ہو سکتا ہے۔ بین الاقوامی یہودی دین دشمنی کی منصوبہ بندی ہے۔

اسلام آباد میں بننے والے مندر سے کس نے کیا کھویا کس نے کیا پایا اس حوالے سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ پہلے جس نے مندر بنانے سے جو کھایا اسے پہلے بیان کرتے ہیں۔ مندر بنانے کا سہرا لینے کے لئے نواز شریف اور بلاول بھٹو بیتاب تھے۔ انہوں نے یہ ارمان کھویا۔ عمران خان نے جنرل اسمبلی سے خطاب کر کے مسلمان قائد کی حیثیت سے حاصل کیا، لوگوں کو ذرا شبہ تھا ان کے دل میں ابھی تک ایک رگ دینی نہیں سوکھی ہوگی، دین کی کوئی رگ ہوگی خاص طور پر مجتہدہ مقنعہ زوجہ لینے کے بعد کچھ احتمال آیا تھا کہ اس کی گرائش اسلام کی طرف ہو جائے گی لیکن وہ احتمال بھی کھویا۔ خورشید ندیم کی مذاہب کے خلاف بیانات کے ساتھ کبھی بھی پھر سیدنا عمر سیدنا علی آنحضرت کے کلمات سے شبہ ہوتا تھا کچھ نہ کچھ دین سے رشتہ ہوگا، خورشید یہ احتمال بھی کھویا ہے معلوم ہوا خالص بت پرست مارکسی ہے۔ لیکن جو تصور بعض کے اذہان میں خلجان تھا کہ یہ مندر مسلمانوں کے دلوں میں خنجر گھونپنا یا ناسور ہو جائے گا یہ تصور غلط ہے کیونکہ قرآن کریم میں ہر وہ شے جو اسلام عزیز کی راہ میں حائل بنے وہ مسلمانوں کیلئے بت ہے۔ بت کی اس تعریف کے بعد پورے ملک میں کتنے مزارات ہیں ہمیں ابھی تک ان کا اعداد و شمار نہیں، اس کا پتہ نہیں البتہ صرف سندھ میں ۹۷ ہزار مزارات بتائے جاتے ہیں۔ اگر دوسرے صوبوں کی اوسط نکالیں تو ڈھائی لاکھ مزارات کم و بیش ہونگے۔ اسی طرح ملک میں کتنی امام بارگاہیں ہیں، وہ بھی حکم مندر، دشمنان امام حسین کے مسکن ہیں، وہاں سے بھی اسلام دشمنی کی غلاظت جو باہر نکلتی ہے اس پر ملاحظات لکھتے ہیں۔ ایک عرصے تک عالمی کفر کے اسلام دشمن بجٹ ست ان چند سالوں میں پورے ملک میں مساجد ضرار بنے ہیں، فرقہ واریت کی جنگ کے مورچ بنے ہیں، وہ بھی مندر ہیں۔ صوفیوں کی تمام خانقاہیں مندر ہیں، امت مسلمہ کی یہ حالت زار نبی کریم کے دور مکہ بنے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ یعصمک کے تحت آپ کو سالم مدینہ پہنچایا، مسلمانوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا، ہمارے دین کا محافظ اللہ ہے وہ خود حساب لے گا۔

بروز جمعرات ۷ اذ القعدہ الحرام ۱۴۴۱ھ کو صادر اخبار دنیا کالمی صفحات کا ایک عنوان مندر ہے کالم نگار اظہار الحق ہے آپ نے پہلے ہندوستان میں مغل حکومت کے آخری ادوار کے بادشاہ اورنگ زیب دیندار بادشاہ تھے انہوں نے فقہ حنفی پر فتاویٰ جمع کرنے کا حکم جو۔۔۔ برس تک چلی جس میں ہندوستان کے جید مختار علماء دانشوران شامل تھے۔

ملک خداداد پاکستان جس کا مقصد کیا ہے تو کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بقول خورشید ندیم پاکستان کے آئین میں لکھا ہے یہاں کے وزیراعظم اور صدر مسلمان ہونا چاہیے مسلمان ہونے کی ڈگری لمبی ہے سورہ حمد نہ آنے والے کلمہ نہ پڑھ سکنے والے ہندو مسلم کی تمیز کو ختم کرنے والے، مسلمانوں کے خلاف غیر مسلمین سے بچتی دوستی، حمایت، دفاع کرنے والے بھی مسلمان کہلاتے ہیں، مندر بنانے والے بھی مسلمان ہوتا ہے؟ قرآن کو پرانی کتاب کہنے والے بھی مسلمان ہوتے ہیں، اپنی حکومت مخالف میں دین کا لفظ استعمال کرنے پر پابندی لگانے والا بھی شاید کسی دن اسلام کا نام لیں؟ قرآن کو پرانی کتاب کہنے والے ملک میں الحادی، مارکسی نظام قائم کرنے والے بھی مسلمان تھے، اب یہ بھی تمہید بن رہی ہے کسی مندر والے کو وزیراعظم دیکھیں، بھٹو خاندان، شریف خاندان، صحافی خاندانوں کی کوشش رہے گی مسلم ہندو فرق کو ختم کریں۔ ندیم کے نزدیک یہاں مندر بنانا ہندوؤں کا حق بنتا ہے، آپ کی کھوپڑی میں دانشوری لگی ہے اعتدالی کا شکار اگر واقعی دانشور یہ ہے تو زرا حقوق کے مصدر بتائیں صاحب حق کیسے نبی ہے آپ ذرا مساوی کی وضاحت کریں۔ ہر شہری کو مساوی حقوق ملنا چاہیے تو

وزیر اعظم اور صدر مسلمان ہونے کی شرط کا کیا جواز بنے گا غرض ہندوؤں کے دلوں میں گذشتہ گان سے زیادہ مقام بنانے میں خان نے سبقت لی ہے وہ زندہ ہو گیا ابھی تک اسلام کے نام سے قائم جماعتوں کی طرف سے کوئی بیان نہیں آتا ہے سوائے مولانا تقی عثمانی کے نیم بیان باقی سیاست اسلامی کے علمبرداران خاموش ہیں۔ صحافیوں میں سے خورشید ندیم کی ہمدردی ہندوؤں کے ساتھ مظاہر ہوا ہے لیکن اظہار الحق امریکا میں مقیم ایک ہندو لڑکی کے بیان کا حوالہ دیا اور اولاس میں اورنگ کی طرف سے بعض مندر بنانے کی فتاویٰ کا ذکر کیا۔ گویا اورنگزیب برصغیر والوں کے مفتی تھے۔

بت پرستی کا دفاع و محرکات

انسان حیوانات سے برتر ہونے عاقل ہونے کی وجہ سے اس کی حرکات و سکنات کے حوالے سے سوال ہوتا ہے وہ کیوں گیا اس نے کیوں کیا اگر کسی سے بات کرے تو سوال ہوتا ہے اس نے کیوں بات کی وغیرہ یعنی اس کا فعل کسی غرض و غایت کے اندر ہوتا ہے اگر بغیر کسی غرض و غایت کے کام کرے تو اس کا کوئی مقصد نہیں بنتا ہے۔ اس کو فعل عبث کہتے ہیں لیکن یہ سوال حیوانات سے نہیں ہوتا کیونکہ وہ بے مقصد حرکت نہیں کرتے ہی نہیں حیوانات فعل عبث انجام نہیں دیتے۔ لیکن انسان ایسے افعال کیوں کرتا ہے اس لئے کہ انسان کے اندر دو چیزیں ہیں ایک ہوا و ہوس پائی جاتی ہے دوسرا عقل پائی جاتی ہے، ہوا و ہوس اسے زندہ رکھنے کے لئے ہیں اور عقل اسے محدود کرنے کے لئے ہے اگر اسے بے لبال چھوڑیں گے تو بے مہار ہو جائے تو اور وہ حیوانات سے بھی گرجائے گا۔ انسان کے افعال تابع عقل ہونا اس حد تک ضروری ہے اور ناگزیر ہے وہ بچہ جس میں ابھی عقل نہیں آئی وہ بے عقلی کا کام کریں تو اس کی پرورش سد کرنے والوں سے باز پرس ہوگی اس کو تا ہی پر اس پر جرمانہ لگے گا یعنی بچہ نابالغ یا عاقل ہو اس سے بے مقصد حرکات و سکنات کر بارے میں باز پرس ہوگی۔ جس طرح منکرین اللہ کی طرف سے انسان موحّد سے سوال ہوتا ہے ایک موجود غیر مرئی کے کسا منے کیوں خاضع ہوتے ہیں یہ سوال بت پرستوں سے ہوگا تم اس مادہ جامد بے عقل بے حیات کے کسا منے کیوں خاضع ہو۔ سوال دیگر ان سے بھی ہوگا خاص کر جن کی کھوپڑی دانشوری کی گھسی ہوئی ہے ان سے بھی سوال ہوگا کہ تم دانشمند ہو عاقل و عالم ہو اس بے معنی حرکات سے کیوں دفاع کرتے ہو۔ غرض خود بت پرستی پرستان جو اعلیٰ درستگا ہوں سے اعلیٰ سند لیکر آتے ہیں جو کروڑوں انسانوں کو اپنے کنٹرول میں رکھتے ہیں ان کو اپنے سامنے خاضع رکھتے ہیں ان سے سلامی لیتے ہیں یہ

ایک مجسمہ کے سامنے کیوں خاضع و خاشع دکھاتے ہیں یہ سوالات جواب مانگتے ہیں۔

اسلام آباد میں مندر کے قیام کے مدافع:-

خالق انسان نے انسان کو ایک الگ صلاحیت سے نوازا ہے کسی کو قوت تکلم دیا ہے تو کسی کو قوت لکھاری دیا ہے ان کو مثل عام شرعی نہیں بننا چاہیئے جو اپنے دور کے اعلیٰ پائے کے علماء میں شمار کرتے اور خود بھی سمجھتے تھے ایک دن اس کے محضر میں ایک جوان آیا اس نے ایک سوال کیا شرعی کو اس کا جواب نہیں آیا تو اس نے اپنی نادانی پر وہ ڈالنے کی خاطر جوان کو جاہل بتانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا ایسا کوئی مسئلہ سننے میں نہیں آیا یعنی یہ سوال بیہودہ ہے۔ جوان نے پھر سوال کیا کیا آپ نے دنیا میں جاری تمام علوم و معارف پر احاطہ کیا ہے؟ شرعی کو کہنا پڑا نہیں تو جوان نے جواب دیا اس سوال کو بھی ان میں شامل کریں جو ابھی تک آپ کے علم میں نہیں۔ آپ کے پاس علم صحافت ہے جس میں آپ ایک طویل عرصہ گزارا ہے علم جدید کا مصدر ہی تجربہ ہے جتنا تجربہ زیادہ ہو نگے اس علم میں اضافہ ساتھ ہی وسائل و ذرائع میں بھی اضافہ ہوتا ہے محض محرر و متکلم کیلئے اپنے قول اور مکتوب کیلئے پشتوانہ چاہیئے۔ آپ کو اس مسئلہ میں پشتوانہ حاکم وقت ہے حاکم وقت کو اس اقدام پشتوانہ عالمی کفر ہے۔ عالم کفر میں اس وقت اسلام کے خلاف نبرد آزمائی میں مثل فرعون ہے اس کائنات میں میرے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے ﴿وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُ وَاحِدٌ﴾ مائدہ ۳۷ آپ کی وکالت کے پیچھے کوئی طاقت مادی ہے اس لئے آپ مسلسل اسلام کے مقابل میں الحادیات کی تائید کرنے میں دریغ نہیں کرتے چنانچہ اس سے پہلے میوزیم کے مسجد بننے پر افسوس ہوا تھا۔

کرونا اور مندر:-

کیا کرونا اور مندر میں بھی کوئی رشتہ تعلقات ہے سمجھ میں نہیں آیا کرونا ایک نئی کشف شدہ وائرس کا نام ہے مندر ایک قسم کی بت خانہ ہے ان دونوں میں کیا رشتہ بنتا ہے اس کا مطلب یہ آپ علم رشتہ نہیں رکھتے رشتہ ایک دفعہ نہیں ہوتا ہے وہ ہمعصر ہم زمان ہوتا ہے ایک رشتہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ ایک مرد ایک عورت دونوں ایک دوسرے سے ناواقف غیر مربوط ہوتے ہیں دونوں میں ازدواج ہونے کے بعد ان میں رشتہ ہوتا ہے دولڑکے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے کلاس میں جمع ہونے سے دونوں میں رشتہ ہوتا ہے کہتے ہیں یہ ہمارے ہم کلاس ہیں۔ کرونا اور مندر کے درمیان بھی ایک قسم کا رشتہ ہے پاکستان بلد مسلمین ۹۸ فیصد مسلمان یہاں بہت سی ایک سے ایک بے دین لامذہب کمیونسٹ حکمران آئی لیکن کسی کی جرات نہیں ہوئی ماہ القعدہ الحرام اشہر حرم ماہ

محترم مسلمین ماہ حج و طواف بیت اللہ الحرام میں ۱۴۴۱ھ میں جہاں بیرون سعودیہ حجاج کو روکا گیا یہاں پاکستان میں اسی مہینے میں پاکستان کے وزیراعظم ملک میں ریاست مدینہ بنانے کے اعلان کرنے والے نے کرونا فی اوج سعودی کے دوران دارالخلافہ پاکستان میں از خود مندر بنانے کا اعلان کیا تھا اس سے پہلے ان اقلیتوں کی کمیٹی کا قیام بھی عمل میں آیا تھا لہذا کرونا کی چھاؤ میں مندر کا اعلان ہوا لہذا اہل پاکستان کے لئے یہ مندر حکم کرنا ہوگا یہاں کے مسلمان اس طرح سے یاد کریں گے۔

اسلام میں مندر کی تعمیر:-

روزنامہ پاکستان اتوار ۲۵ ذوالحجہ الحرام ۱۴۴۱ھ کے کالمی صفحات میں ایک عنوان مندر کی سائیت کالم نگار ڈاکٹر شہزاد اقبال لکھتے ہیں سرب داہل نے وزیراعظم عمران خان کو بتایا کہ پورے ملک میں ۴۲۸ مندر تھے اس میں صرف ۲۰ فعال ہیں باقی ۴۰۸ بند ہیں۔ باقی سب کو سکول استعمال کر رہے ہیں کیونکہ ہندو ملک چھوڑ کر ہندوستان گئے ہیں۔

کرونا اور مندر

اورنگزیب۔۔۔۔۔ ہوں صدی کے دوسری نصف میں ہندوؤں کو مندر بنانے کے لئے زمین اور خرچ دیے تھے ہم پہلے اظہار الحق کے رائے پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

۱۔ اورنگزیب مغل بادشاہوں میں دیگران کی بنسبت عالم دانشور دین دار تھے۔

۲۔ امادہ دین شناس تھے اس نے دین کہا سے کب سے حاصل کیا تھا وہ فتاویٰ میں ترمیم کرتے تھے ان میں مفتی بننے کی صلاحیت کہا سے کب کیسے حاصل کیا یہ ثابت کرنا ہوگا آپ پر انمیری سکول کے ٹیچر بغیر سند ڈگری نہیں رکھتے۔

۳۔ فقہ حنفی پر فتاویٰ جمع کیا عالم اسلام میں پانچ باضافہ ظاہری چھ مکاتب فقہ کا تعارف ہے آپ کی فقہ کو پورے عالم اسلام پر نافذ نہیں کریں آپ تو اسلام نافذ کرنے کے حق میں نہیں کیے فقہ حنفی نافذ کرنے کی بات کرتے ہیں۔

۴۔ پانچ فقہاء میں صرف امام مالک اور امام شافعی کے فتاویٰ مدون ہے باقی تین امام صادق، امام ابو حنیفہ، دونوں کے فتاویٰ مدون صورت میں نہیں چھوڑے یہ جو فقہ حنفی چل رہی ہے وہ ابو یوسف قاضی ہارون رشید

کی فقہ ہے ابو حنیفہ کی ہونے کی دلیل نہیں سوائی اس کے کہ ابو یوسف ان کے شاگرد تھے۔

یہاں مناسب ہوگا کہ بت پرستی کی تحلیل کریں فکر بت پرستی حیوان میں نہیں ہے یہ مخلوق جس کو صاحب عقل و خرد کہا جاتا ہے اپنے نفع و نقصان کا عارف و دانا کہا جاتا ہے نیز اس کو قرون اولی کے آثار سمجھا جاتا ہے اور اپنے دور کو بقول اوگست کانٹ علمی دور تجرباتی دور کہا جاتا ہے اور اس میں اعلیٰ پیمانے میں نمبر حاصل کرتا ہے دنیا کی اعلیٰ درستگاہ سے پڑھ کر آتے ہیں، بت پرستی جو مولود جہالت ہے تو اندراگانڈھی جو لندن کی یونیورسٹی سے فارغ ہے من موہن سنگھ، مودی آ کے بت کے سامنے حواس کھویا ہوا شخص، مصیبتوں میں گھرا ہوا شخص، مانند رہ سکتا ہے، کیوں ایسا کرتا ہے؟ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ ممکن ہے اندراگانڈھی، موہن سنگھ اور مودی اس عقیدے می اس کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی حاجتیں، مشکلات، سے نجات نہیں چاہتے، وہ جانتے ہیں بت کچھ نہیں کر سکتے ہیں لیکن دس کروڑ ہندو اس کے سامنے کھڑے ہیں وہ جانتے ہیں، ان کا خیال ہے میرا اقتدار ان سے وابستہ ہے جتنا یہ لوگ جاہل بے وقوف ہوں گے میرے اقتدار کو تحفظ ہوگا۔ چلو اس کو اس مقام والا پر ہمارے ملک کے سربراہان ان کی بت خانوں میں جائیں اس کے علاوہ ان کے لئے بت بنائیں اور بعض دانشمند دانشور روشن خیالی ثابت کرنے کے لئے ان کی حمایت میں کالم لکھیں لہذا اس مسئلہ کو بنیاد سے اٹھانے کی ضرورت ہے بت پرستی کے تحلیل گراں کا کہنا ہے انسان عاقل جب خود کو دیکھتے ہیں اوپر نیلی چھت ہے نیچے زمین ہے سامنے دنیا پہاڑ ہے تنہائی میں خوف طاری ہے وہ نہ اوپر چھت پے جاسکتا ہے نہ زمین کے نیچے جاسکتا ہے نہ پہاڑ توڑ کر اس کے پیچھے جاسکتا ہے بہت چیزوں میں خود کو ناقص عاجز نیاز گرمی سردی سے بچانے کے لیے محتاج مند پاتے ہیں خود۔۔۔ مجبور پاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ کائنات میں کوئی طاقتور قدرت مند موجود ہے وہ اس کے اندر مجبوس مقید ہے۔

اکثر و بیشتر بت پرستان خاص کر جاہلان اپنے سے اونچے لوگوں سے پوچھتے ہوں گے اس کائنات کو کون چلاتے ہیں بعض نے کہا یہ ملائکہ اس کو چلاتے ہیں ملائکہ تو انہوں نے دیکھا بھی نہیں اور دیکھ سکتے بھی نہیں لہذا انہوں نے ملائکہ کو خوش کرنے کے لیے مونث شکل کے بت بنائے دوسرے نے کہا نہیں اس کائنات میں ہمارے ساتھ ہوتے ہیں ہماری نظروں میں نہیں آتے ہیں ان کو جن کہتے ہیں چنانچہ جو چیز انہیں حیرت میں ڈالا انہوں

نے کہا یہ جنوں نے کیا ہے۔

بعض زیادہ عقل مند دیکھانے والوں نے دعواء کیا ہم ان سے رابطے میں ہیں ان کا نام کاہنین رکھا۔ لیکن یہ تو جاہلوں کی بات ہوگی لیکن دانشوران ایسا کیوں کرتے ہیں لیکن مشکلہ یہاں تک محدود نہیں آگے بڑھتے عقیدہ کامل عقیدہ راسخ رکھنے والوے عام نفع نقصان کا مالک سمجھنے والے ہے جو کسی مخلوق کے سامنے خضوع کو درست نہیں سمجھتے کہتے ہیں خالق وہی رازق وہی لیکن کام وہی کرتا ہے جو بت پرستان کرتے ہیں کسی مدفون مردہ انبیاء کے قبر کو سے حاجتیں مانگتے ہیں کہتے ہیں اللہ ہمارے حاجتیں انکے واسطے برآورده کریں اپنے ان سے مانگنے کی دلائل کہاں سے لائے ہیں، انسان پتلہ احتیاج ہے وہ ایک گھونٹ پانی بغیر احتیاج نہیں پی سکتا ہے ایک لقمہ روٹی نہیں کھا سکتا ہے لہذا وہ محتاج مند ہے لیکن انسان عاقل یہ بھی جانتے ہیں اس کی احتیاجات کہاں سے پوری ہوگی احتیاج علم و دانش ہے تو کسی دانشمند کے پاس جائینگے مال کا محتاج ہے تو سرمایہ دار کے پاس جائینگے اقتدار کے محتاج ہے تو کہاں جائینگے۔

مغرب میں علوم و فنون سحر انگیز معجزہ نما انکشافات پر پاکستان میں رقص و ناچ کرنے والوں کا مندر سے دفاع ادنیٰ سے جاہل سے لے کر سقراط بقراط تک کے لئے لمحہ فکریہ ہے کیونکہ بت اس کو جس طرف سے اٹھائیں جہالت جمود شرمندہ پس ماندگی دیکھاتے ہیں دنیا میں بڑے سے بڑے نامور سیاہ کو سفید بتانے والے شاعر بھی بت کی تعریف بت سے دفاع نہیں کر سکتی چنانچہ یہ واقعہ تاریخ میں ثبت ہے سرزمین مکہ کے ایک بت خانہ کے خادم نے بلی کو بت پر چڑ کر پیشاب کرتے دیکھ کر غصہ آ کر بت کو توڑ کر گھر گئے تھے مناسب ہوگا یہاں مدافعان مندر کے لئے بت کی صنعت بت کی تاریخ روئیداد کچھ پیش کرتے ہیں قرآن کریم سورہ نوح میں ۹ اور سورہ الحج میں تین بت بنام لات عزی منات کا ذکر آیا ہے سب سے پہلے جس مواد خام سے اکثر و بیشتر بت بنتے ہیں وہ پتھر لکڑی کے ہوتے تھے زیادہ تر پتھر یا لکڑی ہی ہوتی ہے لیکن بادشاہان سربراہان مملکت یا عوام کے گداگراں ان کے سامنے خاضع ہونا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ رمز انتشار و افتراق ہے بت کی بھی وقت نقط وحدت نہیں رہے تاریخ میں یہ ثابت ہے بت پرستوں نے ہی ریزہ ریزہ کہا ہے سب سے پہلے کی صنعت یونان سے پھیلی ہے عرب سرزمین عربن الحی فراعی نے شام سے لایا تھا جس کا نام منات تھا جو کعبہ میں رکھا تھا وہ بڑھتے بڑھتے تعداد ۳۶ تک ہو چکی تھی سب سے اہم شناخت بت فقدان رمز وحدت و اتفاق رہا تاریخ عرب کو قصی سے اوپر نہیں ابو

سفیان سے نیچے نہیں صرف اس دوران قصی سے بعثت حضرت محمد تک ۱۲ قومی بنی ۱۳ سال محمد کے خلاف کس قسم کا اقدام کریں نہیں کر سکیں آخری اقدام میں بھی وہ فیل ہو گئے یہاں تک ان بتوں کے محافظین کے سامنے حضرت محمد نے اپنی عصا سے ان مارا ٹکڑا کیا اور فرمایا جاء الحق وزهق الباطل ان زمین سے کسی کو ایک آنسو نہیں آیا وہ کعبہ کے اندر منصوب بتوں پر بھی قانع نہیں تھا گھروں میں بھی رکھتے تھے۔

فلسفہ اور بت پرستی:-

جناب وکیل مدافع مندراب۔۔ درمناسب ہوگا بحث کو اسلام آباد میں بننے مندر تک محدود رکھنے کے بجائے خود بت کی قدر و قیمت اور بت پرستوں کو بت پرستی سے حاصل فوائد پر بحث کی جائے تاکہ کسی کے کھاتے میں جائینگے۔ کسی عدالت میں جانے کے بجائے خود بخود واضح ہو جائے نیز اس مندر سے متوقع کا اندازہ ہو جائے اس سے حاصل فوائد اور اس کی ضرورت فلسفہ بت پرستی پر پیش کریں ہم بھی اپنی محدود علم اور وسائل میں رہتے ہوئے دین اسلام کے لچک ناپذیر ناقابل مسامح کی وجوہات جاننے کی کوشش کرتے ہیں یقیناً ہماری وسائل صرف دو ہی ہیں ایک قرآن کریم ہے جہاں اللہ سبحانہ نے بت اور بت پرستی کو۔۔۔۔۔ بنیاد سے اٹھایا ہے ہر گوشہ پر روشنی ڈالی ہے دوسرا مصدر حقیقت خارجہ جس دن بت بنائے گئے اور اس کی پرستش شروع ہوئی ہے آج تک بت پرستوں کو کیا فوائد وعوائد رہا ہے قرآن کریم ان موضوع کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک خود بت کا تعارف ہے اس کے لئے دو کلمہ استعمال کیا ہے وثن اور صنم تیسرا کوئی لفظ میں نے نہیں دیکھا ہے دوسرا عنوان بت پرستی ہے بت پرستی کے لئے بھی دو لفظ استعمال کیے ہیں ۱ کلمہ شرک ہے یعنی اللہ کا کوئی شریک نہ بناؤ ۲ کلمہ من دون اللہ ہے یعنی اللہ کے سوا نہ کسی کی پرستش نہ کرو نہ کسی کو بلائیں۔

اسلام آباد میں مندر:-

پیر ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ روزنامہ دنیا کے پہلے صفحے کی سرخیوں میں سے ایک سرخی حکومت چاہتی ہے مندر کا مسئلہ خوش اسلوبی سی حل ہووزیر امور مذہبی نے پشاور میں سکھوں سے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہ مندر کا مسئلہ خود وزیراعظم چلا رہے ہیں حکومت چاہتی ہے مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہو اس لیے اس مسئلے کو اسلامی نظریاتی کونسل بھیج رہے ہیں۔ نیز اس دن پیر ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۳۱ق کو صادر روزنامہ دنیا کے کالمی صفحات ہیں اسلام آباد میں مندر خورشید ندیم کالم نگار نے اس مسئلہ کو پاکستان کو ایک ریاست تسلیم کرنے کے بعد مندر کا مسئلہ خود بخود حل

ہوگا۔

۱۔ پاکستان ایک قومی ریاست کے طرز پر وجود میں آنے والا ملک ہے اس کی وجہ واضح ہے دینا کا سیاسی نظم کن خطوط پر استوار ہوگا اس کا فیصلہ ہم نہیں کرتے اس کا تعین انسان کا تہذیبی ارتقاء کرتا ہے اسے آپ تاریخ کا جبر بھی کہہ سکتے ہیں اس جبر نے بیسویں صدی میں عالم انسانیت کو سلطنتوں کے عہدے سے نکال کر قومی ریاست کے دور میں کھڑا کیا ہے یہ انگریز ہو یا پرتگالی ہو یا عثمانی سب کو تاریخ کا یہ فیصلہ قبول کرنا پڑا قومی ریاست کے نام سے جو نیا سیاسی بندوبست سامنے آیا ہے اسے مسلمانوں نے اپنی مذہبی اقدار سے ہی جنگ کیا ہے۔

کرونا اور مندر:-

ملک علماء مائسمی دین اور دانشوران مائسمی متحد دین کو اقلیت کا حدود اور بعد واضح کرنا پڑے گا اگر حکومت اسلامی کے سائے میں اقلیتوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں تو وہ یہودی و نصاریٰ و دیان سماوی والوں کی عبادت گاہیں ہیں مندروں اور سکھوں کے مراکز ضد تمام ادیان ہیں۔ دین اسلام پہلے دن سے اس کا نشانہ نقدیت پرستی رہا ہے اس پر دو موقف نہیں رہے ہیں اس حوالے سے ایک ہی موقف رہا ہے۔۔

علماء دانشوران کو امور دینی میں سند دینا ہوگا، بغیر اسناد آیت صرف اپنی رائے سے فتاویٰ دینے کی وجہ سے عمر بھر میدان جنگ میں رہنے والے باپ کو جیل میں ڈالنے والا اور نگزیب بھی فقیہ شمار ہو گیا ہے۔ علماء ”کائنات ماکان“ کتنے ہی علوم کے سمندر میں غوطہ زن ہی کیوں نہ ہوں حجت نہیں ہے ان کے حجت ہونے کی کوئی سند ہے اسے پیش کریں لیکن یہ جان لیں پہلے خود حجت بننے کا فارمولہ کو پیش کریں، پھر علماء کے حجت ہونے کی سند اس فارمولے کی روشنی میں پیش کریں۔ حجت صرف قرآن اور اسوہ عملی مداوم رسول اللہ ہے۔ اس کے ماخذ مصادر کیا ہیں؟ اظہار الحق صاحب جس فتاویٰ عالمگیر کا ذکر کرتے ہیں ان کی ترتیب دینے والوں کا اقرار ہے اور نگزیب نے یہ فتاویٰ روایات ضعیف سے بھی استناد کرنے کی اجازت دی تھی، لہذا یہ فتاویٰ ڈبل ضعیف ہوگا۔ غرض جو بھی مصدر فتویٰ کی کتاب ہے تطبیق عملی میں اسوہ رسول اللہ ہے بت خانہ رسول اللہ کے دور سے پہلے تھے فتح مکہ کے موقع پر مسجد الحرام میں موجود بتوں کو آپ نے خواہ گرایا اطراف میں موجود بت خانوں کو خالد بن ولید کو بھیج کر مسمار کیا اگر کوئی مسلمان خود کو مسلمان متعارف کریں اور عمل رسول اللہ کے خلاف انجام دیں تو کیا کہہ سکتے ہیں۔

اسلام آباد مندر کے مسئلے پر عدالت سے پہلے ندیم کی قضاوت:-

بروز پیر ۲۱ ذی القعدہ ۱۴۴۱ھ کو نشر ہونے والی دنیا کے کالمی صفحات میں ایک عنوان آیا صوفیہ کے کالم نگار خورشید ندیم اسلام آباد کے مجوزہ مندر پر ترکی میں کوئی بحث نہیں ہوئی لیکن استنبول میوزیم کو مسجد بنانے کے فیصلے اہل پاکستان میں جاری بحث ختم ہونے کو نہیں آرہی شرکاء کے جوش و جذبے کا یہ عالم ہے جیسے یہ ہماری آبائی زمین کا معاملہ ہو ایسا کیوں ہے میں جیسے جیسے اس سوال پر غور کرتا گیا سوچ و فکر کے نئے درجے واہوتے گئے ہمارے مذہبی مزاج کی تشکیل کچھ اس طرح ہوئی ہے اکیسویں صدی کے باسی ہونے کے باوجود ہم ذہنی طور پر آٹھویں صدی میں کھڑے ہیں جیسے کوئی اجتماعی مسئلہ سامنے آیا ہو ہم خیال کرتے ہیں دنیا دار الاسلام اور دارالحرب میں منقسم ہے یہ اسلام آباد ہو بغداد ہو یا استنبول دراصل بلاد اسلامیہ اور ہمارے شہر ہیں ہم دور ابوحنیفہ اور ابو یوسف میں زندہ ہیں وہی بتائیں خراج کس شرح سے لینا ہے اور غیر مسلم شہریوں کے ساتھ کیا معاملہ کریں بظاہر ایک جدید آدمی ہمارے سامنے ہوگا ہاتھ میں موبائل جدید طرز کی گاڑی اور ہمہ وقت انٹرنیٹ پر متحرک لیکن جیسے ہی کوئی مذہبی سامنے آئے ایک منٹ میں کئی صدی پیچھے ملے گا گویا اپنے گرد و پیش سے لاطعلق ہو گیا جناب علمانی تجدید دین کے داعی مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے بیسویں صدی سے ابھی تک اپنی دین قمیص کو کتنی دفعہ بدلا ہے یقیناً نوکری میں ترقی کے منازل حکمرانوں کے قرب اور ان سے دفاع ابھی غیر ہندوں کی وکالت جو نہی وسائل بڑھتا گیا بدلا ہوگا ایک عام خالص مسلمان نے دین کو امام الصادق ابوحنیفہ ابو یوسف امام شافعی سے نہیں لیا ہے یہاں تو رسول اللہ ہے لیکن دین ان کا نہیں تھا اللہ کا تھا وہ حاصل کرتے تھے۔

کرونا اور مندر:-

مساوات

اما خورشید ندیم تعمیر مندر کے بارے میں قاعدہ مساوات سے استناد کیا ہے۔ قاعدہ مساوات آپ کے پیامبر بے جبرئیل کا فتاویٰ ہے، پیامبر بے جبرئیل دور جہالت میں کاہنین یا عصر معاصر میں صوفیاء ملحدین کا عقیدہ ہے۔ ہم اس نبی پر ایمان رکھتے ہیں جن پر جی جبرئیل لاتے تھے۔ قاعدہ عقل محض نہیں ہے مساوات قانون الہی بھی نہیں مساوات تنہا یکتا۔۔۔ شعوبین مادی ملحدین ہے وہ بھی اس کو کسی قانون عقلی ریاضی سائنسی اجتماعی سے استناد نہیں ان کا واحد تمسک ڈنڈا گند مارنے سے تمسک کیا دیکسٹریٹ سے استناد تاریخ بشریت میں یہ تطبیق ہوا نہ

اس کا امکان ہے یہ صرف تمام انسانوں کی برگشت ایک انسان پر منتہی ہوتا ہے تمام انسانوں کی انسانیت مساوی بتائی ہے کوئی کسی پر بھی ظلم و زیادتی نہ کرنے کی بات کہا ہے کمیونسٹوں نے قانون مساوات ظاہری طور پر اس کا داعی کارل مارکس ۱۸۱۸ء ان کے ساتھی انجلیز اور بعد میں لینن سٹالین کا نظریہ کہا جاتا ہے۔ یہ بات یہاں تک درست ہے مارکس نے اس کو فلسفہ اصل اقتصاد پر قائم کیا ہے ورنہ اصل مساوات قدیم دور سے شعار ملحدین اور منکرین رہا ہے اسلام آنے سے پہلے یونان میں اور تیسری صدی میں بصرہ و بحرین میں قرامطہ نے نافذ کیا ہے تفصیل نظام شیوعی میں دیکھیں۔

- ۱۔ دین نام کی کوئی چیز نہیں، دین انسانوں نے بنایا ہے۔
- ۲۔ دنیا و مافیہا سب مولود مادہ ہیں حتی افکار خیالات بھی مادہ ہیں۔
- ۳۔ انسانوں میں کو طبقات نہیں ہم طبقات کو ختم کریں گے
- ۴۔ انسانوں کو ان کی ضروریات کی حدود میں حق ملکیت دیں گے اس سے زیادہ نہیں۔
- ۵۔ کائنات کی ہر چیز ہر کسی کے لئے مساوی ہے دلیل کیا ہے کوئی دلیل لائیں عملی زندگی میں آپ صحافی ہے کیا آپ اور دیگر تمام صحافیوں کی تنخواہ و دیگر سہولیات برابر ہیں۔
- ۶۔ صحابی اور وزراء سب برابر ہیں
- ۷۔ وزراء اور وزیراعظم برابر ہیں۔
- ۸۔ ایک لوڈول بارکش پہاڑ اور ایک اقتصاد دان سائنس دان تنخواہ میں برابر ہیں
- ۹۔ ایک بڑے جسامت کے انسان اور ایک نحیف جسم برابر کھاتے ہیں برابر پہنتے ہیں۔
- ۱۰۔ سکولوں میں طلباء کو برابر نمبر دیتا ہے۔
- ۱۱۔ وزیراعظم کے ووٹ اور عام کابینہ کے ووٹ برابر ہے
- ۱۲۔ آپ کے پاس لکھاری کا میدان ہے پہلے مساوات کوئی عقل اور جس منطق کو آپ مانتے ہیں ثابت کریں۔
- ۱۳۔ اس ملک کے عام شہری اور حکومتی ملازموں پنشن ہونے کے بعد حقوق برابر ہیں۔
- ۱۴۔ آپ کو اختیارات حاکم پارٹی استعمال کرتا ہے دیگر ممبران برابر ہیں۔
- ۱۵۔ حکومت خزانے سے پیسہ دے کر ووٹ بناتے ہیں اپوزیشن کو یہ سہولت نہیں

۱۶۔ آپ پاکستان کو ایک قومی ریاست بنا کر جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کو مسترد کر کے پرویز مشرف کی سیرت کو زندہ کیا۔

مساوات اشعار الحاد:-

مشہور و معروف یہ ہے کہ کفر مساواة کا مبتکر کارل مارکس ہے یہاں ایک وضاحت کی ضرورت ہے کارل مارکس کی اشتراکیت فلسفہ الحاد پر قائم کیا تھا الحاد ان نکات پر استوار ہے

۱۔ کائنات صرف مادہ غیر مادی کوئی چیز نہیں۔

۲۔ تخلیق انسان مادہ کی ترقی کا نسخہ ہے۔

۳۔ کائنات کے گردش اقتصاد کی الجھن سے ہوتی ہے

۴۔۔۔ ابھی تک پانچ ادوار سے گزر کر اس مرحلے پر پہنچا ہے

۵۔ دین مخلوق انسان ہے اللہ کو انسانوں نے خلق کیا ہے نہ کہ اللہ نے انسان کو لہذا اشتراکیت مارکس فلسفہ الحاد پر قائم ہے جبکہ اشتراکیت بلا فلسفہ قدیم ادوار سے چلی آرہی ہے تاریخ میں آیا ہے ایران نوشیروان بادشاہ کے باپ قباد کے دور میں مزدک نامی شخص نکلے تھے اس نے ہر چیز نسب کے لئے بطور اشتراک مساوی ہے اس میں کسی کو امتیاز نہیں بنی عباس کا اقتدار کمزور ہونے کے بعد ہر جگہ سے اسلامی مخالف افکار نظریات گروہ معاشرے اپنا منصوبہ پیش کرنے لگے عراق میں ایک شخص زنجی نے تمام حتی عورتوں سب کے لئے بطور مساوی حق کا اعلان کیا تھا ان کے بعد قرامط جو کہ اسماعیلیوں کا گروہ مکشوف تھے وہ ایسا اعلان کیا ان کے بعد مصر میں حاکم بامر اللہ اور لبنان میں دروز نے ایسا کیا عصر معاصر اسماعیلیہ کی شاخ نزاری۔۔۔ شریعت کا اعلان کیا پاکستان میں بھٹو نے جب ملک میں سوشلزم کا اعلان کیا۔۔۔ بہت سے علماء نے سوشلزم کا ترجمہ فرض مساوی کیا اور اس کا بانی ابو زر غفاری کو بتایا۔

المساوات:-

یکے از مبانی معتزلہ مساواة ہے یہ اسلام کا اصول متفقہ ہے یہ مصطلح کس نے بنائی ہے یہ کہاں سے اخذ کیا ہے جو چیز اپنی جگہ اصل ہو وہ پہلے مرحلے میں نصوص اولیٰ میں ملنا ضروری ہے اگر نصوص اولیہ کسی آیت یا فرمان رسول سے اخذ کیا ہے تو سوال اٹھتا ہے کیوں اس کی اصلی کلمہ نہیں لایا اس میں کیا قباحت ہے اس کا ترجمہ لانے

کا کیا مقصد ہے

۲۔ آپ انسانوں مساواة کو تطبیق ہوتی تو اس سے اس کے دین کا کوئی مسئلہ حل ہوتا ہے یا دنیا کا کوئی مسئلہ حل ہوتا ہے یا خالی مفروضہ کی حد تک ہے محسوس ہوتا ہے حریت کو مغرب والوں کو خوش کرنے کے لئے بنایا ہے مساواة کو ملحدین مشرق کے لئے بنایا ہے یا دونوں بیچارہ ہزیمت خوردہ مسلمانوں کو خاموش کرنے کے لئے بنایا ہے۔

کرونا اور مندر:-

بت پرستی تنہا خلاف اسلام نہیں بلکہ خلاف تمام ادیان سماوی ہے قرآن کریم میں اللہ سبحانہ کی وحدانیت کے بعد نفی بت پرستی آئی حکم ہی ہے اللہ پرستی اور بت پرستی دو متضاد متناقض چیز ہے لہذا قرآن میں انتہائی شد و مد سے ہر قسم کی ہر شکل کی بت پرستی سے گریز کیا ہے یہاں اقسام و انواع بت پرستی بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے لہذا ہم صرف قرآن میں جن کا ذکر آیا ہے بیان کرتے ہیں سورہ نوح میں حضرت نوح کے دور میں چلتی بتوں کا ذکر آیا ہے ان کا بھی طوالت کے خدشے کے تحت ذکر نہیں کرتے صرف سورہ مبارکہ النجم میں تین بتوں کا ذکر کرتے ہیں ۱۹۔ ۲۱ میں تین بتوں کا ذکر آیا ہے لات۔ عزا۔ منات

یہ تین بت حجاز کے بڑے شہروں میں ہوتے تھے ۱۔ بنی ثقیف لات کی پرستش کرتے تھے

۲۔ عزی قریش اور بنی کنانہ کا بت تھا۔

۳۔ منات کی بنی حلال پرستش کرتے تھے۔

لات کسی انسان کی صورت میں تھے جبکہ عزی کسی درخت کی شکل میں تھے منات کسی شکل میں نہیں تھے قریش ملائکہ کی پرستش کرتے تھے لیکن ان کا ذکر نہیں کعبہ کے گرد ۲۶۰ بت تھے۔

بت امز تفرقہ و انتشار طرائق و قداد ہے۔ سرزمین مکہ کویت کو نہیں جانتے تھے بت کیا ہوتے ہیں، یہ جب مسجد الحرام کی ریاست بنی قضاۃ کو ملی ان کی طرف سے عمر لکھی خادم کعبہ بنے تو انہوں نے شام سے ایک بت بطور تحفہ اہل مکہ کیلئے لائے اس کو کعبہ کے اندر رکھا۔ پہل بت کے وارد ہونے سے حضرت محمد کی بعثت تک ۳۶۰ بت ہو گئے، اس پر بھی اکتفاء نہیں کیا بلکہ تین اور بت بنائے جن کا ذکر سورہ نجم میں آیا ہے۔

کرونا اور مندر:-

ملک خداداد پاکستان جس کا مقصد کیا ہے تو کہتا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بقول خورشید ندیم پاکستان کے آئین میں لکھا ہے یہاں کے وزیراعظم اور صدر مسلمان ہونا چاہیے مسلمان ہونے کی ڈگری لمبی ہے سورہ حمد نہ آنے والے کلمہ پڑھ سکنے والے بھی مسلمان ہو سکتا ہے مندر بنانے والے بھی مسلمان ہو سکتا ہے قرآن کو پرانی کتاب کہنے والے بھی مسلمان ہو سکتے ہیں اب یہ بھی تمہید بن رہی ہے کسی مندر کو وزیراعظم دیکھیں بھٹو خاندان شریف خاندان صحافی خاندانوں کی کوشش رہے گی مسلم ہندو فرق کو ختم کریں ندیم کے نزدیک یہاں مندر بنانا چاہیے ہر شہری کو مساوی حقوق ملنا چاہیے تو وزیراعظم اور صدر مسلمان ہونے کی شرط کا کیا جواز بنے گا غرض ہندوؤں کے دلوں میں گزشتہ گان سے زیادہ مقام بنانے میں خان نے سبقت لی ہے وہ زندہ ہو گیا ابھی تک اسلام کے نام سے قائم جماعتوں کی طرف سے کوئی بیان نہیں آتا ہے سوائے مولانا تفتی عثمانی کے باقی سیاست اسلامی کے علمبرداران خاموش ہیں صحافیوں میں سے خورشید ندیم کی ہمدردی ہندوؤں کے ساتھ مظاہر ہوا ہے لیکن اظہار الحق امریکا میں مقیم ایک ہندو لڑکی کا بیان حوالے اور اولاس میں اورنگ کی طرف سے بعض مندر بنانے کی فتاویٰ کا ذکر کیا۔

کرونا اور مندر:-

ہم یہاں وزیراعظم عمران کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ ان کا یہ اقدام ان کی نظر میں ہی کر سکتا ہوں سے کیا ہے یقیناً اسلام جناح اسلام اقبال کے داعیوں کے لئے مندر بنانا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم تو سیاسی نہیں ہیں ایک ادنیٰ فرد کا لم خوان ہے اس حوالے سے ان دو کا لم نویس خورشید ندیم اور اظہار الحق کے کالموں پر تجزیہ کرتے ہیں خورشید ندیم نے قیام پاکستان میں تصور اسلامی کو حذف کر کے قومی ریاست قرار دی اور قومی ریاست کے تحت پرشہری کو مساوی حقوق ملنا چاہیے دوسرا نظریہ اظہار الحق کا ہے جہاں انہوں نے ادریک کے مندروں کے بارے میں بعض اقدامات کا ذکر کیا ہے پہلے انہوں نے ان کی خدمات مذہبی کا ذکر کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیر کا ترتیب کا ذکر کیا ہے جہاں وہ خود نگرائی کرتے ہیں۔

بروز جمعرات ۷ اذ القعدہ الحرام ۱۴۴۱ھ کو صادر اخبارات دنیا کالمی صفحات کا ایک عنوان مندر ہے کالم نگار اظہار الحق ہے آپ نے پہلے ہندوستان میں مغل حکومت کے آخری ادوار کے بادشاہ اورنگ زیب دیندار بادشاہ تھے انہوں نے فقہ حنفی پر فتاویٰ جمع کرنے کا حکم جو۔۔۔ برس تک چلی جس میں ہندوستان کے جید مختار علماء

دانشوران شامل تھے۔

کرونا اور مندر:-

اورنگزیب۔۔۔۔۔ ہوں صدی کے دوسری نصف میں ہندوں کو مندر بنانے کے لئے زمین اور خرچ دیے تھے ہم پہلے اظہار الحق کے رائے پر اظہار خیال کرتے ہیں۔

۱۔ اورنگزیب مغل بادشاہوں میں دیگران کی بنسبت عالم دانشور دین دار تھے۔

۲۔ اما وہ دین شناس تھے اس نے دین کہاں سے کب سے حاصل کیا تھا وہ فتاویٰ میں ترمیم کرتے تھے ، مفتی بننے کی صلاحیت کیسے حاصل کیا یہ ثابت کرنا ہوگا آپ پر انمیری سکول کے ٹیچر بغیر سند ڈگری نہیں رکھتے۔

۳۔ فقہ حنفی پر فتاویٰ جمع کیا عالم اسلام می پانچ فقہ کا تعارف ہے آپ ایک کی فقہ کو پورے عالم اسلام پر نافذ نہیں کریں آپ تو اسلام نافذ کرنے کے حق میں نہیں کیے فقہ حنفی نافذ کرنے کی بات کرتے ہیں۔

۴۔ پانچ فقہوں میں صرف امام مالک اور امام شافعی کے فتاویٰ خود انہوں نے لکھے ہیں، امام صادق امام ابوحنیفہ دونوں کے فتاویٰ مدون صورت میں نہیں یہ جو فقہ حنفی چل رہی ہے وہ ابو یوسف قاضی ہارون رشید کی فقہ ہے ابوحنیفہ کی ہونے کی کوئی دلیل نہیں سوائے ابو یوسف ان کے شاگرد تھے۔

کرونا اور مندر:-

ملک علماء مائسمی دین اور دانشوران مائسمی متجدد دین کو اقلیت کا حدود اربعہ کیا ہے اشتباہ ہے اگر حکومت اسلامی کے سائے میں اقلیتوں کی عبادگا ہیں محفوظ ہیں تو وہ یہودی و نصاریٰ ادیان سماوی والوں کی عبادتگاہ مندروں اور بت مت کے مراکز ضد تمام ادیان ہے وہ اس دائرے میں نہیں آتا ہے۔

علماء دانشوران کو امور دینی میں سند دینا ہوگا اس کے ماخذ مصادر کیا ہیں اظہار الحق صاحب جس فتاویٰ عالمگیر کا ذکر کرتے ہیں ان کی تربیت دینے والوں کا اقرار ہے یہ فتاویٰ روایات سے بھی استناد کرنے کی اجازت تھے لہذا یہ فتاویٰ روایات ضعیفہ سے بھی مستند ہیں غرض جو بھی مصدر فتوای کی کتاب ہے تطبیق عملی میں اسوہ رسول اللہ ہے بت خانہ رسول اللہ کے دور سے پہلے تھے فتح مکہ کے موقع پر مسجد الحرام میں موجود بتوں کو آپ نے خوا گرایا اطراف میں موجود بت خانوں کو خالد بن ولید کو بھیج کر مسمار کیا اگر کوئی مسلمان خود مسلمان متعارف کریں اور عمل رسول اللہ کے خلاف انکام دین تو کیا کہہ سکتے ہیں۔

کرونا اور مندر

مساوات

اما خورشید ندیم تعمیر مندر کے بارے میں قاعدہ مساوات سے استناد کیا ہے۔ قاعدہ مساوات عقل محض نہیں ہے مساوات قانون الہی بھی نہیں مساوات تنہا یکتا۔۔۔ شعوبین مادی ملحدین ہے وہ بھی اس کو کسی قانون عقلی ریاضی سائنسی اجتماعی سے استناد نہیں ان کا واحد تمسک ڈنڈا گند مارنے سے تمسک کیا دیکٹریٹ سے استناد تاریخ بشریت میں یہ تطبیق ہوانہ اس کا امکان ہے یہ صرف تمام انسانوں کی برگشت ایک انسان پر منتہی ہوتا ہے تمام انسانوں کی انسانیت مساوی بتائی ہے کوئی کسی پر بھی ظلم و زیادتی نہ کرنے کی بات کہا ہے کمیونسٹوں نے قانون مساوات کو چند افکار تجاریہ پر قائم کیا ہے۔

- ۱۔ دین نام کی کوئی چیز نہیں انسانوں نے دین بنایا ہے۔
- ۲۔ دنیا و مافیہا بہت سادہ ہے حتیٰ افکار خیالات بھی سادہ ہیں۔
- ۳۔ انسانوں میں کو طبقات نہیں ہم طبقات کو ختم کریں گے
- ۴۔ انسانوں کو ان کی ضروریات کی حدود میں حق ملکیت دیں گے اس سے زیادہ نہیں۔
- ۵۔ کائنات کی ہر چیز پر کسی کے لئے مساوی ہے دلیل کیا ہے کوئی دلیل لائیں عملی زندگی میں آپ صحافی ہے کیا صحافی سب برابر ہیں۔

۶۔ صحابی اور وزراء سب برابر ہیں

۷۔ وزراء اور وزیراعظم برابر ہیں۔

۸۔ ایک لوڈول بارکش پہاڑ اور ایک اقتصاد دان سائنس دان تنخواہ میں برابر ہیں

۹۔ ایک بڑے جسامت کے انسان اور ایک نحیف جسم برابر کھاتے ہیں برابر پہنتے ہیں۔

۱۰۔ سکولوں میں طلباء کو برابر نمبر دیتا ہے۔

۱۱۔ وزیراعظم کے ووٹ اور عام کابینہ کے ووٹ برابر ہے

۱۲۔ آپ کے پاس لکھاری کا میدان ہے پہلے مساوات کوئی عقل اور جس منطق کو آپ مانتے ہیں ثابت کریں۔

۱۳۔ اس ملک کے عام شہری اور حکومتی ملازموں پنشن ہونے کے بعد حقوق برابر ہیں۔

۱۴۔ آپ کو اختیارات حاکم پارٹی استعمال کرتا ہے دیگر ممبران برابر ہیں۔

۱۵۔ حکومت خزانے سے پیسہ دے کر ووٹ بناتے ہیں اپوزیشن کو یہ سہولت نہیں

۱۶۔ آپ پاکستان کو ایک قومی ریاست بنا کر جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کو مسترد کر کے پرویز مشرف کی سیرت کو زندہ کیا۔

اسلام آباد میں حکومتی خرچے پر مندر:-

یہاں دو سوال اٹھتے ہیں ایک دار الخلافہ میں مندر کیوں؟ دوسرا حکومتی خرچے پر کیوں؟ ان دونوں سوالوں کے عقلی اور حکمران مدعی مسلمان کیلئے جواب شرعی بھی مانگتے ہیں۔

ایک افسوسناک خبر یہ ہے کہ پاکستان کے سیکولر حکمرانوں کو اندازہ ہوا ہے یا لگایا ہے پاکستان کے مسلمان ناموس غیرت کھونے کے ساتھ غیرت دینی بھی کھو چکے ہیں، جس کا واضح ثبوت سیکولر حکومت پر آتے ہی خود کو غیر مسلمین کے حمایت اور ان کو اقتدار اعلیٰ پر لانے کی کوششیں کرنے کی نوید سناتے ہیں، چنانچہ ملک کرونا و ما کرونا مہنگائی اور بے روزگاری کی فریاد و فغاں کے دور میں نئے پاکستان والوں نے اقلیتی گروپ کی تشکیل کے بعد ہندوؤں کیلئے حکومتی خرچ پر مندر بنانے کا اعلان کیا ہے جس پر سیکولر صحافیوں نے ان کو داد دی، سہارا دیا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اقلیت ہوتی ہیں، انقلاب اسلامی کے بعد تقریب شیعہ اور سنی کا ادارہ تاسیس کیا اخوت اسلامی کا اعلان کیا۔ چندیں صوبوں میں سنی برابر یا اکثریت کے قریب ہیں تہران میں تو پتہ نہیں کتنے لاکھ سنی ہیں۔ تقریب کے ممبران تہران اور پاکستان کے سنیوں نے تہران میں سنیوں کیلئے مسجد کی اجازت مانگی تو حکومت نہیں دی وہ اپنی عوام کے جذبہ مذہبی سے ڈرتے تھے ورنہ ان کی کوئی منطق نہیں بنتی۔

تمہید

حمد کا ایک مصداق جلی اس ذات کی نعمتوں کا شکر ہے اللہ سبحانہ کی نعمتوں کا کوئی حدود و حصار نہیں اس کی کن نعمتوں کا شکر کرین نعمتیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک نعمت مثبت ہوتی ہے جو سب کی نظروں میں آتی ہے لیکن بعض نعمتیں منفی ہوتی ہیں اس کا نہ ملنا بھی نعمت ہے قرآن اور اس کو اٹھانے کی نعمت سب سے بڑی نعمتوں میں شمار ہوتی ہے جس سے کسی کو انکار نہیں علی پروردہ محمد کو کتابت آتی تھی لیکن محمد کو نہیں آتی تھی یہی دلیل اکبر قاطع و ساطع نبوت محمد نبی امی لقب بن گیا۔ حوزات و مدارس میں علم نحو اور اصول فقہ کو اعلیٰ و ارفع علم گنا جاتا رہا اللہ سبحانہ نے مجھے ان

کرونا اور شکر:-

انسان کو اگر کبھی کبھی اپنے لئے حاصل نعمتوں کا شکر کرنے کی تلقین کریں وہ رفتہ رفتہ شکر کو ایک عبادت سمجھ کر اس کا مداوم بن جاتا ہے، اس لئے بعض علماء اعلام نے فرمایا من لم یشکر المخلوق لم یشکر الخالق کسی کا اپنی کمائی ہوئی سے کس پر احسان کرے اگر وہ اس کا شکر یہ ادا کریں تو وہ دہندہ بھی۔۔۔ کہتا ہے دیکھو میرے مختصر عطیہ کا اس نے شکر یہ اداء کیا تو مجھے خوشی حاصل ہوئی، اگر میں بھی اپنے دہندہ کا شکر اداء کروں تو وہ بھی خوش ہو جاتا ہے پھر سوچ میں پڑ جاتا ہے میرے پاس۔۔۔۔ عطیات ہیں تاکہ میں ایک ایسے ہی کے اس کا شکر کروں اپنے لئے اس کے دی ہوئی نعمتوں کی گنتی کرنا شروع ہوتی ہے، میرے پاس اس کا دیا ہوا سامان کتنے مین زمین ہے حیوانات باغات دکانیں سونے چاندی رقم ہے، سب اس کے دیئے ہوئے ہیں پھر سوچ آتی ہے ان میں سے بعض تو میں نے خود کمایا ہے پھر سوچتا ہے میں خود کیا ہوں میں نے خود بنایا ہے یا مجھے بھی اسی نے بنایا ہے، کوئی علامات نشانی گواہ نہیں ملتے والدین بڑے بھائی سے بھی پوچھیں تو کہتا ہے تم نے خود کو پیدا نہیں کیا، والدین بھی کہتے ہیں ہم نے تم کو پیدا نہیں کیا ہے۔ جس نے تم کو پیدا کیا اس نے ہم کو پیدا کیا ہے۔ جب نوبت یہاں پہنچتی ہے کہ میرا اپنا کچھ بھی نہیں سب اسی کا ہے۔ اس صورت میں وہ ہم سے خطاب فرما سکتے ہے ”فبای

الاء ربک تکذبان۔“

عبدالرحمان بعض کا کہنا ہے یہ نبی کا نام ہوتا ہے کیونکہ شیعہ ایسا نام نہیں رکھتے ہیں اگر کوئی پوچھے شیعہ یہ نام کیوں نہیں رکھتے تو اسکی وجہ ان کا جھکاؤ کچھ حد تک مشرکین کی طرف ہے اور مشرکین کو یہ نام پسند نہیں تھا اس لئے وہ کہتے تھے وما الرحمن جبکہ اللہ سبحانہ نے اسراء میں فرمایا ادعوا للہ وعبدا الرحمن۔ ان کا جھکاؤ مشرکین کی طرف ہونا واضح ہے۔ ایک تو وہ زیادہ تر تاسی شرکی رکھتے ہیں عبدالحسین، عبدعلی، عبدالرسول، غلام حسین، غلام علی اور بعض جامد مردوں سے استشفاء مزارات پرستی وہی بات جو مشرکین کہتے تھے ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ تو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ علی حضرات حسین کے بندے ہیں لیکن ان کے مزارات بنا کر ان کی زیارات نامہ بنانے کے بعد سے واضح ہوا ان کا سلسلہ علی، حسین سے نہیں بلکہ کسی کو فی سے ملتا ہے چنانچہ ایک مسئلہ اختلاف بنا ہے۔ مزارات کی زیارت اور بت خانوں، مندروں میں جا کر حاجتیں مانگنے والے دونوں کی ایک منطق ہے، ایک ہی وہ وسیلہ تقرب الی اللہ قرآن نے اللہ پرستی اور بت پرستی دونوں ایک منطق سے روکتا ہے وہ یہ تمھاری بات نہیں سنتے اگر سنیں تو کچھ کر نہیں سکتے ہیں شیعوں نے اس کا حل یہ بتایا ہے کہ یہ سنتے ہیں اور حاجات رفع کرتے ہیں یہ نام اپنے انتخاب کئے ہیں اس لئے ہیں کہ میرا جھکاؤ سنیوں کی طرف ہے میں پہلے دنوں میں سنیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھتا تھا ان کے ساتھ اخوة اسلامیہ کو سلوک کیا جائے بعد میں اس نقطہ پر پہنچا کہ شیعوں کی بنسبت مظاہر اسلام کا پس رکھتے ہیں لیکن دراسات فی الفرق والمذاهب لکھنے سے معلوم ہوا اسلام گریزی قرآن سے گریزی میں دونوں ایک جیسا ہے چنانچہ کا نام قرآن کی جگہ سنت پھر سنت کی جگہ اجتہاد فی مزارات سے ثابت ہوا دونوں ایک ہے۔

توفیقات سلبیات :-

توفیقات دو قسم کی ہوتی ہیں ایک مثبت جو آپ چاہتے ہیں غیر متوقع طور پر فوراً میسر ہوتی ہیں اچھی زندگی چاہتے تھے اچھی نوکری مقام چاہتے تھے، ان کے بارے میں آیت ہے ﴿وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا.. شوری. ۲۰﴾ اس طرح توفیقات کو توفیقات مثبت کہتے ہیں، کہتے ہیں ماں کی دعا بھی، مولانا صاحب کی دعا بھی، میں نے نذر مانی بھی اس کے برعکس آپ جو چاہتے ہیں ان کے خلاف ہوتا ہے۔ کبھی توفیقات سلبی

ہوتی ہیں بطور مثال میری کل درآمدات میری کتابیں تھی اور اس پر پابندی لگی میرا ادارہ بیس تیس سال سے بند ہے اور میں بلتستان میں موجود جائیداد فروخت یا اجارہ سے انتہائی حد تک قناعت سے زندگی گزار رہا ہوں میں ایک ہزار ماہانہ درآمد نہیں رکھتا ہوں لیکن کسی ایسی بیماری میں مبتلا نہیں ہوا کہ جس کا خرچہ زیادہ ہو۔ میں معجزات و کرامات کا بھی قائل نہیں ہوں کبھی وسعت ارزاق کی دعائے تک نہیں کی توفیقات سلبی کا معنی مفہوم یہ ہے کہ انسان دل کے اندر سے کسی چیز کے حصول کی تمنا کرتے ہیں لیکن وہ حاصل نہیں ہوتے اور کوئی چیز جو اس نے خواہش نہیں کی ہے وہ ملتے ہی کسی نے بڑھاپے یا بیماری کے عالم میں دیکھ بھال کیلئے اولاد کی تمنا کی لیکن اللہ نے اولاد نہیں دی، لیکن اچھی صحت و عافیت و سکون کی زندگی گزارنے کو دی، کسی نے وسعت ارزاق کیلئے دعا کی اللہ نے مال نہیں دیا سکون دیا، انسان نے اولاد ذکر کیلئے دعا کی اللہ نے لڑکی دی۔ توفیقات سلبی اس کو کہتے ہیں ایک چیز انسان کی دلی خواہش ہوتی ہے وہ برآور نہیں ہوتی اس کے مقابل میں کوئی ایسی حالات پیدا ہوتے ہیں بطور مثال مجھے ماہانہ کم از کم پچاس ہزار گھر کا خرچہ چاہیے ہوتا ہے، اس مقدار میں گھر کے اخراجات، بیماری میں ڈاکٹر کی فیس اور دوائیوں وغیرہ کا حساب بھی کیا ہے۔ ادارہ بند ہو گیا درآمدات بند ہو گئیں، فشار خون اور دمہ میں مبتلا ہوا لیکن ایسی بیماری نہیں ہوئی کہ ہسپتال میں جاؤں یا بار بار ڈاکٹر کے پاس جاؤں۔ میرا دل چاہتا تھا میری اولادیں بنی و بنات سب دین دار ہو جائیں گھر در سگاہ ہو جائے ایسا نہیں ہوا۔ خود کو زیادہ متقی زاہد متدین بھی پیش نہیں کر رہا ہوں نہ اپنے لمحات حیات پیش کر رہا ہوں جو وعدہ اللہ نے موسیٰ کیلئے دیا ہے ہمیں بھی عنایت ہوا ہے وَاللّٰدِیْنَ جَاهِدُوا فِیْنَا لَنَهْدِیْہُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ اللہ سبحانہ کی بعض بندوں کو توفیقات سلبی عنایت کرتے ہیں لیکن بندہ متوجہ نہیں ہوتا یا خاطر میں نہیں لاتا ہے شکر بھی نہیں کرتا ہے اور بہت دیر کے بعد متوجہ ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ اس ناچیز کو بہت سی توفیقات سلبی عنایت کی تھی ورنہ کسی قسم کے انسان ہوتا ہے وہ ذات جانتے ہیں ان توفیقات سلبی میں چند کا ذکر کرتے ہیں۔

توفیقات سلبی

توفیقات سلبی کی ایک واضح بارز نا تردید مثال دارالافتاء اسلامیہ ہوگی جس پر پابندی لگی جس پر کئی لوگوں کو کوفت ہوئی اور کتنوں نے چیزیں بانٹی ہوئیں معلوم نہیں، خوشی سب نے کی ہوگی لیکن افسوس ہونے والوں کی مثال ابھی تک معلوم نہیں۔ لیکن یہ میرے لئے اللہ کی طرف سے سب سے بڑی نعمت عطیہ رحمانی تھی۔ اس کی

وضاحت یہ ہے میں بنیادی طور پر اس حدیث کو نہیں مانتا یہ منسوب بہ امیر المومنین کہ علی باب العلم ہے۔ لہذا علی و اہل بیت باب اسلام کی وجہ سے ہیں۔ حضرت علی سے متعلق جو بھی کتاب ملتی خریدی اور اس وقت مذہب شیعہ کو برحق سمجھتا تھا، اہل بیت سے دفاع میرے ادارے کا منشور تھا لیکن ایک شرف کے اسلام مخالف نہ ہو، آئمہ شیعہ سے دفاع بھی دارالافتاء پر حاوی رہا۔ ان کتابوں کی ایک فہرست پیش کرتے ہیں۔

- ۱۔ قرآن اور مکتب تشیع
- ۲۔ شیعیت کا آغاز
- ۳۔ مذہب اہل بیت
- ۴۔ ایران سے شیعہ کے دفاع میں چھپی کتب ارسال امثال ”پھر میں ہدایت پا گیا“
- ۵۔ ہو جاؤ پتھوں کے ساتھ
- ۶۔ آمریت کے خلاف آئمہ کی جدوجہد
- ۷۔ تفسیر دعاندہ
- ۸۔ آئمہ سیریز
- ۹۔ اہل بیت اطہار ایک دور
- ۱۰۔ دعاء افتتاح
- ۱۱۔ اہل بیت

ادارہ بند ہونے کے بعد اب یہ کتابیں دیمک کھا رہی ہیں جو میرے گھر کے چار کمروں میں پڑی ہیں۔ اسی وجہ سے ادارہ بارہ سال سے بند ہے اور بند کرنے والے خوش ہیں۔ کراچی بلتستان والوں کو میرا ادارے کے بند ہونے سے سکون ملا ہے لیکن میں نے یہ ادارہ مال و دولت بنانے کے لئے نہیں قائم کیا بلکہ دین کی خدمت اعلیٰ اسلام کیلئے بنایا تھا۔ میں نے مذہب شیعہ و سنی و دیگر فرقہ پر تحقیق جاری رکھی یہاں تک ہزار سے زائد مذاہب پر مشتمل کتاب ”دراسات فی الادیان والمذہب“ لکھنے کے بعد واضح ہوا یہ شیعہ اسلام کے خلاف ایک تنظیم تھی جنکا حضرات حسنین و امام صادق سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا بلکہ انکا سر اشام کے شہر سلمیہ میں اسلام مخالف سازش کرنے والے، قیروان اور مصر میں حکومت قائم کرنے سے ملتا ہے اسی طرح بلتستان کو افغانستان سے ملتا ہے

یہ کتب جو دارالثقافتہ سے نشر ہوئی ہیں میں اس وقت مذہب شیعہ پر تھا یہ کتب ضال تھیں لیکن متوجہ نہیں ہوا اللہ نے از خود مجھے ان دور رکھنے کیلئے میرے مخالفین کو اس پر لگایا کہ میرا ادارہ بند کریں یہ میرے لئے اللہ احسان تھا جس کا مجھے ۱۴۳۹ھ کے بعد احساس ہوا اس نے مجھے ان کتابوں کے نشر کنارے کرنے کے کفارے میں خالص اسلام اٹھانے پر لگایا یہ ایک توفیقی سلبی تھی۔

انعام سلبی:-

سلب نعم یہ ہے کہ حدیث مشہور و معروف یا اقوال زریں میں آیا ہے ”من حفر بئر الاخیه فقد وقع فیہ“ جس کسی نے کسی کو گرانے کے لئے کنواں کھودا وہ خود اس میں گر جائے گا۔ جس کسی نے کسی کو سکھایا یا اکسایا کہ باپ کو ایک بے اولاد بنا کر چھوڑ لیکن وہ خود نعمت شریک حیات سے محروم ہو گئے نعمت اولاد سے محروم ہو گئے تاریخ میں ثبت ہو گئے وہ اپنے باپ کی نافرمانی طغیانی کرتے تھے۔ اس جرم میں ان کے معاونین حاجی صادق کو بھی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا آغا روح اللہ نے بھی میری دشمنی و مخالفت کی ان کو زواج و اولاد سے محروم کیا، اس میں ان کا کردار بھی زیر بحث آئیں گے۔

بلتستان سے رہائی یا نجات:

بلتستان کی اکثریت غلات مردہ اسماعیلیہ خانیہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے یہاں اصول و مبانی اسلام پر عمل پیرا ہونا ناممکن تھا، دین اسلام کے اصول و مبانی وعظ و نصیحت خوف قیامت اکل حرام سے منع کرنے کے مواقع نہیں دیتے تھے جیسے ضروریات اسلام بیان کرنے پر پابندی تھی، مجالس امام حسین میں صرف ذکر مصائب وہ بھی نعوذ باللہ سفید جھوٹ درجھوٹ کی کہانیاں ہوتی تھیں، فساق و فجار صرف سینہ زنی کے موقع پر مجلس کے اندر آتے تھے اس طرح اکل حرام ان کے لئے ایک معمول نسوار پانی سگریٹ جیسا تصور اختیار کر چکا تھا لہذا معمولی رشوت پر علماء اخوند حضرت حرام کی گیند مارتے تھے۔

۲۔ متعہ پر زور دے کر زنا کی راہ آسان بناتے ہیں۔

۳۔ سب و شتم خلفاء نعوذ باللہ فحش بہ ام المؤمنین عائشہ کی توہین اہانت جسارت ترویج دین فروغ دین بن چکے تھے ۴۔ اہل سنت والجماعت کو ایک عنصر مکروہ مردود تصور کرتے تھے۔ خوف قیامت نامی کوئی چیز کا ذکر ہی نہیں ہوتے

تھے۔

۵۔ لوگوں میں ایسی بھی الفت و محبت کا فقدان تھا۔

۶۔ صف مقدم علماء اکابر علماء آغا خانیوں کی سرپرستی میں مومنین نماؤں کا آغا خانیوں سے وابستگی جزء دین گردانتے تھے اور ان کے مقابل حمایت کرنے والے طالبین جابرین کے لیے دعاء خیر ان کے مقابل میں عام مسلمان سنیوں کو قہر و غضب کا نشانہ بناتے تھے۔

۷۔ این جیوز سے پیسہ لے کر مساجد و مدارس بنانے کی مخالفت کرنے والے ان کی آنکھوں میں تیرسہ شعبہ بنتے تھے۔

۸۔ میری اولادوں کو تبلیغ و ارشاد کی راہ پر لگانے کی خواہش تھی چنانچہ پہلی زوجہ کی چاروں اولادوں اور بیٹوں کی اولاد کو در سگاہ قسم بھیجا، ان کے تمام تر اخراجات کئے کہ وہ مستقبل میں دین کی خدمت کریں گے۔ وہ مجھ سے ایک باپ کی حیثیت سے سلوک نہیں رکھتے تھے۔ وہ ترویج دین کے لئے کارآمد ہونگے لیکن اس آبیہ کاریمہ کا مصداق بنے میرے ساتھ گھر سے اول کافر میں ضلالت و گمراہی میں مثل مشرکین میں فرق نہیں ”انا وحید یا آبا ناکا مصداق بنے اور ضلالت میں گر گئے۔ لیکن مجھے ان سے نجات ملی اور پریشانی کی بجائے سکون ملے۔ میں نے محمد باقر کو شریف سمجھ کر اسے ادارے کی درآمدات میں شریک بنایا اور قبل از وقت دنیا سے جاؤں ان کے ساتھ نا انصافی نہ ہو جائے ان کے اکاؤنٹ میں جمع کرائے لیکن وہ ایک ناقدر اور مال کا طمع ثابت ہوا اور خود ہم سے الگ ہوا۔ یہ بھی ایک نعمت تھی۔ میرے ادارے کا ایک مسؤل سعید حیدر جو تنخواہ دار تھے لیکن خیانت کرتے تھے، میں نے اسکی ازدواج پر تمام خرچہ کیا لیکن آخر میں میری اہانت بھی کرنے لگا۔ میں اس کو نکال نہیں سکتا تھا کہ بدنام ہو جاؤ گا وہ بھی خود ہم سے الگ ہوئے۔ اسی طرح میرا ایک دوست دواء سازی میں پڑھتے تھے دواء کی دکان میں تھے ہم اسکی اصلاح سے مایوس تھے لیکن بیماری میں آتے تھے ہم ان سے دواء لیتے تھے کہ طویل بیماری میں ان سے امید رکھتا تھا ان کے والد میرے سخت مخالف تھے چنانچہ وہ بھی ہم سے الگ ہو گئے۔

۸۔ ان کے درمیان دین اسلام کو نہیں اٹھا سکتے تھے۔ ملتستان سے دین عزیز اسلام کو بنیاد سے سیکھنے کے لئے انقلاب اسلامی حکومت اسلام کی سرپرستی میں قائم کی جانے والی حوزہ میں نصاب ناخواندہ کو از سر نو شروع کرنے کے لئے صدا بلند ہوئی، حکومت اسلامی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے لعاب دھان میں آیا ہم اسی عزم و ارادے

سے ایران گئے دنیا بھر میں تشنگان معارف شیعہ، سنی، نورنخشیوں، صوفیوں کا رخ بھی ایران کی طرف ہوا تھا ہم انقلاب اسلامی کو اللہ کی نعمت سمجھتے تھے لیکن دو سال گزرنے کے بعد معلوم ہوا حوزہ اسی دین آباؤ اجداد پر باقی ہے طلاب کو سوائے نصاب بوسیدہ و فرسودہ شعوبی کی تکرار کے سوا اور کچھ نہیں سکھا رہے ہیں۔ حوزہ میں ملنے والی سہولیات عیاشیاں مفت خوری ہر اخوند ہر طلبہ دنیا سازی کی بچت بلند ہو رہی ہے، معیار دینی سیر نزولی اختیار کر چکے تھے دنیا میں سرمایہ سازی عروج پر تھی اس کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا گیا۔ بیوی کے نشوز اور پاکستان آنے سے انکار کی وجہ سے میں چھوٹے بچوں کو لیکر ترک حوزہ کر کے بھوک ذلت اور خواری برداشت کر کے اسی ملک میں جتنا ممکن ہو سکتا دین اسلام عزیز کو اٹھانے کا عزم و ارادہ لے کر پاکستان آیا۔ اس دوران ہمیں فرانس شارجہ میں بھی جانے کا موقع ملا تھا لیکن نہیں گیا اور یہاں دارالثقافت الاسلامیہ کی بنیاد ڈالی اور ترجیحات اسلام ہی کو نظر میں رکھا اللہ جانتا ہے مجھے اس نام سے محبت اور شغف تھا۔ مذہب شیعہ پیروان امیر المومنین علی ابن ابی طالب حضرات حسنین کی سیرت کے خلاف ہیں لیکن ہم ان ہی ذوات کی پیروی میں اسلام کو سمجھتے تھے لہذا درست شناخت نہ ہونے کی وجہ سے ان کے مذہب کی ترویج بھی ذوق و شوق کے ساتھ کرتے تھے، کچھ بے بنیاد کتابیں بھی شہرت و شخصیت سے متاثر ہو کر چھاپی ہیں جیسے مذہب اہل بیت، شیعیت کا آغاز خاص کر مذہب اہل بیت جو کہ شیعان تہران اور فاطمین کا گھ جوڑ تھا لیکن ہمیں اس کا احساس ہونا شروع ہو گیا امور دینی میں رکاوٹ آنا شروع ہو گئی فرسودگیات، خرافات جعلی مزارات علی الہیات کی محافل زور و شور پکڑ گئی تھیں ان بڑھتی خرافات نے گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی مشرف نے نظام اتاترک لانے کا عندیہ دیا گھوڑے کے منہ سے نکلے گلاب جامن اور روٹی کو تبرک قرار دینے کو دیکھ کر ہم نے ایک کتاب بنام عقائد و رسومات شیعہ لکھی جس میں شیعہ اثناء عشری اور شیعان حیدر کرار میں فرق واضح کرنے کی کوشش کی جبکہ حقیقت میں دونوں میں کوئی فرق نہیں تھا، میرے وہم و خیال میں اثناء عشری مذہب معتدل مذہب تھا یہاں سے میری مخالفت میں شدت آنا شروع ہو گئی اور عام لوگ مجھ سے دور ہونا شروع ہو گئے اور اتاترک کی دھمکی نے مجھے صرف قرآن کو اٹھانے کی ضرورت پر متوجہ کیا اور میں نے اپنی باقی باندہ عمر میں قرآن کو اٹھانے کا عہد کیا اور خود کو امور دینی میں عاجز اور قاصر دیکھنے کے بعد لوازم عالم دین سے مربوط نشان کو اتارنا شروع کیا اور آخر میں دنیا کو اپنے بارے میں غفلت اندھیرے میں نہ رکھنے کی خاطر افق گفتگو اور قرآن سے پوچھو لکھی۔

توفیقات سلبی:

کتاب افق گفتگو لکھتے وقت بھی اپنے جسم سے لباس عالم دین اتارنا ایک توفیق عنایت ربانی تھی، ورنہ حوزہ والے کتنے مجتہدین سے یہاں ان کے دکلاء کے ذریعے، ان کے جیالوں کے ذریعے میرے لباس جسدی اتار کر شور و شرابہ اور بدنام کرتے۔

۱۔ اس وقت سے مجھے حالت غفلت غنودگی میں رکھنے یا میری ترجیحات معلوم کرنے کے لیے آنے والوں کا لفافہ خمس کو قبل از وقت مسترد کرنا بھی ایک توفیق سلبی تھا۔

۲۔ اسماعیلیوں کا یکے بعد دیگر الگ ہونا ہے ہم دیکھتے ہیں کوئی چاہنے والے کوئی دوست الگ ہونے سے پریشان ہو جاتا ہے نا امید ہو جاتا ہے وہ تنہائی ہو جاتے ہیں لیکن مجھے ان کے دودھ ہونے سے سر کے بال کاٹنے جیسا محسوس ہوتا گیا۔

۳۔ اولادوں اور دامادوں کا الگ ہونا دور ہونا ہے ایک نعمت تھی ان کے دور ہونے میں میرا بھی کردار رہا ہے، مجھے خوف تھا کہیں یہ لوگ یہ نہ کہیں ان کے عقائد فاسد ہونے کی وجہ سے ہم ان سے الگ ہو گئے ہیں بلکہ میں نے ان کو بے دین قرار دیکر الگ کیا کیونکہ یہ سادات تو ہیں لیکن مسلمان نہیں ہیں، کیونکہ مجھے احساس یا یقین ہو گیا کہ ان کی ہدایت ہونا ممکن نہیں ہے لہذا اپنی طرف سے بھی اعلان برکت کر کے سکون و اطمینان قلبی حاصل کر لیا۔

۱۰۔ گھڑی کی سوئی میں خرابی محسوس کر رہے تھے چلتی نہیں اسلام کا شور شرابہ ہے عملاً تطبیق نظر نہیں آتا ہے، خاص کر حوزہ میں کسی قسم کی آثار نشانیاں نظر نہیں آتے ہی سوائے اس کے علماء کو پروٹوکول مل رہا ہی وی سکرین میں نظر آتے ہیں۔ یہاں اچھی کمائی کیلئے اچھے سکولوں کالجوں میں پڑھنے والے کالج چھوڑ کر وہاں پہنچے ان کی پزیرائی ہوئی لیکن نصاب قرآن تاریخ اسلام بعثت و سیرت محمد نامی کوئی چیز نظر نہیں آتی، وہی ہاں بچوں کی عیاشی اور معیشت کی زندگی کے علاوہ کوئی چیز نظر نہیں آتی یعنی باہر آنے والے بلال سمجھنے کی بجائے خارجیوں کے صفوں میں کھڑے ہوئے پڑھتے تھے ہر جگہ محل موقع ایرانی اور خارجی کا فرق واضح نظر آتا تھا لہذا یہاں اسلام سمجھنے کے مواقع تو نظر نہیں آتے فقر و فاقہ گرسنگی محرومی کے ساتھ ایک شہری کے حساب سے زندگی گزارنے کے لیے واپس آنے کا قطعی فیصلہ کیا اور واپس آئے یہ دوسری توفیق تھی صلاحیت توفیقی تھے ہم یہاں پر ایرانیوں کے مزاج سلوک کے بارے

میں اظہار نظر نہیں کر رہا، ان کا اپنا ملک ہے ہم جو بھی ہوں ان کے مہمان تھے یہاں سب کا مساوی برابر کا مطالبہ عقلانی نہیں تھا ہم وہاں صد اسلامی سن کے گئے تھے ہر آئے دن اسلام دینے اسلام کو دبانے والے فرقوں کی صدا زیادہ سننے میں آتے تھے، خاص کر یہاں گلوکاروں قوال وہاں سے یہاں موسیقار آنا تقریب مسلمان کے ساتھ تخریب مسلمان کے ادارے کا قیام قابلِ تحمل نہیں ہے۔

برادر زادہ گان برادر حسن کے فرزند نے جو سلوک میرے ساتھ علی آباد والوں کے کہنے پر کیا ہے میں اس کا ذکر نہیں کروں گا لیکن مرحوم برادر یادگاروں پر کس حد تک جانفشانی کی قربانیاں ملستان میں کوئی ایسی تالیانے کیا ہو مثال ملیں گے، جتنا میں نے ان کے ساتھ مشفقانہ دردمندانہ سلوک رکھا تھا کس قسم کی ان پر تعدی تجاوز کیا ہو وہ خود اللہ اور معاشرے کے سامنے صفحاتِ قرطاس پر لائیں لیکن میں نے ان کے لئے کیا کیا ہے یہاں کچھ چیزوں کا ذکر کرتا ہوں یہ احسان جتانے کے لئے نہیں اگر ہوتا تو پہلے دنوں میں کرتے بلکہ احسان فراموشی کفرانِ نعمت کا تذکرہ ہے جس کی اللہ سبحانہ نے شدت سے قرآن میں مذمت کیا ہے اور احسان فراموشی کی مذمت کی ہے اس کا تذکرہ نہ کرنے سے یہ عمل بڑھتا جائے گا نیز وہ اپنی نارواء سلوک کو اپنی مذہبی کھاتے میں حساب کر کے میرے چہرے کو کہیں مسخ نہ کرین مجھے ان کے برے سلوک دیر سے پتہ چلا ہوا ایسا نہیں بلکہ میں پہلے دن سے احساس کر رہا تھا آخر میں مذمومیت سے نکل جائے گا بعد میں خود کو بے قصور دکھانے کی کاوشوں کا جواب ہوگا۔ یہ جو کہتے ہیں اپنے احسانات کا بھی ذکر نہیں کرنا چاہیے یہ کفرانِ نعمت جیسے منکرات کو فروغ دینے میں مدد بنے گا یہ چیز اس مذہب کی شناخت میں پایا ہے کی خاطر ہے۔ میں نے اپنی خدمات ابھی تک کسی کو نہیں بتائی تھی اور جب ان کے میرے اوپر تجاوزات اس حد تک پہنچے تو اس کا ذکر کرنا ضروری ہو گیا۔

ان کا وہاں کے حساب سے ایک خاندان کی جائداد ان کے والد نے سو سال اجارے پر کسی کو اجارے پر لکھ کر دی تھی وہاں کے تمام علماء اس کو شرعی سمجھتے تھے۔ میں نے یہاں سے وہاں جا کر مقامی شرعی قضاوت کرنے والے دو عالم اقای شیخ محمد علی اور اقای سید حسین جو میرے ساتھ اچھے خیالات نہیں رکھتے تھے انھیں پانچ منٹ میں سمجھایا اور زمین کو کاشت کارے کا آزاد کیا۔ لیکن آج یہ برادر زادہ میری خاندان و فرط و پا سے ملنے والی حق مادری کو دونوں بھائی مل کر سازش کر کے ہمیشہ کے لیے حق مدفون کرنے کی سازش کی کاش کاش میرا حق ابو جہل

اور ان کے خاندان نے کسی صورت میں نہ دینا کا فیصلہ کر چکا ہے ملنا نہیں تھا اور آئندہ بھی امید نہیں تھی لیکن آغا محمد سعید اور محمد طاہر کا یہ سازش نظر انداز یہ بھول نہیں سکتا متعارف کیا

۲۔ وہ لڑکیوں کے علاوہ پانچ بھائی تھے ان کا گھر تقسیم ہونے کی صورت قابل رہائش نہیں تھا۔ مین نے ان کو گھر بنا کر دیا۔

۳۔ ان کے ایک بھائی ہاشم کا ازدواج مشکل میں پڑے تھے میں نے تمام مسائل اپنے ذمہ لے کر کیا یہاں خود کیا، اس میں انھوں نے کوئی چیز بھی نہیں دیا۔

۴۔ باقی دو لڑکوں اور ایک لڑکی کی رسم زواج کی ادائیگی میں نے وہاں کھانے کے اخراجات پینتیس ہزار روپے انھیں دیئے۔

۵۔ محمد سعید کی ازدواج کا خرچہ ہم نے خود ادا کیا۔

سعید کو ہم خصوصی توجہ دیتے تھے میں نے خولستان سے اسے کراچی لایا، پڑھایا اور بعد میں ایران بھیجا، اپنی بڑی بیٹی کا عقد اس کے ساتھ کیا۔ اپنے ادارے کو اسے اور باقر کے لئے مخصوص کیا تاکہ دین کی خدمت ہو جائے لیکن سعید نے اپنے علاوہ میرے پورے گھر والوں کو میری کتابوں اور عقائد نظریات سے نفرت و بیزاری کر لیا میری کتابوں کو کتاب حلال قرار دے کر کھولتے نہیں تھے گویا میری کتابیں ان کی آنکھوں میں کارمغیلان بنے ہوئے تھے بلکہ دونوں میرے مخالفین کے ساتھ مل گئے اور میرے خلاف منصوبہ بندیاں کرنا شروع کی، باہر سے لوگوں کی میری مذمتی پیغام لاتے رہے۔ میں اس حوالے سے انکی بارے میں ایک کتاب لکھ سکتا ہوں لیکن ابھی ارادہ نہیں ہے۔ اگر ان کی خواہش ہے تو میں تیار ہوں

اما طاہر جس کے رحم پر میری جائیداد کی نگرانی چھوڑی ہوئی تھی۔ اس بنیاد پر اسے خاص توجہ میں رکھتے تھے۔ اسے دو تہائی حج کے اخراجات دے کر حج کرایا۔ وہ جب بھی کراچی آیا دل کھول کر اسکی ضروریات کو خیال رکھا۔ دو دفعہ میری زمین فروخت ہوئی ایک دفعہ تیس ہزار اور دوسری دفعہ پچاس ہزار دیے۔ اس تمام کے باوجود میری زمین کا کچھ حصہ رکھا بعض برائے نام اجارہ دیا چنانچہ شکوک شبہات اور انکی خیانت کا احساس بڑھتا گیا۔ آخر میں سکر دو میں موجود پلاٹ پر لگائے گئے سفیدے میرے پوچھے بغیر کاٹ دیئے اور اس سے مجھے صرف ساٹھ ہزار روپے دئے اور باقی خود کھا گیا۔

۲۔ دوسرے مرحلے میں انہی میں سے کسی کے پاس کچھ رقم امانت رکھی کہ میرے بعد اس کو آپس میں تقسیم کریں اور بعد میں اس میں احساس خیانت ہو تو اس کو واپس لیا۔

۳۔ میری دس کنال غیر مزروعہ جو انتہائی موجدولی قیمت میں سکرواڈھے کے قریب تھی اسے فوجیوں نے اپنے قبضے میں لیا اور معمولی رقم چالیس لاکھ ملی تو ان میں سے دو بھائی حسن اور حسین اور دو بھاء گزارہ بچوں۔۔۔۔ محمد کو پچاس پچاس ہزار دیے لڑکیوں کو دس دس ہزار دیے۔ طاہر جو میری جائیداد کینگری کر رہے تھے ان کو میری جائیداد کی دیکھ بھال کے عوض میں دو لاکھ دینا تھا اس نے کہ سکرو دو میں مکان مانگا اس کو دیا۔

کرونا اور دشمن شناسی:-

دشمن شناسی یکے از مہترین ضروری تر عمل ہے اگر کوئی شخص کوئی اجتماعی سیاسی اقتصادی یا دینی کام کرنا چاہتا ہو اس میں زیادہ تر مولوی جلدی پھسل جاتا ہے جو شخص دوست بن کر آتا تھا اس کے دل میں ابتداء سے ہی بری نیت تھی وہ انتہائی متانت کے ساتھ ہم سے تشیع اگلنے والے سوالات لے کر آتے تھے کرتے وہ سرمایہ دار کا بیٹا تھا اور اس دوران عمار کے ذریعے ریکارڈنگ بھی کرتا تھا دیکھتا تھا اس مولوی کو کتنی میں حید کتنی فروخت کر سکتے ہیں۔ اس نے مجھے حج سے روکنے کیلئے یہ خبر اڑائی کہ اس سال حجاج کیلئے ایک بڑا خطرہ درپیش ہے ایک فلو و باء پھیل رہی ہیں آج اتنے مرے ہیں ہوائی اڈے پر سختی کر رہے ہیں۔

۲۔ میرا ادارے کو بلکل بند کرنے کا کہا اور کہا گھر کے اخراجات ہم دینگے، ملازم کو ہم لینگے کھر کے اخراجات تو ہم نے نہ لینے کا کہا۔

۳۔ مجھے بچوں سمیت کراچی چھوڑنے کا کہا باہر جہان جانا چاہیے پنجاب و گیرہ کسی دیہات میں جائیں خرچ ہم برداشت کریں گے لیکن ہم نے انکار کیا۔

۴۔ میرے ایام حج کے دوران باقر سے کہا اور کھڑکی توڑ کر سلائیڈ بنائی تاکہ اس عمل سے میری آزمائش کریں۔ میں نے باقر سے اسکی وجہ پوچھی لیکن جواب نہیں دیا۔

۵۔ آغا سعید کو باقاعدہ سمجھانے کیلئے دکان پر بلاتے تھے کہ وہ میرے گھر میں اہل خانہ بچوں کو میرے خلاف کریں، مجھ سے کراہت و نفرت اہانت کریں۔

۶۔ باقر اور ان کی زوجہ سے ہم سے برأت کروائی۔

۷۔ سعید کو کافی رقم دیتے تھے کہ وہ طاہر کو اندر سے ہمیں نقصان پہنچائیں اور رقم میں پیسہ بٹوائیں اور

بالتیوں کو ہم سے نفرت اور انہیں دور کریں۔

۸۔ باقر سے کہہ کر میرے گھر کی چھت پر چڑیا فروشی کا بازار بنایا۔ گھر کا بجلی بل، گیس کا بل نہ دیں کھل کر ہم سے نفرت کراہت کریں۔

۹۔ آخر میں ان کو میرا دشمن بنا کر یہاں ایران میں بھیجیں۔

گھر میں کرونا کی آمد

انسان اگر زندگی کو عقلی اور شرعی اصول اور موازین پر نہ چلائیں دنیوی روابط مدارات پر چلائیں تو مصائب کا سلسلہ بنتا ہے انھی میں سے ایک کا ذکر حاجی صادق۔۔۔ ہے۔ ایک مصنوعی اختلافی دینی چہرہ رکھا ہے، اس لئے ان کو عمومی طور پر مومنین دینا نہ حساب کرتے ہیں لیکن اندر سے ایمان سے خالی ہوتے ہیں، اندر حلال حرام کا خیال نہیں کرتے تھے۔ مجھے ان سے بہت تلخ تجربہ رہا انہی میں سے ایک حاجی صادق تھے جو ہمارے سسرال میں ایک گھرل کا محرم حساب کرتے تھے وہ جب کویت گئے۔۔۔۔۔ پھر کویت سے گھر والوں کو رقم بھیجی یہاں سے اہل خانہ کے نیاز مند بنے۔